U10991 Date 11-1-10

Title – AIJAZ EISWEIN.

Creator –

Publisher – Matba Rizvi Nagea (Delhi).

Date – 1873.

Pages – 376.

Subject –

ذلک ہدی اللہ یہدی بہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب مقدس مستطاب الہام انتساب مؤید تائید روح القدس اعنی

# اعجاز عیسوی

الملقب بہ

# یعنی مصقلہ التحریف

سنہ [illegible] عیسوی

من تصنیف جناب مولوی رحمت اللہ صاحب کرانوی باہتمام سید میر حسن رضوی

در مطبع رضوی واقع دہلی مطبوع شد

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکہہ لاکہہ شکر اور تعریف اوس خدائے پاک کو کہ جسنے ہمکو اپنے رسول مقبول کے طفیل سے خلعت ایمان سے ممتاز کرکے وہ توفیق دی کہ شبہون اور اعتراضون منکرون اور ملحدون کو جو ون سے بہ نسبت ملت حقہ احمدیہ کے تعصب یا سفاہت سے سرزد ہوئی یا ہوتی ہین فرو کرین اور اپنے فضل مجید سے اون خرابیون پر جو اکلی کتب مین بسبب خباثت ملحدون بسبب شرارت اون لوگونکے جو ٹہیک ٹہیک مصداق آیۃ وافی ہدایت فویل للذین یکتبون الکتب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا کے ہین واقع ہوئی تہین ایسا مطلع کیا کہ آسانی سے ہمکو ممکن ہوا کہ اثبات تحریف کا اون کتب مین کرسکین اور ہزار ہزار درود بسرور انبیاء محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ جن پر وہ کلام اعجاز التیام اوترا کہ بفحوائے مضمون ہدایت مشحون انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے کسی ملحد و منکر سے آج تک ایک حرف اوسکا بہی محرف نہو سکا اور سو سو رحمت خدا کی آل اور اصحاب خیر البشر پر کہ جنکے وسیلہ سے نقش گمراہی اور کفر کا اکثر جا سے مٹا اور وجود اونکا دونون خلقت کے بجائے خار وخشک بت پرستی اور آتش پرستی اور تثلیث کے جما اما بعد حمد اور نعت کے تو واضح ہو کہ اگر پادری صاحب فرقہ پروٹسٹنٹ کے حرف باطنے

ترجمون اپنی کتب مقدسہ کے اور سنانے اونکے پہ اکتفا کرتے تو مسلمان اونکو اونسے کچھ
تعرض نہوتا لاکن دے اصول ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر اور تقریر مین طعن کرتے ہین اور
اونکی زبان اور قلم پر واہی تباہی اعتراض بہ نسبت حضرت خاتم النبیین کے گذرتے ہین
اور اپنی تحریر اور تقریر مین کبہی کبہی ایسا ہی دعوی کرتے ہین کہ اگر کوئی ہمکو جواب دیگا
تو رنجیدہ نہو گا اور اونکے چند مسائل ہین جن پر اونکا بڑا شور و غل ہے بڑا مسئلہ تحریف کا
ہے اور حق یہی ہے کہ باقی اونکے سب مسئلے اسکی فروع ہین اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ اس
باب مین ایک رسالہ مستقلہ لکہا جاوے اور اوسمین حال کتب عہد عتیق اور جدید کا کچھ
بسط کے ساتہہ بیان ہو کہ اوس سے حقیت دعوی اہل اسلام کی بخوبی ظاہر ہو جاوے اب
کئی امر واجب الاظہار ہین اول یہہ کہ تحریف کہتے ہین بات کے بدل ڈالنے کو اور یہہ بدل
ڈالنا خواہ باعتبار معنی کے ہو اور اسکو تحریف معنوی کہتے ہین خواہ باعتبار لفظ کے
اور اسکو تحریف لفظی کہتے ہین پہر تحریف لفظی خواہ اسطرح پر ہو کہ ایک لفظ کو دوسرے
لفظ کے موضع مین رکہدین خواہ اسطور پر کہ کسی لفظ کو اپنی طرف سے بڑہاوین یا گہٹاوین
اور جب معنے تحریف کے معلوم ہو گئے تو جاننا چاہئے کہ ہم دعوی کرتے ہین کہ بلاشبہ کتابون
عہد عتیق اور جدید مین تحریف معنوی اور لفظی دونون طور مین آئین ہین لیکن جو تحریف معنوی
مین مابین عیسائیون اور اہل اسلام کے نزاع نہین تو اس رسالہ مین اثبات اسکا نکیا جا
اور تحریف لفظی جو متنازع فیہ ہے اثبات اوسکا تین مقصدون اس رسالہ مین ہوگا اور
بالاصالہ اسی سے گفتگو اونکی گو بالتبع اور امر کا بہی ذکر آجاوے اور ان شاء اللہ علماء
محققین عیسائی مذہب کے اقرار سے بخوبی ثابت ہو جاویگا کہ اون کتب کے بعض جا سے بین بعض
خط بعض لفظ سے بدلا گیا اور بعض جا لفظ یا جملہ بڑہایا گیا اور بعض جا سے لفظ یا جملہ اوڑا
اسکو ہم تحریف اون کتب کی کہتے ہین خواہ اسکو عیسائی لوگ کہین کہ شرارت
سے قصداً ظہور مین آئی خواہ بسبب مفقود ہونے تواتر لفظی کے غلطی کاتبون

بیا دہم اصلاح دینے والون کی طرف نسبت کرین کیونکہ ہمارے دعوی مین سب مضمون
تحریف لفظی مین مراد عام ہی کہ قصداً واقع ہو یا بغیر قصد کے دوم یہہ کہ جو کچہہ اس رسالہ
مین منقول ہوگا وہ کتابون معتبر فرقہ پروٹسٹنٹ اور رومن کاتلک سے مثل تاریخ
یوسیبئیس اور تفسیر ہارن جو ۱۸۲۲ع مین لنڈن مین چہپی اور تفسیر ہنری اور
اسکاٹ جو لندن مین چہپی ہی اور تفسیر لاردنر جو ۱۸۲۷ع مین لندن مین چہپی ہی اور
دس جلدونمین ہی اور تفسیر جارج ڈوالی اور رچرڈ مینٹ جو ۱۸۴۸ع مین لندن مین چہپی
ہی وغیرہا کے منقول ہوگا لیکن بسبب فرق محاورہ زبان اردو اور انگریزی کے نقل بطور
حاصل مضمون کے عمل مین آویگی نہ بطور ترجمہ لفظی کے سیوم یہہ کہ ترجمہ درسون کتب مقدسہ
کا اون ترجمون سے نقل کرینگے جنکو پادریون فرقہ پروٹسٹنٹ نے کیا ہی اور وہ نقل بقدر
حاجت کے کبہی فقط اردو ترجمہ سے اور کبہی اردو اور فارسی اور کبہی اردو اور فارسی اور
عربی سے عمل مین آویگی اور بعض جا بنظر زیادتی ضرورت کے حوالہ ترجمون انگریزیکا
بہی دیا جائیگا کیونکہ عادت حضرات پروٹسٹنٹون کی ہی کہ جب کسی موضع مین ترجمہ
انکے قول کے مخالف پڑے فرماتے ہین کہ مترجم نے غلطی کی گو وہ مترجم بہی انہین کے فرقہ
کا تہا اور جب بہت ترجمے مختلف مترجمونکے ہون تو شاید ایسا ارشاد نہ کرین گے اور اس
صورت ارشاد مین طرف ثانی کو بہی گنجایش ہوسکیگی چہارم یہہ کہ جو ترجمے اردو اور ز
بدلتے رہتے ہین تو اس لئے اس رسالہ مین جن ترجمون سے نقل ہوگی انکو بیان کر
مین ایک ترجمہ اردو پانچ کتاب موسی علیہ السلام کا جو ۱۸۲۲ع مین شیورامپور کے چہاپہ
خانہ مین چہپا ہی اور ایک اور ترجمہ اردو کا جو تمام کتابون عہد عتیق کا دو جلد مین کلکتہ
مین چہپا ہی منجملہ جلد اول پیدایش سے استیر تک ۱۸۴۴ع مین اور جلد دوسری
کتاب ایوب سے ملاکیا تک ۱۸۴۳ع مین اور ایک ترجمہ فارسیہ تمام عہد عتیق کا چار
جلدون مین منجملہ جلد اول پیدایش سے استثنا تک جو ۱۸۳۹ع مین بلدہ لن

اور تین جلدین سنہ ۱۸۳۷ع مین کلکتہ مین چہپی ہین اور ایک اور ترجمہ فارسیہ تمام عہد عتیق کا دو جلد مین جو سنہ ۱۸۴۵ع مطابق سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین بلدہ ادنبرغ (یعنی دار الخلافہ سکاٹلنڈ) مین چہپا ہی اور ایک ترجمہ عربیہ عہد عتیق اور جدید کا جو سنہ ۱۸۳۱ع مین ایک جلد کے اندر لندن مین چہپا ہی اور ترجمے اردو عہد جدید کے منطبعہ سنہ ۱۸۳۹ع اور سنہ ۱۸۴۱ع اور سنہ ۱۸۴۳ع اور سنہ ۱۸۴۴ع جو کلکتہ مین چہپی ہین اور ترجمہ فارسیہ عہد جدید کا جو سنہ ۱۸۴۲ع مین کلکتہ مین چہپا ہی اور پروٹسٹنٹون کے ترجمے انگریزی منطبعہ سنہ ۱۸۱۹ع اور سنہ ۱۸۳۰ع اور سنہ ۱۸۳۵ع اور سنہ ۱۸۳۶ع کے اور رومن کاتلک کا ترجمہ انگریزی جو سنہ ۱۸۴۰ع مین بلدہ ڈبلن مین چہپا ہی تنبیہ یہہ کہ بعض جا اس رسالہ مین ملحدونکی کتابون سے بہی نقل آویگی اس سے کوئی یون نہ سمجھے کہ ہم خدانخواستہ ملحدون کو اچہا یا اونکے کلام کو سند سمجھتے ہین یا اونکی تحریر ہمکو پسند آتی ہے حاشا وکلا بلکہ ہمارے نزدیک وے سب مردود اور کافر ہین اور کلام اونکے محض کفر اور قابل نفرت کے ہی اور بلاشبہ ہم دشمن موسی اور عیسی اور اور انبیا علیہم السلام کو برابر دشمن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گنتے ہین اور یہہ بات تو ایک ہمارے مذہب کی ضروریات سے ہی بلکہ وہ نقل محض اسلئے ہی کہ مسلمانونکو معلوم ہوجاوے کہ جو طعن کہ فرقہ پروٹسٹنٹ والون نے بہ نسبت قرآن یا حدیث یا حضرت خاتم النبیین کے آج تک کئے ہین وے بہ نسبت اون طعنون کے جو ملحدون نے بہ نسبت توریت اور انجیل اور اور کتب انبیا کے اور عیسی اور موسی اور اور انبیا علیہم السلام کے کئے ہین کچہہ بہی نہین بلکہ حقیقۃً اس فرقہ والون نے ایسے واہی تباہی اعتراض کرنے اونہین ملحدون سے سیکہے ہین اور بعض جا اونہین کے اعتراضونکو لے لیا ہے جیسا کہ یہہ بات بخوبی اوسپر واضح ہے جسنے ملحدونکی کتابون کو دیکہا ہی مثل تصنیفات اسپای نوزا اور کتاب ٹولینڈ جسکا نام آمن تور سنہ ۱۶۹۸ع مین چہپی ہے اور چہہ رسالے ڈولسٹن کے جو سنہ ۱۷۲۷ع سے سنہ ۱۷۲۹ع تک چہپی ہین اور کتاب موژل فلاسفر جو سنہ ۱۷۳۷ع مین چہپی ہے اور کتاب چب جو سنہ ۱۷۴۷ع مین چہپی ہی اور کتاب اکسیہومو جو سنہ ۱۸۱۳ع مین لنڈن مین چہپی ہے

اور کتاب ٹومس ہین کے اور کتاب جی ہوان ویلڈ (یعنے یہواہ کی نقاب اوٹھائی گئی) جو
۱۸۱۶ء مین لندن مین چھپی ہے اور کتاب یونبجر جسکا ترجمہ جان سن نے کیا اور وہ ۱۸۱۹ء
مین لندن مین چھپا اور کتاب کلارک جو ۱۸۳۹ء مین لندن مین چھپی ہے اور کتاب ڈیوٹ جو
۱۸۴۳ء مین بوسٹن مین چھپی ہے اور کتاب اسٹراس جو ۱۸۴۶ء مین لندن مین چھپی ہے
اور کتاب پارکر جو ۱۸۵۲ء مین لندن مین چھپی اور کتاب ہوب اور کتاب لارڈ بولنگ بروک
اور کتاب زبارس جو جرمنی زبان مین ہی اور کتاب الاہیو پامر اور تصنیفات والٹیر اور تصنیفات
روسو اور تصنیفات پالفری اور کتاب رلیس گریفیتہ اور کتاب اہمتہہ اور کتاب بنیومن فیرنس
اوف فیتہ اور را اور رجو تفصیل اونکی موجب طوالت ہی اور اکثر کے نام کی فرد تفصیل آخر کتاب
پارکر مین لگی ہوئی ہی اور اس قسم کی اکثر کتابین مطبع چاپ مین کے اندر لندن مین چھپین ہین
اور چھپتی جاتی ہین اور الحاد نے پرلے درجہ کا جرمن مین اور کثرت سے فرانس مین سر اوٹھا
رکھا ہی اور لندن مین بہی کثرت اس فرقہ کی روز بروز ہوتی جاتی ہی جیسا انشاء اللہ آخر
مین کچھہ حال اسکا مرقوم ہوگا اور اس رسالہ مین ایک مقدمہ اور تین مقصد اور ایک خاتمہ
ہی اور نام اسکا اعجاز عیسوی رکھا گیا اللہ تعالی موافق نام اسکیکے اسکو کرے اور خاتمہ اسکے
مولف کا بخیر فرماکے اوسکو قرب جوار رحمت اپنی مین رکھے اور شروع اور اختتام اس
رسالہ کا ۱۲۷۰ ایک ہزار دو سو ستر ہجری مین ظہور مین آیا مقدمہ اور اسمین تین فصلین
مین پہلی فصل اس امر کے بیان مین کہ عہد عتیق کی کتابون اور اونکے مصنفون کا کیا کیا نام
ہی اور بیان کچھہ حال بعض اون کتب مین عہد عتیق کی دو قسم کی کتابین ہین ایک وے جو
جمہور مسیحی سلف کے انکی صداقت تسلیم کرتے تہے دوسرے وے جو اون مین اختلاف تہا
قسم اول کی اڑتیس کتابین ہین ۱ کتاب پیدایش ۲ کتاب خروج ۳ کتاب احبار ۴ کتاب
گنتی ۵ کتاب استثنا ۶ کتاب یوشع ۷ کتاب القضات ۸ کتاب راعوث ۹ کتاب اول
سموئیل ۱۰ کتاب دوم سموئیل ۱۱ کتاب اول سلاطین ۱۲ کتاب دوم سلاطین ۱۳

کتاب اول اخبار الایام ۱۴ کتاب دوم اخبار الایام ۱۵ کتاب اول عزرا ۱۶ کتاب دوم
عزرا کہ اسکو کتاب نحمیا بہی کہتے ہین ۱۷ کتاب ایوب ۱۸ زبور داؤد ۱۹ امثال سلیمان ۲۰
کتاب جامع ۲۱ نشید الانشاد ۲۲ کتاب اشعیا ۲۳ کتاب یرمیا ۲۴ مراثی یرمیا ۲۵ کتاب
حزقیل ۲۶ کتاب دانیال ۲۷ کتاب ہوشع ۲۸ کتاب یوئیل ۲۹ کتاب عاموس ۳۰ کتاب
عوبدیا ۳۱ کتاب یونان ۳۲ کتاب میخا ۳۳ کتاب ناحوم ۳۴ کتاب حبقوق ۳۵ کتاب
صفونیا ۳۶ کتاب حجی ۳۷ کتاب ذکریا ۳۸ کتاب ملاخیا اور ان کتابون کو یہودی لوگ
بہی مانتے ہین اور کتاب پیدایش سے استثنا تک پانچون کتابون کو تصنیف موسی علیہ السلام
کی کہتے ہین اس طرح پر کہ یوسٹی جی بیئس اور بعض اور محققین بڑے جو بعد اوسکے ہوئے کہتے
ہین کہ کتاب پیدایش کو موسی علیہ السلام نے اوسوقت مین لکہا ہے جب کہ مدین مین اپنے
خسر کے گہر بکریان چراتے تہے اور یہہ ڈورث کہتا ہے کہ بعد نکال لانے بنی اسرائیل کے
مصر سے اور رب موسی بن نکمان کہتا ہے کہ جب چالیس دن رات تک موسی علیہ السلام پہاڑ پر
رہے تہے اوسوقت خدا نے سب مضمون اس کتاب کا انکو فرما دیا تہا اور بعد نزول
پہاڑ کے اونہون نے اس کتاب کو لکہا اور یہی قول مختار بعض اور علماء یہود کا بہی
ہے اور قول دوسرا مختار جمہور متاخرین کا ہے اور اول کے موافق لازم آتا ہے کہ
یہہ کتاب الہام کے موافق مرقوم نہو اور کتاب خروج کی حقین مظنون یون ہے کہ
موسی علیہ السلام نے بعد ملنے الواح اور تیار ہونے صندوق کے لکہی ہے اور کتاب
گنتی کے حقین یہہ گمان ہے کہ یہہ میدان مواب مین لکہی گئی جیسا کہ ورس تیرہوین باب
چہتیسوین اوس کتاب سے سمجہا جاتا ہے اور کتاب استثنا کے حقین یہہ گمان ہے کہ یہہ
بہی میدان مواب مین تہوڑے دنون پہلے موت موسی علیہ السلام کے لکہی گئی جیسا ملانے
ورس ۵ باب ۱ سے سات ورس ۱ باب ۴۲ اس کتاب کے پوچہا جاتا ہے اور کتاب
یوشع کی جرہارڈ اور ڈیوڈ ہتی اور ہیوٹ اور بشپ پاٹرک اور ٹاملائن اور ڈاکٹر گری کے

نزدیک تصنیف یوشع علیہ السلام کی ہے اور ڈاکٹر لائٹ فٹ کے نزدیک تصنیف فنیحاس
کی اور کالون کے نزدیک لعازر کی اور ہنری کے نزدیک یرمیا علیہ السلام کے
اور داننل کے نزدیک صموئیل علیہ السلام کی ہے اور تطبیق دینے ورس ۴۲ باب ۱۵
اس کتاب سے ورس ۱۶ اور ۷ اور ۸ باب ۵ کتاب دوسرے صموئیل کے ساتھ ظاہر
ہوتا ہے کہ یہہ کتاب ساتوین برس سلطنت داؤد علیہ السلام سے پہلے لکھی گئی ہے گو لکھنے
والا اسکا کوئی ہو اور عہد یوشع علیہ السلام سے اوس عہد تک کبھی گذرا ہو اور کتاب
القضات مین بھی بڑا ہی اختلاف ہے بعضے اوسکو تصنیف فنیحاس کی اور بعضی حزقیا کی
اور بعضے یرمیا کی اور بعضے حزقیل کی اور بعضے عزرا کی بتلاتے ہین پھر بعضے انسے کہتے
ہین کہ اسکے مصنف نے اسکو ملفوظات سے اور بعضے کہتے ہین کہ کواغذ دفتر سے دیکھہ کر لکھا
ہوگا اور یہودی کہتے ہین کہ یہہ تصنیف صموئیل علیہ السلام کی ہے اور اس صورت مین کہ
مصنف اوسکا حزقیا ہو وہ کتاب الہامی بھی نہین اسلئے کہ وہ بادشاہ تھا نہ نبی اور کتاب
راعوث مین بھی اختلاف ہے بعضے حزقیا کی اور بعضے عزرا کی اور یہودی اور جمہور عیسائی
انکلون صموئیل علیہ السلام کی تصنیف کہتے ہین اور یہہ کتاب بھی صورت اول مین الہامی
نہین ہوسکتی جیسا اوپر گذرا اور کتاب اول صموئیل مین چوبیس باب تصنیف صموئیل علیہ السلام
کی اور باقی باب اس کتاب کے اور ساری کتاب دوسری صموئیل کی تصنیف گاڈ اور نیتان
کی کہتے ہین مگر یہہ معلوم نہین کہ گاڈ کی تصنیف کسقدر اور نیتان کی کسقدر ہے اور کتاب
اول اور دوم سلاطین مین بھی بڑا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ داؤد اور سلیمان
اور حزقیا نے آپ ہی اپنی اپنی سلطنت کا حال لکھا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو گاڈ
اور نیتان اور اشعیا اور یرمیا اور اور پیغمبرون نے جو سلطنت اسرائیل
اور یہودا کے وقت مین تھے لکھا ہے اور کتاب اول اور دوم تواریخ الایام کو
عبری لوگ تصنیف عزرا کی بتلاتے ہین کہ اونہون نے ابعد ... کی کے قید بابل سے

بلد

بعد دیجی اور ذکریا علیہما السلام کے لکھے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مصنف انکا وہی ہے جو مصنف
کتابون سلاطین کا ہے اور کتاب نحمیا کو ابتانیشیس اور راپی فی ٹس اور کریزر اشٹم وغیرہم تصنیف
عزرا کی اور بعضے تصنیف نحمیا کی بتلاتے ہین اور قول دوسرا مختار ہے مگر وہ سب کتاب اس
مختار کی موافق بہی تصنیف نحمیا کی نہین ہوسکتی جیسا انشاء اللہ فصل دوسری مقصد دوسری مین
ذکر اسکا آتا ہے اور کتاب ایوب کا حال تو بہت ہی برا ہے اسلئے کہ اولا اسی بات مین اختلاف ہے کہ
ایوب کوئی شخص تہا یا محض اسم فرضی ہے ربی مانی دنیز جو بڑا عالم مشہور یہود کا ہے اور لیکلارک
اور میکالس اور سیملر اور ربنٹب استاک وغیرہم کہتے ہین کہ ایوب محض ایک فرضی نام ہے اور کتاب
اوسکی محض ایک افسانہ اور جہوٹی کہانی ہے اور کالمٹ اور داہٹن وغیرہما کہتے ہین کہ ایوب کوئی شخص تہا
پہر ثانیا مقرین وجود مین اونکے زمانہ مین اختلاف ہے بعضے ہم عہد موسی علیہ السلام اور بعضے بعد زمانہ
یوشع علیہ السلام کے ہم عہد قضات کے اور بعضے ہم عہد اہاسیورس یا اردشیر بادشاہ ایران کے
اور بعضے ہم عہد سلیمان علیہ السلام کے اور بعضے ہم عہد بخت نصر کے اور بعضے ہم عہد یعقوب علیہ السلام
کے کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین تہے جو پیشتر تشریف لانے ابراہیم علیہ السلام کے
سے ملک کنعان مین گذرا ہے اور نصاحب کہتے ہین کہ ہلکا پن خیالونکا دلیل کافی اونکی کم روزی کی
ہے پہر ثالثا اسمین کہ عوض بستی اونکی جسکا ذکر درس اول باب اول مین ہے کس ملک مین تہی اختلاف
ہے تو جارٹ اور سپانہم اور کالمٹ وغیرہم کہتے ہین کہ زمین ریگستان علاقہ ملک عرب مین اور میکالس
اور ایلجن درہ دمشق مین بتلاتے ہین اور ربنٹب لود اور ارچ بشپ ماچی اور ڈاکٹر ہیلز اور ڈاکٹر گوڈ
اور بعض متاخرین کہتے ہین کہ عوض نام ادومیہ کا ہے پہر رابعا مصنف اوس کتاب مین اختلاف ہے
بعضے الیہود کو اور بعضے ایوب کو اور بعضے موسے علیہ السلام کو اور بعضے سلیمان علیہ السلام کو
اور بعضے اشعیا علیہ السلام کو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ کوئی شخص منسا بادشاہ کی وقت مین
تہا کہ نام اوسکا معلوم نہین اور بعضے حزقیل اور بعضے عزرا کو کہتے ہین اور ایلجن کہتا ہے کہ مصنف
اسکا کوئی شخص اولاد الیہو سے ہے اور جو موسے علیہ السلام کو کہتے ہین پہر اونمین اختلاف ہے

بعض متقدمین کے نزدیک حضرت موسی نے ابتداً اوسکو تصنیف کرکے عبریمین لکہا ہے
اور اورجن کے نزدیک حضرت موسی نے عبریمین سریانے سے ترجمہ کیا ہے پس اس کتاب مین
باعتبار تفضیل کے بائیس ۲۲ وجہ سے اختلاف ہے شاید انہین اختلاف کا لحاظ کرکے جناب لوتہر
مصلح دین عیسوی نے جو پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین فرمایا ہوگا کہ وہ تو ایک کہانی ہے
جیساکہ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ مین لکہتا ہے اور زبور داؤد کا حال بہی قریب کتاب
ایوب کے ہے اولاً اختلاف اوسکے مصنف مین ہے قدماسے اورجن اور کریزاسٹم اور آگستائن
اور انبروسس اور یوتہیمیش اور اور قدما کہتے ہین کہ ساری کتاب زبور تصنیف داؤد علیہ السلام
کی ہے اور اونکے مقابلے مین ہلیری اور اہانیشیس و جیروم اور یوسیبیس اور اور مشائخ اوسکے
کے منکر ہین اور ہارن صاحب کہتا ہے کہ قول اول محض غلط ہے اور بعض مفسرون نے بعض زبورون
کو کہا ہے کہ زمانہ مقابیس مین تصنیف ہوئی ہین لیکن یہہ رای ضعیف ہے انتہے ملخصاً اور دوسرے
فرقہ کے نزدیک اوندتیس ۳۱ زبور سے ایسے ہین کہ اونکا مصنف معلوم نہین اور باقی سے دس
زبور نوّے ۹۰ سے ننانوین تک تصنیف موسی علیہ السلام کی اور اکہتر ۷۱ زبور داؤد علیہ السلام کی اور
بارہ زبور آساف کی مگر جو بہترون اور اناسیون ۷۹ زبور کو جو آساف کی طرف منسوب ہین بعض نے انکا
کہا ہے کہ وے تصنیف آساف کی نہین اور گیارہ زبور قورح کے تین بیٹون کے اور اسکا بہی بعضون
نے کہا ہے کہ یہہ گیارہ زبور تصنیف کسی اور کی ہین کہ اوسنے انکے نام پر کر دئے ہین اور اٹہاسیوان
زبور ہیمان کی اور نواسیوان ۸۹ زبور ایتان کی اور بہتر ۷۲ وان اور ایکسو ستائیسوان ۱۲۷ سلیمان علیہ السلام
کی اور تین زبور جد وتہن کی تصنیف ہین اور بعض کسی اور کی پس اوندتیس ۳۱ زبور کا مصنف مجہول
الحال اور بعض کا موسی علیہ السلام اور بعض کا داؤد علیہ السلام اور بعض کا سلیمان علیہ السلام اور بعض
کا آساف اور بعض کا ہیمان اور بعض کا ایتان اور بعض کا جدوتہن اور بعض کا تین بیٹے قورح کے اور بعض کا کوئی
اور انکا اور کامیٹ صاحب کہتے ہین کہ زبور مین داؤد کی تصنیف سے کل پینتالیس ۴۵ زبور ہین
اور بس ۱۰۵ باقی اورون کی تصنیف ہین اور علماء یہود کہتے ہین کہ یہ زبور تصنیف ان شخصون کی ہین

دو وجہ سے باعتبار وجود اور عدم وجود کے اور ساٹہ وجہ سے باعتبار زمانہ وجود کے اور تین وجہ سے باعتبار وطن کے اور دو وجہ سے باعتبار مصنف کے ۲۲

اسلام سن سے پہلے بعض زبور قبل داؤد کے اور بعض بعد داؤد کے زمانہ میں بابل اور اسیری سے ... تصنیف ... داؤد علیہ السلام ...

آدم ابراہیم موسی اساف ہامان جدوتھن تین بیٹی قورح کے آور داؤد نے سب زبورونکو لیکر
ایک جلد مین جمع کر دیا ہے تو داؤد فقط ایک جلد مین جمع کرنے والے ہین نہ مصنف اور یہہ قول
ضعیف ہے ہارنصاحب کہتے ہین کہ مختار علماء متاخرین یہود اور تمام مفسرین عیسائیونکا یہہ ہے کہ یہہ
کتاب تصنیف ان شخصون کی ہے موسے داؤد سلیمان اساف ہامان ایتان جدوتھن اور تین بیٹے
قورح کے پہر ثانیاً اس مین اختلاف ہے کہ کس زمانہ مین ایک جلد مین جمع ہوئے ہین بعضے زمانے
داؤد علیہ السلام مین اور بعضے زمانہ حزقیا مین کہ جامعین ملازمین اور دوست حزقیا کے تہے
اور بعضے مختلف زمانون مین کہتے ہین پہر ثالثاً اختلاف ہے کہ نام اون زبورونکے الہامی ہین
یا غیر الہامی کہ کسی غیر نبی نے نام اون زبورونکا اپنی طرف سے رکہدیا اور کتاب امثال
سلیمان کو بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام کی بتلاتے ہین مگر یہہ تو غلط ہے اور اختلاف محاورہ
اور تکرار فقرونکا اور ورس باب ۲۵ تیسوین اور اکتیسوین اس کتاب کے اس احتمال کو رد کرتے ہین اور
انشاء اللہ آگے ذکر اسکا آویگا اور کوئی دلیل اسکی نہین کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کتاب کو جمع
کیا ہو اسلئے رائے جمہور یہہ ہے کہ بہت لوگون نے مثل حزقیا اور اشعیا اور شاید عزرا نے
بہی جمع کیا ہے اور اگرا اور لموئیل معلوم نہین کہ کون شخص ہین بعضون نے وہم کیا ہے کہ یہہ نام
سلیمان علیہ السلام کے تہے مگر منتر ہولڈن نے اس خیال باطل کو خوب ہی طرح رد کیا ہے
اور مضمون باب ۳۰ تیسوین اور اکتیسوین کا اس خیال فاسد کو مٹاتا ہے اور کتاب جامعہ مین بہی بڑا
اختلاف ہے بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام کی اور ربّ قمچی کہ یہود کا عالم مشہور ہے تصنیف
اشعیا علیہ السلام کی اور تالمود کی علماء تصنیف حزقیا کی بتلاتے ہین اور گروٹیس کہتا ہے کہ
بحکم زروبابل کے اوسکے بیٹے ابیہود کی تعلیم لئے کسی شخص نے تصنیف کی تہی اور جہان کہ عالم عیسائی
ہے اور بعضے علماء جرمن کے خیال کرتے ہین کہ بعد قید بابل کے تصنیف ہوئی اور زرقیل کہتا ہے
کہ انٹیوکس ایپی فانس کے وقت مین لکہی گئی اور یہودی لوگ جب قید سے چہوٹ کر آئے تہے اوس
وقت اونہون نے اس کتاب کے مضمون کی بدعتی اور اختلافی سمجہ کر کتب الہامی سے الگ کر دیا تہا

مگر پیچھے سے پھر ملا لیے گئے اور رشید الاثر ذکو بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام یا کسی ہم عہد اونکے کی کہتے ہین اور ڈاکٹر کنی کاٹ اور بعضے متاخرین کہتے ہین کہ تصنیف سلیمان علیہ السلام کی اوسکو کہنا غلط ہے بلکہ بہت عرصہ کے پیچھے سلیمان علیہ السلام سے تصنیف ہوئی ہے ہتیوڈ دو جو اُسقف پادشاہ سو شیا کا تھا اور جو تھے اور پانچوین صدی مین گذرا ہے اس کتاب کو اور کتاب ایوب کو بہت ہی برا کہتا ہے اور نیمن اور لیکلارک کو بہی اوسکی صداقت پہ کلام تھا اور وسٹن کہتا ہے کہ یہہ تو ایک اگ اور ناشانہ ہے اسکو کتاب الہامی سے نکالنا چاہئیے اور ایسی ہی رائے بعض متاخرین کی تہی اور سملر کہتا ہے کہ ظاہرا یہہ جعلی کتاب ہے اور کاسٹیلیو نے حکم دیا کہ یہہ کتاب کتب عہد عتیق سے نکالی جاوے کہ ایک ناپاک راگ ہے اور کتاب حزقیل مین علما یہود کو تردد تھا کہ کتب مقدسہ مین داخل کیجاوے یا نہین اور کتاب دانیال کا یہہ حال ہے کہ یہودی ہم عہد جناب مسیح کے اور اسیطرح یہودی متاخرین دانیال علیہ السلام کو نبی نہین گنتے بلکہ کہتے ہین کہ وہ ایک نوکر پادشاہ بابل کا تھا پس اونکے نزدیک کتاب دانیال کتاب نبوت نہین اور یہودی وٹس اونکو نبی کہتا ہے اور کتاب یوئیل کا زمانہ تصنیف معلوم نہین اسلیے کہ نہین معلوم کہ یوئیل علیہ السلام کب تھے اور کہان مرے ربی قمچی عالم مشہور یہود کا اور او لوگ سلطنت یورام مین اور مصنف تاریخ صدر اولام خورد اور صدر اولام بزرگ کی جو تاریخین مشہور یہود کی ہین اور جارجی اور اور علما یہود کے اور ڈیس ... پیٹ بیوگم اور اور علما مسیح سلطنت ... مین اور تار نو ولیس اور اکر مین اور گارٹ اور او لوگ سلطنت یوشیا مین اور ورٹ رنکا اور مولڈن ہوئر اور دوزن طراو بہت متاخرین موافق قول اپارنبل کی سلطنت عزیاہ مین کہتے ہین اور کتاب عوبدیاہ بہی معلوم نہین کہ کس زمانہ مین تصنیف ہوی جیروم اور علما یہود کہتے ہین کہ یہہ عوبدیاہ وہی شخص ہے جو گورنر پادشاہ اجاب کا تہا اور محققین کہتے ہین کہ وہ ہی جو داروغہ بیت المقدس کا یوشیا کی طرف سے تہا اور اونکا ذکر ورس ۱۲ باب ۳۴ کتاب دوم اخبار الایام مین آیا ہے اور ڈیوپن سلطنت احاز مین اور گروٹیس اور ہیوٹ اور ڈاکٹر لائٹ فٹ اور اور مفسرین ہم عہد ہوسیع اور یوئیل اور عاموس کی بتلاتے ہین

اور

اور آسیج لیٹیپانیوگم ہم عہد یرمیا علیہ السلام کے گمان کرتا ہے اور کتاب ناحوم بہی معلوم نہین کہ کس
زمانہ مین لکہی گئی بعضے کہتے ہین کہ ناحوم علیہ السلام سلطنت یوتام مین تہے اور بعضے سلطنت
منسا مین اور بعضے سلطنت یوشیا مین کہتے ہین اور بعضے قریب ۷۱۵ کے قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
بتلاتے ہین اور کتاب حبقوق کا بہی ایسا ہی حال ہے بعضے اونکو سلطنت منسا مین اور اسیج لیٹیپانیوگم
سلطنت یہویاقیم مین ہم عہد یرمیا علیہ السلام کی کہتے ہین اور یہہ بہی نہین معلوم کہ کس قوم کے تہے اور
وطن انکا کہان تہا اور کتاب ملاخیا کا بہی کچہہ ایسا ہی حال ہے اریجن کہتا ہے کہ ملاخیا آدمی نہ تہا بلکہ
فرشتہ تہا جو بشکل آدمی ہو گیا تہا اور کالمٹ اور جیروم اور اور متقدمین کہتے ہین کہ ملاخیا عزرا
کا نام ہے اور مروذون مل کہتا ہے کہ یہہ شخص غیر عزرا کا ہے آسیج لیٹیپانیوگم کہتا ہے کہ چار سو
برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام کے اور ڈاکٹر گری کا چار سو بیس برس قبل ولادت مسیح علیہ
السلام کے بتلاتا ہے اور یہی مختار ڈاکٹر ہیلز کا ہے اور مختار ہارن صاحب کا یہہ ہے کہ غیر عزرا کے تہے
اور اوس زمانہ مین گذرے جسمین بعد موت عزرا کے یہود کچہہ بگڑ گئے تہے جب بیان قسم اول سے
فراغت ہوئے اب بیان قسم دوسری کا سنئے اور اس قسم کی ہے نو کتابین ہین ۱ کتاب استیر
۲ کتاب بارُوق ۳ ایک حصہ کتاب دانیال کا ۴ کتاب توبیاس ۵ کتاب جودِتہ ۶ کتاب وِسدم
۷ کتاب ایکلیزیاسٹیکس ۸ اور ۹ دو کتاب مقابیین کی یہود انکا کچہہ بڑا اعتبار نکرتے تہے اور مسیحیون
مین تسلیم اور عدم تسلیم انکی مین اختلاف ہے اور آگے ان شاء اللہ فصل دوسری مین بیان اوسکا آتا ہے

**فصل ۲** دوسری بیان عہد جدید مین عہد جدید مین بہی دو قسم کی کتابین ہین قسم اول کی وے
کتب کہ اونکو جمہور قدما مانتے تہے اور قسم دوسری کی وے کتب جو اونمین اختلاف تہا قسم اول کی
بیس کتابین ہین ۱ انجیل متی انجیل مرقس انجیل لوقا انجیل یوحنا اور اعمال حواریین اور نامے پولوس
کے سوائی نامہ عبرانیون کے اور نامہ اول پطرس کا اور نامہ اول یوحنا کا مگر اب ان کتب مسلمہ کا بہی حال
سنیئے کہ انجیل متی جو اول اناجیل ہے حال اوسکا محض خراب اسلئے کہ متی حواری نے اسکو عبری
مین لکہا تہا گو اب متاخرین عیسائی اسکو اختیار نہین کرتے مگر نسخہ عبری والا بالکل صفحہ جہان سے

گم ہوگیا اور ترجمہ یونانی کہ نام اوسکے مترجم کا بہی تحقیقاً معلوم نہین بجای اصل کے ٹہرگیا اپی فینیس
کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکھا تہا نہ یونانی مین جیسے کہ بعض قائل ہین کہ متی نے دونون زبانون
انجیل کو لکہا ہے اور ریوصاحب اپنی تاریخ انجیل مین لکھتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے
انجیل یونانی مین لکہی تہی اسلئے کہ یوسی بیس اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدون علیای نے لکہا
کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکہی ہے نہ یونانی مین جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری
جلد انڈیا مین پائی تہی اور اوسنے اوسکو اسکندریہ مین لاکر سی نیزیا کے کتب خانہ مین رکہا تہا کہ دہانسے
جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا اور نام مترجم کا ٹہیک نہین معلوم یہان تک قول ریو کا اور تفسیر
ہینری اور اسکاٹ مین ہے کہ بسبب مفقود ہو جانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ ای بے اونی تیز فرقہ نے جو منکر
الوہیت جناب مسیح کا تہا اوس نسخہ مین تحریف کی تہی اور بعد تباہی یروشلم کے نسخہ انجیل عبری کا
جاتا رہا اور بعضے کہتے ہین کہ ناصریون یا یہودی مرتدون نے انجیل عبری کو محرف کیا تہا اور ای بی
اونی تیز فی بہت سے فقرے اوسکے نکال ڈالی تہے اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ ارینیس
کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکہی ہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ۲ کے صفحہ ۱۱۹ مین لکہتا ہے
کہ پی پیس لکھتا ہے کہ متی نے انجیل عبری مین لکہی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ
کیا اور صفحہ ۱۷۰ مین لکھتا ہے کہ ارینیس لکہتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لئے اونکی زبان مین انجیل
لکہی جن دنون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کرتے تہے اور صفحہ ۱۷۴ مین لکہتا ہے کہ یوسی بیس
کہتا ہے کہ پین ٹی نس جب انڈیا (یعنے حبش) مین آیا اوسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی کا پایا جو
وہانکے لوگونکو برتولماحواری سے پہنچا تہا اور اوس وقت سے اونکے پاس محفوظ تہا اور جیروم کہتا
کہ پین ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ مین لایا اور لارڈنر بعد نقل کے قول یوسی بیس کے
کی تصنیف کرتا ہے اور صفحہ ۵۷۴ مین لکہتا ہے کہ اریجن کے تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے
نقل کیا ہے کہ متی نے انجیل یہودی ایماندارونکو عبری مین دی دوسرا یہہ کہ روایت ہے کہ متی نے
پہلے لکہا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہہ کہ متی نے لکہا عبریون کے لئے جو منتظر اوسکے تہے جو

سلہ یہہ تفسیر الٰہی موافق حاشیہ اور تفسیر کی ہے ۱۱ منہ

ہونے والا تہا ابراہیم اور داؤد کی نسل سی پہر جلد ۴ کے صفحہ ۹۵ میں لکہتا ہے کہ یوسبیس لکہتا ہی کہ
متی نے عبریوں میں وعظ کر کے جب ارادہ جانے کا اور قوموں کی طرف کیا تو اونکو اونکی زبان میں انجیل لکہہ
کر دے گیا اور صفحہ ۱۶۵ میں قول اہانی نیسن یوں نقل کرتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل عبری میں یروشالم میں لکہی
تہی اور یعقوب خداوند کے بہائی نے اوسکا ترجمہ کیا (یعنی یونانی میں) اور صفحہ ۳۴۷ میں لکہتا ہی کہ سرل کہتا ہے
کہ متی نے انجیل عبری میں لکہی اور صفحہ ۱۸۷ میں لکہتا ہی کہ ایپی فانیس لکہتا ہی کہ متی نے وعظ کیا اور لکہی انجیل عبری میں یہہ لکہتا ہی کہ متی نے انجیل کو
عبری میں لکہا اور وہی صرف لکہنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبان کا استعمال کیا اور صفحہ ۴۳۹ میں لکہتا ہی کہ جیروم لکہتا ہے کہ متی نے یہودیہ
میں یہودیوں ایمانداروں کے لئے انجیل عبرانی میں لکہی اور سایہ آئین کا سات سچ انجیل کے نہیں
ملایا اور صفحہ ۴۴۱ میں لکہتا ہے کہ جیروم اپنی فہرست مورخین میں لکہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ میں
یہودی ایمانداروں کے لئے عبری زبان میں اور عبری حروف میں لکہی اور یہہ بات کہ اوسکا ترجمہ یونانی میں
ہے اور یہہ بات کہ کسنے اوسکا ترجمہ یونانی میں کیا ہے تحقیق نہیں علاوہ اسکے کتبخانہ سے سریا میں جسکو
پمفلس شہید نے بڑی جانفشانی سی جمع کیا تہا وہ نسخہ عبری موجود ہے اور میں نے باجازت ناصریوں
کے جو بریا ضلع سیریا میں رہتے تہے اور اوس نسخہ عبری کا استعمال کرتے تہے ایک نقل لی اور صفحہ
۵۰۱ میں لکہتا ہے کہ اگستائن لکہتا ہے کہ ان چاروں میں سے متی ہی صرف کہا گیا ہے کہ اوسنے عبری
میں لکہی اور باقیوں نے یونانی میں اور صفحہ ۵۳۸ میں لکہتا ہے کہ کریزاستم لکہتا ہے کہ کہا گیا ہے کہ
متی نے بدرخواست یہودیوں ایمانداروں کے اپنی انجیل عبری میں لکہی پہر جلد پانچویں کے صفحہ ۱۳۷
میں لکہتا ہے کہ اسی ڈوڈر لکہتا ہے کہ ان چاروں سے متی نے صرف عبرانی میں لکہی اور باقیوں نے
یونانی میں اور تفسیر ڈوائلی اور رچرڈ منیٹ میں ہے پچہلے زمانہ میں بڑا اختلاف تہا کہ کس زبان میں یہہ انجیل
لکہی گئی اور بہت قدمار صراحۃً کہتے ہیں کہ متی نے انجیل اپنی عبری زبان میں جو اوسکے زمانہ میں ملک
فلسطین میں بولی جاتی تہی لکہی ہے اور اس قسم میں قول متفق علیہ قدماء کا (یعنی یہہ کہ یہہ انجیل عبری
زبان میں تہی) قول فیصل گنا جاوے ہے اور ہارنصاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر میں نام اون شخصوں
کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قایل ہیں یوں لکہتے ہیں بلرمن گرٹیس کسابن

لشپ ویلٹن لشپ ٹاملاین ڈاکٹر کیو ہمنڈ ل ہاز وو او وٹ کین بل ای کلارک سائٹن

ملی منٹ بیری ہیس ڈوپن کامٹ میکاکس اری ہیس ارجن سرل البا فامیس کریزیاستم جیروم

اور اور علمار متقدمین او متاخرین کے نزدیک مختار قول پی ہیس کا ہی کہ یہہ انجیل عبری مین لکہی گئی

تھی انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ موافق مختار جم غفیر علمار کبار مسیحیونکے یہہ انجیل متی نے فقط عبری

مین لکہی تھی اور وہ نسخہ سب کا سب صفحہ جہان سے گم ہو گیا اور یہی موافق قیاس ہے اسلئے حضرت متی عبری نژاد تھی اور اونکی اصل بولی عبری

تھی پس غالب تعلیم اونکی بھی عبری مین ہوگی خصوصا اون لوگونکے لیئے جنکی بولی عبری ہوگی اور متی نے اس انجیل کو

یروشلم اور اوسکے نواح والونکے لئے جو اونکی بولی مالوف عبری تھی لکہی تھی پس کوئی سبب نہ تہا کہ

یونانی مین لکہی جاتی اور فاسٹس جو اخیر چوتھی صدی مین تہا لکہتا ہے کہ انجیل جو متی کی طرف منسوب ہے

اوسکی تصنیف ہی نہیں اور پروفسر بابرجر متی اگرچہ مسیحی اب اوسکو اچھا نہین کہتے کہتا ہے

کہ یہہ تمام انجیل جہوٹی ہے اور شیوز اور شلتس بہت ہی تھوڑا اعتقاد انجیل متی سے رکہتے تہے اور

ڈاکٹر ولیمس اور چہاپنے والون انجیل فرقہ یونی ٹیرین نے باب اول اور دوم متی کو الحاقی بتلایا

اور فرقہ ایبونی ٹیز کے نسخہ مین یہہ دونون باب نہ تہے اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین کہ مسیحیونکے

نزدیک بہت بڑا معتبر ہے بالخصوص رومن کاتلک کے نزدیک نسب نامہ کو انجیل سے علیحدہ

کر دیا ہے اور انجیل مرقس کو کاڈلس برونیس اور ملر بلاین کہتے ہین کہ یہہ انجیل اصل

مین لاطین زبان مین تہی بعد اوسکے یونانی مین ترجمہ ہوے اور کچہہ تھوڑی سی اوس اصل سے

شہر ونس کے کتب خانہ مین موجود بہی ہے اور وہانکے لوگ مدعی اوسکے اصل ہونے کے

ہین اور ایک پرانا نسخہ سریانی زبانکا تہا اوسپر بہی لکہا تہا کہ مرقس نے اپنی انجیل رومی

(یعنے لاطین) زبان مین لکہی تہی اور جمہور کہتے ہین کہ اصل مین یہہ انجیل یونانی ہی مین لکہی گئی اور

جیروم اپنے نامہ مین لکہتا ہے کہ بعض علمار متقدمین کو اس انجیل کے آخر باب پر شبہہ

تہا اور انجیل لوقا تصنیف لوقا کی ہے اور بعض متقدمین کو بعض بعض جا باب بائیسوین اس

انجیل پر شبہہ تہا اور بعض کو دو باب اول مین شبہہ تہا اور فرقہ مارسیونی کے نسخہ مین بہی

نسخہ مین بہی یہہ دونون باب تہے اور جناب لوتہر مصلح دین عیسوی پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے تینون
انجیلون مذکورہ بالا پر شبہہ کرتے تہے اور ناقص سمجہتے تہے لکہتے ہین کہ یہہ جہوٹی راے واجب الرد ہے
کہ انجیلین چار ہین اسلئے انجیل یوحنا کی درست ہے پہر لکہتے ہین کہ نامہ پال اور پیترس کے بہت اچہے ہین ان
تینون انجیلون سے پہر لکہتے ہین اونکے کلام مین کوئی چیز ایسی نہین جو اور لوگون نے نہین لکہی اور جن
لوگون نے اس مسئلہ کو (یعنے ایمان الوہیت حضرت مسیح پر لانا دلیل نجات کی ہے) خوب بیان کیا ہے
وہی اچہے انجیل نویس ہین اسلئے ہم درستی سے کہتے ہین کہ نامے یونوس کی انجیل مین نسبت اون چیزونکی
کہ مارک اور متی اور لوقا نے لکہا ہے پہر لکہتے ہین پیترس کا خط سب سے بہتر اور عمدہ رسائل عہد جدید
کا ہے اور یہی سچی اور پاک انجیل ہے ان قولونسے معلوم ہوا کہ جناب مصلح دین عیسائی کے نزدیک
تینون انجیلین مشکوک ہین اور انجیل یوحنا کا حال یہہ ہے کہ اسٹادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ انجیل یوحنا
کی بلا ریب اور یقینا کسی طالبعلم مدرسہ اسکندریہ نے لکہی ہے اور ہارنصاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ الوجین
فرقہ نے جو دوسرے صدی مین تہا اس انجیل سے اور اسیطرح سب تصنیفات یوحنا سے انکار کیا ہے
او ربرٹشنیڈر کہ بہت بڑا عالم محقق گنا جاتا ہے کہتا ہے کہ یہہ سب انجیل اور نامے یوحنا کے تصنیف اوسکے
نہین بلکہ شروع دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکہدئے ہین اور بعض درسون

فصل

باب ساتوین اور آٹہوین اس انجیل کو جمہور علماء مسیحیون نے انکار کیا ہے جلیسا انشاء اللہ
دوسری مقصد تیسرے مین آتا ہے اور گرو تیس جو بڑا عالم محقق مشہور ہے کہتا ہے کہ انجیل یوحنا مین
بیس باب تہی اکیسوان باب کو یوحنا کی موت کے بعد کلیسیا افسس نے اپنی طرف سے ملادیا ہے
اور چارون انجیلون کے زمانہ تالیف مین ایسا اختلاف ہے کہ قطعاً دلالت کرتا ہے کہ کوئی سند متصل
انکی نہین ہارنصاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد کے دوم حصہ کے دوم باب مین لکہتے ہین کہ احوال
جو ہمکو قدما مورخون کلیسیا سے درباب وقتون تالیف انجیلون کے ملے ہین ایسی غیر معین
اور ابتر ہین کہ کسی ایک امر معین کیطرف نہین پہنچاتے اور پرانے سے پرانے قدما نے اپنے وقت
کی گپون کو سچ سمجہہ کر لکہدیا اور اون لوگون نے جو بعد اونکے ہوئے ادب کرکے اونکی لکہی ہوئے

قبول کرلیا اور یہہ روایتین جہوٹی بہی ایک لکہنے والے سے دوسرے لکہنے والے تک پہنچین اور بعد گذرنے مدت دراز کے تنقید اونکی متعذر ہوئی پہر اوسی جلد مین لکہتے ہین پہلی انجیل سنہ ۳۷ یا سنہ ۳۸ یا سنہ ۴۱ یا سنہ ۴۳ یا سنہ ۴۸ یا سنہ ۶۱ یا سنہ ۶۲ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ عیسوی مین اور دوسری انجیل سنہ ۵۶ سے سنہ ۶۵ تک اور غالباً سنہ ۶۰ یا سنہ ۶۳ مین اور تیسری انجیل سنہ ۵۳ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ مین اور چوتہی انجیل سنہ ۶۸ یا سنہ ۶۹ یا سنہ ۷۰ یا سنہ ۸۹ یا سنہ ۹۸ عیسوی مین تالیف ہوئی اور کتاب اعمال کا فرقہ ولن ٹی نینس اور مارشیونی اور سویرینس اور بعض فرقہ ستی کی ینس نے انکار کیا ہے اور نامجات پولوس مین بابت سال تحریر اکثر کے اختلاف فاحش ہے اور بعض کو بعضون نے قابل الرد کہا ہے مثلاً اختلاف ہے کہ نامہ رومہ سنہ ۵۲ یا سنہ ۵۷ یا سنہ ۵۸ یا سنہ ۶۰ یا آخر سنہ ۵۸ اور اول سنہ ۵۹ مین اور نامہ اول تمتی کا سنہ ۵۶ یا سنہ ۵۸ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین اور نامہ دوم تمتہی کا اسوقت جو پولوس روم مین اول بار مقید ہوئے یا اوسوقت مین جو دویم بار مقید ہوئی بہتے اور نامہ تیتی کا سنہ ۶۲ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین لکہا گیا اور نامہ فلیمون کو بعضے عالم عیسائی زمانہ جیرُوم مین کہتے تہے کہ یہہ تو ایک خانگی چہٹی عہد جدید سے نکالدینے کے قابل ہے اور اونہون نے ارادہ نکالدینکا بہی کیا تہا اور صفحہ ۲۰۶ کا ملک سرلند کی ساتوین جلد مین ہے کہ روز صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶ مین لکہتا ہے کہ شلی مچر نے اول نامہ تمتہی پر اعتراض کیا اور لکہا ارن نے دونون نامی تمتہی اور نامہ طیطوس پر حملہ کیا ہے (یعنے برا کہا اور واجب التسلیم نہین مانا) اور قسم دوسری کی یہہ کتابین ہین نامہ عبرانیون کا دوسرا نامہ پطرس کا دوسرا اور تیسرا نامہ یوحنا کا نامہ یعقوب نامہ یہودا بعضے درس نامہ اول یوحنا کے مشاہدات یوحنا یوسی بیس اپنی تاریخ کلیسیا کی تیسری کتاب کے تیسرے باب مین لکہتا ہے پطرس کا پہلا نامہ سچا ہے مگر دوسرا نامہ کبہی پاک کتاب مین شامل نہین کیا گیا لیکن پڑہا جاتا تہا اور پولوس کے نامی چودہ ہین مگر نامہ عبرانیون کا بعض لوگون نے الگ کردیا ہے اور باب پچیسوین اوسی کتاب مین لکہتا ہے کہ نامہ یعقوب و یہودا اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا پر گفتگو ہے کہ آیا یہہ

سب انجیل نویسون نے لکہے ہین یا اور اشخاص نے کہ جنکے نام ہی ہیتے اور اعمال یو یوش اور پاشٹر اور مشاہدات پترس اور نامہ برنباہ اور وہ کتاب جسکا انس تی توتش حواریونکا نام ہے کتابین جعلی سمجہنی چاہیین اور اگر درست معلوم ہو تو مشاہدات یوحنا بہی اسی قسم کے گنے جاوین اور باب پچیسوین چہٹی کتاب اوس تاریخ مین نامہ عبرانیون کے حقمین اُرجن کا قول یون نقل کیا ہے کہ جو احوال زبان زد ہماری قبل رہا ہے یہہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کلیمنٹ نے جو بشپ روم کا تہا اس نامہ کو لکہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوقا کا ترجمہ کیا ہوا ہے انتہی اریلیس بشپ لیمنش نے جو تخمیناً ١٧٨ء مین تہا اور ہپ پولٹس نے جو ٢٢٠ء مین تہا اور نویشن یا نو ٹیشن پرسبیٹر روم نے جو تخمیناً ٢٥١ء مین تہا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ٹرٹیل مین پرسبیٹر کارتہیج جو تخمیناً ٢٠٠ء مین تہا اس نامہ کو نامہ برنباہ کا تبلاتا تہا اور کیس نے جو پرسبٹر کلیسیا روم کا اور تخمیناً ٢١٢ء مین تہا ناسے پولوس کے تیرہ گنے ہین اور اس نامہ کو نہین گنا اور سائی پرن بشپ کارتہیج کا جو تخمیناً ٢٤٨ء مین تہا اس نامہ کا حوالہ نہین دیتا اور سیریا کا کلیسا آج تک نامہ دوم پترس اور نامہ دوم اور سوم یوحنا کو نہین مانتا اور اسکالجر کہتا ہے کہ جسنے نامہ دوم پطرس کو لکہا ہے اوسنے ناحق اپنے وقت فرصت کو کہو دیا ہے اور بعض درس بابت نامہ اول یوحنا کو جمہور محققین نے غلط بتلایا ہے اور تفسیر لارڈنر کی جلد چوتہی کے صفحہ ١٧٥ مین ہے کہ سرل کتاب مشاہدات کو واجب التسلیم نہین مانتا تہا اور نہ کلیسیہ یروشالم کا اوسکے وقت مین اور نہ اوسکا نام فہرست قانونی مین اوسکا ذکر ہے جسے اوسنے لکہی ہے انتہی ملخصا اور جاننا چاہئیے کہ اصل فہرست مین کتاب بارُوق اور نامہ یرمیا موجود تہی اور یوسی بیس اپنی تاریخ کی کتاب ساتوین کے باب پچیسوین مین لکہتا ہے کہ ڈویونیسیس کہتا ہے کہ بعض نے ہمسے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کر دیا اور رد اور اوسکی رد مین کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ یہہ سب بے معنی اور بے عقلی اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اسکی طرف یوحنا حواری کے جہوٹ ہے اور مصنف اسکا نہ کوئی حواری نہ کوئی پاک آدمی نہ کوئی شخص مسیحی بلکہ سرن تہس ملحد نے نام یوحنا کا لگا دیا

مگر مین اوسے علیحدہ نہین کر سکتا اسلیئے کہ بہت بہائی ہین جو اوسکی قدر کرتے ہین اور مین قبول کرتا ہون کہ یہہ پاک اور الہامی آدمی کا ہے مگر مین آسانی سے نہ قبول کرونگا کہ یہہ شخص حواری تہا بیٹا زبدی بہائی یعقوب کا جو مصنف انجیل کا ہے بلکہ اندازہ محاورہ وغیرہ سے معلوم کرتا ہون کہ وہ حواری نہین بلکہ ایک اور یوحنا ہے جسکا ذکر رسالہ اعمال مین ہے مگر اوسکو بہی مصنف مشاہدات کا نہین کہہ سکتا اسلیئے اوسکا آنا ایشیا مین معلوم نہین پس یہہ کوئی اور ہی ایشیا والون سے افسس مین دو قبرین ہین اور دونون پر یوحنا کا نام ہے اور عبارت اور مضمون سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا انجیلی اسکا مصنف نہین اسلیئے عبارت انجیل اور رسالہ یوحنا کے موافق یونانی کے اچہی ہے اور الفاظ سخت نہین اور عبارت مشاہدات کی خلاف محاورہ یونانی کے ہے اور استعمال کرتا ہے وحشی سیاق کو اور مین کچہہ خوش طبعی سے نہین کہتا بلکہ میرا ارادہ یہہ ہے کہ دونو شخصونکی عبارتون کا فرق ظاہر کر دون انتہی ملخصاً اور روز صاحب اپنی کتاب کی صفحہ ۱۶۱ مین لکہتا ہے کہ بہت محققون پروٹسٹنٹ نے واجب التسلیم ہونے مشاہدات پر جہگڑا کیا ہے انتہی اور پروفسر ایوالڈ نے بہت ہی دہوم دہام کی گواہی سے ثابت کیا کہ انجیل و رسائل اور مشاہدات یوحنا کے ممکن نہین کہ ایک ہی مصنف کی تصنیف ہون جیسا کہ کاتلک ہرلڈ کی ساتوین مطبوعہ ۱۸۴۴ء کے صفحہ ۲۰۵ مین دونون قولون کی نقل ہے اور یوسی بیس آخر مین باب ۲۳ کتاب دوسری اپنی تاریخ کلیسیا کے نامہ یعقوب کے حق مین لکہتا ہے یہہ لحاظ کیا جاوے کہ یہہ نامہ جعلی خیال کیا گیا ہے لیکن بہت لوگون نے متقدمین سے اسکا ذکر کیا ہے اور اسیطرح نامہ یہودا کا خیال کیا گیا ہے مگر اکثر کلیسیون مین مستعمل ہے اور خیالات لوتہر پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نامہ یعقوب کو کہتے تہے کہ یہہ تو گہانس پہوس ہے (یعنے بہت بے اعتبار اور بے قدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامہ یہودا کے منکر تہے اور تاریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ء مین ہے کہ گرو تیش کہتے ہین کہ یہہ نامہ اوس یہودا کا ہے جو پندرہوان اسقف یروشالم کا سلطنت ایڈرین مین تہا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۳۷ مین

لکہتا ہے

لکھتا ہے کہ یومرن کہ شاگرد رشید لوتھر کا اور علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ سے ہے لکھتا ہے
کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات مین تمام کرتا ہے اور حوالہ کتابون کا ایسا مخالف دیتا ہے
کہ جسمین روح القدس نہین رہ سکتا اس لئے وہ نامہ الہامی کتابون مین نہ گنا جاوے اور
ڈی کاس تہیوڈورس پروٹسٹنٹ واعظ نرم بزرگ کا لکھتا ہے کہ شاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب
کو ہمنے قصداً چھوڑتا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعض ہی جابین جہان اوسنے کامونکو ایمان پر بڑہایا
ہے قابل ملامت کے نہین بلکہ اوسمین مسئلے اور مطالب ایک دوسرے کے ضد پائے جاتے ہین اور میگ
ڈی برجن سنچوریٹرس کہتے ہین کہ نامہ یعقوب کا مسلون حواریون سے الگ ہوتا ہے جسجا نجات
کو فقط ایمان پر موقوف نہین بتلاتا بلکہ اعمال پر بہی موقوف کہتا ہے اور جسجا توریت کو انین
آزادی کا کہتا ہے اور ورلاجرکس جو علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے بہت علماء عیسائیون
پروٹسٹنٹ کا نام لکھتا ہے جنہون نے ان کتابون کو جہوٹی سمجھکر نکالدیا ہے نامہ عبرانیون کا
نامہ یعقوب نامہ دوم وسیوم یوحنا نامہ یہودا شاہدات یوحنا ڈاکٹر بلسن پروٹسٹنٹ لکھتا ہے کہ یوسیبس
ہلیس کے وقت تک سب کتابین واجب التسلیم نہین ہوئی تہین اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا
اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا مین ضد کی گئی ہے کہ حواریونکی لکہی
ہوئی نہین اور نامہ عبرانیون کا ایک مدت تک رد کیا گیا تہا اور سریانی کلیسون نے نامہ دوم پطرس
اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور شاہدات کو واجب التسلیم نہین مانا اور ایسا ہی
حال کلیسون عرب کا تہا لیکن ہم مانتے ہین یہان تک قول ڈاکٹر بلسن کا اور ورلاجرکس کہتا ہے
کہ بعض متقدمین نے اگرچہ سب کتابون عہد جدید کو نہین مانا تہا لکن آخر مین رضامندی عام
سے مانا گیا انتہی بہرحال سنہ ۳۲۵ء تک حال کتب عہد عتیق اور جدید کا کچہہ پریشان تہا اور اوس
سال مین جو قسطنطین کے حکم سے شہر نائس مین کونسل مقرر ہوئی تو اوس کونسل مین
کتاب جوڈت واجب التسلیم ٹہیری اور یہہ امر اوس مقدمہ سے کہ جیروم نے اوس کتاب
پر لکہا ہے واضح ہوتا ہے پس اب بحکم کونسل نائس کے ایک کتاب اور بہی مقدس مانی گئی

پھر سنہ ۳۶۴ میں کونسل لوڈیسیا جمع ہوئی اس کونسل نے سات کتابیں اور عہد عتیق اور عہد جدید میں واجب التسلیم کر دیں اس تفصیل سے ایک کتاب استیر ۲ نامہ یعقوب کا ۳ نامہ دوم پطرس کا ۴ اور ۵ نامہ دوم اور سیوم یوحنا کی ۶ نامہ یہودا کا ۷ نامہ عبرانیین کا اور یہہ حکم چھٹی کونسل جنرل (یعنے عام) سے مستحکم ہوا اور ان دونوں کونسلوں میں مشاہدات یوحنا خارج رہے تھے پھر سنہ ۳۹۷ میں تیسری کونسل کارتھیج جسمیں آگسٹائن اور ایکسو چھبیس اور پادری تھے جمع ہوئی اور اس کونسل نے سات کتابیں واجب التسلیم بتائیں اور ایک کے واجب التسلیم ہونے کو موکد کیا اس تفصیل سے ایک کتاب جوڈتھ جو وجوب تسلیم اوسکے کا موکد ہوا ۲ کتاب وزڈم ۳ کتاب ٹوبیاس ۴ کتاب باروق ۵ کتاب ایکلیزیاسٹیکس ۶ اور ۷ دو کتاب مقابیس کی ۸ مشاہدات یوحنا اور حکم اس کونسل کا چھٹی کونسل ٹرولو سے مستحکم ہوا اور جو باروق پیغمبر سکتر یرمیا علیہ السلام کی تھی تو اونکی کتاب تتمہ کتاب یرمیا علیہ السلام کا سمجھی گئی اسلیے کونسل کارتھیج نے نام اوس کتاب کا علیحدہ فہرست میں نہ لکھا اور کونسل کارتھیج کے حکم کو کونسل ٹرولو نے اور کونسل فلورنس نے اور کونسل ٹرنٹ نے بجا و مسلم رکھا اور دونوں کونسلوں پچھلی نے کتاب باروق کا نام فہرستوں میں درج کیا بعد اسکے یہہ چار کتابیں کہ اونہوں نے خدا عز اکر کتے تین صدی گزرنے کے بعد مختلف مجمعوں کونسلونکے تصدیق سے لقب واجب التسلیم اور قانونی ہونیکا پایا تہا قریب بارہ سو برس کے واجب التسلیم سب فرقوں مسیحیوں کے نزدیک رہیں اور روم کا ملک آج تک اونکو واجب التسلیم سمجھتے ہیں مگر فرقہ پروٹسٹنٹ نے اون کتابوں سے ایک حصہ کتاب استیر اور تمام کتاب باروق اور کتاب ٹوبیاس و کتاب جوڈتھ اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونوں کتابوں مقابیس کو نکالڈالا اور ان آٹھوں کو واجب التسلیم نمانا اور منجملہ عذروں کے یہہ عذر بھی پیش کئے کہ تمام کلیسا نے انہیں نہیں مانا اور انمیں تحریف ہوئی اور جھوٹ بنائی گئیں اور اونمیں جھوٹی باتیں موجود ہیں اور ان عذروں سے پچھلے عذروں کو ہمنے بسروچشم قبول کیا اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق

ثابت ہو گیا کہ مسیحیون سلف کا جو چوتہی صدی مین اور بعد اوسکے گذرے اعتبار نہین اور انکا
اجماع اور اتفاق قابل اعتداد نہین بلکہ دیانت سے بے نصیب تہے کہ سیکڑون ہزارون علمار
اتفاق کرکے جہوٹی اور محرف کتابون کو واجب التسلیم ٹہیرا کے سب مسیحیونکو بے ایمانی پر جمع
کرتے تہے اور چیزون واجب الرد کو واجب الاعتقاد بتلاتے تہے اور انکے نزدیک رومن
کاتلک جو گروہ اونکا چہہ گونہ زائد اس فرقہ سے ہوگا اب تک ویسی بلائین پڑے
ہین اور انکے اقرار کے موافق تحریف اسلاف سے بہی ثابت ہوئی مگر عذر اول ہم
غریبونکی سمجہہ مین نہین آتا اسلئے اس عذر کی موافق چاہئے تہا کہ تمام کتاب آستیر اور
مشاہدات اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ دوم پطرس اور نامہ یہودا اور نامہ
یعقوب اور نامہ عبرانیون کو بہی خارج کرتے تمام کلیسیا نے اول اون کونسلون کے اونہین
بہی نہین مانا تہا بالخصوص مشاہدات اور کتاب آستیر کو یہان تک کہ بعضے مشاہدات کو
کلام سرن تہس بدعتی کی تبلاتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ تو ایک بے عقلی اور بے معنی اور بڑا
حجاب جہالت کا ہے اور محاورہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً اوسکا مصنف یوحنا
انجیلی نہین اور کتاب آستیر تو ظاہری مین الہامی معلوم نہین ہوتی اسلئے کہ ساری کتاب مین کہین ذکر خدا کا نام
کا بہی نہین آیا اور نہ اوسکے مصنف کا پتا لگتا ہی شارحین بہلکے انکو نسے کچہ کچہ کہتے ہین بعضی طرف علما متقدمین کے جو عزرا
زمانے سے سیمن کے زمانے تک گذرے نسبت کرتے ہین اور فلو یہودی تصنیف یہوکین کی جو بیٹا اوس یسوع کا تہا
قید بابل سے رہائی پاکر آیا تہا بتلاتا ہے اور آگسٹائن تصنیف عزرا کی اور بعضے تصنیف مردکی کی اور بعضے تصنیف
مردکی اور آستیر کی اور بہت قدما عیسائیونکو اوسپر شبہہ رہا ہے کاتلک ہرلڈ کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴۷ مین
ہے سنٹ ملیٹو نے کتب واجب التسلیم کی فہرست مین اسکا نام درج نہین کیا چنانچہ یوسی بیس
نے اپنی تاریخ کلیسیا کے باب ۲۶ کتاب چہارم مین لکہا ہے اور سنٹ گریگری نازینزن
نے اپنے شعرون مین صحیح کتابون کے نام ضبط کئے ہین اور نام اس کتاب کا نہین
لکہا اور سنٹ ایم فی لوکیس نے اپنے شعرون مین جو سلیوکس کو لکہین تہین (اسکے) واجب التسلیم

ہونے پر) شبہ کیا ہے اور سنت اہتانی رشیش نے اپنی ۳۹ چہٹی مین اس کتاب کو رد اور
ناپسند کیا اور مصنف ساپ سس نے اوسے رد کیا ہے انتہی یہان تک صاف واضح ہوا کہ
مقدس کتابونکی کوئی سند متصل اہل کتاب کے پاس نہین **فصل تیسری** اون خرابیونکے
بیان مین کہ جنکے سبب تحریف کا ہونا مقدس کتابون مین بہت ہی آسان تہا **اول** خرابی یہہ
اگلے زمانہ مین طور لکہنیکا اچہا نہ تہا ایک تاریخ مین جو ۱۸۵۰ء مین بلدہ لندن مین مطبع جارج
ڈالمین صاحب مین چہپی ہے مذکور ہے کہ اگلے زمانہ مین لوہے یا پیتل یا ہڈی کی سلائی سے
سیسے یا لکڑی یا موم وغیرہا کے تختیون پر لفظون کے نقش کہودا کرتے تہے اور پہر سب سے پہلے
مصر والے درخت پیپرس کے پتے ان تختیونکے بدلے استعمال مین لائے پہر شہر پرگمس
مین جس کی وجلی ایجاد ہوئی اور آٹہوین صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ تیار ہوا اور
تیرہوین صدی مین کپڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین صدی مین معلوم ہوتا ہے اور اگلے
زمانہ مین کتاب ایک ہی طرف لکہی جاتی تہی اور لپیٹ کر رکہتے تہے اور رکہولنے کے وقت بڑی
جگہہ درکار ہوتی تہی بعد اوسکے مربع ورقونپر دو طرفہ لکہنا شروع ہوا پس سہا تبسے واضح ہے
کہ نسبت اس زمانہ کی اگلے زمانہ مین لکہنا اور ترجمہ کرنا اور پڑہنا اور کتاب کو حفاظت سے رکہنا
بہت ہی مشکل تہا اور جعل اور تحریف کا ہوسکنا خواہ ارادہ بد سے ہو یا اور سبب سے اوس وقت
کی کتابون مین بہت ہی آسان تہا اور خرابیون مذکورہ کے سبب سے زیادہ توریت اور انجیل
مین اسکی قابلیت بلحاظ جلدونکی تہی انتہی پس دیکہو کہ بلحاظ خرابیون مذکورہ کے خود یہہ
مورخ عیسائی اقرار کرتا ہے کہ جلدون کو بڑی گنجایش تحریف اور جعل کی توریت اور انجیل
مین تہی اور کچہہ اس مورخ پر موقوف نہین سمون مذکورہ کا اور مورخ انگریزی بہی
اقرار کرتے ہین اور جو پانچون کتابین موسی علیہ السلام کی چودہ سو باون ۱۴۵۲ برس پہلے
ولادت مسیح علیہ السلام سے لکہی گئین تہین اور ساتوین صدی تک کاغذ ایجاد نہوا تہا پس
زائد دو ہزار برس سے نسخے توریت کے اوسیطرح مدتون دراز تک نسخے اور کتب عہد عتیق کے اور قریب

فصل تیسری

اول خرابی

سات سو برس تک نسخے انجیل کے کس قلت سے پائے جاتے ہونگے اور کسقدر اونمین ملحدونکو
گنجایش جعل اور تحریف کی ہوگی دوسری خرابی یہہ کہ بخت نصر کے وقت مین بہت بڑی
تباہی یہود پر پڑی کہ ہیکل ڈہائے گئے اور یہہ لوگ مقتول اور اسیر ہوئے اور سب نسخے
پرانی کتابون عہد عتیق کے جو اوسوقت تک باقی تہے برباد ہوئے بحدیکہ اگر عزرا
پیدا نہوتے اور وے توریت کو پہر نلکہتے تو وہ کلام نبوت کا اوسوقت مین بہی کسی کے
پاس صحیح نہ نکلتا دوسرے وقتون کا تو کیا ذکر تیسری [۳] خرابی یہہ کہ جب پہر بطفیل عزرا
کے کتابین عہد عتیق کی لکہی گئین اون پر بڑی آفت عہد انٹیوکس مین ایکسو اسٹہہ برس
قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے پڑی کہ اوسمین سب اصل نسخے عزرا کے اور جتنے اور نسخے
اوس بادشاہ ظالم کے بڑی کوشش سے ہاتہہ آئے برباد ہوئے باب اول کتاب اول
مقابیس مین ہے کہ انٹیوکس شہنشاہ فرنگستان نے اورشلیم کو فتح کرکے عہد عتیق کی
کتابون کے جتنے نسخے جہان سے اونسے ملے پہاڑ کر جلا دیئے اور حکم دیا کہ جسکے پاس
کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے گی یا وہ شریعت کی رسم بجا لاویگا مار ڈالا جاویگا اور ہر مہینے
مین تحقیق اسکی عملین آتی تہی اور جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی یا ثابت ہوتا کہ
وہ رسم شریعت کو بجا لایا وہ مارا جاتا تہا اور کتاب تلف کیجاتی تہی انتہی ملخصاً اور یہہ حادثہ
تین برس اور چہہ مہینے برابر رہا تہا جیسا کتب تواریخ سے ثابت ہے اور ملنر کاتلک اپنی
کتاب مین جو ۱۸۴۳ مین بلده ڈربی مین چہپی ہے صفحہ ۱۱۵ مین لکہتا ہے کہ علما کا اسپر اتفاق
ہے کہ اصل نسخہ توریت اور اسیطرح اصل نسخے اور کتابون عہد عتیق کی شہر اورشلیم اور
ہیکل کی ساتہہ ہاتہون لشکر بخت نصر سے غارت ہوئی اور جب صحیح نقلین اونکی پہر بطفیل
عزرا کے ہوئین وے نسخے نقلون کے بہی حادثہ انٹیوکس مین ضائع ہوئے اور پہر گواہی
اون کتابون کی صداقت کی نہ تہی جب تک کہ مسیح اور حواریون نے اونکی صداقت کی
گواہی نہ دی تہی انتہی دیکہو خود یہہ عالم عیسائی کیا اقرار کرتا ہے اور گواہی مسیح اور حواریونکا

ہم آخر مقصد دوسرے مین ذکر کرینگے چوتھی خرابی یہہ کہ بعد ظہور دین مسیحی کے بہی بسبب عداوت شہنشاہون فرنگستان کے بڑی بڑی آفتین یہود پر پڑین کہ اونمین ضائع ہونے بہت نسخون عہد عتیق کا اون نسخون سے جو حادثہ انٹیوکس سے بچے ہون یا کسی بچے ہوئے نسخے سے پیچہے اوسکے حادثے کے منقول ہوئی ہون گمان ہوتا ہے مثلا حادثہ طیطوس رومی کا جو قریب ۷۰ برس کے عروج مسیح علیہ السلام کے بعد وقوع مین آیا اور حال اوسکا یوسیفس مورخ نے اپنی تاریخ مین تفصیل کے ساتہہ لکہا ہے اور اس حادثہ مین گیارہ لاکہہ ۱۱۰۰۰۰۰ یہودی مارے گئے اور نوے ہزار ۹۰۰۰۰ اسیری مین جاکر فروخت ہوئے۔ پانچوین خرابی یہہ کہ تیس ۳۰ برس بعد عروج مسیح علیہ السلام کے بسبب عداوت اونہین شہنشاہون فرنگستان کے پہلے طبقون کے مسیحی بڑی بڑی آفتون مثل قتل عام اور جلاوطنی وغیرہا مین پڑی کہ اونہین اون غریبونکو شب وروز اپنی جان کا فکر رہتا تہا اور اوس سبب سے مقدس کتابونکا اونکے پاس پایا جانا یا بڑی کوشش اونسے اون کتابون کی تصحیح مین ہونی مشکل تہی اسلیئے کہ آدمی کو ایسی بلاؤن مین نقل کتاب یا تصحیح اوسکے کی فرصت کم ہوا کرتی ہی اور اون بلاؤن سے دس تو قتل عام تہے اول ۶۴ سنہ عیسوی مین جو نیرو شہنشاہ فرنگستان نے کیا تہا اور اس قتل عام مین پطرس حواری اور اونکی جورو اور پولوس بہی مقتول ہوئے تہے اور یہہ قتل دار السلطنت اور اوسکے ضلعون مین نیرو کی زندگی تک جاری رہا اور اوسکے وقت مین مسیحیون کے حقمین اقرار دین مسیحی کا سخت جرم قرار دیا گیا تہا دوسرا قتل جو دومشیان کی سلطنت مین ہوا اور یہہ ظالم بہی مثل نیرو کے بدخواہ دین عیسوی کا تہا اور ایک خونی فرمان جاری کیا اور قتل عام ایسا شروع کرایا کہ تمام کلیسیا کی استیصال کا خوف ہوا اور یوحنا حواری جلاوطن کیئے گئے اور فلیویس کلمینز مقتول ہوا تیسرا قتل ترجان کی سلطنت مین قریب سنہ ۱۰۰ عیسوی کے شروع ہوا اور اٹہارہ برس تک جاری رہا اور اسمین اگناشس اسقف گورنتہیہ اور کلمنٹ اسقف روم اور شمعون اسقف یروشالم قتل ہوئی چوتہا قتل مرقس انتونینس کی سلطنت مین سنہ ۱۶۱ مین شروع

چوتھی خرابی

پانچوین خرابی

اور شعلہ قتل کا مشرق سے مغرب تک پہنچا اور دس برس سے زائد کلیسہ خون آلودہ
رہا اور یہہ بادشاہ مشہور حکیم فلسفی اور اپنی بت پرستی مین بڑا متعصب تہا پانچوان
قتل بادشاہ سویرس کی سلطنت مین قریب سنہ ۲۰۲ کی جاری ہوا اور ہزارون آدمی مصر
مین اور اسیطرح ملک فرانس اور کارتہیج مین قتل ہوی اور یہہ قتل ایسا سخت تہا کہ عیسائی خیال
کرتے تہے کہ دجال کا وقت آگیا چہٹا قتل مکسمن کے عہد سلطنت مین قریب سنہ ۲۳۵ع کے شروع
ہوا اور ایک خونی فرمان جاری ہوا اور اسمین علمائے عیسائی اور پادری لوگ بہت قتل ہوئے
کیونکہ وہ جانتا تہا کہ جب علمار نہونگے تو عوام کا حاصل کرلینا بہت آسان ہے اور اس حادثہ مین
پوپ پونشیانوس اور انتیروس مارے گئے ساتوان قتل عہد سلطنت ڈیسیس مین قریب
سنہ ۲۵۳ کے ہوا اور اس شہنشاہ نے چاہا کہ مذہب عیسوی کو بالکل نابود کرے اور فرمان
حاکمون اضلاع کے نام جاری ہوئے اور اس حادثے مین بعض مسیحی اپنے دین سے پہر گئے
اور مصر اور آفریکا اور اٹالی اور مشرق تماشاگاہ اوسکے ظلمون کی تہی آٹہوان قتل عہد
سلطنت ولریان مین قریب سنہ ۲۵۸ کے ہوا اور ہزارون آدمی قتل ہوئے پہر ایک نیا اشتہار
نہایت سخت اسمضمون کا جاری ہوا کہ اسقف اور خادمان دین فی الفور قتل کئے جاوین
اور باقی عزتداروںکا مال ضبط کرکے اونکو ذلیل کیا جاوے اسپر بہی اگر مسیحی رہینگے
قتل کئے جاوینگے اور عزتدار عورتین بعد ضبطی مال کے جلاوطن کیجاوینگی اور باقی
نوکر سرکار اور جتنے مسیحی ہون غلام بناکے قید کئے جاوینگے اور پابزنجیر ہوکر سرکاری
مشقت کرینگے نوان قتل عہد سلطنت آریلین کے قریب سنہ ۲۷۴ مین شروع ہوا اور ایک
فرمان خونی جاری ہوا لیکن قتل بہت نہین ہوا کیونکہ وہ خود مارا گیا دسوان قتل سنہ ۳۰۳ع
مین بڑی شدت سے شروع ہوا اور اس قتل مین مشرق سے مغرب تک ساری زمین خون
سے بہری اور تمام شہر فریجیا ایک دفعہ جلادیا گیا اور ایک عیسائی وہان نہ بچا پس دیکھو
جہان تین سو برس تک یہے آفتین پہلی طبقون مسیحی پر پڑی ہون تو اون طبقون مین قلت کیسا

چھٹی خرابی

مقدسہ کی بدرجہ غایت کیون نہ متصور ہو چھٹی خرابی یہہ کہ جو کچھہ قلت سے مقدس کتابین باقی بہی جاتی ہتین اونمین سے اکثر قریب سنہ ۳۰۳ع کے بحکم شہنشاہ فرنگستان کے جلائی گئین لارڈنر ساتوین جلد اپنی تفسیر کے صفحہ ۲۲۳ مین لکہتا ہی کہ مارچ کے مہینے ۱۹ سنہ جلوسی دیو کلیشین مین فرمان جاری ہوا کہ کلیسی گرائی جاوین اور کتب مقدسہ جلائی جاوین پہر صفحہ ۲۲۵ مین لکہتا ہے کہ یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنے بچشم خود دیکہا کہ کلیسی بنیاد سے گرائی گئی اور کتب مقدسہ بازارونمین جلائی گئین اور ولیم میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کی جو سنہ ۱۸۴۸ مین چہپی ہے صفحہ ۱۲۹ مین لکہتے ہین کہ سنہ ۳۰۳ع مین ایک نہایت سخت اشتہار کیا گیا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ مسیحیون کا عبادت کے واسطے جمع ہونا ممنوع اور باعث قتل کا ہوگا عبادت خانے مسمار اور اجاڑے جاوین عیسائیونکی کتابین تلاش کر کے جلائی جاوین الخ پہر صفحہ ۱۳۲ مین لکہتے ہین عیسائیونکی کتابین خصوص خدا کی پاک کتاب جسکو وے اپنی جانکی برابر عزیز رکہتے تہے اونکی جتنی جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین اور جسکے یہان نہین پائی گئین یا جسنے چہپا رکہین اور دینے سے انکار کیا سخت عذاب مین پہنسا انتہی

ساتوین خرابی

ساتوین خرابی یہہ کہ حوادث مذکورہ بالا کا لحاظ کر کے حواریون کے پیچہے ہی عہد سے ملحدون اور اور بد دیانتون نے گنجایش تحریف اور جعل کی پائی اور یہہ خیال کیا کہ بسبب مبتلا ہونے اچہے آدمیونکی بلاؤنمین ہمارا یہہ جعل چل جائیگا اور اس جعل سازی کا نوین صدی تک بازار گرم تہا اور دسوین صدی مین وہ جعلسازی اپنی حد کمال اور بڑی رونق پر پہونچی تہی جیسا انشاء اللہ مفصل ذکر اسکا فصل اول مقصد تیسرے مین آتا ہی

اٹھوین خرابی

اٹھوین خرابی یہہ کہ عہد حواریین سے پندرہ سو برس تک کلیسون عیسائی مین ترجمہ یونانی مستعمل تہا اور عبری کی طرف اونکے جمہور سلف ملتفت نہوتے تہے تو نسخے عبری کے بلحاظ حوادث مذکورہ بالا کے قلت کے ساتہہ جسقدر رہ گئے جاتے تہے غالباً فرقہ یہود ہی مین تہے اور عیسائی گرجون مین بہی شاید بطور تبرک کے کہین کہین ہون

اور

اور یہود تو شرارت مین ضرب المثل ہین بس انکو اپنی شرارتسے یہہ بات ایک اور غنیمت تہی
کہ جو چاہین بنا سکین باوجود اوسکے اونہون نے ایک نیا گل کہلایا کہ ایک کونسل جمائی اور
اور مقدس کتابونکے نسخونکو جو اونکے نسخہ سے مخالفت رکہتے تہے الزام غلطی اور اختلاف
کا لگاکر حکم بربادی کا دیا کہ موافق اوس حکم کے سب نسخے جو ساتوین اور اٹہوین صدی کے
پہلے کے لکہے ہوئے تہے تلف ہوئے اور اسی سبب سے اون مسیحی علماء کو جو اٹہاروین
صدی مین کتابون مقدس کی تصحیح اور مقابلہ کرنے اون کتابونکے نسخون مین مشغول
ہوئے تہے کوئی نسخہ پورا عبریکا ایسا نہین ملا جو دسوین صدی سے پہلے کا لکہا ہوا ہو
ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہین کہ جتنے پرانے نسخہ عبریکے ملے وے سب کے سب لکہے ہوئے مابین
سنہ ۱۰۰۰ع ایکہزار اور سنہ ۱۴۵۷ چودہ سو ستاون کے ہین اور سب سے پرانا نسخہ جو معتبر اور
پورا ملا وہ ہے جسکا نام کوڈکس لاڈیانوس ہے اور اسکو ڈاکٹر کنی کاٹ دسوین صدیکا
اور موشی ڈروسی گیارہوین صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور حال اس پرانے نسخہ کا یہہ ہے
کہ وانڈرہوٹ نے جو سنہ ۱۷۰۵ع مین بڑی ادعاء صحت سے عبری بیبل کو چہاپا چودہ ہزار
جا اس نسخہ معتبر سے مخالفت کی منجملہ ان چودہ ہزار کے دو ہزار سے زائد توریت موسی علیہ السلام
مین واقع ہین اور موشی ڈروسی کو کئی ورق ایک نسخہ پورانے کے ورس ۱۹ باب ۲ قوانین سے
ورس ۵ باب اول کتاب شمار تک ملے تہے کہ اونکی جہلی ورقون کے پورانے پن کو لحاظ
کرکے موشی ڈروسی اٹکلون اٹہوین صدی کی لکہی ہوئی بتلاتا تہا اور اسیطرح اوسکو کوئی
جزء ایک اور پورانے نسخہ کے ورس ۴۱ باب ۴۲ پیدائش سے ورس ۱۴ باب ۱۵ استثناء
تک ملے تہے اور یے جزء مختلف وقتون کے لکہے ہوئے تہے اور اوسکے نزدیک پورانے
سے پورانے ورق ان جزؤنکے نوین یا دسوین صدی کے لکہے ہوئے تہے اور اسکو کوئی
پورا نسخہ عہد عتیق کا دسوین صدی کے پہلے کا لکہا ہوا نہین ملا جیسا کہ ہارنصاحب ان سب
امور کی جلد دوسری اپنی تفسیر مین تصریح کرتے ہین آپ یہان کئی بات قابل غور ہین اول یہہ

سب نسخے عبری کے سوائے نسخہ یہود کے جو پہلے اٹھوین صدی سے کے لکھے ہوئے تھے
حوادث مختلفہ مین برباد ہوئے اور اونکا نشان مٹ گیا ثانیاً یہہ کہ غالباً بلکہ یقیناً یہہ
حکم یہود کا محض شرارت سے معلوم ہوتا ہے اور یہی غرض ہوگی کہ جب اونکے نسخے کے سوا
سب نسخے تلف ہوجاینگے تو اونکو امکان تبدیل کا رہیگا پس نقلین اوس نسخے کی جو اٹھوین
صدی کے بعد پہیلین پوری قابل اعتماد کے نہین ثالثاً یہہ کہ ڈاکٹر کنی کاٹ اور موشی درکی
کو بابت نسخون پورانے مذکورہ بالا کے سند نہین ملی کہ کس صدی کے لکھے ہوئے ہین قراین
سے لحاظ کاغذ اور رسم خط کا کرکے اٹکلون کہتے ہین نوین خرابی یہہ کہ ۱۳۳۵ھ سے اکثر قرون
پر حکمرانی پوپون کی شروع ہوئی اور ۱۸۳۵ھ مین تسلط اونکا بڑے زور شور سے ہوگیا اور
بدباتی اونکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک محتاج بیان کی نہین چنانچہ جناب تومس پیتوا
فرقہ پروٹسٹنٹ کے پوپ اور اوسکے متعلقین کے حقمین اپنی کتاب کی ساتوین جلد کے
صفحہ ۲۷ مین لکھتے ہین کہ اگر مین حاکم ہوتا تو خراباتی اور دغاباز پوپ اور اوسکے متعلقین
اور اونکے کنبو نکی مشکین بندہوا کر سمندر مین ڈبوادیتا اور اوسی جلد کے صفحہ ۱۵ مین لکھتے ہین
کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ خراباتیون اور بیباک شریرون اور
مردکون اور فریبیون اور جہوٹون کا ہے اور ایک سندا س بڑے شریرون کا ہے
اور بہت بڑے شیطانن جہنمی سے ایسا پر ہے کہ اوسکے تہوک اور سنک مین بہی شیطان
نکلتے ہین اور صفحہ ۱۰۹ جلد دوسری اپنی کتاب مین پوپ کو دجال لکھتے ہین جیسا کہ اونکے
یہ سب قول کاتلک ہرلڈ کی نوین جلد کے صفحہ ۲۷ مین منقول ہین اور صدہا سال تک
کتب مقدسہ انہین فریبیون اور جہوٹون اور شیطانون کے قبضہ مین رہین ہارن صاحب
ترجمہ لاطینی کے حقمین جو مدار ایمان فرقہ رومن کاتلک کا ہے چوتہی جلد کے صفحہ ۴۴۳
مین لکھتے ہین کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سی خرابیان اور الحاق
اوسمین ہوئے ہین پہر صفحہ ۴۴۴ مین لکھتے ہین کہ یہہ بات ضرور یاد رکہی جاوے کہ

نسخ انجیل

کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اوس کی نقل کرنے والون نے بہت ہی
ناجایز بے قیدی سے عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور
عبارت حاشیونکی متن مین درج کر لی دیکہو جب بے پیابکدار بر سکے اس ترجمہ مین الحاق اور خرابیان
ہوئین تو انکے عہد مین اصلون مین بہی کیون نہوئی ہونگی پس بنظر سب وجوہ مذکورہ بالا کے
اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعض مواضع اون کتب مین وقوع تحریف یا الحاق کا ہرگز ہرگز عقل کے
نزدیک مستحیل نہین بلکہ ممکن اور سہل الوقوع تہا اور اسکے وقوع بالفعل کا دعوے مقصدون مین
ثابت کیا جاویگا اور اب جو مقدمہ سے فراغت ہوئی مقصدون کے بیان مین شروع کرتا ہون
اللہ اپنی روح القدس سے مدد فرماوے

## مقصد اول

حضرت موسی علیہ السلام کی پانچ
کتابون کے بیان مین اور اس مقصد مین چار فصلین ہین پہلی

## فصل

اس امر کے بیان مین
کہ سوا ان پانچ کتابون کے اور کتابین بہی حضرت موسی علیہ السلام کی طرف منسوب تہین
اور سلف نے اونکی بہی پکڑی ہے مگر اب اکثر اونکی غیر معتبر بلکہ مفقود ہین اور وے کتابین
یہہ ہین اول گیارہ زبور ۹۰ سے ۱۰۰ تک دوسری کتاب ایوب اور بعض متقدمین کا یہہ
مذہب تہا کہ حضرت موسی نے اس کتاب کو عبری مین تصنیف کیا ہے اور اریجن اس کتاب کی
شرح مین لکہتا ہے کہ اصل مین یہہ کتاب سریانی مین تہی موسی علیہ السلام نے اوسکا
ترجمہ عبری مین کیا ہے اور ہارن صاحب کہتے ہین کہ یہہ رائے یہود اور عیسائیون کے
نزدیک مردود ہے تیسری کتاب مشاہدات چوتہی چہوٹی کتاب پیدایش کی اور اصل
اسکی عبری مین چوتہی صدی تک پائی جاتی تہی اور جیروم اپنی کتاب مین اوسکا
حوالہ بہی دیتا ہے اور سیڈرینس اپنی تاریخ مین اکثر جا اوس سے نقل کرتا ہے اور ارجن
کہتا ہے کہ ورس ۶ باب ۵ اور ورس ۱۵ باب ۶ نامہ گلاتیون کو پولوس نے اسی
کتاب سے نقل کیا ہے اور ترجمہ اوسکا سولہوین صدی تک موجود تہا مگر اوس صدی
مین کونسل ٹرنٹ نے اوسکو جہوٹہا ٹہرایا اور وہ کتاب جہوٹی ٹہر گئی دیکہو قدما نے

فصل اول مقصد اول

اوس کتاب کو صحیح جانتا تھا یہان تک کے پولوس مقدس نے بھی اوس سے سند پکڑی ہے اور سولہوین صدی مین تصدیق کونسل ٹرنٹ کے جھوٹی اور غیر واجب التسلیم ٹھہر گئی پانچوین کتاب معراج ارجن کہتا ہے کہ ورس ۹ نامہ یہودا کا اسی سے منقول ہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۵۱۲ مین اس قول ارجن کو نقل کرتا ہے چھٹی کتاب الاسرار ساتوین ٹسٹمنٹ آٹھوین کتاب الاقرار اور اب مسیحی ان کتابون کو جو مشاہدات سے آخر تک مین جھوٹی بتلاتے ہین ہارن صاحب کہتے ہین کہ مظنون یون ہے کہ یہ جعلی کتابین شروع ملت مسیحی مین ایجاد ہوئین ہون انتہی کہتا ہون مین اس ظن کے موافق معلوم ہوا کہ طبقہ اولی ملت مسیحی مین بڑے جعل بنانے والے تھے اور موافق اقرار ارجن کے پولوس اور یہودا نے انہین جھوٹی کتابون سے اپنے خطون مین نقل کیا ہے اور اب عیسائی اونہین جملونکو جو انہین جھوٹی کتابون سے منقول ہین کلام روح القدس مانتے ہین سبحان اللہ پولوس اور یہودا کو جو انکے زعم مین صاحب الہام تھے خبر نہوا اور سولہوین صدی والون کو سولہ سو برس کے بعد اطلاع ہو جاے

**فصل** دوسری اس امر کے بیان مین کہ یہہ پانچ کتابین موسی علیہ السلام کی جو اہل کتاب کے نزدیک واجب التسلیم ہین سب تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین اور بہت ورس اور عبارتین اس امر کی دلیل ہین ورس ۳۱ باب ۳۶ کتاب پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع اور یہ بادشاہ جو زمین ادوم پر مسلط ہوئی پیشتر اس سے کہ بنی اسرائیل کوئی بادشاہ ہو ہی ہین انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا کتاب پیدایش کا کوئی شخص اوس زمانہ کے بعد ہے جسمین بنی اسرائیل مین سے بعضے بادشاہ ہو چکے ہون ورس ۳ باب ۲۱ کتاب شمار کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع چنانچہ یہواہ نے بنی اسرائیل کی آواز سنی اور کنعانیون کو گرفتار کر دیا اور انہون نے اونہین اور اونکی بستیون کو حرم کر دیا اور اسنے اس مکان کا نام حرمہ رکھا انتہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع اور

اوسنے اوس مقام کا نام حرمہ رکہا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ء وآن موضع را حارمہ نام نہاد فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء وان مکان
را حرما نام نہادند یہہ درس دلالت کرتا ہی کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص سوائے موسیٰ علیہ السلام
کے ہی کہ اوسکے وقت مین قتل کنعانیون کا اور حرم کرنا اونکی بستیون کا اور یہہ نام رکہنا (یعنی حرمہ)
واقع ہو لیا ہوا ور یہہ تو بعد زمانے یوشع علیہ السلام کے ہوا ہی درس سترہوان باب اول کتاب قضاۃ
کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء اور یہوداہ اپنے بہائی شمعون کے ساتہہ گیا اور اونہون نے اون کنعانیون کو
جو صفات مین رہتے تہے جا مارا اور قریہ کو حرم کر دیا اور اوسکا نام حرمہ رکہا انتہی اور جملہ اخیرہ اوس
ترجمون مین یون ہی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ء وآن شہر بہ حارمہ مسمی گشت فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء وآن شہر حرماہ نامیدہ
شد اور موسیٰ علیہ السلام تو کنعان تک پہنچے ہی نہ تہی قتل اور حرم بستیون کنعانیون کا اور حرمہ
نام رکہنے کا تو کیا ذکر درس ۱۴ اوسی باب ۲۱ کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء اسی لئے یہواہ کی جنگ نامی مین
لکہا ہی کہ یہہ دریائے قلزم اور وادی ارنون کے پاس ہی انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مصنف اس
کتاب کا کوئی شخص اور سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ہی کہ اوسنے بعض حالات کو جنگ نامی یہواہ
سے نقل کیا ہی اور معلوم نہین کہ وہ جنگ نامہ کسکی تصنیف ہی اور کس زمانے مین تصنیف ہوا تہا اور اب
وہ کتاب سبکی سب گم ہی اوسکا پتا بہی نہین لگتا درس ۳ باب ۱۲ اوسی کتاب کا یون ہی اور موسیٰ سارے
لوگون سے جو روئے زمین پر تہے زیادہ بردبار تہا انتہی اسپائی نوزا کہتا ہی کہ اس فقرہ سے معلوم
ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسیٰ علیہ السلام نہین اسلئے کہ کوئی متکبر بہی ایسی اپنی تعریف بڑہ کر نہین کرتا
پس مولف اسکا کوئی شخص معتقدون حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہی نہ موسیٰ علیہ السلام درس ۴۱
باب ۳۲ کتاب گنتی کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء اور منسا کا بیٹا یائیر نکلا اور اوسنے اس نواحی کے گانو
لے لیا اور اونکا نام یائیر کے گانو رکہا اور درس ۱۴ باب تیسرے استثنا کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء
منسا کے بیٹے یائیر نے ارجوب کی ساری مملکت جشوریون اور ماعکاتیون کی نواحی تک لے لی اور اوسنے
حاووت یائیر یا بسان اسکا نام رکہا جو اسکا نام ہتا وہی نام آج تک ہی انتہی ان درسون سے معلوم ہوتا
کہ مصنف اس کتاب کا کوئی اور ہی شخص ہی کیونکہ یقیناً یائیر بعد زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے ہوا ہی اور تسخیر کیا

اوسکا اون اضلاع کو بلاشبہ بعد اونکے ہی اور یہہ لفظ وہی نام آجتک ہی اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہہ قصہ
یایر کے بعد ہی مدتہا پیچھے ہوا ہی حضرت موسیٰ کا تو کیا ذکر علاوہ اسکے یہہ بہی صحیح نہین کہ یایر منسا کا بیٹا
ہو اسلیئے کہ یایر بیٹا شجوب کا اور او لادیہودا مین ہی جیسا درس ۲۲ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام
مین مصرح ہی اور منسا اولادیوسف علیہ السلام مین ہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل درس ۱۴
باب ۳ کتاب استثنا اسکے یون ہی کہ جملہ اخیرہ الحاقی ہی کسیننے بعد موسیٰ علیہ السلام کے بڑہا یا ہی اگر اوسکو
چہوڑا جاوے تو کچہہ مطلب نہین بگڑتا انتہی کہتا ہون کہ اگر الحاقی کہو تو سب درس الحاقی ہی نہ
جملہ اخیرہ کی تخصیص لغو ہو درس ۱ باب ۱ کتاب استثنار کا یون ہی یہے وے باتین ہین جو موسیٰ نے
اردن کے اوس پار بیابان کے میدان مین سوف کے مقابل فاران اور توفل اور لابان اور
حصیروت اور ذی ذہاب کے درمیان بنی اسرائیل کو کہین انتہی پس یہہ لفظ اوس پار الخ دلالت کرتا
ہی کہ لکہنے والا اس کتاب کا دوسری طرف اردن کے تہا اور اسی لیئے اسپائی نوزا اور کئی اور
شخصون نے کہا ہی کہ کتاب استثنار کی تصنیف موسیٰ علیہ السلام کی نہین اور وہ لفظ جسکا ترجمہ
اوس پار کیا گیا اوسکا ترجمہ اسیطرح مترجمون یونانی توریت نے جو بہتر بڑے بڑے عالم یہودی تہے
اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ بہت بڑا معتبر مسیحیون مین ہی اور ڈاکٹر جدس نے اپنے ترجمہ مین اور
اسیطرح بیشمار مترجمون نے بلکہ سب ملکون والون نے جو غیر انگلند کے رہنے والے ہین (شاید
مترجم ترجمہ سریانی کے) کیا ہی اور رومن کاتہلک کے ترجمے انگریزی سب انہین کے موافق ہین اور
عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو دفع کرنے کے لیئے اون سب ترجمون مذکورہ بالا کو غلط
ٹہراتے ہین مگر جمہور کے سامنے قول انکا کب معتبر ہو اور جمہور سے لاکہون بلکہ کروڑون قائل عیسائی
اونکی صحت کے قائل تہے اور اگر انکے قول کو مان ہی لین تو بہی ہمارا اعتراض فرقہ رومن کاتہلک
اور اور فرقون پر جو اونکی صحت کے قائل ہین بلاشبہ تمام ہی اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق
سب ترجمے خراب اور غلط اور جمہور سابق [illegible] اسلیئے یا اون
سب نے قصداً ترجمہ غلط کرکے اوسکو [illegible]

سولہواں

تو محرف ٹھہرے یا اون سب کو کچھ علم نہ تھا اور بے علمی سے اوس غلطی مین پڑے تھے باب ۱۶ کتاب
خروج مین ہی بند یہ ترجمہ سنہ ۱۸۲۵ع ۱۶ ۳۵ اور بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ وے بستی مین آئے
من کہاتے رہے جب تک کہ وے زمین کنعان کی نواحی مین آئے من کہاتے رہے ۳۶ اور ایک
اومر ایفا کا دسوان حصہ ہے انتہی ظاہر ہے یہ ورس دلالت کرتے ہین کہ مصنف اس کتاب کا وہ ہے
کہ جسکے عہد مین یا پہلے اوسکے عہد کے کنعان مین پہنچنا اور من کا موقوف ہونا عمل مین آیا ہوا اور وزن
ایفا کا منسوخ ہوا اور حضرت موسی کی زندگی تک یہ دونون امر نہین واقع ہوئے بلکہ کنعان مین یوشع
علیہ السلام کے ساتھ پہنچے اور من اوسوقت موقوف ہوا جب بنی اسرائیل نے عید فصح کے دن سرزمین

سترہواں

اریحا مین وہانکے حاصل سے فطیری روٹیان اور بھنی بالین کہائی تہین جیسا باب پانچوین کتاب یوشع
سے معلوم ہوتا ہے اور وزن ایفا کا حضرت موسی کے عہد سے پیچھے نکلا باب ۳۴ کتاب استثنا کا سب کا
سب دلالت کرتا ہے کہ یہہ کتاب تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین خصوصاً اوسمین یہہ الفاظ کہ آج کے
دن تک کسینے اوسکی (یعنے موسی علیہ السلام کی) قبر کو نہ پہچانا اور اب تک بنی اسرائیل مین موسی کی
مانند کوئی قایم نہین ہوا صاف دلالت کرتے ہین کہ مصنف اسکا بہت ہی بعد موسی علیہ السلام کے ہوا
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ کلام موسی علیہ السلام کا باب گذشتہ پر تمام ہوا اور یہہ باب کسیکا
الحاق کیا ہوا ہے وہ شخص یوشع ہو یا صموئیل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی اور پیغمبر ٹہیک دریافت نہین
ہوتا شاید پچھلے ورس بعد رہائی بابل کے عزرا کے عہد مین لکہے گئے ہونگے انتہی اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ
مین بہی اسیکے موافق ہی دیکہو انکے مفسرونکو کوئی سند نہین ملی کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی
الحاق کرنیوالیکو متعین نہین کرسکتے بلکہ اٹکل پچو واہی تباہی کہتے ہین کہ شاید فلانا ہو یا فلانا ہو سچ ہے

اٹھارہواں

کہ جب سند نہو تو بیچارے کیا کرین مگر تحکم یہہ ہے کہ قیاسا دعوی کرتے ہین کہ کوئی پیغمبر ہوگا حالانکہ
یہہ تو فقط ایک گمان ہی کوئی اسکی دلیل نہین شاید بہکانے عوام کے لئے ایسا کہتے ہونگے ورس ۱۰
باب ۱۲ پیدایش کا یون ہے ترجمہ بند یہ سنہ ۱۸۲۲ع ابرام نے اس سرزمین مین نابلس کے مقام اور موری
کی بلوط تک سیر کی اور اوسوقت کنعانی اس زمین مین تھے انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے

کہ یہہ جملہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے اور اسیطرح اور جملے چند جا کتب مقدسہ مین ربط کے لئے عزرا
یا کسی اور الہامی شخص نے جس زمانہ مین کہ کتابین جمع کی گئین تہین بعد مدت کے تصنیف اون کتابون سے
بڑہا دئیے ہین انتہی دیکہو ان مواضع مین بہی مفسروہی اپنا عذر لچا پیش کرکے اٹکلون کہتے ہین کہ فلانا
یا فلانا ہوگا ورس ۱۴ باب ۱۴ پیدایش کا یون ہے ۱۸۴۴ء جب ابرام نے سنا کہ اوسکا بہائی گرفتار ہوا تو
اوسنے اپنے سیکہے ہوئے تین سو اٹہارہ خانہ زادون کو لیکے دان تک اوسکا تعاقب کیا انتہی اور یہہ جملہ
دان تک الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ء تا بہ دان ایشان را تعاقب نمود فارسیہ ۱۸۴۵ء
ایشان را تا دان تعاقب نمود عربیہ ۱۸۳۱ء وانطلق فی اثرہم حتی الی دان اور اسیجا مترجم ہندیہ ۱۸۴۲ء
والا کچہہ چالاکی کر گیا ہے اور دان کی جاے بانیاس لکہہ گیا اور دان نام ایک شہر کا ہے کہ
بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسی اور یوشع علیہما السلام کے جب شہر لیث فتح کرکے اوسکے لوگون کو
قتل اور اوس شہر کو جلا دیا تہا تو یہہ نیا شہر اباد کرکے نام اوسکا یہہ رکہا تہا جیسا کہ کتاب القضات
کے باب اٹہاروین سے یہہ بات بخوبی کہلتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص
بعد ابادی اس شہر کے گذرا ہے ورگرنہ اگر موسی علیہ السلام ہوتے تو ضرور وان کی جگہہ لیث لکہتے
اور رہا اتنکہ عبری نسخون مین لفظ دان کا ہی مرقوم ہے علاوہ اسکے لوط بہتیجے ابراہیم علیہ السلام
کے تہے نہ بہائی ورس ۳۱ باب ۱۱ مین ہے تارح نے اپنے بیٹے ابرام اور اپنے پوتے لوط یعنی اپنے
بیٹے ہاران کے بیٹے کو الخ ورس ۱۸ باب ۱۳ کتاب پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور ابرام نے ڈیرا
اوٹہایا اور ممری کی بلوطین جو حبرون مین ہے جا رہا الخ اور اسیطرح ورس ۲ تیئسوین باب
۲۷ پینتیسوین اور ورس ۱۴ باب ۳۷ کتاب پیدایش مین لفظ حبرون کا واقع ہے اور حبرون نام ایک
قریہ کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد فتح فلسطین کے یہہ نام اوسکا رکہا تہا اور پہلے اوسکا نام قریہ
اربع تہا جیسا کہ ورس ۱۵ باب ۱۴ کتاب یوشع سے معلوم ہوتا ہے پس اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ مصنف
اس کتاب کا بعد فتح فلسطین کے گذرا ہے ورس ۲۱ باب ۳۵ کتاب پیدایش کا یون ہے ہندیہ
۱۸۴۲ء پہر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور اپنا خیمہ عیدر کے ٹیلے کے اوس پار استادہ کیا انتہی اوس

بجلدر

عیذر نام اوس منارہ کا ہے جو دروازہ یروشالم پہ تہا پس مصنف اسکا کوئی ساول یا داؤد
علیہ السلام کے عہد مین ہوگا اور ملاحظہ زبور اور کتاب نحمیا اور یرمیا اور حزقیل علیہ السلام
سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ سلف مین بہی طریقہ تالیف اور تصنیف کا ایسا ہی تہا جیسا اب ہے
اور ناظر کو دیکہتے ہی معلوم ہوجاتا تہا کہ مصنف اپنا حال لکہتا ہے اور تمام توریت مین کوئی درس ایسا
نہین کہ اوس سے معلوم ہو کہ موسیٰ علیہ السلام خود ہی اپنا حال لکہتے ہین بلکہ جہان ذکر موسیٰ علیہ السلام
کا ہے اوس جا غایب کے صیغہ سے اونکو بولا گیا ہے اور ایک جا بہی صیغہ متکلم سے نہین تعبیر کیا اور کچہہ مثالین
اوسکی بطور نمونہ کے لکہی جاتی ہین اول باب ۲ خروج کا ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۱۱ اون روزون مین یون ہوا کہ جب
موسیٰ بڑا ہوا الخ ۱۵ جب فرعون نے یہہ سنا تو چاہا کہ موسیٰ کو قتل کرے پر موسیٰ فرعون کے حضور سے
بہاگا الخ ۲۱ تب موسیٰ اوس شخص کے گہر مین رہنے پر راضی ہوا الخ اور تمام اس باب مین ضمیر غایب کی
موسیٰ علیہ السلام کی طرف پہرتی ہے اور ایسا ہی اور بابون مین سمجہنا چاہیے ۲ باب ۳ خروج ۱ اور
موسیٰ اپنے سسر یترو کے جو مدین کا کاہن تہا الخ ۳ تب موسیٰ نے کہا کہ مین اب ایک طرف سے
جاؤن الخ ۱۱ موسیٰ نے خدا کو کہا مین کون ہون جو فرعون پاس جاؤن الخ ۱۳ تب موسیٰ نے خدا سے
کہا الخ ۱۵ پہر خدا نے موسیٰ سے کہا الخ ۳ باب ۴ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۱ تب موسیٰ نے جواب دیا الخ ۱۴ تب یہواہ
نے موسیٰ سے کہا الخ ۱۰ تب موسیٰ نے یہواہ سے کہا الخ ۱۴ تب یہواہ کا غصہ موسیٰ پر بہڑکا الخ
۱۸ تب موسیٰ روانہ ہوا الخ ۱۹ تب یہواہ نے مدین مین موسیٰ کو کہا الخ ۲۰ تب موسیٰ نے اپنی
جورو اور اپنے بیٹونکو لیا الخ ۲۱ اور یہواہ نے موسیٰ کو کہا الخ ۲۸ اور موسیٰ نے خدا کی جسنے اوسے بہیجا الخ
۲۹ تب موسیٰ اور ہارون گئے الخ ۴ باب ۵ خروج ۲۲ بعد اسکے موسیٰ یہواہ کنے پہر گیا الخ ۵ باب ۶ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع
۱ تب یہواہ نے موسیٰ سے کہا الخ ۲ پہر خدا نے موسیٰ کو فرمایا الخ ۹ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو یونہی کہا الخ ۱۰ پہر یہواہ نے موسیٰ کو فرمایا الخ ۱۲
موسیٰ نے یہواہ کے آگے یون کہا الخ ۱۳ تب یہواہ نے موسیٰ اور ہارون کو کہا الخ ۲۶ یہے وہ
ہارون اور موسیٰ ہین جنہین یہواہ نے فرمایا الخ ۲۸ اور جس دن یہواہ نے ملک مصر مین موسیٰ سے
باتین کین یون ہوا ۲۹ کہ یہواہ نے موسیٰ کو کہا الخ ۶ باب ۷ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۱ پہر یہواہ نے موسیٰ کو کہا

الخ ۶ موسی اور ہارون نے جیسا یہوواہ نے اونہین کہا اونہون نے ویسا ہی کیا ۷ اور جسوقت
اون دونون نے فرعون سے گفتگو کی موسی اسّی برسکا اور ہارون تراسّی برسکا تہا ۸ اور
یہوواہ نے موسی اور ہارون کو کہا ۱۰ اتب موسی اور ہارون فرعون کنے لگے گئے الخ اور آخر
کتاب استثنا تک یہی حال ہے اور نقل اون فقرون کی گویا نصف توریت کی نقل ہے پس ناظر
توریت پر یہہ بات صاف کہلتی ہے کہ لکہنے والا اس کا کوئی سوائے موسی علیہ السلام کے ہے اور
اسیطرح اور باتین متتبع کو مل سکتی ہین اور بعض[ملہ] مفسر بابت ورس ۱۴ باب ۱۴ اور ورس ۱۸
باب ۱۳ کتاب پیدایش کے یون عذر کرتے ہین کہ ممکن ہے کہ موسی نے لیث اور قریہ اربع ہی لکہا
ہوگا مگر کسی نقل نویس نے توضیح کے لئے اون لفظونکو لفظ دان اور حبرون کے ساتہہ بدل ڈالا
کہتا ہون نہین کہ موافق انکے اقرار کے بہت عرصہ کے بعد یہہ تحریف کاتب کی ایسی چل گئی کہ سب نسخون
مین پہیل پڑی تو تحریف اوسمین زمانہ سلف مین بہی ہوا کرتی تہی اور بہت عرصہ کے بعد چل جاتی
تہی پس ایسا ہی ممکن ہے کہ اور جا بہی ملحدون یا کاتبون نے شرارت کی ہو اور اوسکی نفی کی
کوئی دلیل نہین جیسا کہ مورخون نے اقرار کیا ہے کہ ملحدون کو بہت بڑی گنجائش تحریف کی
توریت اور انجیل مین تہی اور ذکر اسکا فصل تیسری مقدمہ مین گذرا اور ڈکسنری بیبل مین جو
سنہ ۱۸۴۳ مین امریکا مین چہپی موافق شرحون بیبل کے یون مرقوم ہے کہ کتاب موسی کے بعضے جملے
صاف اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ موسی علیہ السلام کا کلام نہین مثل ورس ۱ باب ۳۲
کتاب گنتی اور ورس ۱۴ باب ۳ کتاب استثنا کے اور بعضی عبارات اوسکی موسی کی عبارات
سے میل نہین کہاتی اور ان فقرات کو یقینا ہم نہین کہہ سکتے کہ کسکی لکہی ہوئی ہین مگر ظن غالب
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے ان فقرون کو ملایا ہے جیسا کہ نوین اور دسوین باب کتاب عزرا
اور اٹہوین باب کتاب نحمیا سے معلوم ہوتا ہے انتہی دیکہو یہ لوگ صاف اقرار کرتے ہین کہ
کتاب موسی مین الحاق ہے اور بعضی عبارتین موسی کی عبارت سے میل نہین کہاتی اور الحاق
کرنے والا یقینا آج تک عیسائیون کے نزدیک متعین نہین انکلون سے عزرا علیہ السلام کو

ملہ محقق ہارن صاحب ۱۲ منہ [illegible] عیسائی اور [illegible] ۱۲ منہ

بالظن

کہتے ہین اور باب نوین اور دسوین کتاب عزرا اور اٹھوین باب کتاب نحمیا کو دلیل اپنے گمان کی بتلاتے
ہین اور یہہ بالکل قابل پذیرائی کے نہین اور اسکو ظن غالب کہنا خطا ہے اسلئے کہ اون بابون کتاب عزرا سے
اسیقدر سمجھا جاتا ہے کہ عزرا نے اظہار افسوس کا حرکات ناشایستہ بنی اسرائیل پر اور اقرار گناہونکا
کیا اور باب اٹھوین کتاب نحمیا سے اسیقدر مفہوم ہوتا ہے کہ عزرا نے توریت اسکو پڑھ کر سنائی اور کچھ
یہی او نہین ذکر الحاق اور عدم الحاق کا نہین **فصل** تیسری نسخہ عبری اور سامری اور یونانی
کے اختلافونکے بیان مین جاننا چاہئے کہ ان تینون مین ایسا اختلاف ہے کہ دلالت کرتا ہے کہ بلاشبہ
تحریف واقع ہوئی ہے اور چونکہ ان سب اختلافونکے ذکر کرنے سے کتاب بہت بڑہ جاتی ہے اسلئے
اون سب کے ذکر سے اغماض کر کے کچھہ تہوڑے سے اختلاف نقل کرتے ہین اول یہہ کہ
بیان زمانہ کا ولادت آدم علیہ السلام سے طوفان تک ایسا مختلف کہ کوئی تاویل سوائے
تسلیم تحریف کے نہین ہو سکتی اسلئے کہ موافق عبری کے وہ زمانہ ایک ہزار چھہ سو چھپن ۱۶۵۶ ہے
اور موافق اکثر نسخون یونانی کے دو ہزار دو سو باسٹھہ ۲۲۶۲ اور موافق ایک نسخہ کے دو ہزار
دو سو بیالیس ۲۲۴۲ اور موافق سامری کے ایک ہزار تین سو سات ۱۳۰۷ تو دیکھو تینون مین
سینکڑون برس کا فرق ہے نہ ایک دو برس کا اور موافق توریت سامری کے ایک
اور تماشا ہے کہ جو طوفان کے وقت عمر نوح علیہ السلام کی چھہ سو ۶۰۰ برس کی تھی اور عمر
آدم علیہ السلام کی نو سو تیس ۹۳۰ برس کی ہوئی ہے تو لازم آتا ہے کہ وقت وفات آدم علیہ السلام
کے عمر حضرت نوح علیہ السلام کی دو سو تئیس ۲۲۳ برس کو پہنچی ہو حالانکہ یہہ تو باتفاق مورخین
کے غلط ہے اور نسخے عبری اور یونانی کے معا اسکی تکذیب کرتے ہین کیونکہ موافق عبری
ایک سو چھبیس ۱۲۶ برس بعد وفات آدم علیہ السلام کے ولادت نوح علیہ السلام کی ہوئی ہے
اور موافق اکثر نسخون یونانی کے سات سو بتیس ۷۳۲ برس بعد اور [illegible] یہودی نے جو
اور اسکو [illegible] نے ۲۲۵۶ کہتے ہین بسبب اس اختلاف فاحش کے تینونکو غیر معتبر سمجھکر زمانہ دو ہزار دو
چھپن برس کا لکھا ہے اور موافق تفسیر ہنری اور سکاٹ کے تفصیل اختلاف تینون نسخونکی جدول مین لکھی جاتی

| نام بزرگونکا جنکی عمر مین وقت پیدا ہونے اولاد کے اختلاف ہے | بیان عمر بزرگون کا موافق تینون نسخون کے | | |
|---|---|---|---|
| | عبری | سامری | یونانی |
| آدم علیہ السلام | ۱۳۰ | ۱۳۰ | ۲۳۰ |
| شیث علیہ السلام | ۱۰۵ | ۱۰۵ | ۲۰۵ |
| انوش | ۹۰ | ۹۰ | ۱۹۰ |
| قینان | ۷۰ | ۷۰ | ۱۷۰ |
| مہلائیل | ۶۵ | ۶۵ | ۱۶۵ |
| یارد | ۱۶۲ | ۶۲ | ۱۶۲ |
| حنوک علیہ السلام | ۶۵ | ۶۵ | ۱۶۵ |
| متوسالح | ۱۸۷ | ۶۷ | ۱۸۷ |
| لامک | ۱۸۲ | ۵۳ | ۱۸۸ |
| نوح کا وقت طوفان کے | ۶۰۰ | ۶۰۰ | ۶۰۰ |
| | ۱۶۵۶ | ۱۳۰۷ | ۲۲۶۲ |

دوسرا اختلاف

دوسرا یہہ کہ موافق عبری کے زمانہ طوفان سے ولادت ابراہیم علیہ السلام تک دو سو بانوے (۲۹۲) برس اور موافق اکثر نسخون یونانی کے ایکہزار بہتر (۱۰۷۲) اور موافق ایک نسخہ یونانی کے گیارہ سو بہتر (۱۱۷۲) اور موافق سامری کے نوسو بیالیس (۹۴۲) برس ہے اور عبری کے موافق یہہ طرفہ تماشا ہے کہ بعد طوفان کے نوح علیہ السلام تین سو پچاس (۳۵۰) برس جیتے جیسا ورس ۲۸ باب ۹ کتاب پیدایش مین مصرح ہی اور ولادت ابراہیم علیہ السلام کی دو سو بانوے (۲۹۲) برس بعد طوفان کے ہوئی تو لازم آتا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اٹھاون (۵۸) برس کی عمر تک دیکھا ہو اور یہہ تو باتفاق تواریخ کے غلط ہی اور موافق اکثر نسخون یونانی کے سات سو بائیس (۷۲۲) برس اور موافق ایک نسخہ یونانی کے آٹہہ سو بائیس (۸۲۲) برس بعد وفات نوح علیہ السلام کے ولادت ابراہیم علیہ السلام کے ہوئی ہے اور موافق سامری کی پانسو بانوے (۵۹۲) برس بعد پس دیکھنے کا کیا امکان اور نسخون یونانی

اور

اور ایک خبط ہے کہ ارفخشد اور شالح کے بیچ مین قینان کو اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے کہ عبری اور سامری
مین اوسکا پتا نہین اور یوسیفس نے بہی اوسکو غلط جانکر نہین لکہا اور مورخون انگریزی نے بیان
مدت مذکور مین تینون نسخون کو غیر معتبر سمجہا اور اوسکو تین سو باون برس لکہا اور اسکو تفسیر ڈوالی
اور رچرڈ مینٹ مین موافق قول بشپ کدرک کے مختار کرکے یون لکہا ہے کہ کل زمانہ طوفان سے
ولادت ابراہیم تک تین سو باون برس ہے انتہے اور تعجب ہے کہ اس تفسیر والون نے سالونکو جو نسخہ عبری مین
مصرح ہین کیون نہین جمع کرلیا تاکہ غلطی کدرک کی اونپر ظاہر ہوجاتی اور یوسیفس سب کے مخالف اوس مدت
کو نوسو ترانوے برس لکہتا ہے اور تفصیل اختلاف تینون نسخون کی موافق تفسیر ہنری اور اسکات کے ہے

| نام بزرگونکا جن کی عمر مین وقت پیدا ہونے اولاد کے اختلاف ہے | بیان عمر بزرگون کا موافق تینون نسخون کے | | |
|---|---|---|---|
| | عبری | سامری | یونانی |
| سام سے ارفخشد کی ولادت | ۲ برس بعد طوفان کے | ۲ | ۲ |
| ارفخشد | ۳۵ | ۱۳۵ | ۱۳۵ |
| قینان | بالکل ندارد | بالکل ندارد | ۱۳۰ |
| شالح | ۳۰ | ۱۳۰ | ۱۳۰ |
| عابر | ۳۴ | ۱۳۴ | ۱۳۴ |
| فالج | ۳۰ | ۱۳۰ | ۱۳۰ |
| رعو | ۳۲ | ۱۳۲ | ۱۳۲ |
| سروج | ۳۰ | ۱۳۰ | ۱۳۰ |
| ناحور | ۲۹ | ۷۹ | ۷۹ |
| تارح | ۷۰ | ۷۰ | ۷۰ |
| | ۲۹۲ | ۹۴۲ | ۱۰۷۲ |

تیسرا یہ ہے کہ دفتر دوسرے لب التواریخ کی شروع جدول مین صفحہ ۱۴۳ مین تشریح
سنون قبل ولادت مسیح مین لکہا ہے نسخہ منطبعہ ۱۸۲۹ء دار الحکومت کلکتہ کا جہان کا خلق

عبری کتاب مقدس کے مطابق ۴۰۰۴ نقل سپٹواجنٹ کی (یعنے ترجمہ یونانی کی) مطابق ۵۸۷۲
نقل سامرئین کی مطابق ۴۷۰۰ انتہے بلفظہ دیکھو اسکے موافق زمانہ مابین ولادت آدم اور عیسیٰ علیہما السلام
مین کیسا اختلاف ہے اور ان اختلافات مین قدماء مسیحی یہودیون کو الزام تحریف کا دیتے تھے اور کہتے
تھے کہ قریب سنہ ایکسو تیس ۱۳۰ عیسوی کے یہودیون نے یہہ تحریف کی ہے اور اگسٹائن بھی جو بہت بڑا عالم
عیسائی گذرا ہے عبری کو محرف بتلاتا ہے جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ فاضلون نے
جو حساب بنسبت تاریخون واردات مندرجہ عہد عتیق کے کئے ہین اون حسابون مین بڑے بڑے فرق
واقع ہین خصوصاً اون واردات کی تاریخون مین جو قبل از طلب ابراہیم کے ہوئی تھین لیکن ان اختلافات
سے اکثر مطالعین کو کچھہ بڑی غرض نہین اگسٹائن یہودیونکو الزام تبدیلی تاریخون کا نسبت اون
بزرگون کی جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسی تک ہوئے دیتا تہا اور وجہ الزام
کی یہہ کہتا تہا کہ اونہون نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہہ امر کیا تہا
اور یہی رائے معلوم ہوتی ہے کہ قدماء مسیحیون مین عام تہی اور ویسے کہتے تھے کہ قریب سنہ ایکسوتیس ۱۳۰ برس
عیسوی کے یہود نے یہہ تحریف کی ہے پہر اوسی تفسیر مین ہے کہ ہیلز صاحب نے یوسیفس اور ترجمہ
یونانی سے کچھہ اونکی غلطیان صحیح کرکے تاریخ لی ہے کہ اوسکی موافق زمانہ ولادت مسیح علیہ السلام
تک پیدائش عالم سے مدت پانچ ہزار چارسو گیارہ ۵۴۱۱ برس کی اور طوفان سے مدت تین ہزار ایکسو پچپن برس کی
نکلتی ہے اور باعث فرق کا یہہ ہوا کہ بزرگون کی ولادت کی تاریخ یونانی ترجمہ مین سو برس اونکے
باپون کی عمر مین بہ نسبت عبرانی عہد عتیق کے زیادہ ہے گو کل تمیز تہ ایک سا رہا مثلاً اگر عبرانی مین لکہا ہے
کہ فلانا بزرگ جب اوسکے بیٹا ہوا سو برس کا تہا تو یونانی مین ہے کہ وہ دو سو برس کا تہا انتہی دیکہو
اس تفسیر مین صاف مصرح ہے کہ قدماء کے نزدیک نسخہ عبری محرف اور یونانی صحیح تہا اور تحریف یہود
کی سنہ ۱۳۰ ع مین بتلاتے تہے اور اگسٹائن بہی الزام تحریف کا یہود کو دیتا تہا اور صحیح ہے کہ یہودیون
کی بد دیانتی سے یہہ بات کچھہ بعید نہین چوتہا یہہ کہ ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا کا نسخون عبری
مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع سو جب تم اردن کی پار اتر جاؤ تو تم اون پتہرونکو جنکی بابت مین

چوتھا اختلاف

تمہین

تمہین آج کے دن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجو اور اون پر چونا پھیر یو انتہی اور
ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء مین بلا تفاوت یہی عبارت ہے اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۵ء اسکی موافق ہین
اور توریت سامری مین عیبال کے جا گرزیم واقع ہے اور عیبال اور گرزیم دو پہاڑ آمنے سامنے تھے
جیسا ورس ۱۲ و ۱۳ اوسی باب ۲۷ سے اور ورس ۲۹ باب ۱۱ استثنا اور ورس ۳۳ باب ۹ یوشع
سے سمجھا جاتا ہے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے متن سامری مین یون ہے کہ ان پتھر ونکو پہاڑ گرزیم
پر رکھیو انتہی اور یہود اور سامریون مین قدیم سے نزاع ہے کہ مذبح اور ہیکل کونسے پہاڑ پر موافق
حکم توریت کے بنانا چاہئے اور جمہور عیسائی موافق یہود کے اس جا یقیناً توریت سامری کو محرف
کہتے ہین دافع البہتان کی پہلی فصل مین ہے اونہون نے (یعنے سامریون سے) حسد سے دوسرے
پہاڑ پر دوسری ہیکل بنائی اور اپنی کمک کے لئے توریت مین ایک بات بدلی کہ جس سے معلوم ہووے
کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے فرمایا تہا کہ میری عبادت کرنی چاہئے پس یہود کی توریت اور
سامریون کی توریت کا فقط یہی فرق ہے اور اون دونون کے مقابلہ کرنے سے صرف یہہ حجت ہو سکتی
ہے کہ خدا کی ہیکل کو کہان بنانا چاہئے اور سب باتون مین سامری توریت ہماری کتاب کے موافق ہے
اور یہہ تبدیل موسی کے مرنے کے بعد کچہہ زیادہ پانچ سو برس کے واقع ہوئی مگر ہماری توریت اصلی
حضرت موسی کے وقت سے اس دم تک محفوظ و محروس ہے پر عیسائی اوس بدلی ہوئی توریت
کو نہین مانتے انتہی پس باقرار صاحب دافع البہتان کے عیسائیون کے نزدیک توریت سامری مین یہہ
تحریف یقینی ہے اور وہ توریت انکے نزدیک محرف اور مردود ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تحریف
پانسو برس سے زائد کے پیچہے ایسا کارگر گئی کہ اونکے سارے فرقہ اور قوم مین اوسی محرف کے سب
نسخے پہیل پڑے اور اعلے ادنے اوس قوم کے اوس فعل بد پر متفق ہو گئے تو دیکہو حسد سے
بعد مدت دراز کے بہی ایسا امر بے ایمانی کا جاری ہو جاتا ہے اور یہہ قول اوسکا کہ یہود کی توریت
اور سامریون کی توریت کا فقط یہی فرق ہے بالکل غلط اور لغو ہے جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا
اور کچہہ اور آتا ہے بہر حال ایسے چارون اختلاف بہت بڑے ہین اور انہین عیسائیون نے سلفاً

اور خلفاً کلمات مضطربانہ کہے ہین جمہور قدمار عیسائی یونانی کو صحیح اور عبری اور سامری کو محرف کہتے تھے اور ہارنصاحب جلد دوسری اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ ڈاکٹر ہیلز حامی توریت سامری کا ہے اور اوسنے صحت تاریخ اوسکیکو دلیلون سے خاطرخواہ ثابت کیاہے اور اون دلیلون کی تلخیص یہان نہین ہوسکتی جسکو منظور ہو اوسکی کتاب مین جلد اول کے صفحہ اسّی سے آخر تک دیکھے اور ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہین کہ ادب سامریون کا نسبت توریت کے اور لحاظ اونکی عادتون کا اور خاموش رہنا جناب مسیح کا (یعنے الزام ندینا اونکو بابت تحریف کے) وقت گفتگوی مشہور کے جو عورت سامریہ سے ہوئی تھی اور اور باتین اسکو تقاضا کرتی ہین کہ جو محققین پہلے نے سامریون کو الزام تبدیل قصدی کا دیاہے بے اصل ہے اور الزام تبدیل کا یہودیون کو دیا جاوے اور یوسی بیس اور سرل اور پیرو کوپس اور ڈیوڈورس اور جیروم اور رسن سلس اور اور قدمار مشایخ عیسائیون نے اس نسخہ سامری کی بزرگی سے اور اقتباس کیاہے مگر بعد اوسکے وہ نسخہ متروک ہوا انتہی اسکے موافق ہیلز اور کنی کاٹ وغیرہما سامری کو صحیح اور عبری کو محرف لیتے ہین ۔ اور یونانی بھی انکے نزدیک محرف ہوگا اور ابکے عیسائی حامی عبری کے ہین پس ان لوگون نے سلفاً اور خلفاً یقیناً ایکسے کیو صحیح اور باقیون کو محرف



مانا ہے پانچوان یہہ کہ درس ۴۰ باب ۱۲ خروج کا عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع اور بنی اسرائیل کے جو مصر کے باشندے تہے بود و باش چارسے تیس برس تک تہی انتہی عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع فکان جمیع ماسکن بنو اسرائیل فی ارض مصر اربعمائة و ثلاثون سنة یعنے تہی مدت رہنے بنی اسرائیل کی زمین مصر مین چارسو تیس برس فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ع اما بودن بنی اسرائیل کہ در مصر ساکن بودند مدت چہار صد و سی سال بود حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیے کہ مدت رہنے بنی اسرائیل کی مصر مین دوسو پندرہ برس ہے نہ چارسو تیس اور توریت سامری اور ترجمہ یونانی مین اس طرح واقع ہے اور بنی اسرائیل اور اونکے اباو اجداد کا رہنا زمین کنعان اور زمین مصر مین چارسو تیس برس تہا انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین بعد نقل اس عبارت کے سامری سے یون ہے یہہ بلاشبہہ سچی عبارت ہے اور متن کی ہر مشکل کو دور کر دیتی ہے انتہی پس نسخہ عبری سے قصداً یا سہواً لفظ اباو اجداد اور لفظ زمین کنعان کا گرایا گیا یا سامری اور یونانی مین بطور اصلاح کے

پڑھا گیا ہی اور باوجود اسکے اس ورس کو ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت ہے اور وہ یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ع
تب اوسنے ابرام کو کہا یقین جان کہ تیری ولاد پردیس مین آوارہ گی اور وہانکے لوگون کے بندے ہونگے وے اونہین
چار سو برس تک دکہہ دینگے انتہی دیکہو اسمین فقط چار سو برس ہین علاوہ اسکے بندے ہونا اور دکہہ
پانا اولکا جبہی تہا جب مصر مین آئی اور وہ کل دو سو پندرہ برس رہا نہ چار سو تفسیر مصری
اور اسکا شاہین ذیل ورس ۴۰ باب ۱۲ خروج کے واسطے دفع کرنے تخالف کے یون مرقوم ہے
کہ یہہ دونون ورس آپسمین مخالف نہین اسلیئے کہ پیدایش مین زمانہ ولادت اسحاق سے اور خروج
مین زمانے جانے ابراہیم کے آور سے گنا گیا ہے اور ابراہیم اور اوسکی اولاد زمین کنعان مین
دو سو پندرہ برس بیگانی رہی اور بنی اسرائیل زمین مصر مین دو سو پندرہ برس انتہی کہتا ہون
مین کہ اول یہہ توجیہ واہی ہے کہ رجما بالغیب بدون کسی قرینہ کے مبدء مدت مذکور کا ایکجا ولادت
اسحاق علیہ السلام کو اور دوسری جا زمانہ خروج ابراہیم کو اُور سے ٹہراتے ہین اور کوئی قرینہ
اسکا نہین علاوہ اسکے یہہ توجیہ مخالف اوسکے ہے جو اوسی تفسیر مین ذیل ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش
کے مذکور ہے کہ ابراہیم کے کنعان کے پہنچنے سے ولادت اسحاق تک ۲۵ برس ہین اور اسحاق کی عمر
وقت ولادت یعقوب کے ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے ایکسو تیس ۱۳۰ برس کی تہی
۲۵ ۶۰ ۱۳۰ ۲۱۵ اور تینونکے جمع کرنے سے دو سو پندرہ برس ہوتے ہین انتہی اسلیئے کہ اس مفسر نے دونو جا مدت
رہنے مصر کی دو سو پندرہ برس مانے جیسا کہ اور مورخ بہی اسیطرح لکہتے ہین اور دوسری جا عمر
اسحاق علیہ السلام کی وقت ولادت یعقوب علیہ السلام کے ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب علیہ السلام کی
وقت جانے مصر کے ۱۳۰ برس کی بتلائی اور یہی حق ہے جیسا ورس ۲۶ باب ۲۵ پیدایش اور
ورس ۹ باب ۴۷ پیدایش مین مصرح ہے پس جب تینون مدتون مین یعنے مدت عمر اسحاق
کی وقت ولادت یعقوب کے اور مدت عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے اور مدت رہنے مصر کی
مسلم ہوین تو اب دو قباحتین لازم آتی ہین ایک یہہ کہ ولادت اسحاق سے زمانہ خروج مصر تک
چار سو پانچ برس ہوتے ہین اسطرح ۶۰ ۱۳۰ ۲۱۵ ۴۰۵ نہ چار سو فقط جیسا خروج مین ہے دوم

یہہ کہ موافق اوسکے توجیہ کی روانگی ابراہیم سے ولادت اسحاق علیہ السلام تک تین ۳ برس
لینے چاہیں تاکہ مدت ۴۳۰ برس کی جیسے کتاب پیدائش میں مصرح ہے پوری ہو حالانکہ اگر ہم اس مدت
قبل ولادت کو اوپر مدت مابعد ولادت کے بڑھادیں تو ۴۳۵ ہوتے ہیں نہ چار سو تیس ۴۳۰ برس پس
توجیہ اوسکی مردود ہے اور موافق تفسیر مذکورہ کے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منٹ میں بھی موافق قول
بشپ پاٹرک اور بشپ کڈر کے واقع ہے پس یہہ بھی مردود ہے چھٹا یہہ کہ درس آٹھواں باب
پیدائش کا عبری میں یوں ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ء تب قین اپنے بھائی ہبل سے بولا اور جب وے
دونوں کھیت میں تھے یوں ہوا الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ یہہ درس موافق توریت
سامری اور ترجمہ یونانی اور ترجمون پرانے کی یوں ہے آور قین اپنے بھائی ہبل سے بولا کہ آؤ
میدان کو چلیں اور جب وے دونوں الخ پس یہہ جملہ کہ آؤ میدان کو چلیں عبری میں مفقود
ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۱۹۳ میں حاشیہ کے اندر لکھتے ہیں کہ سامری اور یونانی اور
ارامی اور اسیطرح لاطینی میں جو بشپ والٹن کے پالی گلاٹ میں چھپی ہے موجود ہے اور ڈاکٹر کنی
کاٹ نے اس جملہ کے عبری میں داخل کرنے کو حکم کیا تھا اور بلا شبہ یہہ اچھی عبارت ہے اور اوسی
جلد کے صفحہ ۳۳۸ میں لکھتے ہیں عبارت جو ترجمہ یونانی میں ہوتی ہے بعض دفعہ صحیح ہوتی ہے
گو کہ وہ حال نسخون عبرانی میں نہو مثلاً کہ جیسا درس مذکور کہ اسمین عبرانی نسخے خطی ہوں یا مطبوعہ
صریح نقصانی ہیں اور مترجم ترجمہ انگریزی مروجہ کا جو یہاں اچھا دریافت نہ کرسکا ترجمہ یوں
کیا قابیل نے اپنے بھائی ہابیل سے باتیں کیں اور اس نقصان عبرانی کو ترجمہ سپٹواجنٹ پورا
کرتا ہے اور متن سامری اور ترجمہ لاطینی اور ارامی اور ترجمہ یونانی اکولیلا اور دو تفسیرین
چالدی زبان کی اور وہ فقرہ جسکو فلو یہودی نے نقل کیا ہے سپٹواجنٹ کے موافق ہیں اور
سب میں یہہ جملہ آؤ میدان کو چلیں موجود ہے انتہی اور ترجمہ عربی میں بھی یہہ عبارت داخل ہے
عربیہ ۱۸۳۱ء فقال قائن لهابيل اخيه لنخرج الى الحقل ولما صارا في الحقل الخ دیکھو یہہ جملہ عبری
سے اوڑ گیا ہے کسیطرح مانو ساتواں یہہ کہ درس ۱ باب ساتویں پیدائش کا عبری میں یوں ہے

چھٹا اختلاف

ساتواں اختلاف

ہندیہ

ہندیہ ۱۸۲۲ء اور طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک ابلا رہا الخ اور ترجمہ یونانی اور بعض
نسخون لاطینی مین چالیس دن رات کا لفظ واقع ہے جیسا ورس ۱۲ اوسی باب مین عبری مین
بہی اب تک موجود ہے پس ورس سترہوین مین عبری کے اندر لفظ رات کا اوڑ گیا ہے ہارسلے صاحب
جلد اول مین لکہتے ہین لفظ رات کا عبری مین داخل کرنا چاہئے اٹھوان یہہ کہ ورس ۲۲ باب ۳۵ پیدایش
کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور جب اسرائیل اوس سرزمین مین جا رہا تو یون ہوا کہ رُاوبن گیا
اور اپنے باپ کی حرم بلہا سے ہم بستر ہوا اور اسرائیل نے سنا انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہودی
مانتے ہین کہ اس ورس مین کچہہ ترک ہوگیا ہے اور یونانی ترجمہ اوسکو اسطرح پورا کر دیتا ہے کہ وہ اپنا
اوسکی نگاہ مین انہی دیکہو موافق اقرار ایل کتاب کے سارا جملہ عبری سے اوڑا ہوا ہے اور یونانی مین
اب تک موجود ہے پس جملے کا اوڑ جانا بہی عبری سے دشوار نہین چہ جائے ایک دو حرف کے نوان
یہہ کہ ورس ۲۵ باب ۵۰ پیدایش کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور یوسف نے بنی اسرائیل سے یہہ
قسم لیکے کہا خدا مقرر تمکو یاد کریگا اور تم میری ہڈیونکو یہان سے لیجاؤ انتہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ء بالفاظ
موافق اسکے ہے اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ء و اینجا استخوان ہای مرا
ببرید فارسیہ ۱۸۴۵ء و شما استخوان ہای مرا ازینجا برآرید اور سامری اور یونانی اور ترجمہ سریانی اور
عربی اور لاطینی مین جملہ اخیرہ یون ہے اور تم میری ہڈیون کو یہان سے ساتہہ اپنے لیجاؤگے پس عبری
مین بعضے لفظ جملہ اخیرہ سے گر گئے ہین ہارسلے صاحب کہتے ہین کہ مستر بٹ رانڈ نے اپنے نئے ترجمہ مین
ان لفظون متروکہ کو داخل کر لیا ہے اور خوب کیا انتہی عربیہ ۱۸۳۱ء فارفعوا عظامی من ههنا
معکم دسوان یہہ کہ باب دسوین کتاب استثنا مین ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء تب بنی اسرائیل نے بیروت
بنی یعقان سے موسیرا کو کوچ کیا وہان ہارون کا انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوا اور اوسکا بیٹا العازار
کہانت کے منصب مین اس کا قایم مقام ہوا وہان سے اونہون نے جدجد کو کوچ کیا اور جدجد سے یطبات
کو جو ایک سیراب سرزمین ہے ۸ اوس وقت یہواہ نے بنی لیوی کو اس لئے جدا کیا کہ یہواہ کے
صندوق کو اوٹہاوین اور یہواہ کے حضور کہڑے ہو کے خدمت گذاری کرین اور اوسکا نام لیکے

برکت مانگے چنانچہ آجکے دن تک یونہی ہے انتہی اور باب ۳۳ کتاب شمار مین تفصیل منازل کی اسکے مخالف ہے اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ انتقال ہارون کا کوہ ہور مین ہوا ہے اور سامری مین اسیطرحی موافق کتاب شمار کے مرقوم ہے اور عبارت اوس باب کی یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۳۱ اور موسیروث سے بنی یاعقان مین گئے ۳۲ اور بنی یاعقان سے چل کے حور الجدجاد کو خیمہ گاہ کیا ۳۳ اور حور الجدجاد سے روانہ ہوکے یطبات مین آرہے ۳۴ اور یطبات سے عبرونا مین آئے ۳۵ اور عبرونا سے چلکے عصیون جابر مین پہنچے ۳۶ اور عصیون جابر سے دشت سین مین جو قادس ہے آپڑے ۳۷ اور قادس سے چلکے کوہ ہور مین جو زمین ادوم کی سرحد ہے آئے ۳۸ یہان ہارون کاہن خداوند کے ارشاد سے کوہ ہور پر گیا اور اوسنے بنی اسرائیل کی مصر کی ہجرت کے چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کے پہلی تاریخ وفات پائی ۳۹ اور ہارون ایکسو تئیس برسکا تہا جب اوسنے کوہ ہور مین وفات پائی ۴۱ اور کوہ ہور سے کوچ کرکے صلمونا مین آئے ۴۲ اور صلمونا سے کوچ کرکے فونون مین آئے الخ اور جملہ اخیرہ ورس ۸ باب ۱۰ کتاب استثنا کا دلالت کرتا ہے کہ وہ الحاقی ہے ۱۱ اور غالبا یہ ورس غلط عبری مین پیچھے سے ملائے گئے ہونگے گیارہوان یہہ کہ ورس ۲ باب ۲۰ پیدائش کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور ابراہیم اپنی جورو سارہ کی بابت بولا کہ میری بہن ہے سو فلسطین کے بادشاہ ابی مالک نے لوگ بہیجکر سارہ کو لے لیا انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ ورس ترجمہ یونانی مین یون ہے اور ابراہیم اپنی جورو سارہ کی بابت بولا کہ میری بہن ہے اسلئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے سبب سے مارین سو فلسطین الخ پس دیکہو یہہ عبارت اسلئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے سبب سے مارین عبری سے مفقود ہے بارہوان یہہ کہ باب تیسوین ۳۰ کتاب پیدائش مین بعد ورس ۳۶ کے یہہ عبارت توریت سامری مین زائد پائی گئی ہے اور خدا کے فرشتے نے یعقوب کو کہا کہ اے یعقوب وہ بولا مین حاضر ہون تب اوسنے کہا کہ اب اپنی آنکہہ اوٹہا اور دیکہہ کہ سارے مینڈہے جو بہیڑ و بکریون پر چڑہتے ہین ابلق داغی اور چتکبری ہین اسلئے کہ جو کچہہ لابان نے تجہسے کیا ہے مینے دیکہا

گیارہوان اختلاف

بارہوان اختلاف

بیت ایل کا خدا جہان تو نے ستون پر تیل ڈالا اور جہان تو نے مجہہ سے نذر کا عہد کیا مین ہون اب اوٹہہ
اس زمین سے نکل چل اور اپنے کنبے کی زمین پر پہر جا انتہی دیکہو اتنی عبارت یا سامری مین بڑہائی گئی یا
عبری سے گرائی گئی ہے ظاہرا احتمال دوسرا قوی ہے تیرہوان یہہ کہ باب دسوین کتاب شمار مین بعد
ورس گیارہوین کے یہہ عبارت سامری مین زائد ہے اور یہواہ نے موسے کو خطاب کرکے فرمایا
کہ تم اس پہاڑ پہ بہت رہے اب پہرو اور سفر کرو اور اموریون کے پہاڑ اور اونکے سب باشندون
میدانون پہاڑ و نمین نشیب مین جنوب کو اور دریا کے کنارے کو کنعانیون کی سرزمین اور لبنان مین بڑی
نہر تک جو نہر فرات ہے جاؤ دیکہو مین نے یہہ زمین تمہین عنایت کی داخل ہو اور اس زمین پر جسکی
بابت یہواہ نے تمہارے باپ دادون ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب سے قسم کی کہ تمکو اور تمہارے
بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو انتہی استجابی ظاہرا عبری سے یہہ عبارت گرائی گئی ہے
چودہوان یہہ کہ ورس ۱۰ باب چہبیسوین کتاب شمار کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور زمین نے
اپنا منہہ کہولا اور انہین قورح سمیت نگل لیا جس وقت کہ جماعت مری جب کہ اس آگ نے اڑہائی
سو آدمیون کو کہا لیا سو وہ ایک عبرت ہوئی انتہی اور سامری مین یون ہے اور زمین نگل گئی
اونکو جب کہ وہ گروہ مرا اور آگ نے کہا لیا قورح کو اڑہائی سو آدمی سمیت جو ایک عبرت ہوئی انتہی
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ عبارت سیاق اور ورس ۱۱ زبور ایکسو چہہ کے مناسب
ہے پندرہوان یہہ کہ ورس ۵ باب ۳۲ کتاب استثنا کا عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
اونہون نے آپ کو خراب کیا اونکا داغ وہ داغ نہین ہے جو اوسکے لڑکون پر ہوتا ہے وے
کج رو اور ٹیڑہے قرن ہین فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ خویشتن را مفسد کردند عیبیکہ دارند عیب فرزندان اونمی
مانند طبقہ کج و معوج میباشند اور سامری اور یونانی اور ترجمہ ارامی مین یہہ ورس یون ہے وے
خراب کئے گئے ہین وے اوسکے بیٹے نہین ہین وے بیٹے غلطی یا داغ کی ہین انتہی تفسیر ہنری و اسکاٹ
مین ہے کہ عبارت قریب تر اصل کے ہے اور مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ والا کچہہ اور ہی گاتا ہے اور کہتا
اخطوا الیہ وہو بری من ابنا القبائح ایہا الجیل الاعوج الملتوی غضب خدا کا جو جاہتا

تیرہوان اختلاف

چودہوان اختلاف

پندرہوان اختلاف

سولہوان اختلاف

اپنی طرف سے ایک مضمون گہڑکے اوسکو کلام اللہ قرار دیتا ہے سولہوان یہہ کہ ورس ۲۲ باب ۲
خروج کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۳ وہ بیٹا جنی اوسنے اوسکا نام جیرشوم رکہا کیونکہ اوسنے کہا کہ
مین اجنبی ملک مین مسافر ہون انتہی اور ترجمہ یونانی اور لاطینی اور بعضے اور ترجمون پرانی مین
بعد اسکے یہہ عبارت زائد ہے اور اوسنے ایک دوسرا جنا جسکا نام الیعازر رکہا کیونکہ اوسنے کہا کہ میرے
باپ کا خدا میرا مددگار رہے اور اوسنے مجھے فرعون کی تلوار سے بچایا ہے انتہی اور ترجمہ عربی بہی اسکے موافق
مین عربیہ ۱۸۲۳ فولدت له ابنا ودعا اسمه جرسون قائلا انا کنت ملتجئا فی ارض غریبة وولدت ایضا
غلاما ثانیا ودعا اسمه العازر فقال من اجل ان الاه ابی اعاننی وخلصنی من ید فرعون پس یہہ جملہ
عبری سے ساقط ہوگیا ہے اور اسکو ورس ۴ باب ۱۸ خروج کا جو عبری مین بہی موجود ہے تائید

[illegible]

سترہوان اختلاف

کرتا ہے سترہوان یہہ کہ بعد جملہ اول کے ورس ۳ باب ۱۱ خروج مین توریت سامری مین یہہ
عبارت ہے اور موسی نے فرعون کو کہا کہ خداوند یون کہتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلا
ہے سو مین تجہے کہتا ہون کہ میرے بیٹے کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کرے لیکن تو اوسے
جانے نہین دیتا تو دیکہہ مین تیرے پہلوٹے بیٹے کو مار ڈالونگا انتہی اغلب کہ عبری سے یہہ سب عبارت

اٹھارہوان اختلاف

اوڑگئی ہے اٹھارہوان یہہ کہ ورس ۶ باب ۱۰ کتاب شمار کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ جب تم دوبارہ
چہوٹی بڑی آواز سے پہونکو تو جنوبی خیمونکا کوچ ہووے سو وے انکے کوچ کے لئے پہونکنے مین
چہوٹی بڑی آواز سے پہونکین انتہی اور ترجمہ یونانی مین اتنی عبارت زائد ہے اور جب تم تیسری
آواز پہونکو تو مغربی خیمونکا کوچ ہووے اور جب تم چوتہی آواز پہونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہووے

انیسوان اختلاف

انتہی اغلب کہ عبری سے یہہ عبارت بہی اوڑگئی ہے انیسوان یہہ کہ ورس ساتوان باب ۲۴ شمار کا
عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور وہ اپنے موٹہے سے پانی بہا دیگا اور اسکا تخم بہت پانیون مین ہوگا
اوسکا بادشاہ اغاغ سے فائق ہوگا اور اوسکی بادشاہی بلند ہوگی انتہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴
اسکی موافق ہے اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ مین یون ہے آب از دلوہای او جاری میشود و تخم
او در آبہای فراوان خواہد بود و بادشاہ وے از اجاج رفیع الشان خواہد بود و سلطنتش متعالی

اور

بیسوان اختلاف

اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور او سکے درمیان سے ایک آدمی پیدا ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت
قومون پر اور ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت اغاغ سے قایم ہوگی اور اوسکی سلطنت بڑہیگی
انتہی اسجا یا مترجم سے حضرت مسیح پر جانے کے لئے یا یہود اور سامریون سے بسبب عناد مذہب مسیحی
کے تحریف واقع ہوئی ہے بیسوان یہہ کہ ورس ۲۰ باب ۶ خروج کا عبرین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۵
و ہندیہ ۱۸۴۲ و ۱۸۴۴ عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوخابد سے بیاہ کیا وہ اوس سے دو بیٹے جنے ایک
ہارون اور دوسرا موسی عمرام نے ایکسو سینتیس برس کی عمر پائی انتہی اور یہہ جملہ وہ اوس سے دو
بیٹے جنے ایک ہارون اور دوسرا موسی توریت سامری اور یونانی مین یون ہے وہ اوس سے ہارون
اور موسی اور مریم اونکی بہن کو جنے دیکھو یا عبرین کی کے ساتھہ یا سامری اور یونانی مین زیادت
کے ساتھہ تحریف ہے فارسیہ ۱۸۳۹ و عمران یوکبد عمہ خود را بنکاح در آورد الخ فارسیہ ۱۸۴۵ و عمرام یوکبد
عمہ خود را بجہت خود بزوگی گرفت الخ عربیہ ۱۸۱۱ فاتخذ عمرام یوخابذ عمتہ زوجہ لہ الخ اور ترجمہ
انگریزی انکے موافق ہین پس باتفاق ان ترجمون ہندیہ اور فارسیہ اور عربیہ اور انگریزیہ مذکورہ
کے یوخابذ پہوپی عمران کی ہے اور ترجمون عربی ۱۶۲۵ اور ۱۶۷۱ اور ۱۸۳۱ مین یون ہے فتزوج
عمران یوخابذ ابنۃ عمہ الخ یعنے عمران نے یوخابذ اپنے چچا کے بیٹے سے نکاح کیا دیکھو کہان پہوپی

اکیسوان اختلاف

کہان چچا کی بیٹی خدا جانے کون ان مترجمون مین جہوٹا ہے اکیسوان یہہ کہ باب ۲۹ کتاب پیدایش
مین عبرانی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ سو اور جب گلّے وہان جمع ہوتی تب وے اوس پتہر کو کوئی
کے منہہ پر سے ڈہلکاتے تہے اور بہیڑونکو پانی پلاکے پتہر کو اوسکی جگہہ پہ پہر رکہدیتے تہے ۸ وہ
بولے ہم یون نہین کرسکتے جب تک ساری گلّے جمع نہووین تب وے پتہر کو کوئی کے منہہ پر سے
ڈہلکاتے ہین اور بہیڑونکو پانی پلاتے ہین انتہی اور یونانی اور سامری اور ترجمہ عربیہ پالی گلاٹ
لیتپ اللٹن مین بجاے لفظ گلّے کے لفظ گڈریہ کا دونون درسون مین مرقوم ہے اور سیاق عبارت
بہی اسیکو چاہتا ہے اسلئے ڈہلکانا پتہر کا کوئی کے منہہ سے اور پانی پلانا بہیڑونکا فعل گڈریونکا
ہے نہ گلونکا ہارسلی صاحب جلد اول اپنی تفسیر مین موافق ڈاکٹر کنی کاٹ اور ہیوبی گینٹ کی اقرار

کرتے ہین کہ عبریین غلطی کاتب سے لفظ گلے کا بجائے لفظ گدر یہ کے لکہا گیا ہے بائیسوان یہہ کہ ورس ۲۱ باب ۹ احبار کا یون ہے عربیہ ۱۸۳۱ع افرد ہارون قصیہما وکتفیہا الیمینین فرفعہا قدام الرب کما امر موسی یعنے الگ کیا ہارون نے دو سینے اور دو دہنے شانے اون دونونکے پس اوٹہایا اونکو آگے خداوند کے جیسا موسی نے حکم کیا فارسیہ ۱۸۴۵ع وہارون سینہ ہا و دوش راست را برای قربانی جنبانیدنی در حضور خداوند جنبانید چنانکہ موسی امر فرمودہ بود اور اسیطرح اکثر ترجمون انگریزیہ اور اکثر نسخون عبریین اور لاطینی مین ہے اور یونانی اور سامری مین بجاے اس جملہ کے جیسا موسی نے حکم کیا یون واقع ہوا ہے جیسا خداوند نے موسی کو حکم کیا تہا اور اسی کو مترجمون ترجمہ ہندیہ ۱۸۳۲ع اور ۱۸۴۴ع نے اختیار کرکے یون ترجمہ کیا ہے ہندیہ ۱۸۲۲ع اور سینہ اور دہنا شانہ جیسے یہواہ نے موسی کو امر کیا تہا ہارون نے روبرو یہواہ کے ہلانیکی قربانی کے لئے ہلایا انتہی اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ع واکے اطلف کیا کہ سرے سے اختلافکو اوڑا کر ترجمہ یون کیا اما ہارون سینہ ہا و دوش راست را برای قربانی جنبانیدنی بحضور خداوند جنبانید تیئسوان یہہ کہ کنیکاٹ نے جو بہت بڑا فاضل مشہور ہے اونتیس موضع مخالفت کے توریت عبری اور سامری مین نکالا اور اونکو چہہ قسم کیا ہے پہلی قسم وہ کہ سامری اون مواضع مین عبری سے صحیح زائد ہے اور وے گیارہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین نو موضع ورس ۱۴ باب ۴ ورس ۱۱ باب ۱۰ ورس ۹ باب ۱۹ ورس ۲ باب ۲۰ ورس ۱۶ باب ۲۳ ورس ۱۴ باب ۲۴ ورس ۱۰ باب ۴۹ ورس ۲۶ باب ۵۰ اور کتاب خروج مین ۲ موضع ۳ باب ۱۲ باب ۸ دوسری قسم وہ کہ قرینہ اور سیاق اوسیکو چاہتا ہے جو سامری مین ہے اور وہ سات موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین چہہ موضع ۹ باب ۲ ۲۰ باب ۲۵ باب ۲۷ ۴۳ ۴۴ باب ۳ ۴۷ اور کتاب استثنا مین ایک موضع ۵ باب ۳ تیسری قسم وہ کہ توریت سامری مین زیادتی ہے اور وہ تیرہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین ۳ موضع ۱۵ باب ۲۴ ۳۰ باب ۳۶ باب ۴۱ اور کتاب خروج مین سات موضع ۱۸ باب ۳۲ باب ۵ باب ۳ باب ۱۵ باب ۱۰ باب ۹ باب ۱۳ اور کتاب قوانین مین دو موضع

بائیسوان اختلاف

تیئسوان اختلاف اور اسمین چہہ قسم ہین

پہلی قسم کے گیارہ موضع

دوسری قسم کے سات موضع

تیسری قسم کے تیرہ موضع

چوتھی قسم کے سترہ موضع

۱۰ باب ۱ ۲۷ باب ۱۵ اور کتاب استثنا مین ایک موضع ۲۴ باب ۵ چوتھی قسم وہ کہ سامری مین اون
مواضع مین تبدیل ہوئی ہی اور تبدیل کرنیوالا کوئی محقق نہین ہوتا ہے اور وے سترہ موضع
مین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین سترہ ۱۳ موضع ۲۴ باب ۵ ۱۰ باب ۱۲ باب ۵ ۱۹ باب ۱ ۱۷ باب ۱۱ ۲۳ باب ۱۸
۱۲ باب ۱۹ ۱۶ باب ۸ ۳۸ و ۵۵ باب ۱۱ ۲۳ باب ۲۶ ۳۰ باب ۱۳ اور کتاب خروج مین ۳ موضع ۵
باب ۴۳ باب ۱۱ ۵ باب ۱۵ اور کتاب شمار مین ایک موضع ۲۳ باب ۲۲ پانچوین قسم وہ کہ سامری مین وے

پانچوین قسم کے دس موضع

مواضع پر مضمون اور ہین معتبر ہین اور وے دس موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین
۶ موضع ۸ باب ۱۵ ۱۴ باب ۱۱ ۱۹ باب ۹ ۴۴ باب ۴۴ ۲۹ باب ۳۵ ۴۳ باب ۳۵ اور کتاب خروج مین ۲ موضع ۸ باب ۱۴
باب ۲۲ ۱۷ باب ۲۲ اور کتاب شمار مین ایک موضع ۲۴ باب ۲ اور کتاب استثنا مین ایک موضع ۲۶ باب ۲۰

چھٹی قسم کے دو موضع

چھٹی قسم وہ کہ اون مواضع مین سامری مین نقصان اور کمی ہی اور وے دو موضع کتاب
پیدایش مین ہین ۱۴ باب ۲۰ ۱۴ باب ۲۵ ہارن صاحب دوسری جلد شرح انجیل مین کہتے ہین کہ محقق مشہور
لیکلرک نے بڑی محنت اور وقت سے مقابلہ سامری اور عبرانی کا کر کے ان مواضع کو نکالا ہے اور
ان مواضع مین کم و بیش سامری نسبت عبری کے صحیح ہی انتہی اور اسیطرح اور جا بجا تینو نسخون مین
اختلاف ہی مثلاً ورس ۲۳ باب ۱۲ خروج اور ورس ۸ باب ۲۵ خروج مین جو یونانی اور عبری مین

چوتھی فصل

خلاف ہی چوتھی **فصل** اس امر کے بیان مین بعض روایتین اس توریت کی ظاہر مین غلط ہین اور
بعض ایسین ایسے مختلف ہین جیسے ہمارے مذہب کی بعض احادیث احاد اور اسیطرح بطور نمونہ

پہلی روایت

کے کچھ روایتین ذکر کرتے ہین ۱ ورس ۴ باب ۴۶ کتاب پیدایش مین وعدہ خدا کا حضرت یعقوب
سے یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء مین تیرے ساتھ مصر کو جاونگا مین تجھے مقرر پھر لے آؤنگا اور یوسف
اپنا ہاتھ تیری آنکھون پر رکھیگا ہندیہ ۱۸۴۴ء مین تیرے ساتھ مصر کو جاونگا اور تجھے مقرر پھر لے آؤنگا
الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء من با تو روانہ مصر خواہم شد و من نیز ترا باز خواہم آورد الخ ترجمہ انگریزیہ ۱۸۱۹ء
اور ۱۸۳۱ء اور ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۶ء جو پروٹسٹنٹون کے علما نے کئے ہین اور ترجمہ ۱۸۴۴ء کا جو رومن
کا تلک کا ہے سب اسکے موافق ہین اور موافق انکے یہہ وعدہ تھا کہ مین تجھے مقرر پھر لے آونگا حالانکہ

یہہ وعدہ ظاہر مین غلط ہوا اسلئے کہ یعقوب علیہ السلام کو زندہ پہرنا مصر سے نصیب ہوا بلکہ یقین
(دوسری روایت ۲) مصر مین مرے جیسا باب ۴۹ پیدایش مین مصرح ہے باب ۳۱ کتاب شمار مین ہی ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ع
۷ اونہون نے بدیانیون سے لڑائی کی جیسا یہواہ نے موسی کو فرمایا تہا اور سارے مردونکو قتل کیا ۸
اور اونہون نے اون مقتولون کے سوا آوے اور رقم اور صور اور حور اور رابع کو جو مدیان کی پانچ
بادشاہ تہے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام کو بہی تلوار سے قتل کیا ۹ اور بنی اسرائیل نے
مدیان کی رنڈیون اور بچونکو اسیر کیا اور اونکی مواشی اور چارپائے اور مال اور اسباب سب کچہہ
لوٹ لیا ۱۰ اور اونکی ساری بستیون اور گہرون اور محلونکو پہونک دیا ۱۱ اور اونہون نے
ساری غنیمت اور ساری اسیر انسان اور حیوان لئے انتہی پہر موسی علیہ السلام کا قول اسیر و نکے
حق مین یون ہے ۱۷ اون بچونکو جتنے لڑکے ہین سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو مرد کے
ساتہہ سونا جانتی ہے جان سے مارو ۱۸ لیکن وہ لڑکیان جو مرد کے ساتہہ سونا نہین جانتی
ہین اونکو اپنے لئے رہنے دو انتہی دیکہو اسجا دو باتین ہین اول یہہ کہ موافق طعن پادریصاحبونکے
جو بعضے مسئلہ مذہب اسلامی پر کرتے ہین یہہ صریح ظلم ہے کہ سب مردونکو قتل اور عورتون اور
بچون کو اسیر کیا گیا اور اسیر و نمین سے بہی پہر بحکم موسی علیہ السلام کے سب لڑکونکو جو محض
بیخطا تہے اور ان عورتون سمیت جو مردون سے ہمبستر ہوئین تہین مارا اور کنواری لڑکیون کو
اپنے تصرف کے لئے رکہا ثانیاً یہہ کہ اس عبارت کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ سب مدیانی نیست نابود
ہو چکے تہے اور ورس ۱ و ۲ باب ۶ کتاب القضات سے معلوم ہوتا ہے کہ تخمیناً پہر دوسو برس بعد اس
حادثہ کے مدیانی ایسی قوت والے تہے کہ سات برس تک سب بنی اسرائیل کو مغلوب اور لاچار کر دیا
تہا اور جب عہد موسی مین سب مدیانی یہان تک کہ اونکے لڑکے بہی مقتول ہوئے تہے تو اونکو یہہ قوت
(تیسری روایت ۳) کہان سے آئی باب ۱۵ پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع ۱۸ - اوسی دن یہواہ نے ابرام کے ساتہہ عہد کر کے
کہا کہ مینے مصر کی نہر سے لیکے فرات کی بڑی نہر تک ۱۹ یہہ سرزمین قینی اور قنزی اور قدمونی
۲۰ اور حتی اور فرزی اور رفائیم ۲۱ اور اموری اور کنعانی اور جرجاسی اور یبوسی لوگون سمیت

تیری اولاد کو دی انتہی اور ظاہر ایہہ غلط ہے اسلئے کہ بنی اسرائیل کے کبھی یہہ سب ملک
قبضہ مین نہین آیا ورس ۱۷ باب ۲ پیدایش مین قول خدا تعالی کا خطاب آدم علیہ السلام مین

**چوتھی روایت**

یون ہی ہندیہ ۱۸۲۲ء بر نیک بد کی شناخت کی درخت سے مت کہانا کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا تو
مرجائیگا انتہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمونمین یون ہی ہندیہ ۱۸۲۲ء کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا
تو مریگا فارسیہ ۱۸۳۹ء کہ در روزے کہ ازان بخوری مقرر است کہ بمیری اور ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء اسمین
صاف مصرح ہے کہ جسدن تو اوس درخت سے کہائیگا بلاشبہ مریگا حالانکہ آدم علیہ السلام
نے اوس درخت سے کہایا اور اوسدن نمرے بلکہ نوسوتیس برس بعد اوسکے جیتے رہے ورس ۸

**پانچوین روایت**

باب ۲۲ پیدایش مین وعدہ خدا تعالے کا ابراہیم علیہ السلام سے یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور مین تجھے
اور تیرے بعد تیری اولاد کو یہہ زمین جسمین تو پردیسی ہے یعنے کنعان کی ساری زمین دونگا کہ وہ
ابد تک تیری مملوک ہووے اور مین اونکا خدا ہونگا انتہی اور یہہ بھی ظاہر مین غلط ہے کیونکہ وہ
سارا ملک بنی اسرائیل کی ابد تک ملک مین نہین رہا بلکہ ایسا انقلاب کسی ملک مین نہین رہا جیسا
ملک کنعان مین اور ہزارون برس ہوئے کہ حکومت اسرائیلی کا وہان سے نام ونشان مٹ گیا باب

**چھٹی روایت**

۶ پیدایش مین ہی ہندیہ ۱۸۲۲ء ۱۹ اور ۱۸۲۵ء اور سب حیوانونمین سے ہرایک جنس کے دو دو جوڑ ایک
نر اور ایک مادہ ہو کشتی مین اپنے ساتھہ لانا تاکہ وے تیرے ساتھہ بچ رہین ۲۰ اور پرندونمین سے
ہرایک جنس کے اور چارپایون مین سے ہرایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والونمین سے
ہرایک جنس کے دو دو ان سب تیرے پاس آوین تاکہ جیتے بچین اور باب ساتوین کتاب پیدایش
مین ہے ترجمے مذکورہ ۲ تو سارے بہیمونمین سے جو پاک ہین سات سات نر اور اونکی مادینے اور
اور اون بہیمون سے جو پاک نہین دو دو نر اور اونکی مادینے اپنے ساتھہ لے ۳ اور آسمانی پرندون
سے سات سات نر اور مادہ تاکہ تمام روئے زمین پر نسل اونکی باقی رہے ۸ اور اون بہیمون سے
جو پاک ہین اور انہین سے جو ناپاک ہین اور پرندون مین سے اور زمین کے سب کیڑے مکوڑونمین
سے ۹ دو دو نر مادہ نوح کے ساتھہ کشتی مین جیسا خدا نے نوح کو فرمایا تھا داخل ہوئے انتہی باب

چہٹے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر چوپائے اور پرندے سے پاک ہون یا ناپاک ایک ایک جوڑ کے لینے کا حکم ہوا تہا اور موافق ورس ۸ و ۹ باب ۷ کے یہی حکم معلوم ہوتا ہے مگر ورس ۲ و ۳ باب ۷ سے ایکے بعض اسطور یہ معلوم ہوتا ہے پاک بہیمون اور پرندون سے سات سات جوڑے لینے کا اور ناپاک بہیمون سے دو دو جوڑے لینے کا حکم تہا

**ساتوین روایت**

باب ۸ پیدایش مین ہی ۴ اور ساتوین مہینے کی سترہوین دن کشتی قردا کے پہاڑون پر ٹہری اور پانی دسوین مہینے تک گہٹتے چلے جاتے تہے اور دسوین مہینے کے پہلے دن پہاڑون کی چوٹیان دکہائی دین انتہی یہہ دو نون ورس آپسمین مخالف ہین اسلئے کہ جب دسوین مہینے مین پہاڑونکی چوٹیان دکہائی دین تہین تو ساتوین مہینے مین کشتی پہاڑون قردا پر کیسے ٹہری ہوگی

**اٹھوین روایت**

۸ باب ۱۱ پیدایش مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۲۶ و تارح سے ستر برس کی عمر مین ابرام اور ناحوم اور حاران پیدا ہوئے ۳۲ اور تارح دو سے پانچ برس کا ہو کے حران مین مرا اور ورس ۴ باب ۱۲ کا یون ہی سو ابرام جیسا اوسے خدا نے فرمایا تہا چلا لوط بہی اوسکے ساتہہ گیا اور ابرام جب حران سے نکلا تب پچہتر برس کا تہا انتہی پس جب تارح کی ستر برسکی عمر مین ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور تارح دو سو پانچ ۲۰۵ برس کا ہو کے حران مین مرا تو وقت ہجرت کے عمر ابراہیم علیہ السلام کی ایکسو پینتیس ۱۳۵ برسکی ہوگی نہ پچہتر ۷۵ برسکی

**نوین روایت**

۹ باب ۹ خروج مین ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۶ اور یہواہ نے دوسرے دن ایسا ہی کیا اور مصریون کی سب مواشی مر گئی لیکن بنی اسرائیل کی مواشی سے ایک بہی نمبر ۲۰ فرعون کے نوکرونمین ہر ایک نے جو یہواہ کے کلام سے ڈرتا تہا اپنے نوکرون اور اپنی مواشی کو گہرونمین بہگایا انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع اسطرح ہے لیکن اوسمین لفظ یہواہ کی جا لفظ خداوند کا واقع ہی اور یہہ جملہ اور مصریون کی سب مواشی الخ اور ترجمونمین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع وہمہ مواشی اہل مصر ہلاک شد عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع دمات کل بہائم المصریین پس جب سب مصریون کی مواشی مر گئی تہی تو نوکرون فرعون کی مواشی پہر کہان سے نکلی

**دسوین روایت**

ورس ۳ باب ۴ شمار کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع تیس ۳۰ برس والے سے ایکے اوپر تک جو پچاس ۵۰ برس کا ہے اور خادمون مین داخل ہوا ہو تا کہ وہ جماعت کے خیمہ مین خدمت کرے

اور ورس ۲۴ باب ۸ شمار کا یون ہی ترجمہ مذکورہ لیوانیون کا یہہ معمول رہی کہ وے پچیس برس
والے سے اوپر تک جماعت کے خیمے مین داخل ہوون تا کہ خدمت گذاری کرین انتہی اول سے معلوم
ہوتا ہے کہ خدمت کرنیوالا تیس برس کی عمر سے کم اور پچاس سے زائد نہوا اور دوسرے سے معلوم
ہوتا ہی کہ پچیس برس سے کم نہو زائد جتنی عمر کا ہو کچہہ ڈر نہین ورس ۱۱ چالیسوین باب ۱۲ خروج
کو ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت ہی اور بیان مخالفت کا فصل تیسری اس مقصد مین
گزرا اور ورس چہٹا باب ساتوین اعمال کا موافق پیدایش اور مخالف خروج کے اور ورس
ستر ہوان باب ۲ نامہ گلاتیو نکا مخالف پیدایش اور موافق خروج کے ہے پس ان دونون
مین بہی مخالفت ہے ورس ۲۷ باب ۴۶ کتاب پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ وے سب جو یعقوب
کے گہرانے کے تہے اور مصر مین آئی ستر جنے تہے اور ہندیہ ۱۸۴۴ اسکے موافق ہے فارسیہ ۱۸۳۶
ہمگی اہل بیت یعقوب کہ بمصر آمدند ہفتاد کس بودند فارسیہ ۱۸۴۵ پس تمامی نفوس خاندان یعقوب کہ
بمصر آمدہ بودند ہفتاد نفر بودند عربیہ ۱۸۳۱ فجمیع نفوس آل یعقوب التی دخلت الی مصر فکانت سبعین
نفساً اور ترجمے انگریزی بہی اسکے موافق ہین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل اس
ورس کے بیان تفصیل ستر کا یون ہے اولاد لیاہ سے ۳۲ اولاد زلفا سے ۱۶ - اولاد راحیل
سے ۱۱ - اولاد بلہا سے سات اور یہ کل ۶۶ ہوئی اور یعقوب اور یوسف اور یوسف کے دو بیٹے
کے ساتہہ ملکر ستر ہین جیسا کہ ہٹاک ہوس نے تصریح کی ہے حالانکہ ترجمہ یونانی اور
اسیطرح ورس ۱۴ باب ۷ اعمال مین پچہتر شخص لکہے ہین پس یا تو عبری اسجا غلط اور
محرف ہے یا ترجمہ یونانی اور انجیل ورس ۹ باب ۲۵ شمار کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ - اور ۱۸۴۴
وے جو اس وبا مین مرے چوبیس ہزار تہے فارسیہ ۱۸۳۹ اما کسانیکہ ازین قہر الہی مردند
بست و چہار ہزار نفر بودند عربیہ ۱۸۳۱ وکان من مات اربعۃ و عشرین الفا من البشر اور ترجمہ
انگریزی بہی اسکے موافق ہین اور ورس ۸ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیون کا اس حادثہ کے بیان
مین یون ہے ہندیہ ۱۸۳۹ اور ایک دن مین تئیس ہزار مارے گئے ہندیہ ۱۸۴۴ اور دن بہی

گیارھوان غلط

بارھوان غلط

تیرھوان غلط

تیئس ہزار مر گئے فار ١٨ وساقط گشتند در یکروز بست وسہ ہزار نفر عربیہ ١٨ فہلک منہم فی یوم واحد ثلاثہ وعشرون الفا یس دونون مین ایکہزار نفر کا فرق ہے ورس ١٢ ۴۴ باب ٣ استثنار کو ورس ١ باب ٩ ار دسیہ سے مخالفت ہے اور اوسیمین ہارنصاحب نے اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین عبارت عبری کو مشکوک کیا ہے **مقصد دوسرا** عہد عتیق کی کتابونکے بیان مین جو سوای توریت کے ہین اوسمین بہی چار فصلین ہین **فصل اول** اس امر کے بیان مین کہ سوای ان کتابونکے اور کتابین بہی الہامی اور سچی تہین جنکو اہل کتاب نے کہو دیا ہے اور اسیطرح بہت اور کتابین بہی منسوب طرف انہین انبیا کے تہین کہ وے اب گم ہین اور جمہور مسیحی اونکو واجب التسلیم اور الہامی نہین کہتے اور وے سچی کتابین الہامی یہ ہین ا جنگ نامہ جسکا حوالہ ورس ١۴ باب ٢١ شمار مین ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل اس ورس کی ہے کہ غالباً یہہ کتاب وہ تہی جو موسی نے تعلیم یوشع کے لئے لکہی تہی اور اوسمین بیان سرحدون زمین مواب کا تہا ٢ کتاب الیسیر جسکا حوالا ورس ١٣ باب ١٠ کتاب یوشع اور ورس ١٨ باب ١ کتاب ٢ سموئیل مین ہے ٣ کتاب یاہو پیغمبر بن حنانی کی جسکا حوالہ ورس ٣۴ باب ٢ اخبار الایام مین ہے ۴ کتاب شمعیا ٥ کتاب عیدو غیب بین کی اور اون دونونکا حوالہ ورس ١٥ باب ١٢ کتاب ٢ اخبار الایام مین ہے ٦ کتاب ناتن نبی ٧ کتاب اخیاہ نبی ٨ مشاہدات عیدو غیب بین اور ان تینونکا حوالہ ورس ٢٩ باب ٩ کتاب ٢ اخبار الایام مین ہے ٩ اعمال سلیمان علیہ السلام جسکا حوالہ ورس ۴١ باب ١١ کتاب ١ سلاطین مین ہے ١٠ کتاب اشعیا جسمین حال عزیاہ بادشاہ یہودا کا اول سے آخر تک لکہا تہا اور حوالہ اوسکا ورس ٢٢ باب ٢٦ کتاب ٢ اخبار الایام مین ہے ١١ کتاب مشاہدات اشعیا جسمین حزقیا بادشاہ کا حال مفصل مرقوم تہا اور حوالہ اوسکا ورس ٣٢ باب ٣٢ کتاب ٢ اخبار الایام مین ہی ١٢ کتاب تاریخ تصنیف سموئیل علیہ السلام کی جسکا حوالہ ورس ٢٩ باب ٢٩ کتاب ١ اخبار الایام مین ہی ١٣ ایک ہزار پانچ گیت تصنیف سلیمان علیہ السلام کی ١۴ کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات مین تصنیف سلیمان علیہ السلام کی ١٥ تین ہزار امثال سلیمان جنمین کی کچہہ اب بہی باقی ہین اور حوالہ ان تینون کا باب ۴ کتاب ١ سلاطین کی ورس ٣٢ و ٣٣

۱۶ مرثیہ یرمیا کہ سواے اس نوحہ یرمیا کے تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۲۵ باب ۳۵ کتاب ۲ اخبار الایام
مین ہے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہی کہ یہہ مرثیہ اب گم ہی اور یہہ یقیناً وہ نہین ہو سکتا جو اب
نوحہ یرمیا کرکے مشہور ہے اسلئے یہہ نوحہ غارت ہونے اورشلیم اور ہلاک ہونے صدقیا پر ہے اور وہ
مرثیہ موت یوشیا پر تہا ۔ اہست اور کتابین کہ موافق اقرار علما رومن کاتلک کے یہودنے پہاڑ ڈالین
اور جلاوین تہین اور موافق اقرار کریز استم کے بعضے ایسی ہی کتابون کی طرف ورس ۲۳ باب ۲ متی
مین اشارہ ہی ممفرڈ اپنی کتاب سوالات السوال مین جو ۱۸۴۳ مین لندن مین چہپی ہی ذیل سوال دوم
کے لکہتا ہی یہ کتابین جنمین یہہ ذکر تہا (یعنے جسکو متی نے ورس ۲۳ باب ۲ مین لکہا ہی) نیست نابود ہو گئین
مین اسلئے جو کتابین نبیونکی اب موجود ہین کسی مین عیسی ناصری نہین کہلاتے کریز استم اپنی ہوملی یعنے تفسیر
نوین متی مین لکہتے ہین بہت سے پیغمبرونکی کتابین نیست نابود ہو گئین اسلئے کہ یہودنے غفلت بلکہ
بے دینی سے بعض کتابونکو کہو دیا ہے اور اونہون نے بعض کتابین پہاڑ ڈالین اور بعض جلاوین پہاڑ
تک قول کریز استم کا تہا اور یہہ بات کہ اونہون نے وے کتابین پہاڑ ڈالین اور جلاوین نہایت
غالب معلوم ہوتی ہی کیونکہ اونہون نے یہہ دیکہکر کہ حواری مسئلون دین عیسوی کے لئے اون
کتابون سے سند پکڑنے لگے یہہ فعل کیا ہوگا اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہو دینی اون کتابون سے جنکا
حوالہ متی نے دیا ہی دیکہو جسٹن کو طریفون کے خلاف مین کہتا ہی کہ یہودنے بہت کتابین عہد عتیق
سے نکال ڈالین تاکہ معلوم ہو جاوے کہ عہد جدید پوری موافقت اوس سے نہین رکہتا ہے
یہہ بات صریح معلوم ہوتی ہی کہ بہت سی کتابین عہد عتیق کی نیست نابود ہو گئین انتہی تفسیر ڈوالی
اور رچرڈ مینٹ مین کتاب امثال کے اول مین یون مرقوم ہے کہ اس بادشاہ روشن ضمیر
(یعنے سلیمان علیہ السلام نے موافق اوس عقل کے جو اوسکو خدا نے بخشی تہی واسطے تعلیم اور
منفعت خلق اللہ کے بہت کتابین بنائین اور انمین سے فقط تین ہی کو عزرا نے کتب قانونی مین
داخل کیا اور باقی کو یا اس لحاظ سے کہ اونکی تالیف سے تعلیم مذہبی مقصود نہ تہی یا اس لحاظ
سے کہ اتفاق سے خراب ہو گئین تہین ناقص خیال کیا اور اب اوس بادشاہ کی تصنیف سے جسکی تصنیف

۹۷ اور یرمیا نے یہ ۲ مرثیہ بنایا رحم

تین ہزار مثالین اور ایکہزار پانچ گیت اور کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات مین نہین
فقط کتاب امثال اور جامعہ اور نشید الانشاد باقی ہین اور بس انتہی اور اوسی تفسیر مین ذیل شرح
ورس ۵ باب ۱ کتاب ۲ سلاطین کے مرقوم ہے کہ اس یونس پیغمبر کا فقط اسی ورس مین اور اوس
مشہور پیام مین جو نینوی کو ملے گئے تھے ذکر ہے اور بس اور وسے پیشین گوئیان جیسے اونہون نے
بادشاہ یربعام کو لڑائی بادشاہ سریا پر دلیر اور تیز کیا تہا کہین مرقوم نہین مگر اوسکا سبب
صرف یہی نہین کہ بہت سے پیغمبرونکے مکتوبات ہمارے پاس نہین رہے بلکہ یہہ بہی ہی کہ پیغمبرون
نے اپنی بہت سی پیشین گوئیون کو لکہا ہی نہین ہی انتہی دیکہو کیسے سب کتابین جنکا ذکر اوپر
گذرا اب عنقا صفت معدوم ہین اور سوائے نام کے اب کچہہ باقی نہین اور جب محافظت اہل کتاب
کی ایسی ہو کہ غفلت مین اتنی سچی کتابین گم کردین تو بہلا پہر کیا خاک گم ہونے بعضے جملون یا بعض
حرفون سے ہم شکایت کرین اور وے کتابین جنکو جمہور سچی نہین مانتے یہ ہین اکتاب تیسری عزرا
کی اور اوسکو رومن کاتلک اور پروٹسٹنٹ واجب التسلیم نہین سمجہتے اور کہتے ہین کہ اصلی غائب
ہوگیا اور کلیسیہ گریک اب تک اوسکو مانتا ہی ۲ چوتہی کتاب عزرا کی اور بعض مرشدون
یعنے یونانی
عیسائی نے اوسکا حوالہ بہی دیا ہے مگر اب سبہی اوسکو نہین مانتے اور جعلی تبلاتے ہین ۳ معراج
اشعیا کہ اشعیا علیہ السلام کی طرف منسوب ہی اور جمہور اوسکو جعلی کہتے ہین اور ہیرکس نے جو چوتہی
صدی مین تہا اوسکو مانا تہا ۴ مشاہدات اشعیا کہ یہہ بہی اشعیا علیہ السلام کی طرف منسوب ہی
اور اوسکو جعلی کہتے ہین ۵ چند ملفوظات جو حبقوق علیہ السلام کی طرف منسوب ہین ۶ زبور جو
سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب ہی اور قدما نے اوسکو مانا اور اور سچی کتابون کے ساتہہ
ملا کر لکہتے تہے جیسا کہ ابتک نسخہ پرانے کوڈکس اسکندریانوس مین اور کتابونکے ساتہہ ملی ہوئی
ہی اور ہارن صاحب جلد دوسری مین اس امر کی مقر ہین جیسا کہ انشا اللہ نقل اونکے قول کی
آخر اس مقصد مین آتی ہی اور اب عیسائی اوسکو جہوٹی جانتے ہین پس دیکہو لازم نہین کہ فقط نسبت
سے کوئی کتاب تصنیف منسوب الیہ کے حقیقۃ ہو جاوے فصل دوسری مقصد دوسرے کی

فصل دوسری

اس امر کے بیان مین کہ جمہور علماء مسیحی ان کتابون سے جن کتاب کو جس مصنف کی طرف نسبت کرتے
ہین اغلب یون ہی کہ اکثر اونہین کتابون مین ایسے فقرے اور عبارتین پائی جاتی ہین جو اونکے قول
کے مخالف ہین کہ وے بہی لاچار ہوکر اونکو الحاقی کہتے ہین مثلاً کتاب یوشع جو تصنیف یوشع علیہ السلام
کے موافق مذہب جمہور کے ہی اوسمین بعض فقرات ایسے ہین ورس ۹ باب ۴ اور یسوع نے یردن کے — پہلا فقرہ
بیچون بیچ اوس جگہہ پر جہان اون کاہنون کے قدم ثابت ہوئی جو عہد نامی کے صندوق کے حامل
تہے بارہ پتہر نصب کیئے چنانچہ وے آج کے دن تک وہان ہین ورس ۹ باب ۵ مین ہی آج کے دن — دوسرا فقرہ
تک اوسجگہہ کا نام جلجال ہی ورس ۲۶ باب ۷ پہر اونہون نے اون پتہرون کا بڑا تودہ کیا جو آج — تیسرا فقرہ
تک ہی تب خداوند نے اپنے قہر کی بہڑک کو اون پر سے پہیرا اس لئے اوسجگہہ کا نام آج تک عمق العکور
ہی باب ۸ ۲۸- اور یسوع نے عی کو جلا کے ہمیشہ کے لئے راکہہ کا تودہ کردیا سو وہ آجکے دن تک — چوتہا فقرہ
ویران ہی ۲۹ اور اوسنے عی کے بادشاہ کو پہانسی دے کے شام تک درخت پر لٹکا رکہا اور جونہین — پانچوان فقرہ
آفتاب غروب ہوا یسوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت سے اوتارین اور شہر کے دروازے
پر پہینک دین اور اوس پر پتہرون کا بڑا تودہ کرین سو وہ آج کے دن تک ہے باب ۱۰ ۱۳ تب — چہٹا فقرہ
آفتاب نے درنگ کیا اور ماہتاب کہڑا رہا یہان تک کہ اون لوگون نے اپنے دشمنون سے انتقام
لیا کیا یہہ کتاب یسیر مین نہین لکہا ہی الخ ۲۷ غار کے مونہہ پر بڑے بڑے پتہر رکہے چنانچہ وے — ساتوان فقرہ
آج کے دن تک ہین ورس ۱۳ باب ۱۳ لیکن بنی اسرائیل نے جسوری اور معکاتیون کو نہ نکالا — اٹہوان فقرہ
بلکہ وے آجتک بنی اسرائیل کے درمیان بستے ہین ورس ۱۴ باب ۱۴ سو حبرون اوسوقت سے — نوان فقرہ
آجتک قنزی یفنہ کے بیٹے کالب کی میراث ہوا الخ ورس ۶۳ باب ۱۵ مین ہی یبوسی بنی یہودا کے — دسوان فقرہ
ساتہہ آج کے دن تک یروشلم مین بستے ہین ورس ۱۰ باب ۱۶ مین ہی وے آجکے دن تک بنی افرائیم کے — گیارہوان فقرہ
ساتہہ بستے ہین الخ باب ۲۴ ۲۹- اور ایسا ہوا کہ بعد ان باتون کے نون کا بیٹا یسوع خداوند کا بندہ جو ایکسو دس برس — بارہوان فقرہ
کا بوڑہا تہا رحلت کرگیا ۳۰ اونہون نے اوسی میراث کی اطراف مین تمنت سرح مین جو کوہستان افرائیم مین کوہ جعس کی — آخر باب تک
سمت شمال کو ہے اوسے دفن کیا ۳۱ اور بنی اسرائیل یسوع کی زندگی تک الخ آخر باب اور ویسے عبارتین دلالت کرتی ہین

کہ اس کتاب کا مصنف یوشع علیہ السلام نہین اور ورس ۳ اباب ۱۵ کا دلالت کرتا ہے کہ لکھنے والا اس
کتاب کا بعضے حالات کو کتاب الیسیر سے دیکھکر لکھتا ہی اور جو مصنف الیسیر کا ہم عہد یا بعد زمانہ
داود علیہ السلام کے ہوا ہے جیسا ورس ۱۸ اباب ۱ کتاب ۲ سموئیل سے معلوم ہوتا ہے پس اسکے موافق
لکھنے والا کتاب یوشع کا سینکڑون برس بعد یوشع علیہ السلام کے ہوگا اور جمہور کی طرف سے بہی
مفسر لاچار ہوکر عذر الحاق کا کرتے ہین اور جزءًا کوئی الحاق کرنیوالا اون سے متعین نہین ہوسکتا
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل تفسیر ورس ۹ باب ۴ کی ہی کہ یہہ جملہ چنانچہ وے آج کے دن تک
وہان ہین اور مانند اسکے اکثر کتابون عہد عتیق مین پائے جاتے ہین اغلب کہ الحاقی ہون انتہی دیکھو
ناچاری اُنکلون اور بہ ظن غالب الحاق کہتے ہین اور یہہ معلوم ہوا کہ تمام عہد عتیق کی کتابون مین
ایسے جملے جہان ہون انکے گمان غالب کے موافق وے سب الحاقی ہین اور ایساہی ذیل تفسیر ورس ۱۴ باب
کی اوسی تفسیر مین الحاق کا اقرار ہے اور ذیل تفسیر ورس ۶۳ باب ۱۵ کی ہی اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے
کہ کتاب یوشع علیہ السلام کے قبل ساتوین سال جلوسی داود علیہ السلام کی لکھی گئی ہی اور ذیل
تفسیر ورسون باب چھبیسوین کے اوسی تفسیر مین مرقوم ہے کہ پانچ ورس اخیر اس باب کے بلاشبہہ
تصنیف یوشع علیہ السلام کی نہین فینحاس یا سموئیل نے الحاق کئے ہونگے اور ایسا الحاق قدما مین بہت
رائج تہا انتہی ملخصًا دیکھو اسجا الحاق تو بناچاری یقینی مانا لیکن بسبب نہونے سند قطعی کے الحاق کرنیوالا
متعین نہوسکا صرف اٹکلون کہا گیا اور جملہ اخیرہ سے معلوم ہوا کہ یہہ الحاق قدما مین بہت رائج تہا پس
اونکے رواج نے کتب عہد عتیق کو خوب ہی سنوارا ہوگا اور سیکڑون برس کے عرصہ مین بہت کچھہ الحاق
اونہین ہوا ہوگا کو بسبب نہونے قرینہ جلی کے ہر جا پہچانا نہ جاوے اور باب بارہوین نحمیا
مین ورس اول سے ورس چھبیسوین ۲۶ تک دلالت کرتا ہے کہ وہ کلام نحمیا کا نہین اور یہان ناچار
انکے مفسر اقرار الحاق کا کرتے ہین اور الحاق کرنیوالا انکے نزدیک متعین نہین ہوسکتا ہارسلی صاحب
جلد چوتہی اپنی تفسیر مین الحاقی ہونے ان ورسون کو ترجیح دیتے ہین اور کہتے ہے کہ کلام نحمیا
سے وے ورس نہین معلوم ہوتی اور نہ اسکے قصہ سے اونکو علاقہ ہی اور سات باب اخیر اشمال

بیان

سلیمان علیہ السلام کے باب پچیسوین سے باب انتیسوین تک تصنیف سلیمان علیہ السلام کی نہین بلکہ
سینکڑون برس بعد وفات اونکی کے ملائے گئے ہین ورس ۱ باب ۲۵- امثال کا یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع - اور یے بھی سلیمان کی تمثلین ہین جنہین شاہ یہوداہ حزقیا کے رفیقون نے قلمبند
کیا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع این نیز امثال سلیمان است کہ مردمان حزقیا بادشاہ یہودا نقل کردند فارسیہ
سنہ ۱۸۴۵ع اینہا نیز امثال سلیمان اند کہ انہارا مردمان حزقیاہ ملک یہودا جمع نمودند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع
فہذہ ایضاً امثال سلیمان التی استکتبہا اصدقاء حزقیا ملک یہودا اور اور ترجمے انکے موافق ہین
پس دیکہو کہ اس باب سے باب انتیسوین تک پانچ باب کو حزقیا بادشاہ کے ملازمون نے جمع کیا ہے
اور جو حزقیا قریب دو سو اٹہائیس برس بعد وفات سلیمان علیہ السلام کے ہوا ہے تو یہہ الحاق بھی بعد
اسقدر مدت کے ظہور مین آیا ہے اور ورس ۱ باب تیسوین کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع آجور بن یقی
کی باتین اوس مرد کا مثشار کا کلام آتی ایل سے ہان اتی ایل اور اوکال سے فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ع کلمات
آگور پسر یاقہ یعنی وحی کہ آن مرد بہ ایتئیل بہ ایتئیل واوقال بیان کرد انیست اور فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع
قریب اسکے ہے مگر مترجمون عربیہ نے اسیجا تماشا کیا ہے کہ سنہ ۱۸۱۱ والا اس ورس کو صاف ہضم کر گیا
اور سنہ ۱۸۳۱ والے نے یون ترجمہ کیا ہذہ اقوال الجامع بن القای الرویا التی تکلم بہا الرجل الذی
اللہ معہ واذا کان اللہ معہ ایدہ فقال دیکہو یہہ کہان اور اگلے ترجمے کہان اور ورس ۱ باب ۳۱ امثال
کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ لموئیل بادشاہ کے مثشار کی باتین جو اوسکی ماننے اوسے سکہلائین فارسیہ
سنہ ۱۸۳۹ع انیست کلمات بادشاہ لموئیل مقالاتیکہ مادرش ویرا تعلیم داد فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ع
کلمات لموئیل ملک یعنی وحی کہ مادرش باو تعلیم نمود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ کلمات لموئیل الملک الرویا
التی ادبتہ فیہا امہ پس باب ۳۰ و ۳۱ بہی یقیناً الحاقی ہے اور تصنیف سلیمان علیہ السلام کی نہین
اور معلوم نہین کہ آجور اور لموئیل کون اور کس زمانہ مین تہے اور مفسر اہل کتاب کے کچہہ اٹکلون
کہتے ہین گو اونکو اب تک یہہ معلوم نہین کہ کون تہے اور کس زمانہ مین ہوئی تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین ہے کہ ہولڈن نے اس خیال کو کہ لموئیل نام سلیمان کا ہے رد کر کے تحقیق کیا ہے کہ یہہ کوئی اور شخص ہے

اور کوئی دلیل کافی اسباب کی ملی ہوگی کہ کتاب لمویل اور کتاب اجور کی الہامی ہین ورنہ کتب
قانونی مین داخل ہوتین انتہی دیکھو انکلون کہتے ہین کہ قدمار کو کوئی دلیل کافی ملی ہوگی کتاب
یرمیا مین باب باونون کو الحاقی کہتے ہین تفسیر مذکور مین ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس باب کو عزرا
یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئیون یرمیا کے جو باب گذشتہ پر تمام ہوئین اور نوحہ
یرمیا کے الحاق کیا ہے اور ہارنصاحب صفحہ ١٩٥ جلد چوتھی مین لکھتا ہے کہ یہہ باب بعد یرمیا کے
بعد رہائی یہود کے قید بابل سے جیسا تھوڑا بیان اوس باب مین پایا جاتا ہے ملا یا گیا ہے پس ان مفسرونکی
تحریر سے معلوم ہوا کہ یہہ باب قطعاً الحاقی ہے اور الحاق کرنیوالا متعین نہین انکلون عزرا یا کسی
اور شخص کو پکڑتے ہین اور ہارنصاحب اپنی تفسیر کی چوتھی جلد مین لکھتا ہے اس پیغمبر کے سب ملفوظات
عبری مین ہین مگر درس ١١ باب ١٠ کا کہ وہ زبان کسدیون مین ہے انتہی کہتا ہون کہ یہہ درس الحاقی
ہے ورنہ سب کتاب عبری زبان مین ایک فقرہ کسدیون کی زبان کا کہان سے آیا کسی اوس بات
والیکا یہہ الحاق ہے اور فاضل ونما بھی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے جیسا اور جا توریت وغیرہ مین
بھی مثل اس الحاق کی پایا جاتا ہے اور کاکرن کاتلک صفحہ ١٦ اپنے تیسرے رسالہ مباحثہ مین جو
سنہ ١٨٥٢ء مین اگرہ مین چھپا ہے اور وہ مباحثہ پادری فنڈرن صاحب سے ہوا تھا لکھتا ہے کہ مشہور
استابلن جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب اشعیا مین باب چالیسوین سے چھاسٹھوین باب تک ممکن
نہین کہ تصنیف اشعیا کی ہو انتہی دیکھو ستائیس باب کتاب اشعیا کے الحاقی ہین اور اسیطرح حال
اور کتب کا سمجھنا چاہیے **فصل** تیسری مقصد دوسرے کے اس امر کے بیان مین کہ ان کتابونکے
نسخون عبری اور یونانی اور لاطینی اور بعض اور قدیم ترجمون مین بھی ایسا خلاف ہے کہ تحریف
کو بعض جا یقینی اور بعض جا مظنون کرتا ہے اور یہان بھی کچھہ تھوڑے سے شواہد لکھتے ہین آتے ہین
ہارنصاحب جلد چوتھی شرح انجیل مین لکھتے ہین کہ ہمارے یہان کتاب استیر درس ٣ باب ١٠ پر ختم
ہوتی ہے اور یونانی اور لاطینی مین دس درس اس باب مین اور چھہ باب اور زائد ہین اور
ان سب کو کلیسہ یونانی اور رومی واجب التسلیم مانتے ہین ٣ درس اخیر باب بیالیسوین کتاب ایوب کا

فصل تیسری

بلکہ بعض

عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ اور ایوب عمر دراز اور پیر سالہ مر گیا فارسیہ ۱۸۳۸ وایوب
پیر و سال خوردہ شدہ وفات یافت عربیہ ۱۸۳۱ وشاخ ایوب وشبع من ایامہ ومات اور ترجمہ
یونانی مین اس ورس کے آخر مین یہہ عبارت زائد ہے لیکن لکہا ہے کہ وہ اون لوگونکے ساتہہ جنکو
خداوند اوٹہاتا ہی پہر اوٹہیگا اور بعد اس جملہ کے ایک نسب نامہ ایوب کا اور کچہہ حال اونکا بطور اختصار
کے مرقوم ہی اور اس تتمہ کو گامٹ اور ہیر درنے جز کتاب الہامی کا واجب التسلیم مانا ہی اور فلو اور
پول ہنشر نے بہی اوسی مانا ہے اور ارجن کے وقت مین بہی اوسکو مانتے تہے اور تہیو دوشن نے بہی
اپنے ترجمہ یونانی مین اس تتمہ کو لکہا ہے مگر اب متاخرین اوسمین شک کرتے ہین تفسیر ہنری اور سکاٹ
مین ہے کہ ظاہرا یہہ تتمہ جعلی ہی گو بیشتر مسیح علیہ السلام سے لکہا گیا ۳ ترجمہ یونانی تہیو دوشن اور ترجمہ
لاطینی مین باب مین ورس ۲۳ و ۲۴ باب ۳ دانیال کے راگ تین لڑکونکا اور آخر اوس کتاب مین تاریخ
سسانہ اور کہانی بل اور ڈریگن کی باب تیرہوان اور چودہوان کرکے مرقوم ہے اور سب ترجمون
انگریزی رومن کاتہلک مین اب تک موجود اور واجب التسلیم ہے ۴ لاطینی اور ترجمہ یونانی کوڈکس
واٹیکانوس مین بعد ورس ۳ کے زبور چودہوین مین اتنی عبارت زائد ہی اونکے گلے کہلے ہوئی قبرین
ہین وے اپنی زبانون سے جہوٹ کہتے ہین اونکی لبون کے اندر کالے سانپونکا زہر ہے اونکے منہہ
لعنت اور کڑواہٹ سے بہرے ہین اونکے پانون خون کرنیکے لئے تیز رو ہین ہلاکی اور اذیت اونکی
راہون مین ہے اور وے آرام کی راہ نہین پہچانتے ہین اونکی آنکہونکے سامنے خدا کا خوف نہین ہے
انتہی اور عبری مین یہہ سب عبارت منضم ہے لیکن جو پولوس مقدس نے اوس عبارت کو باب ۳ نامہ
رومیہ مین ورس ۱۳ سے ۱۸ تک موافق لاطینی اور ترجمہ یونانی کے نقل کی ہے تو ظاہرا اونکے نزدیک
یہہ عبارت واجب التسلیم تہی کہ عبری سے ساقط ہوگئی ہے یا شاید پولوس مقدس نے ترجمہ یونانی مذکور
سے غلطی کہا کر غیر کلام الہی کو کلام سمجہکر اپنے خط مین نقل کیا ہوگا ۵ ورس ۱۶ زبور ۲۲ بیسوین کا
جواب ترجمون ہندیہ اور فارسیہ مین اوسکو ورس ۱۶ از زبور ۲۲ کا کرکے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے
کیونکہ کتون نے مجہہ کو گہیرا ہے شریرونکے گروہ نے میرا احاطہ کیا ہی اونہون نے میرے ہاتہہ اور میرے پانو

غلط اول
غلط دوم
غلط سوم

چہیدے انتہی آور عبری مین جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتہہ میرے مانند شیر کی ہین اور بعضا اہل
کہ اسجا سب پروٹسٹنٹ بہی لاچار ہوکر عبارت عبریکے خراب ہونے کا اقرار کرتے ہین اور سب اپنے ترجمے
موافق لاطینی کے کرتے ہین یہہ بہی حکمت ہو کہ اسکے موافق انکے زعم مین مسیح علیہ السلام پر یہہ خبر خوب سچی کاملک
ہے وگرنہ اونکون غلط ہین جو مشہور ہو چکے ہین اب تک بڑا تصرف ظاہر مین نہین کرتے اور روم مین
تو اول ہی سے سب جا لاطینی کو عبری سے افضل اور معتبر زائد سمجہتے ہین آور بعض علماء مسیحی نے کہا ہے
کہ کاتبون یہود نے یہہ فرق اسلئے کیا ہے تاکہ یہہ عبارت مسیح علیہ السلام کی تکلیف پر صادق نہ آوے
۶ آ درس ۶ زبور چالیسوین کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ذبیحہ اور ہدیہ کو تو
نہین چاہتا تونے میرے کان کہولے جرہاوے خطیت کا تو طالب نہین فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ یہ ذبیحہ
و قربانی راضی نیستی اما گوشہائے مرا کشادہ الخ اور ترجمہ یونانی مین اس جملہ کی جگہہ تونے
میرے کان کہولے یون واقع ہوا ہے تونے میرے لئے ایک بدن طیار کیا اور موافق یونانی کے
ترجمہ عربیہ مین بہی واقع ہے مگر اوسمین زبور ۳۹ مین درس ۸ ہے کر کے اوسکو لکہا ہے
عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ذبیحۃ و قربانا لم تشا ربل جسدًا ہیات لی اور درس ۵ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین پولوس
مقدس بہی اسکو یون نقل کرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک
بدن تیار کیا آور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ فرق غلطی کاتب سے ہوا ہے جونسا مطلب
صحیح ہو انتہی اسجا مفسر ایک کو صحیح اور دوسرے کو غلطی کاتب کے سبب غلط بتلاتا ہے مگر اوسکے
نزدیک تعین نہوسکے اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ عجیب ہے جو ترجمہ یونانی مین
اور درس ۵ باب ۱۰ نامہ عبرانیونکے اندر عوض اس فقرہ کے یون واقع ہوا تونے میرے لئے ایک
بدن طیار کیا انتہی پس اس تفسیر کے موافق ظاہرا غلطی منسوب طرف ترجمہ یونانی اور نامہ عبرانیون
کے ہے ۷ آ درس ۲۸ زبور ایک سو پانچوین مین موافق عبری کے یہہ جملہ ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اونہون نے
اوسکے سخن سے سرکشی نہ کی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ از فرمان او تمرد نکردند فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ و بکلام او مخالفت
نکردند اور یونانی مین یہہ جملہ یون ہے اونہون نے اوسکے سخن سے سرکشی کی دیکہو اول مین نفی

چہٹا شاہد

ساتوان شاہد

اور

اور دوسرے مین اثبات نفیر عبری اور اسکاٹ مین ہے اس فرق کے سبب سے مباحثہ
نے بہت طول پکڑا ہے اور ظاہر ایہہ فرق داخل کرنے حرف نفی یا چھوڑنے اوسکے سے پیدا
ہوا ہے انتہی یعنے یا تو عبری مین غلطی سے حرف نفی کا لکھا گیا یا وہ حرف یونانی مین چھوٹ گیا
دیکھو خود انکے مفسرون نے اسجابات یا نون اپنے گم کرکے لاچار ہوکر اقرار غلطی ایک کا اون
دونون سے کیا ۸ درس پانچوان زبور ۸۱ کا اٹھوین کا موافق عبری کے یون ہے اوسنے یوسف
کے لئے جب وہ زمین مصر کے برابر پہنچا جہان مینے وہ بولی سنی جسے مین نہین سمجھتا تو یہہ دستور
ٹھہرایا اور ترجمہ یونانی مین یہہ کلام جہان مینے وہ بولی سنی جسے مین نہین سمجھتا یون ہے جہان
اوسنے وہ بولی سنی جسے وہ نہ سمجھا اور یہہ ورشنث جو ظاہر مین ٹرادم عبری کا ہیتے مین اسجاکثر
اپنے ترجمون مین موافق یونانی کے لکھتے مین نہ عبری کے یہان بہی اونہون نے لاچار ہوکر عبری کو چھوڑا
ہندیہ ۱۸۴۴ اوسنے یوسف کے لئے جب وہ زمین مصر کے برابر پہنچا جہان اوسنے وہ بولی سنی جسے وہ
نہ سمجھا الخ عربیہ ۱۸۳۱ شہادۃً وضعہا فی یوسف عند خروجہ من ارض مصر وسمع لسانا لم یکن یعرفہ
مگر ترجمون فارسیہ مین ابتک موافق عبری کے ہے فارسیہ ۱۸۳۹ درانجا زبان مجہول را می شنیدم
فارسیہ ۱۸۴۵ من درانجا زبانی راکہ نفہمیدم شنیدم ۹ درس ۱۱۹ زبور ایکسوا نیسوین مین موافق
عبری کے یون ہے گروہ شریرون نے مجھے گہیرا الخ اور موافق یونانی کے یون ہے شریرین
کی جالون نے مجھے گہیرا الخ اور رومن کاتلک سلفاً خلفاً اپنے ترجمون مین موافق یونانی کے لکھتے
آئے مین مگر اسجاپ ورشنث بہی عبری کو چھوڑ کر موافق یونانی کے ترجمہ نہین لکھتے مین ہندیہ ۱۸۴۴
شریرون کی جالون نے مجھے گہیرا الخ فارسیہ ۱۸۳۹ء دامہای عاصیان مرا گرفتہ است الخ فارسیہ
۱۸۴۵ء دستہای شریر ان مرا احاطہ نمودند الخ عربیہ ۱۸۳۱ء حبال الخطاۃ التفت علی الخ
اغلب کہ اسجاپ سبہی بالاتفاق عبارت عبری کو ناپسند کرتے مین ۱۰ درس ۱ باب ۱۸ امثال کا عبری
مین ایسا بے معنی واقع ہوا ہے کہ کچھہ مطلب اوسکا سمجھا نہین جاتا یونانی والون نے انکلون یون
ترجمہ کیا ہے وہ جو دوست سے جدا ہوا چاہتا ہے عذر ڈہونڈتا ہے لیکن وہ ہمیشہ قابل ملامت ہوگا

انتہی اور ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ کا بہی اسکے موافق یون ہی ہے من یرید الابتعاد عن صدیقہ یلتمس حجۃ وفی
کل وقت یکون معیرًا اور بعض نے عبری کے حاشیہ پر ایک عبارت لکہی ہے کہ اوسکے موافق اب
پروٹسٹنٹ اکثر ترجمہ کرتے ہین ہندیہ ۱۸۴۴ مفرد خواہش کی مطابق ڈہونڈہتا ہے اور ہر منصوبہ
مین چہیڑتا ہے فارسیہ ۱۸۳۸ کسیکہ خودرا ممتاز میگرداند بمقتضاے رغبت خود می جوید وخودرا
در ہر نکتہ داخل میکند فارسیہ ۱۸۴۵ مرد متفرد کہ جویاے ہوس (خویشتن) است بر ہر فن مجادلہ
مینماید دیکہو اپنی راے کی موافق انکلون تفسیر کرنا اور اوسکو کلام الہی بتلانا ایک بڑی جرأت
ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اسکا اصل عبری بہت ہی پوشیدہ ہے ۱۱ ورس ۱۴ ۲ باب
یرمیا مین جملہ اخیرہ موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ مین نے اوسے جستجو سے نہین پایا بلکہ اون
بہون پر اور یہہ جملہ یونانی اور سریانی مین یون ہے مینے اوسے کہدے ہوئے سوراخ مین نہین
پایا بلکہ اوپر ہر بلوط کے اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ مین موافق اسکے یون ہے جان مسکینان بیگناہ را
در حفرہ نیافتم بلکہ بر ہر درخت بلوط ۱۲ ورس ۱۵ باب ۱۱ یرمیا کا موافق عبری کے یون ہے گیارہوان شاہد
ہندیہ ۱۸۴۴ میرے گہر مین میرے پیارے کو کیا کام کہ بہت خرابی کرتے ہین اور مقدس گوشت
تجہہ سے گذر جاتا جب تو بدکاری کرتی الخ اور یہہ جملہ مقدس گوشت تجہسے گذر جاتا ترجمہ یونانی
مین یون ہے کیا نمازین اور پاک گوشت تجہہ سے تیرے شرارتین ہٹا دینگے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ع
موافق یونانی کے ہے ہل ان اللحوم المقدسۃ تدفع عنک سیأتک اور ترجمہ لاطینی اور ترجمہ
انگریزی رومن کاتلک کے بہی موافق یونانی کے ہین مگر جو پروٹسٹنٹون کو کچہہ اسکا سے بڑا مطلب نہین بارہوان شاہد
حاصل ہوتا اکثر اپنے ترجمون مین موافق عبری کے لکہتے ہین فارسیہ ۱۸۳۸ وگوشت مقدس
از تو موقوف شد ۱۳ ورس ۳۲ باب ۳۱ یرمیا مین موافق عبری کے ایک جملہ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴
اور اونہون نے میرے اوس عہد کو توڑا باوجودیکہ مین اونکا شوہر تہا اور یونانی مین بجاے تیرہوان شاہد
اسکے باوجودیکہ مین الخ یون ہے اور مین نے اونکا ملاحظہ نکیا دیکہو وہ کہان اور یہہ عبارت
کہان اور پولوس مقدس ورس ۹ باب ۸ نامہ عبرانیون مین موافق یونانی کے اس ورس کو نقلکرتے ہین

ہندیہ ۱۸۴۴ء اور مٹینے اونکا اندیشہ نکیا انتہی ۱۴ ورس ۱۹ باب ۱۴ یرمیا کا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء کیا سبب
کہ تیرے بہادر گرائے گئے وے کہڑے نرہے کیونکہ خداوند نے اونکو اوندہا کیا فارسیہ ۱۸۳۸ء سبب چیست کہ پہلوانان تو محو شدہ قائم نماندند زیرا کہ خداوند
اوراوا ژگون گردانید عربیہ ۱۸۴۳ء لماذا فسد شجعانک لم یقف لان الرب اقلبہ اور ترجمہ یونانی
مین یہہ ورس یون ہے کیون ایپس تیرا پسندیدہ سانڈ تجھہ سے بہاگا کیون وہ کہڑا نہین رہا
اسلئے خداوند نے اوسکو کمزور کیا اور تیرا گروہ بہا گزور اور بے مروت انتہی دیکہو وہ عبارت
کہان اور یہہ عبارت کہان ۱۵ ورس ۱۹ از بور ۸۹ کا موافق ترجمون عبری مروجہ حال کے
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء تو نے رویا مین اپنی مقدس کو فرمایا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء پس در عالم
رویا بعزیز خود تکلم نمودی عربیہ ۱۸۴۳ء حینئذ کلمت نبیک بالوحی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین
ہے کہ سب ترجمون اور بہت نسخون عبری مین یون ہے تو نے اپنی مقدسون کو فرمایا الخ انتہی معلوم
نہین کہ حضرت پادریون نے کس لئے مخالفت سب ترجمون اور بہت نسخون عبری کے کی
ہے کہ جمع کو مفرد لکہتے ہین اور رومن کاتلک اب تک اپنے ترجمون انگریزی مین جمع لکہتے ہین
۱۴ ورس ۳۸ باب ۳۸ کتاب ایوب کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء جب وہ مہر کی مٹی کی مانند
مبدل ہوتی ہے اور سب آراستہ اوٹہہ کہڑا ہوتا ہے فارسیہ ۱۸۳۸ء چون گل از مہر مبدل میشود
وایشان چون در لباس فاخرہ ظاہر ہستند اور ترجمہ یونانی مین یون ہے مٹی لیکے کیا تو نے
بنایا اوسی زندہ پیدایش اور اوسکو قوت بولنے کی دیکر زمین پر رکہا انتہی دیکہو وہ کہان اور
یہہ کہان ایک ان دونون مین مبدل ہوا تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اس ورس نے مفسرون
کو بہت خیال مین ڈالا ہے انتہی ۷ ورس ۹۷ زبور ۹۷ کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء شرمندہ ہوویں
وے سب جو کہودی ہوئے بت پوجتے ہین اور بتون پر پہولتے ہین سارے معبود تم اوسے سجدہ کرو
انتہی اور جملہ اخیرہ یونانی مین یون ہے خدا کے سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین اور موافق
یونانی کے پولوس مقدس ورس ۶ باب ۱ نامہ عبرانیین مین نقل کرتے ہین ہندیہ ۱۸۳۹ء خدا کے
سارے فرشتے اوسکی پرستش کرین شاید پولوس مقدس نے یونانی کو سچا صحیح سمجہا ہوگا

١٨ الف تفسیر منری اور اسکاٹ میں ہے کہ ترجمہ عربیہ میں زبور ۲۲ ۱۸۴۴ء مین بیسوین ورس کے
بعد یہہ جملہ زائد ہے اونہون نے مجکو جو پیارا ہون نگرہ لاش کرکے خارج کر دیا اور اونہون نے
میرے بدنکو میخون سے چہیدا ہے انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر جمانے
کے لئے کیا اچہا یہہ جملہ اپنی طرف سے گہڑکے بڑہا دیا شاید اسی جہت سے مترجم عربی ۱۸۴۴ء والے نے
زبور ۲۳ کو جو ۲۲ ہے ۲۳ کرکے لکہا ہے اس جملے کو گرا دیا ہے ۹ ورس ۱۳ زبور ۷۳ کا عبری میں یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۴ء یقیناً مین نے اپنے دلکو عبث صاف کیا ہوگا الخ تفسیر منری اور اسکاٹ مین ہے کہ اس
ورس کے اول مین یونانی اور اور ترجمون مین اتنی عبارت تب مین نے کہا زائد پائی جاتی ہے
۲۰ ورس ۸ زبور ۷۵ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء خداوند کے ہاتہہ مین پیالہ ہے
جسمین سرخ شراب ہے اور مرکب سے بہرا ہے جسے وہ ڈہالتا ہے اور اوسکی تلچہٹ کو بہی زمین کے
سارے شریر نچوڑ پینگے اور پینگے انتہی اور یونانی مین یون ہے ایک پیالہ تیز شراب کا جو مرکب
سے بہرا ہے ڈالتا ہے اوسی دوسری مین لیکن پہر بہی تلچہٹ اوسکی خالی نہین ہوتی اور تمام شریر
زمین کے اوسکو پینگے ۲۱ ورس ۲۷ زبور ۱۱۸ کا عبری میں یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء خداوند وہ
خدا ہے جسنے ہمکو نور دکہلایا قربانی کو مذبح کے قرنون تک رسیون سے باندہو انتہی اور یہہ جملہ
قربانی کو مذبح کی الخ یونانی مین یون ہے ایک عید ساتہہ موٹی شاخونکے قایم کرو قرنون قربانی
تک انتہی دیکہو وہ عبارت کہان اور یہہ کہان ۲۲ ورس ۸۹ زبور ۱۱۹ کا عبری میں یون ہے
اے خداوند تیرا سخن آسمانو پر سدا ثابت ہے انتہی اور ترجمہ ارامی مین یون ہے تو ہی ہمیشہ کے
لئے اے یہواہ تیرا کلام آسمانون مین ثابت ہے ۲۳ خیالات فیلبس مین ہے کہ ورس چہٹے باب ۹
اشعیا مین موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق لاطینی کے مجہول کا ہے اور اسیطرح باب ۲۳
یرمیا مین اسکا عبری مین مفرد اور لاطینی مین جمع ہے ۲۴ ورس ۵ باب ۴۰ اشعیا کا موافق
عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک ساتہہ دیکہینگے
کہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے او خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب

آدمی

آدمی ایک ہی ساتھ دیکھینگے نجات ہمارے خدا کی کیونکہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے پس دیکھو عبری کے
مین یہ لفظ نجات ہمارے خدا کی غائب ہین ہارسلی صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے حصہ اول آٹھوین
باب مین لکہتے ہین کہ لوقا نے درس ۶ باب ۳ مین موافق یونانی کے لکہا ہے اور بشپ لوتہہ نے اسکو صحیح عبارت
جانکر اپنے ترجمہ مین کتاب اشعیا مین داخل کیا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ بعد لفظ دیکھینگے
کہ یہ لفظ نجات ہمارے خدا کی بڑہانے چاہین دیکھو درس ۱ باب ۲۵ کو اور ترجمہ یونانی کو ۲۵ درس
۱۸ باب کتاب القضات کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور یہودا نے عزہ اور اوسکی
نواحی اور عسقلان اور اوسکی نواحی اور عقرون اور اوسکی نواحی کو لے لیا فارسیہ ۱۸۳۸ء یہودا
غزہ را معہ حوالی آن و اسقلون معہ حوالی او و عقرون معہ حوالی آنرا گرفت عربیہ ۱۸۳۱ء و افتتح یہودا
غزہ وتخومہا وعسقلان وعقرون وحدودہا اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ء اور اور ترجمے انگریزی
اسکے موافق ہین اور ترجمہ یونانی مین یون ہے کہ اگرچہ یہودا نے عزہ اور اوسکی نواحی پر قبضہ
نہین کیا اور نہ عسقلان پر الخ پس دیکھو یونانی صریح ضد عبری کے ہے ۲۶ درس ۵ باب ۱۳
کتاب اول سموئیل مین موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور سموئیل اوٹھا اور جلجال سے
بنیامین کے شہر جبعہ کو چڑہ گیا تب ساول نے اون لوگون کو جو اوس پاس حاضر تھے گنا اور
وے چہہ سو جوان تھے انتہی اور ترجمہ یونانی مین ہے اور سموئیل اوٹھا اور جلجال سے چلا گیا
اور باقی لوگ بعد ساول کے معہ آدمیون لڑائی کے گئے اور جب وے جلجال سے جبعہ مین آئے
تب ساول نے اون لوگونکو الخ پس دیکھو دونون مین کتنا فرق ہے ۲۷ درس ۱۸ باب ۱۴ کتاب
اول سموئیل کا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اوسوقت ساول نے اخی یاہ کو کہا آلاہ
کا صندوق یہان لا کیونکہ الاہ اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تہا فارسیہ ۱۸۳۸ء و ساول
اخیا را فرمود کہ صندوق خدا را درینجا بیار چہ صندوق خدا دران ایام با بنی اسرائیل می بود
ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء موافق فارسیہ کے ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اوسوقت ساول نے
اخی یاہ کو کہا افود لا کیونکہ اوسوقت افود کو وہ بنی اسرائیل کے آگے پہنے ہوئے تہا انتہی

اختلاف پچیسوان ۲۵

اختلاف چھبیسوان ۲۶

اختلاف ستائیسوان ۲۷

اٹہارہوان اختلاف

دیکہو دونون مین کسقدر فرق ہے ۲۸ ورس ۱۰ از بور ۳۴ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۱۰
باگہہ حاجتمند اور بہوکے ہین الخ فارسیہ ۱۸۳۸ شیربچگان محتاج میشوند و فاقہ می کشند الخ اور
یونانی مین یون ہے امیر آدمی فقیر اور بہوکے ہین الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یونانی
کے موافق اور ترجمے بہی ہین اور اوس لفظ مین جسکے معنی شیر ہین اور اوس لفظ مین جسکے معنی
قوی ہین صرف ایک حرف کا فرق ہے ۲۹ ورس ۶ باب ۲ کتاب ۲ سموئیل کا موافق عبری کے یون

انیسوان اختلاف

ہے ہندیہ ۱۸۴۴ سو اوہون نے گہر کے اندر چپکے سے گہسکے گیہون لینے کے بہانے سے اوسکی پانچوین
پسلی مین مارا اور ریکاب اپنے بہائی بعنہ سمیت بہاگ گیا فارسیہ ۱۸۳۹ و ایشان در صحن
خانہ داخل شدند بقصد بردن گندم و اورا بزیر دندہ پنجم زدند و ریکاب با بعنہ برادر خود فرار کرد
اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور اب دیکہو دربان گہر کا گیہون صاف کرتا تہا اور اونگ کر سو گیا
پس ریکاب اور بعنہ دونون بہائی چپکے سے گہر مین گئے الخ یہان بہی ایسا ہی تفاوت ہے تفسیر
ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ بیان یوسیفس کا بہی موافق یونانی کے ہے ۳۰ ورس ۱۶ باب ۲۳

بیسوان اختلاف

کتاب ۲ سلاطین کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۱۷ اور جب یوسیاہ نے نظر پہیری اور
اوسنے پہاڑ پہ قبرین دیکہین تو اوسنے لوگ بہیجکے اونکی ہڈیان نکلوائین اور مذبح پر جلائین اوس
اور اون پہ نجاست ڈالی جیساکہ خداوند نے اوس مرد خدا کی معرفت جسنے اون باتون کی
خبر دی ارشاد کیا تہا انتہی اور ترجمہ یونانی مین اخر اس ورس مین اتنا زائد ہے جب یوربعام
مذبح کے پاس کہڑا تہا اور اوسنے نظر پہیری اور مرد خدا کے جسنے یہ لفظ ارشاد کئے تہے قبر کو دیکہا
انتہی شاید عبری مین یہہ سب اوڑ گیا ہے ۳۱ باب ۱۳ کتاب دوم اخبار الایام مین موافق عبری کے یون

اکیسوان اختلاف

ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۳ اور ابیاہ نے چار لاکہہ جنگی مردون کے لشکر سے جو منتخب جوانمرد تہے جنگ
کے لئے صف باندہی اور یوربعام نے بہی اوسکے مقابلہ مین آٹہہ لاکہہ چنے ہوئے بہادر لوگون
سے جنگ کے لئے صف باندہی ۱۷ اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے بڑے قتال مین اونہین
کاٹ ڈالا سو اسرائیل مین پانچ لاکہہ چنے ہوئے مرد مارے پڑے انتہی فارسیہ ۱۸۳۹ ۳ و ۱۶ و آنجہ

فوج دلاوران برگزیدہ بعدد چہار صد ہزار بہ صف آراستہ یرابعام بہ ہشت صد ہزار کس
ذوی الاقتدار را بمقابل وے آراست ۱۷ و ابیہ با ہمراہان خود ایشان را بقتل عظیم کشت بحدیکہ
پانصد ہزار برگزیدگان اسرائیلی کشتہ گشتند اور ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء اور ترجمہ انگریزی کے
موافق ہین ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول مین فرماتے ہین کہ بہت نسخون لاطینی میں اِن مین
بجاے چار لاکہہ کے چالیس ہزار اور بجاے آٹہہ لاکہہ کے اسی ہزار اور بجاے پانچ لاکہہ کے پچاس ہزار بدلے
جاتے ہین اور اغلب یہہ ہے کہ عدد مندرج انہین نسخون کا سچا ہو دیکہو موافق گمان قوی اِن مفسرونکے سچا عبری محرف ہے اور اس طرح
روایت جاہی اختلاف ہی مثلاً ورس ۲ باب ۸ کتاب اول سلاطین اور ورس ۲ باب ۹ اسی کتاب کا اور ورس باب ۱ کتاب ۲ سلاطین
اور ورس ۲۳ باب ۲۸ کتاب ۲ اخبار الایام اور ورس ۹ باب ۲ کتاب ۲ اخبار الایام اور ورس ۲ باب ۹ امثال
اور ورس ۱۱ باب ۷ نحمیا اور ورس ۲ باب ۱ شعیا کا جو ان سب مین ترجمہ یونانی عبری کے مخالف ہے
اور ورس ۸ باب ۵ کتاب دوم سموئیل کا جو اوسمین ترجمہ کنی کاٹ کا مخالف ہی اور ورس ۲ زبور ۱۶
جو اوسمین ترجمہ چالدیک زبان کا مخالف ہی اور ورس ۶ ۵ زبور ۱۱۹ کا جو اوسمین ترجمہ آرامی کا
اور ورس ۳۳ باب ۴ نحمیا کا جو اوسمین ترجمہ آرامی اور ترجمہ کلارک کا مخالف ہی

## فصل چوتھی

دوسرے مقصد کی اس امر کے بیان مین کہ بعضی روایتین ان کتابون کی صریح اور بعضی انکے
مفسرون یا اور علماء کے اقرار کے موافق غلط ہین اور بعضی روایتون مین ایسا خلاف ہی کہ ظاہر
مین ایک اونمین غلط ٹہری ہی اور ایک تاویل بعید سے کچہہ توافق پیدا کری ہے اور بیان کچہہ کچہہ
ان دونون قسمون کے فسادون سے بیان کیا جاتا ہی ورس ۲ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام
کا موافق عبری کے یون ہی بندیہ ۸۴۲ء احذیاہ بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ فائدہ
۸۴۵ء واحزیاہ ہنگامی کہ آغاز سلطنت نمود چہل و دو سالہ بود الخ ۱۲ اور یہہ صریح غلط ہی
اسلئے کہ اسکے باپ یہورام کی جسکے مرنے کے بعد یہہ تخت سلطنت پہ بیٹھا کل چالیس ۴۰ برس کی عمر
ہوئی ہی لیس یہہ بیٹھا دو برس بڑا اپنے باپ سے کسطرح ہوا باب ۲۱ اوسی کتاب مین ہی بندیہ
۸۴۳ء ۵ یہورام بتیس ۳۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹہہ برس تک یروشالم مین سلطنت

۲۰ وہ تیئیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور آٹھ برس تک سلطنت کرتا رہا الخ اور ورس ۱۷ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین کا یون ہی اور جب کہ وہ سلطنت کرنے لگا تب وسکی عمر تیئیس برس کی تھی اور سینے یروشالم میں آٹھ برس بادشاہت کی انتہی اور ورس ۲۶ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین میں یون ہے وہ بائیس برس کا تھا جب سلطنت پر بیٹھا الخ اور یہہ صحیح معلوم ہوتا ہے ہارنصاحب اپنی تفسیر کی جلد اول میں لکھتے ہیں کہ یہہ غلطی اسلیے ہوئی کہ عبری لوگ حرفون کو ہندسون کی جگہہ لکہا کرتے تھے پس اسجا میم جسکے عدد چالیس ہیں بجاے کاف کے جسکے عدد بیس ہیں غلطی سے لکہا گیا انتہی پس باقرار اس مفسر کے عبری میں اسجا غلطی ہوئی اسیطرح مانا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں بعد اقرار غلطی کاتب کی یون ہے کہ ترجمہ یونانی اور سریانی اور عربی میں بیالیس کی جا بائیس واقع ہیں اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینیٹ میں ذیل ورس ۲۶ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین کی ہے کہ کتاب ۲ اخبار الایام میں بیالیس برس لکہے ہیں لیکن بہت سے پرانے ترجمون میں اسجا بھی بائیس ہیں جیسے اسجا انتہی اور اب او رمترجم بھی اصلاح دیکر بائیس لکہنے لگیں ہیں فارسیہ ۱۸۴۳ع آخر یالوفت جلوس بست ودوسالہ بود الخ دیکہو تحریف اسکو کہتے ہیں ۳ ورس ۴ باب ۸ کتاب اول اخبار الایام میں ہو ہندیہ ۱۸۴۲ع اور داؤد نے اوس سے ایکہزار رتہہ اور سات ہزار سا بہی اور بیس ہزار پیادے اسیر کرلئے الخ فارسیہ ۱۸۳۱ع و داؤد دیکہزار ارابہ و ہفت ہزار سوار و بست ہزار پیادہ از وے دستگیر کرد الخ اور ورس ۴ باب ۸ کتاب دوم سموئیل کا یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸ و داؤد یکہزار ارابہ و ہفت صد سوار و بست ہزار پیادہ از وے دستگیر کرد الخ دیکہو کہان سات سو اور کہان سات ہزار اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۵ میں ہی اسجا عبارت سموئیل میں لفظ ارابہ کا غلطی سے گر گیا ہے ۴ ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام میں سات ہزار اور ورس ۱۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سموئیل میں سات سو لکہے ہیں ہارنصاحب اپنی تفسیر کی جلد اول میں لکھتے ہیں کہ سات ہزار جو ورس ۴ باب ۱۸ اور ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اخبار الایام میں واقع ہیں ٹہیک عدد ہے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ غالبا یہہ فرق اس جہت سے واقع ہوا کہ شمار میں ایک حرف شمار کی جگہہ دوسرا حرف لکہا گیا انتہی بہرحال غلطی مفسرونکے نزدیک مسلم ہے گویا عبارت گمان غالب کے یہہ خطا غریب کاتبون کے سر پہونچا

دوسرا فساد

تیسرا فساد

یعنی عبارت اخبار الایام میں ۳

یعنی ورس ۴ باب ۱۸ کتاب اول اخبار الایام سے ۳ ...

اور

اور پچھلے اختلاف کے دفع کے لئے ترجمون ہندیہ اور فارسیہ مذکورہ بالا مین تحریف ہوئی ہی مگر موافق
اقرار مفسرون کے ابتک ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ مین ویساہی اختلاف ہی درس ۹ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام
کا فہرب ارام من قدام اسرائیل وقتل داود من ارام سبعة الاف مرکب واربعین الف رجل الخ ودرس
۱۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سموئیل کا وقتل داود من ارام سبعمائة مرکب واربعین الف فارس الخ اور ان
دونون درسون مین ایک اختلاف اور بھی ہی کہ ایک مین چالیس ہزار پیادے اور دوسرے مین
چالیس ہزار سوار مین ۴ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین ہی ہندیہ ۱۸۴۲ء ۵ تب یواب نے
لوگون کی حاضری داود کو دی اور سارے اسرائیل گیارہ لاکھ شمشیرزن اور یہودا چار
لاکھ ستر ہزار شمشیرزن تھے ۱۲ تین برس کا کال ہو یا تین مہینے اپنی بیریون کے آگے ہلاک
ہو اور تیرے دشمنون کی تلوار آپڑے یا تین دن خداوند کی تلوار اور ملک مین مری ہو الخ درس ۱۲
اور ترجمون مین یون ہی فارسیہ ۱۸۳۸ء یا سہ سال قحط یا مدت سہ ماہ پیش دشمنان خود کشتہ
گردی الخ فارسیہ ۱۸۴۵ یا سہ سال قحطے الخ عربیہ ۱۸۳۱ اما ثلاثة سنین جوعا الخ اور ترجمہ انگریزی
بھی اسکے موافق ہی آور باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین ہی ہندیہ ۱۸۴۲ آور یواب نے لوگون کے
شمار کی فرد بادشاہ کو دی سو بنی اسرائیل آٹھ لاکھ شمشیرزن بہادر تھے اور بنی یہودا پانچ لاکھ
جنگی تھے ۱۳ سو جاد داود پاس آیا اور اوس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہی تیرے ملک مین سات برس کا
کال پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنون سے بہاگتا پھرے الخ آور یہہ جملہ درس ۱۳ کا تو کیا چاہتا ہے
اور ترجمون مین یون ہی فارسیہ ۱۸۳۸ء آیا ہفت سال قحط درین زمین بر تو نازل گردد الخ فارسیہ ۱۸۴۵
ورود لا بانت قحطے ہفت سالہ واقع شود عربیہ ۱۸۳۱ء اما ان یکون سبعة سنین جوعا لک الخ یہان
دو طرح کا بڑا خلاف ہی اول یہہ کہ موافق اول کے سات برس کا کال اور موافق دوسرے کے
تین برس کا کال پس کہان سات اور کہان تین ایک ان دو سے صریح غلط ہی تفسیر ہنری اور سکاٹ
مین ہی کہ کاتب سے غلطی ہوئی ہوگی انتہی یہان بھی غریب کاتب پہ ملامت پڑی مگر غلطی باقی دوسرا
یہہ کہ ایک مین گیارہ لاکھ بنی اسرائیل اور چار لاکھ ستر ہزار بنی یہودا اور دوسرے مین آٹھ لاکھ بنی اسرائیل

غلط ۷۰

اور پانچ لاکھ بھی ہوا ہین تو دونون مین لاکھون کا فرق ہے ۵ ورس ۱۹ باب ۶ کتاب اول سموئیل
کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور خداوند نے بیت الشمس کے لوگون کو مارا اسلئے کہ
اونہون نے صندوق خدا کو کہول کے دیکہا سو اوسنے پچاس ہزار اور ستر آدمی اون مین سے
مار ڈالے اور حلیہ اخیرہ فارسیہ ۱۸۳۸ء مین یون ہے پنجاہ ہزار و ہفتاد کس از انقوم زد الخ اور آدم کلارک
اپنی تفسیر کی جلد اول مین لکہتے ہین کہ ترجمہ عربی اور سریانی مین پانچ ہزار ستر واقع ہین اور تفسیر
ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ موافق اصل کے یون ہے ستر آدمی دو پچاس ایکہزار آدمی اور موافق گنتی
عرب کے معنی اوسکے ایکہزار دو پچاس اور ستر یعنے گیارہ سو ستر مین پہر اوسی تفسیر مین ہے کہ تعداد مارے
ہوؤنکا اصل مین ایک اولٹے طور پر لکہا ہے اور قطع نظر اسکے کہ ایک چہوٹی سی بستی مین اتنے بہت آدمی
کا خطا کرنا اور مارے جانا بعید ہے سبب ہونے اس معاملے مین بہی شک ہے اور یوسیفس کل تعداد اون
مارے ہوؤنکی ستر لکہتا ہے اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منیٹ مین ہے کہ بشپ پاٹرک کہتا ہے کہ یہہ ترجمہ
صریح غلط ہے اور نقطون کی تبدیل سے واقع ہوا ہے کیونکہ بیت الشمس ایک چہوٹا سا گانو تہا پس عقل سے بعید ہے
کہ اوسمین اتنے باشندے ہون جتنے مارے گئے اور ترجمہ بوچارٹ کا معقول ہے کہ اوسنے بحساب فی ہزار
پچاس آدمی کے ستر آدمی مارے یعنے بیسوان حصہ اور ڈاکٹر واٹرلین اور ہیکلرک یون ترجمہ کرتے
ہین کہ اوسنے پچاس ہزار سے ستر آدمی مارے اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ فقط بیت شمس ہی کے
نہ تہے بلکہ گرد و نواح کے لوگ بہی صندوق کے دیکہنے کو آگئے تہے اور ڈاکٹر وال کہتا ہے کہ یوسیفس نے
کل تعداد مارے ہوؤن کی ستر لکہی ہے اور ڈاکٹر ہیلز کہتا ہے کہ ترجمہ سریانی اور عربی مین پانچ
ہزار ستر آدمی ہین انتہی دیکہو مفسر عیسائی کیا کیا عجیب توجیہین اس غلطی فاحش کے لئے گہڑتے ہین
مگر بحمد للہ کہ موافق اپنی تقریر اور تحریر یوسیفس کی عبارت نسخہ عبری کے نقصان اور غلطی سے خالی نہین

غلط ۷۱

۶ ورس ۲ باب ۱۶ کتاب دوم سلاطین کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اوس وقت وہ بیس برس کا
الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء احاز بوقت جلوس بست سالہ بود الخ عربیہ ۱۸۳۱ء وکان احاز یوم ملک ابن
عشرین سنة الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ غالباً یہان لفظ بیس کا لفظ پچیس کی جا لکہا گیا

اختلاف ثامن

دیکھو ورس ۲ باب ۱۸ اس کتاب کا انتہی یہان بہی موافق گمان غالب کے مفسرون کے نزدیک عبری
محرف ہی کیسے طرح ہوے ورس ۶ باب ۱۲ کتاب القضات مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اوس وقت بیالیس ہزار
افرائیمی قتل کئے گئے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع و دران ہنگام چہل و دو ہزار کس از بنی افرائم کشتہ شدند عربیہ سنہ ۱۸۳۱
وانقتل فی ذلک الوقت من افرائم اثنین واربعین الف اور اسیطرح اور ترجمون مین ہی تقسیم

اختلاف تاسع

ہتہری اور اسکاٹ مین ہی چالیس اور دو ہزار یعنے دو ہزار چالیس انتہی اسکے موافق بجاے دو ہزار
چالیس کی غلطی سے بیالیس ہزار لکہے گئے ۸ ورس ۵ باب ۲۴ کتاب ۲ سلاطین مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع
اور یہویکین جب تخت پر بیٹہا تب اٹہارہ برس کا تہا الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع یہویاقین بوقت جلوس ہجدہ
سالہ بود الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وکان یویاخین یوم ملک ابن ثمانیة عشر سنة الخ اور ورس ۹ باب ۳۶
کتاب ۲ اخبار الایام مین ہی ترجمہ ہندیہ یہویکین آٹھہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع یہو
یاقین بوقت جلوس ہشت سالہ بود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ابن ثمانیة سنین کان یویاخین حین ملک الخ دیکہو کہان

اختلاف عاشر

آٹہہ اور کہان اٹہارہ ایک دہائی کا فرق ہی ۹ ورس ۲۶ باب ۷ کتاب اول سلاطین کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع
اور دل اوسکا چار انگشت کا اور کنارا اوسکا پیالے کے کنارے کی طرح گل اور سوسن دار تہا اور بحر مین
دو ہزار بت کی گنجایش تہی آور حلبہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع دو ہزار بت دران گنجید
فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ع و دو ہزار خم (آب) میگرفت اور ورس ۵ باب ۴ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی ہندیہ

اختلاف حادی عشر

سنہ ۱۸۴۲ع اور بحر مین تین ہزار بت کی گنجایش تہی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع وسہ ہزار بت دران گنجید فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ع وسہ
ہزار خم آب گرفتہ نگاہ میداشت دیکہو کہان دو ہزار بت اور کہان تین ہزار ۱۰ ورس ۱ باب ۱۸
کتاب اول سلاطین مین ہی ایسا ہوا کہ بہت دنون کے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال مین ایلیاہ
پر نازل ہوا کہ جا اور اپنے تئین اخی آب کو دکہا کہ مین زمین پر مینہہ برساؤنگا اور ورس ۲۵ باب ۴
لوقا مین قول جناب مسیح کا یون منقول ہی لیکن مین تمسے سچ کہتا ہون کہ ایلیاہ کے دنون مین جب
ساڑہے تین برس آسمان بند رہا یہانتک کہ ساری زمین مین بڑا کال پڑا الخ اور ورس ۱۷ باب ۵
نامہ یعقوب مین ہی الیاہ ہمارا ہمجنس انسان تہا اوسنے دعا پر دعا کی کہ پانی نہ برسے سو ساڑہے تین برس تک

زمین پر پانی نہ برسا دیکھو یہان انجیل غلط یا محرف ہی یا کتاب سلاطین ۱۱ ورس ۷ باب ۱۵ کتاب
سموئیل مین عبری مین یون ہی ہنڈریہ ۱۸۴۲ء اور بعد چالیس برس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ
کو کہا مجھے پروانگی ہو کہ مین جاؤن اور اپنی نذر کو جو مینے خداوند کے لئے کی ہی حبرون مین
جاکے ادا کرون فارسیہ ۱۸۴۵ء و بعد از انقضائے چہل سال واقع شد کہ ابی شالوم بملک گفت
الخ حالانکہ یہہ غلط ہی اسلئے کہ داؤد علیہ السلام نے کل چالیس ۴۰ برس سلطنت کی ہی جیسا باب
پانچوین اسی کتاب مین ہی ہنڈریہ ۱۸۴۴ء اور داؤد جسوقت کہ سلطنت کرنے لگا اوس وقت تیس ۳۰ برس کا
تہا اور اوسنے چالیس ۴۰ برس سلطنت کی ۵ اوسنے حبرون مین سات برس چہہ مہینے یہوداہ
پر سلطنت کی اور یروشالم مین سارے بنی اسرائیل اور بنی یہوداہ پر تینتیس ۳۳ برس اور اسیطرح
ورس ۱۱ باب ۲ کتاب اول سلاطین اور ورس ۲۷ باب ۲۹ کتاب اول اخبار الایام مین ہی اور یہہ
بغاوت ابی شالوم کی کئی سال جلوس کے بعد ۱۰۶۳ ہوئی تہی تو لازم آتا ہی کہ یہہ بغاوت بعد
وفات داؤد علیہ السلام کے شروع ہوا اور یہہ تو صریح البطلان ہی اسی لئے ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ء اور
۱۸۴۳ء عدم ایسے اصلاح دیکر یون ترجمہ کیا وبعد اربعہ سنہ قال ابشالوم لداؤد الملک انی
اذہب فاکمل نذری امام الرب الذی نذرت للرب بحبرون یعنی بعد چار برس کے ابی سلوم نے
داؤد بادشاہ کو کہا الخ اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ء والی نے اسجا ناتہہ اور بایون گم کرکے چالیس
الا چار مین کچہہ ترجیح نہ دیکہی اور ترجمہ یون کیا و بعد از چہل سال یا چہار سال چنانچہ در عربی
و سریانی نوشتہ شدہ است ابسالوم بادشاہ را گفت کہ التماس آنکہ روانہ شوم و نذرے کہ در حبرون
بنام خداوند در حبرون نمودہ ام ادا نمایم آنس عزیزنے لاچار ہو کر اولا چالیس اور چار مین تردید
کی اور پہر چار کی سند کے لئے اتنا جملہ چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ است اپنی طرف سے
کلام ربانی مین بڑہا دیا   ہارن صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے حصہ اول کے باب آٹھوین مین
لکہتے مین ظاہرا یہہ غلط ہی گو موافق اکثر نسخون مطبوعہ لاطینی اور سٹیوا جینٹ اور چالڈیک کی
ہی کیونکہ داؤد نے صرف چالیس برس سلطنت کی ہی پس اسکے موافق سرکشی ابسلام کی بعد موت داؤد کے

[illegible]

ہوتی ہی اور بعض مفسرون نے اس شبہ کے دفع کرنے کے لئے یہہ تاویل کی کہ تاریخ اوسوقت کی لینی چاہئے کہ جسوقت ہموئیل نے داؤد کو تیل ملا تہا لکن ترجمہ سریانی اور ترجمہ عربی اور اوس ترجمہ لاطینی مین جسکو پوپ سکٹس نے درست کرکے چہپوایا تہا اور تاریخ یوسیفس اور بہت سے نسخون لاطینی مین بجائے چالیس کے چار ہین اور بہت علما کی رای یہہ ہے کہ لفظ اربعیم کا جاے اربع کا لکہا گیا اور ستر ہوتہہ رائٹ نے موافق ترجمہ سریانی کے اپنے ترجمہ مین لکہا ہی انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین قریب قریب ہارن کے ہی لیس موافق رائے ان مفسرون کے اور رائے بہت علما کی اسجا عبری مین غلطی ہی گو غریب کاتب کے سر پر تہوپی جاتی ہی اور ستر ہوتہہ رائٹ نے چالیس کو غلط جانکر چار بنایا ہی اور یوسیفس نے اسحال کو کتاب ساتوین اپنی تاریخ کے نوین باب مین لکہا ہی ۱۲ باب پچیسوین کتاب دوم سلاطین مین ہی ہندیہ ۸ ۱ اور شاہ بابل بنوخذنذر کی سلطنت کے اونیسوین برس کے پانچوین مہینے کے ساتوین دن شاہ بابل کا ایک خادم بنوسرادان جو امیر الامرا تہا یروشالم مین آیا ۲۷ اور یہویکین شاہ یہوداکی اسیری کے سینتیسوین برس کے بارہوین مہینے کے ستائیسوین دن ایسا ہوا کہ بادشاہ بابل مرودک نے اپنی سلطنت کے پہلے ہی سال شاہ یہویکین کو جو قید مین تہا سرفراز کیا انتہی اور سب ترجمے اسکے موافق ہین اور باب باونوین یرمیاہ مین ہی ۱۲ پانچوین مہینے کے دسوین دن جو بابل کے بادشاہ بنوخذنذر کا اونیسوان برس تہا جلوداردن کا سردار بنوسرادان جو بابل کے بادشاہ کی بندگی کرتا تہا یروشالم مین آیا ۳۱ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کی اسیری کی سینتیسوین برس کے بارہوین مہینے کے پچیسوین دن یون ہوا کہ شاہ بابل اویل مرودک نے اپنی جلوس کے پہلے برس یہوداکے بادشاہ یہویقیم کو سرفراز کیا انتہی دیکہو کہان ساتوان اور کہان دسوان اور ستائیسوان دن اور کہان پچیسوان ۱۳ باب دوم عزرا اور باب ساتوان نحمیا کے درمیان ایسا خلاف ہی کہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتا ہی حالانکہ دونون ایک ہی حال شمار مردون بنی اسرائیل کا جو اورشلیم اور ملک یہودیہ مین قید بابل سے چہوٹ کرائے تہے لکہتے ہین اسجا دونو بابون کے

اختلاف اعظم

اختلاف عجیب

ورس مخالفہ سامنے ایک دوسرے کے بدون لحاظ ترتیب کے لکھے جاتے ہیں ہندسہ ۱۸۴۳ع

| ورس | باب دوم عزرا | ورس | باب ہفتم نحمیا |
|---|---|---|---|
| ۵ | بنی ارح سات سو پچہتر | ۱۰ | بنی ارح چھہ سو باون (۶۵۲) |
| ۶ | بنی پخت مواب بنی یشوع اور یواب ہیت دو ہزار آٹھہ سو بارہ (۲۸۱۲) | ۱۱ | بنی پخت مواب بنی یشوع اور یواب مین سی دو ہزار آٹھہ سو اٹھارہ (۲۸۱۸) |
| ۸ | بنی زتو نو سو پینتالیس (۹۴۵) | ۱۳ | بنی زتو آٹھہ سو پینتالیس (۸۴۵) |
| ۱۲ | بنی عزجاد ایک ہزار دو سو بائیس | ۱۷ | بنی عزجاد دو ہزار تین سو بائیس (۲۳۲۲) |
| ۱۳ | بنی ادونقام چھہ سو چہاسٹھہ (۶۶۶) | ۱۸ | بنی ادونقام چھہ سو ستاسٹھہ (۶۶۷) |
| ۱۴ | بنی باعوی دو ہزار چھپن (۲۰۵۶) | ۱۹ | بنی بغوی دو ہزار ستاسٹھہ (۲۰۶۷) |
| ۱۵ | بنی عدین چار سو چون (۴۵۴) | ۲۰ | بنی عدین چھہ سو پچپن (۶۵۵) |
| ۱۷ | بنی باصی تین سو تئیس (۳۲۳) | ۲۳ | بنی بیصی تین سو چوبیس (۳۲۴) |
| ۱۹ | بنی حشوم دو سو تئیس (۲۲۳) | ۲۲ | بنی حشوم تین سو اٹھائیس (۳۲۸) |
| ۲۱ | بنی بیت اللحم ایک سو تئیس (۱۲۳) | ۲۶ | بیت لحم اور نطوفہ کی لوگ ایکسو [illegible] چالیس (۱۸۸) |
| ۲۲ | اہل نطوفہ چھپن (۵۶) | | |
| ۲۸ | بیت ایل اور عی کے لوگ دو سو تئیس (۲۲۳) | ۳۲ | بیت ایل اور عی کے لوگ ایکسو تئیس |
| ۳۳ | لود اور حدید اور اونو کے بیٹے سات سو پچیس (۷۲۵) | ۳۷ | لود اور حدید اور اونو کے بیٹے سات سو اکیس (۷۲۱) |
| ۳۵ | بنی سناعہ تین ہزار چھہ سو تیس (۳۶۳۰) | ۳۸ | بنی سناعہ تین ہزار نو سو تیس (۳۹۳۰) |
| ۴۱ | وے گانیوالے بنی آسف ایکسو اٹھائیس (۱۲۸) | ۴۴ | وے گانیوالے بنی آسف ایکسو اٹھالیس (۱۴۸) |
| ۴۲ | دربان لوگ بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمان بنی عقوب بنی حطیطا بنی شوبی سب ملکی ایکسو انتالیس (۱۳۹) | ۴۵ | وے دربان بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمان بنی عقوب بنی حطیطا بنی سوبی ایکسو اڑتیس (۱۳۸) |
| ۶۰ | بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھہ سو باون (۶۵۲) | ۶۲ | بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھہ سو بیالیس (۶۴۲) |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۶۴ | وہ ساری جماعت ملکے سب ملکی بیالیس ہزار تین سو ساٹھہ تھے سوا اونکے غلامون اور لونڈیونکے جو | ۶۶ | ساری جماعت ملکی بیالیس ہزار تین سو ساٹھہ تھے |
| ۶۵ | سات ہزار تین سو سینتیس تھے اون مین دو سو گانیوالے اور گانیوالیان تہین | ۶۷ | سوا اونکے غلامون اور لونڈیون کی جو سات ہزار تین سو سینتیس تھے اور اونمین دو سو پینتالیس گانیوالے اور گانیوالیان تہین |
| ۶۸ | اور بڑے رئیسون مین سے بعضون نے جب یروشالم مین خداوند کے گھر کو آئے خوشی سے خدا کے مسکن کے لئے کچھہ دیا تاکہ وہ اپنے مکان پر پہر اٹھایا جاوے | ۷۰ | اور بڑے رئیسون کے ہگی مین سے بعضون نے اوسکام کی پونجی کے لئے دیا حاکم نے پونجی مین ایکہزار درہم سونا پچاس پیالے کاہنون کے پانچ سو تیس پیراہن بخشی |
| ۶۹ | اونہون نے اپنے مقدور بہر کام کے لئے پونجی مین کچھہ ڈال دیا سونے کے ستر ہزار درہم اور روپے کی پانچ ہزار منہ اور کاہنونکے سو پیراہن | ۷۱ | اور اور بڑے رئیسون مین سے بعضون نے کام کی پونجی کیلئے بیس ہزار درہم سونا اور دو ہزار دو سو منہ روپا دیا |

یہان اول یہہ قباحت ہی کہ جمع کل آدمیون کی جو ورس ۶۴ کتاب عزرا اور ورس ۶۶ کتاب نحمیا مین ہی سال شمار قوم ہی جمع کرنے سے وتنی ہی پوری نہین آتی بلکہ کم رہتی ہے اور باوجود کمی کے پہر دونون بیان باونون سے میاں لئے کہ عزرا مین جمع کرنے سے ۲۹۸۱۸ ہوتے ہین اور نحمیا مین ۳۱۰۸۹ ہوتے ہین اور برس بہا جلو دوسری قباحت کے ایک اور قباحت ہے کہ سوائے اتفاق جمع کے جو وہ بہی غلط اور اوسمین بہی [illegible] کا اختلاف ہی سب جاورسون دونون باب مین اختلاف ہے اور کتاب عزرا والے نے جو درم سونے کے زائد لکہے ہین اونکو کتاب نحمیا والے نے شاید پیراہنون مین مجرا کیا ہوگا اور یوسیفس ان دونون کے مخالف اپنی تاریخ کی کتاب گیارہوین کے باب اول مین لکہتا ہی جو قید خانہ بابل سے چہوٹکر یروشالم کو آئے بیالیس ہزار چار سو باسٹھہ تھے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل تفسیر باب ۲ عزرا ہی بہت سے فرق اس باب اور باب ساتوین نحمیا مین غلطی کاتبون سے واقع ہوتے ہین اور وقت تیار کرنے ترجمہ انگریزی کے نسخون کا مقابلہ کرکے بہت سے فرق نکالے گئے ہین اور اوجامین ترجمہ یونانی

شرح عبری مین مذکور ہی انتہی ۴ ورس ۱ باب ۶ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع سالی سلطنت کے چہتیسوین برس مین اسرائیل کا بادشاہ الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع و سنہ ۱۸۴۵ع اسکے موافق مین تصنیف ڈوالی اور صریح منافت مین ہے کہ شبہی مشکل مقابلہ کرنے اس ورس سے ورس ۳۳ باب ۱۵ کتاب اول سلاطین کے ساتہہ واقع ہوتی ہے کیونکہ اوس مین مذکور ہے کہ تیسرے سال سلطنت آسا کے بعسا تخت سلطنت پر بیٹہا اور چوبیس برس سلطنت کی پس سال آخر سلطنت بعسا کا موافق چہبیسوین سال جلوسی آسا کے نکلتا ہی اور چہتیسوین سال سلطنت آسا کے تو دس برس پہلے بعسا مر چکا تہا اور اس مشکل کی علمانے دو توجیہین کی ہین اول یہہ کہ یوسیفس سے سند لیکر کہا ہی کہ کاتبون سے عدد مین غلطی ہوئی کہ ۱۶ کو بجائے ۲۶ کے اس ورس مین اور ۳۵ کو بجائے ۲۵ کے ورس ۱۹ باب ۱۵ اسی کتاب اخبار الایام مین لکہہ گئے دوسرے یہہ کہ یہہ سال چہتیسوان منقسم ہوجانے سلطنت بنی اسرائیل کا ہی جو عہد یوربعام مین وقوع اوسکا ہوا تہا نہ سلطنت آسا کا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ ظاہر ایہہ تاریخ غلط ہے اور شرح جو علماء کبار مسیحیون سے ہی کہتا ہے کہ دوسال چہتیسوان منقسم ہوجانے سلطنت کا ہی نہ سلطنت آسا کا (یعنے اوسکو جب سے لینا چاہئیے جب سے کہ ایک سلطنت قوم بنی اسرائیل کی بعد مرنے سلیمان علیہ السلام کے دو سلطنتین بن گئین) کہتا ہون مین کہ موافق دونو تفسیرون کے یقیناً یہان غلطی ہے کسیطرح کہو ۱۵ ورس ۲۶ باب ۴ کتاب ۱ سلاطین مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور سلیمان کے چالیس ہزار اصطبل تہے جہان اوسکی گاڑیونکے گہوڑے بندہے تہے اور بارہ ہزار سوار تہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع و سلیمان چہل ہزار آخور اسپ برائے ارابہ و دوازدہ ہزار سوار داشت عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع وکان لسلیمان اربعین الف مذود ومربط علیہا خیل للمراکب واثنی عشر الف فارس اور ورس ۲۵ باب ۹ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور سلیمان کے چار ہزار تہان گہوڑون اور رتہونکے تہے اور بارہ ہزار سوار الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع و سلیمان برائے اسپہا و ارابہ ہا چہار ہزار آخور و دوازدہ ہزار سوار داشت الخ دیکہو کہان چالیس ہزار اور کہان چار ہزار ایک غلطی ہی اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع والے نے کام کیا کہ تطبیق دینے کے لیے یہان

چوبیسوان فساد

پچیسوان فساد

تحریف کر گیا اور ترجمہ یون کیا کان لسلیمان اربعین الف من الخیل فی الاصطبلات الخ ۱۶
درس ۲۸ باب ۹ کتاب اول سلاطین مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور اوفیر کو گئی اور وہان سے چار سے
بیس قنطار سونا لیکے بادشاہ پاس آئے اور یہہ جملہ وہان سے الخ اور ترجمون مین یون ہی فارسیہ ۱۸۴۱
سنہ ۱۸۴۳ طلا از انجا بہ مقدار چہار صد و بیست قنطار گرفتہ پیش بادشاہ سلیمان رسانیدند عربیہ
وجلبوا من ہناک ذہبا اربعمائۃ وعشرین قنطاراً اتوا بہ سلیمان الملک اور درس ۸ اباب ۸
کتاب دوم اخبار الایام مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور وے سلیمان کے چاکرون کے ساتھہ اوفیر کو گئے
اور وہان سے ساڑہے چار سو قنطار سونا سلیمان بادشاہ کے پاس لائے اور یہہ جملہ اور وہان
سے الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸ و چہار صد و پنجاہ قنطار از انجا آوردہ بنزد بادشاہ
سلیمان رسانیدند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ واخذوا من ثم اربعمائۃ وخمسین قنطاراً من ذہب وجلبوا الی الملک
سلیمان دیکھو اول سے معلوم ہوتا ہی کہ وہان سے چار سو بیس قنطار سونا سلیمان علیہ السلام کے
پاس لائے اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سو پچاس بس دونون مین تیس ۳۰ قنطار کا فرق ہے
۱۶ اباب ۵ کتاب اول سلاطین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ع اور سنہ ۱۸۴۲ع ۱۵ اور سلیمان کے ستر ہزار بار بردار
اور اسی ہزار درخت کاٹنے والے کوہستان مین تھے ۱۶ اور اونکے سوا سلیمان کے تین ہزار تین سو اہلکار
تھے جو اوس کام کے مختار تھے اور اون لوگون پر جو یہہ کام کرتے تھے سردار تھے اور درس ۲ باب ۲ کتاب ۲
اخبار الایام کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور سلیمان نے ستر ہزار بار برداروں اور اسی ہزار پتھر توڑنے
والون کو پہاڑ مین بہیجا اور تین ہزار چھہ سو سردار اونکو اون پر مقرر کیا دیکھو کہ دونون مین تین سو
اہلکار کا فرق ہی ۸ اباب ساتوین کتاب اول سلاطین مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ اور سنہ ۱۸۴۲ع ۱۵ اور
اوسنے پیتل ڈہالکے دو ستون بنائے طول ہر ایک کا اٹھارہ ہاتھہ الخ ۲۱ سو ہیکل کی دہلیز کیلیے ستون
گہڑے گئے الخ اور درس ۱۵ اباب ۳ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور اوسنے گہر کے آگے
پینتیس ۳۵ ہاتھہ لنبی دو ستون بنائے دیکھو دونون طول ستونون مین فرق ہے ۱۹ درس ۲۳ باب ۹
کتاب ۱ سلاطین کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ اور سنہ ۱۸۴۲ع اور اوسکے پانسو اور پچاس عامل تھے جو اوسکے

سارے کارگذاروں کے سردار تھے انتہی اور ورس ۱۰ باب ۸ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہی اور
سلیمان بادشاہ کے دو سو پچاس ۲۵۰ عامل تھے جو لوگون سے کام لیتے تھے ان دونون مین بھی تین
سو کا فرق ہی اور اسیطرح اعداد مین اور جا بھی فرق پایا جاتا ہے اور اسیطرح غلطی نامون مین
عبری نسخے کے اندر کثرت سے پائی جاتی ہی ۲۰ ورس ۱۶ و ۱۹ باب ۸ کتاب دوم سموئیل مین تین جا

**بیسوان فساد**

اور ورس ۱۲ و ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ باب ۸ کتاب اول اخبار الایام مین سات جا ہدرعزر غلطی سے واقع
ہوا ہے حالانکہ ہدرعزر چاہئے جیساکہ ورس ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ باب ۸ کتاب ۲ سموئیل مین
آٹھ جا واقع ہی تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منیٹ مین ذیل شرح ورس ۱۶ باب ۸ دوم سموئیل کے مرقوم ہے
کہ ورس ۳ باب ۸ مین ہدرعزر واقع ہے لیکن جو عبری مین دال اور را شکل مین بہت ہی قریب

**اکیسوان فساد**

ہین تو کاتبون سے غلطی ہو جانی بہت آسان ہے ۲۱ ورس ۱۸ باب ۷ یوشع مین عکن نون کے
ساتھ واقع ہے اور عکر را مہملہ کے ساتھ چاہئے جیساکہ ورس ۷ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام
مین ہے ۲۲ ورس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲ سموئیل مین واشب لبیت واقع ہے اور یسبعام چاہئے

**بائیسوان فساد ۲۲**

جیسا ورس ۱۱ باب ۱۱ کتاب اول اخبار الایام اور ورس ۲ باب ۲۷ اسی کتاب مین ہے ۲۳ ورس

**تئیسوان فساد ۲۳**

۵ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین عمی ایل کی بیٹی بت سوع غلطی سے واقع ہے اور صحیح الیعام کی بیٹی

**چوبیسوان فساد ۲۴**

بت سبع ہے جیسا ورس ۳ باب ۱۱ کتاب دوم سموئیل مین ہے ۲۴ ورس ۲۱ باب ۱۴ کتاب ۲
سلاطین مین غلطی سے عزریاہ ہے اور عزیاہ چاہئے جیسا ورس ۱ باب ۲۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین
واقع ہے ۲۵ ورس ۱۷ باب ۲ کتاب دوم اخبار الایام مین یہواخذ غلطی سے واقع ہے اور اخزیاہ
چاہئے جیسا ورس ۲۴ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول مین
اون فسادون مین جو فساد بیسوین سے فساد چوبیسوین تک نقل ہوئے اقرار غلطی کا کرکے
کہتے ہین اسیطرح اور جا بھی نامون مین غلطی ہے جسکو زائد منظور ہو کتاب ڈاکٹر کنی کاٹ مین
صفحہ ۲۳ سے ۲۶ تک دیکھے اور ایک قاعدہ اس غلطی کے صحیح کرنے کیلئے یون لکھتے ہین کہ
تصحیح ان نامون غلط کی مقدس کتابون کی اور جگہون سے جہان وے نام واقع ہوئے ہین

اور

اور توریت سامری اور ترجمون پرانے اور تاریخ یوسیفس سے کیجاوے انتہی اور اسکے قاعدے کے موافق
مترجمون نے کسی جا تصحیح کی ہے اور کسی جا ویسی ہی غلطی باقی ہے بہرحال غلطی کا عبری کے اندر شک نہین لیکن ہم
کہان تک لکہین ایک اور نمونہ پر ختم کردیتے ہین کہ باب ۱ کتاب اول اخبار الایام اور باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل
کے ملانے سے بہت غلطیان نامون مین پائی جاتی ہین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل تفسیر
باب ۱ کتاب اخبار الایام کے ہے کہ بیلے غلطیان کاتبون سے ہوئی ہین ۱۲ درس ۴ باب ۶۴ شعیا کا
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ کیونکہ قدیم سے انسان نے یہ سنا نہ کسیکے کان تک پہنچا کسیکی انکہون نے
تیرے سوا کوئی خدا نہ دیکہا جو اپنی انتظار کہینچنے والیکے ساتہہ ایسا کچہہ کرے انتہی اور پولوس مقدس
نے اس عبارت کو درس ۹ باب ۲ نامہ اول کرنتہون مین یون نقل کیا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ لیکن جیسا
لکہا ہے کہ خدا نے اپنے چاہنے والون کے لیئے وے چیزین تیار کین جنہین نہ انکہون نے دیکہا نہ کانون
نے سنا اور نہ آدمی کے دل مین آئین انتہی دیکہو وہ کہان اور یہہ کہان تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ
یہہ خیال معقول ہے کہ اسجا عبری مین تبدیل ہوی انتہی ۲۷ درس ۳ باب ۹ اشعیا مین موافق بعض نسخون
عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ تو امت کو زیادہ کرتا اور اونکی خوشی کو افزود کرتا اور موافق بعض نسخون
کے یون ہے تو امت کو زیادہ کرتا ہے اور نہین زیادہ کرتا اونکی خوشی کو الخ عربیہ ۱۸۳۱ اکثرت الشعب
ولم تعظم الفرح الخ دیکہو بعض مین یقینا سہواً یا قصداً غلطی ہے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین نسخہ اول
کو قوی کہا ہے ۳۸ درس ۱۰ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور اوسکی (یعنی یہویکین کے)
بہائی صدقیاہ کو یہودا اور یروشالم پر مسلط کیا فارسیہ ۱۸۳۸ صدقیا برادر وے را بادشاہ یہودا
و اورشلیم گردانید حالانکہ یہہ غلط ہے کیونکہ صدقیا چچا یہویکین کا تہا نہ بہائی اسی لئے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ اور اونکے
نے چچا لکہا اور ترجمہ یون کیا و ملک صدقیا عمہ علی یہودا و اورشلیم اور موافق عربی کے ترجمہ انگریزی رومن
کاتلک مین بہی چچا کرکے لکہا ہے وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کی جو ۱۸۴۱ مین ڈبلن مین چہپی
ہے صفحہ ۷ مین لکہتا ہے کہ درس ۷ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین مین نسخہ عبری مین صدقیاہ کو بہائی
یہویکین کا لکہا ہے اور جو یہہ غلط تہا تو ترجمہ یونانی اور اور ترجمون مین اسکو بدلکر چچا لکہا گیا انتہی ملخصاً

بیان اختلاف [illegible]

بیان اختلاف [illegible]

بیان اختلاف [illegible]

۳ درس ۱۹ باب ۸ ۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ کیونکہ خداوند نے شاہ اسرائیل آخز کے سبب یہودا کو گہٹایا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ زیراکہ خداوند بسبب احاز پادشاہ اسرائیل یہودا را پست گردانید الخ حالانکہ یہہ غلط ہے اسلئے کہ وہ بادشاہ یہودا تہا نہ بادشاہ بنی اسرائیل کا اسلئے ترجمہ یونانی اور لاطینی مین اوسکو اصلاح دیکر پادشاہ یہودا لکہا گیا ہے اور انکو موافق ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ والے نے بہی اپنی ترجمے مین یون لکہا وکان الرب قد اذل یہودا بسبب آحاز ملک یہودا الخ وارد صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۱۷ مین لکہتا ہے اور یہہ جہوٹ ہے اور پروٹسٹنٹون نے بہی اپنے بعضے ترجمون پہلے مین موافق یونانی اور لاطینی کے شاہ یہودا لکہا ہے جیسا سچ ہی مگر پہر اونہون نے اپنی بیبل منطبعہ ۱۸۰۹ اور ترجمہ اخیرہ مین جان بوجہہ کر پہر اوسی جہوٹ کی پیروی کی اور اوس امر کو خفیف جانکر رجوع کرنا طرف لاطینی کی مناسب نسمجہا انتہی اور درس ۹ باب ۲ اور درس ۱ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام کی اس غلطی کے شاہد ہین ۱۲۴ درس ۱ باب ۳ ملاکیا کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ دیکہو مین اپنے رسول کو بہیجون گا اور وہ میرے آگے رستا بناویگا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ اینک رسول خود را میفرستم تا راہ را پیش روی من آراستہ کند الخ فارسیہ ۱۸۴۵ اینک رسول خود را خواہم فرستاد و او در برابرم راہ را آمادہ خواہد ساخت الخ اور درس ۱۰ باب ۱۱ متی مین اسکو یون نقل کیا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ دیکہو مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیرے آگے راہ درست کریگا فارسیہ ۱۸۴۶ اینک من رسول خود را پیش روی تو میفرستم کہ راہ ترا در پیش روی تو درست نماید اور درس ۲ باب ۱ مرقس مین یون منقول ہوا ہے دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون وہ راہ کو تیرے سامنے درست کریگا اور درس ۲۷ باب ۷ لوقا مین ہے دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیری راہ کو تیرے آگے درست کریگا ہارن صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر مین حاشیہ کے اندر لکہتے ہین کہ ڈاکٹر ریڈلف کہتا ہے کہ یہہ حوالہ عبری اور تمام پرانے ترجمون سے دو طور پر مخالفت رکہتا ہے ایک یہہ کہ لفظ تیرے آگے اس جگہ مین اپنا رسول الخ زائد ہے دوسرے یہہ کہ بجاے اس لفظ کے وہ میرے آگے رستا الخ یہہ لفظ وہ تیرے آگے الخ واقع ہوا ہے اور

اس فرق کا آسان بیان نہین ہوسکتا سوائے اسکے کہ پرانے نسخون مین کچھہ خرابی واقع ہوئی
ہے انتہی دیکھو اسجا انجیل کے بچانے کے لئے مسیحیون نے سبب فرق کا یہہ کہا کہ نسخون پرانے مین
کیا عبری اور کیا ترجمے تحریف ہوئی اور نقل نویسون انجیلون مین بہی کچھہ کچھہ خلاف ہے اور لوقا مین
جملہ اخیرہ کے اندر مخالف دونون انجیلون کی زیادت ہے تو انمین بہی یہی سبب ہوگا ۳۱ ورس ۲
باب ۵ میکا کا عبری مین یون ہے بندیہ ۱۸۴۳ء پر اے بیت لحم افراتہ باوجودیکہ تو یہوداہ کے ہزارون
مین چہوٹا ہے تو بہی تجہہ مین سے میرے لئے وہ شخص نکلیگا جو اسرائیل مین حکومت کریگا اور اوسکا نکلنا
قدیم سے ایام الازل سے ہے فارسی ۱۸۳۸ء اما تو اے بیت لحم افراتہ باوجودانکہ درمیان ہزاران یہودا کوچک
لیکن از تو انکسی برای من خواہد برآمد کہ در اسرائیل حکومت ورزد کہ برآمدن او از قدیم الایام ملکہ
از ازل می بود آور یہہ عبارت ورس ۶ باب ۲ متی مین یون منقول ہوئی ہے بندیہ ۱۸۴۷ء اے
یہوداکی بیت لحم تو یہوداکے سردارون مین چہوٹا نہین کیونکہ تجہہ سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم
اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی دیکہو وہ کہان اور یہہ کہان ۳۲ زبور ۱۶ مین ہے بندیہ ۱۸۴۳ء
۸ میری نگاہ ہمیشہ خداوند پر ہے کیونکہ وہ میری دہنی ہاتہہ ہے مجہہ کو کبہی لغزش نہوگی ۹ سو میرا
دل خوش ہے اور میری شوکت شاد ہے میرا جسم بہی توکل مین چین کریگا ۱۰ اکہ تو میری جان کو پاتال
مین رہنے نہ دیگا اور تو اپنی مقدس کو سڑنے نہ دیگا ۱۱ تو مجہکو زندگانی کی راہ دکہلا دیگا تیرے حضور مین
خوشیون سے سیری ہے تیرے دہنے ہاتہہ ابد تک عشرتین ہین انتہی اور اس عبارت کو باب ۲ اعمال
مین یون نقل کیا ہے بندیہ ۱۸۴۳ء ۲۵ اسلیئے کہ داود اوسکے حق مین کہتا ہے کہ مینے خداوند کو سدا
میرے سامنے ہی نظر کی کہ وہ میری دہنی طرف ہے تاکہ مین نہ ٹلون ۲۶ اسی سبب میرا دل خوش ہے
اور میری زبان نہال ہے بلکہ میرا بدن بہی امید مین چین کریگا ۲۷ کہ تو میری جان کو عالم غیب مین نہ چہوڑیگا
نہ اپنے قدوس کو سڑنے دیگا تو نے مجہے زندگی کی راہ بتائین ۲۸ تو مجہے اپنے دیدار سے خوشی سے
بہر دیگا انتہی دیکہو کہان وہ عبارت اور کہان یہہ ۳ زبور چالیسوین مین ہے بندیہ ۱۸۴۳ء
۶ ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کہول دیئے اور خطیت کا تو طالب نہین تب مین

کہا دیکہو مین آتا ہون کتاب کے ورقون مین میرے حق مین یہہ لکہا ہے ۱۸ اے میرے خدا مین تیری رضا مندی بجالانے پر خوش ہون تیری شریعت میرے دل کے بیچ ہے انتہی اور اس عبارت کو پولوس مقدس باب دسوین نامہ عبرانیون مین یون نقل کرتے ہین ہندیہ ۱۸۴۵ء ۵ قربانی اور نذر کو تونے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور اون قربانیون سے جو گناہ کے لئے ہے تو راضی نہوا ۷ تب مینے کہا کہ دیکہہ مین آتا ہون میری بابت کتاب کے دفتر مین لکہا ہے تاکہ اے خدا تیری مرضی بجالاؤن انتہی دیکہو وہ عبارت کہان اور یہہ عبارت کہان ۳۴ باب ۹ عاموص مین ہے ۱۱ مین اوسی دن مین داؤد کی گرے ہوئے مسکن کو کہڑا کرونگا اور اوسکی دراڑون کو بند کرونگا اور مین اوسکی شکست ریخ کو پہر بناؤنگا اور اگلے زمانے کی مانند تعمیر کرونگا ۱۲ تاکہ وے ادوم کے باقی لوگونکو اور ساری قومونکو جن پر میرا نام کہا جاتا ہے اپنی میراث مین لے لیوین خداوند جو اسکام کا کرنے ہارا ہے فرماتا ہے انتہی اور اس عبارت کو باب ۱۵ اعمال مین یون نقل کیا ہے ۱۶ خداوند جو یہہ سب کرتا ہے یون فرماتا ہے کہ بعد اسکے مین پہر آؤنگا اور داؤد کے گرے ہوئے ڈیرے کو بناؤنگا ۱۷ اور اوسکے ٹوٹے ہوئے کی درست کرکے اوسے پہر کہڑا کرونگا کہ باقی آدمی اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین انتہی دیکہو ان دونون مین کتنا فرق ہے اور علمائے محققین عیسائی ان فسادون مین جو ۳۰ سے فساد ۳۴ تک منقول ہوئے عبری کی عبارت کو کہتے ہین کہ بدل گئی ہارن صاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکہتے ہین کہ ان فقرات مفصلہ ذیل مین عبری معلوم ہوتی ہے کہ خراب کی گئی ورس ۱ باب ۳ ملاکیا ورس ۲ باب ۵ میکا ورس ۸ ہسی ۱۱ تک زبور ۱۶ کا ورس ۱۱ و ۱۲ باب ۹ عاموص ۶ تا ۸ زبور ۴۰ ورس ۴ زبور ۱۱۰ انتہی دیکہوان جسے مضمون مین موافق اقرار اس بڑے مفسر کے عبری محرف ہے اور محرف ہونا زبور ۱۱۰ کا بہی اس مفسر کے کلام سے معلوم ہوا گو ہمکو ترجمون ہندیہ اور فارسیہ اور عربیہ اور انگریزیہ مین کچہہ بڑا فرق معلوم نہین ہوتا مگر اقرار اس مفسر کا کافی ہے غالباً مترجمون نے اصلاح دی ہوگی بس یہہ ایک موضع فساد کا اور ہے ۳۵ وارد صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۱۷ مین لکہتے ہین کہ عیسائیون

یون ہے کہ اوسنے جنا غزوبہ اوسکی بی بی اور دریعت اور اس کلام کو جو بے معنی ہے
کوئی مترجم بسبل یون ترجمہ کرتا ہے کہ اوسنے جنا غزوبہ کو اپنی بی بی دریعت سے اور
کوئی یون کہ اوسنے جنا دریعت کو اپنی بی بی غزوبہ سے انتہی کہتا ہون ہین یہا عبارت
ورس ۱۸ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین واقع ہے اور غریب مترجم کیا کرین کہ
اسکا اصل عبری کسی طور رہا تو ایسی خراب ہے کہ ترجمہ اٹکلون کرنا پڑتا ہے پس کوئی کچھہ
اور کوئی کچھہ کہتا ہے اور ایسا ہی ابتک ترجمون مین وہ حیرانی باقی ہے کہ ہر کوئی
اپنی ہی کہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور حصرون کے بیٹے کالیب نے اپنی جورو غزوبہ سے
اور دریعت سے اولاد پائی اور غزوبہ کے بیٹے یہہ ہین یسر اور سوباب اور اردون
فارسیہ ۱۸۳۸ واز کالیب بن حصرون عزوبہ زنش و یریعوث بار ور گردیدند و پسران
وے اینند یسر و سوباب و اردون ان دونون مین اگرچہ مخالفت ہے مگر دونون سے
معلوم ہوتا ہے کہ غزوبہ اور دریعت یا یریعوث دونو جورو ان کالیب کی ہین اور ترجمہ
انگریزیہ مہری موافق فارسیہ مذکورہ کا ہے فارسیہ ۱۸۴۵ و کالیب بن حصرون از زوجہ اش عزوباہ
پسران تولید نمود کہ اینہا یاشند یہ یعوث و یلیشر و شوباب و اردون اسکی موافق یریعوث بیٹا
ہے نہ جورو عربیہ ۱۸۳۱ و کالیب بن حصرون اخذ امراۃ اسمہا عزوباہ و اولد منہا یریعوث
و اولادہا یاشر و شوباب و اردون اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ غزوبا جورو ہے مگر ظاہر
عبارت اس بات کو چاہتی ہے کہ یریعوث بیٹی کالیب کی ہو اور ضمیر مونث کی راجع طرف
یریعوث کی ہو اور یاشر اور شوباب اور اردون نواسے کالیب کے ٹہرتے ہین نہ
بیٹے اور ترجمہ انگریزی رومن کاتلک کے عربی کے موافق ہین باب ۲۳ پانچوین اور چھٹی
کتاب دوم سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ داؤد علیہ السلام صندوق خدا کو بعد لڑائی فلسطیون
کے لائے تھے اور باب ۱۳ اور ۱۴ کتاب اول اخبار الایام سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اوس
لڑائی کے پس ایک ان سے غیر صحیح ہے ۳ ورس ۷ باب ۷ کتاب اول اخبار الایام مین ہے

فارسیہ ۱۲ اولاد بنیامین بلع وبکر ویدیعابیل سے کسی ورباب میں ہے آنا بنیامین پدر بلع نخست
زادہ دوم اسبیل سیوم اجرح چہارم نوحہ پنجم رافا اور باب ۴۶ پیدایش میں ہے بندیہ ۱۲
۲۱ اور بنی بنیامین بلع اور بکر اور اشبیل اور جیرہ اور نعمان اور راخیہ اور روش اور مفیم اور
جیم اور ارد تہے بنی راحیل ہیں دیکھو اون تا موں میں خلاف بہر عدد میں بہت ہی اختلاف
ہے اول سے تین دوم سے پانچ سیوم سے دس سمجھے جاتے ہیں پس ایک صحیح اور دو غلط ہونگے
غالبا اخبار الایام غلط ہو جو خدا اوسکے دو کلاموں میں خلاف ہے باب ۳۶ ورس ۹ کتاب ۲
اخبار الایام میں ہے بندیہ ۱۲ ۵ یہویقیم پچیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور گیارہ برس
یروشلم میں سلطنت کی الخ ۶ اوسپر شاہ بابل بنوخذنذر چڑہ آیا اور اوسے بیڑیوں سے باندہکر بابل میں لیگیا
انتہی اور یہہ بہی کچہ نہیں اسلیئے کہ بنوخذنذر کا یہویاقیم کو قید کرکے بابل میں لیجانا ثابت
نہیں یوسیفس جو عیسائیوں کے نزدیک بڑا مورخ معتبر ہے اپنی تاریخ کی دسوین کتاب کے چھٹے باب
میں لکھتا ہے کہ چوتہے برس سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر بادشاہ بابل کا ہوا پہر لکھتا ہے کہ
سلطنت یہویاقیم کے آٹہویں برس بخت نصر بڑے لشکر جرار سے یہود پر چڑہ آیا اور یہویاقیم
کو دہمکایا یہویاقیم نے خراج اپنے ذمہ مقرر کرلیا مگر تیسرے سال میں مصریوں کی امید پر خراج
دینے سے انکار کیا مگر وہ اوسکی امید نہ برآئی اور بادشاہ بابل لشکر جرار سے چڑہ آیا اور شہر کو
بدون لڑائی کے لیلیا اور اندر شہر کے داخل ہوکے جوانوں نوعمر کو مارا اور یہویاقیم کو
قتل کرکے لاش اوسکی کو باہر دیوار شہر پناہ کے پہنکوادیا اور دفن کرنے ندیا اور یہویاکین اوسکے
بیٹے کو بادشاہ کیا اور تین ہزار ۳۰۰۰ آدمیوں کو پکڑکے لیگیا اور انہیں اسیروں میں حزقیل پیغمبر بہی تہے
انتہی ملخصا پس اسمیں صاف مرقوم ہے کہ یہویاقیم اورشلیم میں مقتول ہوا اور لاش اوسکی
باہر شہر پناہ کے پہینکی گئی ۳۹ ورس ۳۴ باب ۱۹ کتاب یشوع میں عبری میں یہہ کلام پایا جاتا
ہے بندیہ ۱۲ ۳۴ اور بنی یہودا کی سرحد میں یردن پر سے مشرق کی سمت جا ملی انتہی اور ظاہرا یہہ غلط
ہے اسلیئے کہ بنی یہودا کی زمین بہت دور جانب جنوب کے تہی اور ترجمہ یونانی میں یہہ کلام نہیں

چالیسون فساد

پایا جاتا ۴۰ ورس ۱۴ ا باب ۱۸ یوشع مین حد غربی کا بیان یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور حد وہان سے
گذر کے اوس پہاڑ پاس جو بیت حوران کے جنوب کو ہے جاکے بحر کے ساحل تک پہنچی الخ اور یہہ بھی
صحیح نہین اسلئے کہ اوس حد مین سمندر کا ساحل نہ تہا تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ یقیناً حد
بنی بنیامین مین سمندر کا ساحل یا قریب اوسکا نہ تہا اسلئے یہہ خیال کیا جاوے کہ جس عبری لفظ کا

اکتالیسون فساد

ترجمہ سمندر کیا ہے اوسکے معنے مغرب کے ہین انتہی کہتا ہون مین کہ کسی ترجمہ مین یہہ معنی نکلنے
مین نہین آئے پس سب ترجم اس تفسیر کے موافق لائق الزام ہین ۴۱ باب ۲۴ کتاب یوشع مین عبرانی
یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ء او بعد اسکے یسوع نے سارے بنی اسرائیل کے اسباط کو سکم مین جمع کیا

بیالیسون فساد

الخ ۲۵ سو یسوع نے اوس روز لوگون سے عہد کیا اور اونکے لئے سکم مین ایک رسم اور دستور مقرر کیا
انتہی لفظ سکم اسجا صحیح نہین شیلو چاہئے اسی لئے ترجمہ یونانی مین شیلو لکہا ہے ۴۲ ورس
۵ باب ۱۳ کتاب سموئیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور فلستی بہی بنی اسرائیل سے لڑنے کو جمع ہوئے
تیس ہزار ۳۰۰۰۰ تو اونکی رتہین تہین الخ بعض علما نے لفظ تیس ہزار ۳۰۰۰۰ کو اسجا غلطی اور سہو کاتب پر حمل کیا ہے
اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ لشب پاٹرک اور ڈاکتر ولز لکہتے ہین کہ یہہ عدد عجیب
معلوم ہوتا ہے اور ترجمہ عربی اور سریانی مین تین ہزار بجائے تیس ہزار ۳۰۰۰۰ کے ہین اور پہر بہی یہہ

تینتالیسون فساد

خیال کرنا چاہئے کہ اسقدر رتہون مین ہر قسم کی گاڑیان داخل ہین انتہی ۴۳ باب ۴ کتاب ۲
اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء ۳ اور گرداگرد اوسکے کنارے کے نیچے بیلونکی مورتین بنائین
جو اوسکے دس ہاتہ کی دور مین گرداگرد تہین اور اوس بحر کو چارون طرف سے گہیرے تہین الخ ۴
اور بحر بارہ بیلون پر رکہا گیا الخ اور باب ۷ کتاب ۱ سلاطین مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء ۲۴ اور گرداگرد
اوسکے کنارے کے نیچے گانٹہین بنائین گہیر اوسکا دس ہاتہ کا گرداگرد بحر سے لگا ہوا گانٹہونکی دو
قطارین خوب ڈہالتی ہوئین ۲۵ اور بحر بارہ بیلون پر رکہا گیا انتہی پس لفظ گانٹہون کا
دو جا ورس ۲۴ باب ۷ سلاطین مین غلطی سے بجائے بیلون کے لکہا گیا ہے اور ورس ۲۵ اوس باب کا
اور عبارت اخبار الایام کی اس غلطی کی شاہد ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ فرق اسجا بدل جانے

حزقون سے ہوا ہے انتہی ۴۴ ورس ۳ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء
اور اوسنے اون لوگون کو جو اوسمین تہے باہر نکال کے آرون اور لوہے کے ہلون سے اور
کلہاڑون سے کاٹ ڈالا اور ورس ۳۱ باب بارہ ۱۲ کتاب ۲ سموئیل کا یون ہے اور اوسنے
اون لوگون کو جو شہر مین تہے باہر نکال کے آرون اور لوہے کے ہلون اور کلہاڑون سے
محنت کروائی اور انہین اینٹونکی جلنے پزاوے مین ڈال دیا انتہی دیکہو کہان کاٹ ڈالا
اور کہان محنت کروائی ایک ان دو سے غلط ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول مین
عبارت کتاب ۲ سموئیل کو صحیح ٹہرا کے کہتے ہین کہ عبارت کتاب اخبار الایام کو موافق اوسکے
بنانا چاہیے ۴۵ ورس ۲ باب ۱۳ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اوسنے (یعنی
ابیاہ نے) یروشالم مین تین برس بادشاہت کی اوسکی ماں کا نام میکایاہ تہا جو اوریل جبعاتی کی بیٹی
تہی الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ء مین یون ہے و نام مادر وے میکایہ دختر اوریل
از جبعہ بود الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء و اسم مادرش میکایاہ دختر اوریئیل از جبعاہ بود اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ ابیا کی ماں میکایا اوریئیل کی بیٹی تہی حالانکہ ورس ۲۰ باب ۱۱ اوس کتاب کا یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ء اوسکے پیچہے اوسنے ابی سلوم کی بیٹی معکہ کو بیاہ کیا جو اوسکے لئے ابیاہ اور عتی اور
زیزا اور سلومیت کو جنی فارسیہ ۱۸۳۸ء بعد از ان معکہ دختر ابسلام را گرفت کہ او ابیہ و عتای
و زیزا و سلومیت را برائے وے زائید اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابیا کی ماں معکہ بیٹی
ابسلام کی تہی مگر طرفہ یہہ ہے کہ ورس ۲۷ باب ۱۴ کتاب ۲ سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
بیٹی ابسلام کی معکہ نہ تہی اور عبارت اوس ورس کی یون ہے سوا ابی سلوم کے وہان تین بیٹے پیدا
ہوئی اور ایک بیٹی جسکا نام تمر تہا وہ بہت خوبصورت تہی انتہی پس تینون جا مین اختلاف ہے
۴۶ ورس ۹ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور اوسنے اخذیاہ کو ڈہونڈہا
اور اونہون نے اوسے پکڑا جبکہ وہ سمرون مین چہپا تہا اور اوسے یاہو پاس لائے اور
اونہون نے اوسے قتل کرکے گاڑا الخ اور باب نوین کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۲۷ اور جب

اختلاف ۹
اختلاف ۱۰
غلط ۲۷
اختلاف ۱۱

شاہ یہوداخزیاہ نے یہہ دیکہا تو وہ باغیچہ باغ کی راہ سے نکل بہاگا اور یاہو نے اوسکا
پیچہا کیا اور کہا کہ اوسے بہی گاڑی ہی مین مارلو چنانچہ اونہون نے اوسے جور کے رستے مین
جو جبلعام کے متصل ہے مارا اور وہ بہاگ کے مجدون مین آیا اور وہان مرگیا ۲۸- اور اوسکے
خادم اوسکو گاڑی مین ڈالکے یروشالم مین لیگئے اور اوسے اوسکی قبر مین داؤد کے شہر مین
اوسکے باپ دادون کے ساتہہ گاڑا انتہی اول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سمرون مین چہپا تہا
اور وہان سے اوسکو گرفتار کرکے یاہو کے پاس لاکے قتل کرکے گاڑ دیا تہا اور دوسری سے واضح
ہے کہ وہ راہ مین زخمی ہوکر بہاگا اور مجدو مین آکر مرا اور وہان سے اوسکے نوکرون نے
اوسکو یروشالم مین لاکر گاڑا پس دونون مین خلاف ہے ۴۷ ورس ۳۹ باب ۹ کتاب اول
اخبار الایام مین ہے بندیہ ۱۸۴۴ء اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساول پیدا ہوا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام نیر ہے اور ورس ۱ باب ۹ کتاب سموئیل مین ہے فارسیہ ۱۸۴۵
مردے بود از بنیامینیان کہ اسمش قیس پسر ابی ایل پسر صرور پسر بکورت پسر افیح مرد یامینی کہ صاحب
دولت بود و بندیہ ۱۸۴۴ اب بنی یمین کا ایک شخص تہا جسکا نام قیس جو افیح کے بیٹے بکورت کے
بیٹے فرور کے بیٹے ابی ایل کا بیٹا تہا الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام ابی ایل تہا اور
باب ۱۴ اس کتاب سموئیل مین ہے ۵۰- اور اوسکی فوج کے رئیس کا نام ابی نیر تہا جو ساول کے چچا
نیر کا بیٹا تہا ۵۱- اور ساول کے باپ کا نام قیس تہا اور ابی نیر کا باپ نیر ابی ایل کا بیٹا تہا انتہی اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ ابی ایل قیس کا دادا ہے پس تینون مین مخالفت ہے ۴۸ ورس ۱۳ باب ۲۴
کتاب ۲ سلاطین مین ہے اور خداوند کے گہر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو شاہ کے قصر
مین تہا اور اون رہی طلائی برتنون کو جو شاہ اسرائیل سلیمان نے خداوند کے گہر کے لئے
بنائے تہے لے گیا انتہی اور ورس ۱۵ باب ۲۵ کتاب مذکور مین ہے اور انگیٹہیان اور پیالے
اور سب کچہہ جو سونے روپے کا تہا سو امیر الامرا لے گیا فارسیہ ۱۸۴۵ و مجمردان ہا و لنگریہا آنچہ
از طلا بود طلایش را و آنچہ کہ از نقرہ بود نقرہ اش را سردار لشکر خاص برداشت پس جس صورتین کہ

اختلاف سینتالیسوان

اختلاف اڑتالیسوان

بخت نصر سب برتن طلائی ہیکل کے لے گیا تہا پہر اوسکا سپہ سالار کہا کہ سب برتن طلائی اور نقرہ
لے گیا ۹۴ باب ۹ کتاب القضات مین ہے آور وہ عفرہ مین اپنے باپ کے گہر گیا اور اوسنے
یرو بعل کے ستر بیٹون کو جو اوسکے بہائی تہے ایک پتہر پر قتل کیا مگر یرو بعل کا چہوٹا بیٹا یوتام
بچ رہا اسلئے کہ وہ چہپ گیا ۱۸۔ اور تمنے آج میرے باپ کے گہر آنے پر خروج کیا اور اوسکے ستر بیٹے
ایک پتہر پر قتل کئے اور اوسکے بیٹے ابیملک کو جو لونڈی بچہ ہے سارے سکم کا بادشاہ کیا اسلئے
کہ وہ تمہارا بہائی ہے ۵۶۔ اور خدا نے اسطرح سے ابی ملک کی اوس شرارت کو جو اوسنے اپنے
ستر بہائیون کو مار کے اپنے باپ سے کی تہی اوسپر پہیرا انتہی ورس ۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ
ستر بیٹے سے یوتام بچ رہا تہا اور دونون ورسون اخیر سے معلوم ہوتا ہے کہ سب ستر کے ستر مارے
گئے تہے اور جاننا چاہئے کہ یرو بعل کی بی بی سے کل ستر ہی بیٹے تہے اور لونڈی سے ایک
جسکا نام ابی ملک تہا جو قاتل اونکا ہے جیسا ورس ۳۰ و ۳۱ باب ۸ سے ظاہر ہے ۵۰ ورس ۵
باب ۱۸ کتاب ۲ سلاطین کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور اوسنے (یعنی حزقیاہ کی) خداوند اسرائیل کے
خدا پر توکل کیا ایسا کہ بعد اوسکے یہودا کے سب بادشاہون مین ویسا ایک نہوا اور نہ اس سے
آگے کوئی ہوا تہا انتہی آور ورس ۲۵ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین مین ہے سو اوسکی (یعنی یوسیاہ
کی) مانند نہ اگلے زمانے مین کوئی ایسا بادشاہ ہوا جو اپنے سارے دل اور اپنی ساری
جان اور اپنے سارے زور سے موسی کی ساری شریعت کے مطابق خداوند کی طرف
پہرا اور نہ بعد اوسکے کوئی اوسکی مانند ہوا انتہی سو دونون مین مخالفت ہے ۵۱ باب ۱۵
کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۳۰ اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح بن رملیاہ کے خلاف منصوبہ
کیا اور اوسے مارا اور قتل کیا اور عزیاہ کے بیٹے یوتام کی بادشاہت کے بیسوین برس اوسکی
جاگہہ بادشاہ ہوا ۳۳ اور جب وہ (یعنی یوتام) تخت پر بیٹہا تو پچیس برس کا تہا اوسنے
سولہ برس یروشلم مین سلطنت کی الخ اور یہہ جملہ اور عزیاہ کی الخ ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ مین یون ہے
درسال شانزدہم یوتام پسر عزیاہ در جایش ملک شد انتہی اور ورس باب ۵ کتاب دوم اخبار الایام مین ہے

انتیسوان اختلاف

تیسوان اختلاف

اکتیسوان اختلاف

یوتام پچیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور سولہ برس تک یروشلم مین سلطنت کی الخ لیکن
جب کہ یوتام نے کل سولہ ہی برس سلطنت کی ہو تو بیسواں سال اوسکی سلطنت کا کہان سے آیا
باب ۲۷ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۲۵ ا اور شاہ یہوداہ اخذیاہ کے بیٹے یواس کی سلطنت کے
تیئسوین برس یاہو کا بیٹا یاہو اخذ سمرون کے بیچ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور اوسنی سترہ
برس سلطنت کی ۹ اور یہواخذ نے اپنے باپ دادونکے درمیان آرام کیا اور اونہون نے
اوسے سمرون مین گاڑا تب اوسکا بیٹا یہواس اوسکی جاگہہ بادشاہ ہوا ۱۰ - اور بادشاہ یہوداہ
یواس کی سلطنت کے سینتیسوین برس یاہو اخذ کا بیٹا یہواس سمرون مین اسرائیلون کا بادشاہ
ہوا الخ لیکن جب یاہو اخذ تیئسوین برس سلطنت اخذیاہ کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور اوسنی سترہ
برس سلطنت کی پھر بیٹا اوسکا سینتیسوین برس سلطنت بادشاہ یہوداہ کی کسطرح بیٹھا بلکہ اوسکا
یا چالیس مین بیٹھا ہوگا ۴۵ باب ۲ کتاب القضات مین ہے ۲۵ اور بنی اسرائیل نے
اوس دن پچیس ہزار ایکسو بنی بنیمین قتل کئے ۴۶ سو سب بنی بنیمین جو اوس دن گرگئے پچیس ہزار شمشیر زن
تھے انتہی دیکھو ان دونون ورسونمین مخالفت ہے ۴۵ باب ۱۰ ادسوین یوشع مین ہے ۵
تب اموریون کی پانچ بادشاہون یعنی یروشلم کے بادشاہ اور حبرون کے بادشاہ اور یرموت
کے بادشاہ اور لکیس کے بادشاہ اور عجلون کے بادشاہ نے اکا کیا اور اپنے لشکرون کو لیکے جبعون
پر چڑہ گئے اور خیمے نصب کئے اور اوس سے جنگ شروع کی ۲۳ - اونہون نے ایسے ہی کیا اور
اون پانچ بادشاہون کو یعنی شاہ یروشلم اور شاہ یرموت اور شاہ حبرون اور شاہ لکیس اور شاہ
عجلون کو مغارے سے اوس پاس نکال لائے ۴۲ - اور یشوع نے اون سب بادشاہون پر
اور اونکی زمین پر ایک دفع فتح پائی الخ اور ورس ۶۳ باب ۱۵ یوشع مین ہے یبوسی جو
یروشلم مین رہتے تھے سو انکو بنی یہوداہ خارج نکرسکے چنانچہ یبوسی بنی یہوداہ کے ساتھ آجکے
دن تک یروشلم مین بستے ہین انتہی دیکھو اول سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے بادشاہ یروشلم
اور اوسکی زمین پر غلبہ پایا تھا اور دوسری جا سے عکس اوسکا ۵۵ ورس ۱۰ باب ۱۶ کتاب سلاطین

ہین ہے تب آخز بادشاہ آسور وحلبت پلاسر کی ملاقات کے لئے دمشق کو چلا اور اوسنے
ایک مذبح کو دیکھا جو دمشق مین تہا اور آخز بادشاہ نے اوس مذبح کا ٹہیک ٹہیک نقشہ کہچوا کے
اوریاہ کاہن کے پاس بہیجا انتہی اور ورس ۲۰ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے اور
شاہ اسور وحلبت پلاسر اوسپر چڑہ آیا اور اوسکو تنگ کیا اور اوسے مدد نہ دیا انتہی دیکہو
اول سے دونون بادشاہون مین اتحاد اور آخز کا دمشق کو ملاقات کے لئے جانا اور
دوسرے سے دونون مین عناد اور شاہ آشور کا چڑہ آنا معلوم ہوتا ہے ۵۶ ورس ۱ باب ۲۴
کتاب دوم سموئیل مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ بعد اسکے خداوند کا غصہ بنی اسرائیل پر پہر بہڑکا کہ اوسنے
داؤد کے دل مین ڈالا جو بنی اسرائیل اور بنی یہودا کو گنے عربیہ ۱۸۳۱ ثم ان اشتد غضب الرب
علی اسرائیل والقی فی قلب داود الخ فارسیہ ۱۸۴۵ و خداوند بار دیگر بر اسرائیلیان غضبناک شدہ داؤد
را برایشان انگیزانید تا آنکہ بگوید بروو اسرائیل و یہودا را شمار آور ورس ۱ باب ۲۱ کتاب اول
اخبار الایام مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور شیطان اسرائیل کے مقابلہ مین اوٹہا اور داؤد کے
دل مین ڈالا کہ اسرائیل کی مردم نویسی کرے فارسیہ ۱۸۴۵ و شیطان بخلاف اسرائیل ایستادہ داؤد
را وسوسہ نمود تا آنکہ اسرائیل را شمار د فارسیہ ۱۸۳۱ و شیطان بمخالفت بنی اسرائیل برخاستہ داؤد
را وسوسہ کرد الخ پس دل مین ڈالنے والے کو اول مین خداوند اور رب اور دوسرے مین شیطان کے
ساتہہ تعبیر کیا ہے دیکہو کہان خدا رحیم اور کہان شیطان رجیم شاید اول جا بہی خداوند اور
رب سے شیطان مراد ہوگا اسلئے کہ ایسا اطلاق ہم اور جا بہی دیکہتے ہین ورس ۴ باب ۴ نامہ دوم
کرنتہون مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ و ۱۸۱۶ اس جہان کے خدا نے اونکی عقلون کو جو بے ایمان ہین تاریک
کردیا ہے فارسیہ ۱۸۱۶ اور ۱۸۲۸ و ۱۸۴۵ خدای اینجہان فہم ہای بے ایمان ایشانرا کور کردہ است
عربیہ ۱۸۱۶ اور ۱۸۳۱ الذین فیہم الہ العالم ہذا قد اعمی قلوب الکافرین عربیہ ۱۸۴۴ ابلیس الہ العالم
علی اذہانہم تنبیہ اور مسیحی لوگ اس جہان کے خدا یا خدای اینجہان یا الہ العالم سے شیطان
مراد رکہتے ہین مگر جب اطلاق خدا اور خداوند اور مانند اسکا شیطان پر صحیح ہے تو عہد

تنبیہ الہیون

عتیق اور جدید کی کتابون کے ناظر کو اکثر جا بجا جہان یہہ الفاظ ہونگے شیطان اور خدا
مین تمیز کرنی مشکل پڑے گی اور شبہہ پڑیگا اور اگر اس عقیدے سے سمجھو کہ خدا شر کا خالق
نہین بلکہ شیطان ہے ایک قاعدہ کلیہ ٹھہرا کے کہین کہ جہان نسبت برائے اور خلق شر کی ہوگی
وہان ایسے الفاظ سے مراد شیطان ہوگا نہین تو خدا تو اسکے موافق لازم آتا ہے کہ جہان یقیناً
یہہ لوگ ایسے الفاظ سے خدائے تعالے مراد رکھتے ہین وہان بہی شیطان مراد ہو مثلاً ورس ۷
باب ۴۵ یشعیا مین جو یون ہے نہ یہ ۱۸۲۵ مین یہواہ ہون تیرے سوا کوئی نہین مین روشنی بنا
ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی بناتا ہون اور شر پیدا کرتا ہون فارسی ۱۸۳۹ء سازندہ
نور آفرینندہ تاریکی ہستم صلح دہندہ و ظاہر کنندہ شر ہستم کہ خداوند ہم این ہمہ اشیا بوجود می آرم
عربیہ ۱۸۳۱ المصور النور والخالق الظلمة الصانع السلام والخالق الشر انا الرب الصانع ہذہ
جمیعہا ۷ باب ۲۶ حزقیل مین ہے نہ یہ ۱۸۲۵ء اور گیارہوین برس کے پہلے دن یون ہوا کہ
خداوند کا کلام مجہے آیا اور بولا ۳ اسلئے خداوند خدا فرماتا ہے دیکہہ اے صور مین تجہہ پر چڑہ آؤنگا
الخ ۷ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے دیکہہ مین شاہ بابل شمال سے شاہنشاہ بنوخودنذر کو
گہوڑون اور رتہون اور سوارون اور ہجوم اور بہت عوام سمیت لاتا ہون ۸ وہ خشکی پر
تیری دیہات کو تلوار سے قتل کریگا الخ ۹ وہ اپنی منجنیق تیری شہرپناہ پر لگا دیگا اور اپنے
تبرون سے تیرے برجون کو ڈہا دیگا ۱۲ - اور وے تیرا مال لوٹ لینگے اور تیری سوداگری کو
غارت کرینگے اور وے تیری دیوارین توڑ ڈالینگے اور تیرے خوشنما مکانون کو ڈہا دینگے
اور تیرے پتہر اور لکڑی اور تیری مٹی سمندر کے درمیان ڈالدینگے ۱۴ - اور مین تجہے ننگے چٹان
کر دونگا تو جال پہیلانیکی جگہہ ہوگی تو پہر بنی نہ جائیگی کیونکہ مین خداوند بولا ہون خداوند
خدا فرماتا ہے ۱۹ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے جب مین تجہے ویران شہر بناؤنگا اون
شہرونکی مانند جو آباد نہین الخ ۲۱ مین تجہے عبرت بناؤنگا اور تو نابود ہوگی وے تجہے ڈہونڈہینگے
پر ابد تک نہ پاوینگے انتہی دیکہو اسمین بڑی تاکید سے خدا کی طرف سے کہا گیا تہا کہ بخت نصر

برجون اور دیوار صور کو ڈھا کر شہر کو بالکل ویران اور نیست و نابود کر دیگا کہ پھر ابد تک آباد
نہوگا اور وہانکا مال لوٹ لیگا حالانکہ یہہ پیشین گوئی بالکل غلط نکلی اسلئے کہ بخت نصر نے باوجود محاصرہ
تیرہ برس کے صور پر فتح نہ پائی اور نہ لوٹ وہان کی اوسکے ہاتھہ آئی بلکہ خائب اور خاسر وہان سے
پہر گیا اور جب یہہ خبر صادق نہوئی تو عیاذاً باللہ اس جہوٹ کا خود حزقیل علیہ السلام کو سولہ برس کے
بعد عذر کرنا پڑا اور بطور عذر کے اپنی کتاب کے باب ۲۹ مین یون لکھا ہے آیہ ۱۷ لغایتہ ۲۰ ۔ ۱۷ ستائیسوین
برس کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ خداوند کا کلام مجہہ پر آیا اور بولا ۱۸ اے آدم زاد شاہ بابل بنوخذ نذر نے
اپنے لشکر کو صور کی مخالفت مین سخت خدمت کروائی ہے ہر سر گنجا ہوا اور ہر شانہ چھل گیا پر نہ
اوسنے اور نہ اوسکے لشکر نے صور کے لئے اوس خدمت کے لئے جو اوسنے اوسکی مخالفت مین کی
کچھہ اجر پایا ۱۹ اسلئے خداوند خدا یون فرماتا ہے کہ دیکھہ مین مصر کی زمین کو شاہ بابل بنوخذ
نذر کے ہاتھہ مین کر دونگا وہ اوسکے گروہ کو پکڑ لیگا اور اوسکی لوٹ کو لوٹ لیگا اور اوسکی غنیمت کو
غنیمت جانیگا اور وہ اوسکے لشکر کی اجرت ہوگی ۲۰ مین نے اوسے زمین مصر کی دیدی ان اوس
خدمت کے لئے جسے اوسنے اوسکی مخالفت مین خدمت کیا کیونکہ اونہون نے میرے لئے خدمت
کی ہی خداوند خدا کہتا ہے انتہی پس اسمین صاف صریح ہے کہ بخت نصر نے مع اپنے لشکر کے فتح صور
کے لئے بڑی ہی کوشش کی بحدیکہ ہر سر گنجا ہوا اور ہر شانہ چھل گیا مگر کسیکو اوسنے اوس خدمت
کی کہ جسے خدا اپنی خدمت فرماتا ہے کچھہ بہی اجرت نہ ملی اوسپر خدا نے عیاذاً باللہ بناچاری مصر کو
اوسکے بدلے مین دیا کہ وہانکی زمین اور لوٹ صور کی زمین اور لوٹ کا عوض ہوکر اجرت خدمت
خدا کی ٹہر جاوے ۵۸ باب ۲۵ کتاب یرمیاہ مین ہے جسکی آیہ ۱ لغایتہ ۱۲ ۱ وہ کلام جو یہوداہ کے
سارے لوگون کی بابت یرمیاہ پاس آیا یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے چوتہے برس
مین جو بابل کے بادشاہ بنوخذنذر کا پہلا برس تہا ۱۱ ۔ اور یہہ ساری زمین ویرانہ اور حیرانی کے
لئے ہوگی اور یہہ قومین ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی بندگی کرینگی ۱۲ ۔ اور ایسا ہوگا خداوند
کہتا ہے کہ جب ستر برس پورے ہونگے مین بابل کے بادشاہ اور اوسکی قوم سے اونکی برائی کا

انتقام لونگا اور کسدیونکی سرزمین سے اور مین اوسے ہمیشہ کا ویرانہ ٹہراؤنگا انتہی آور باب ۲۹
یرمیاہ مین ہے ۱- اور یہہ اوس خط کی باتین ہین جسے یرمیاہ نبی نے یروشلم سے بزرگون کے
بچے ہوون کو جو اسیری مین گئے تہے اور کاہنون کو اور نبیون کو اور اون سارے لوگون کو جنہیں
نبوخدنضر یروشلم سے بابل مین اسیر لیگیا تہا ۲ اسکے بعد کہ یکنیاہ بادشاہ اور ملکہ اور خوجی اور
یہوداہ اور یروشلم کے سردار اور بڑہئی اور لوہار یروشلم سے روانہ ہوئے ۳ الیعہ بن سافن
اور جمریاہ بن خلقیاہ کے ہاتہہ یہہ کہتے ہوئے بہیجا الخ ۴ کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا اون سب
اسیرون کو یون فرماتا ہے جنہیں مین نے یروشلم سے بابل کو اسیری مین روانہ کیا ۵ گہر بناؤ
اور بسو اور باغون کو لگاؤ اور اونکا پہل کہاؤ ۱۰ کیونکہ خداوند یون کہتا ہے کہ بابل مین
ستر برس پورے ہونے کے بعد مین تم سے مطالبہ کرونگا اور تمکو اوس مقام مین پہر لانے سے
مین اپنی اچہی بات کو قایم کرونگا انتہی آن دونون بابون کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ چوتہے
سال سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر تخت سلطنت پر بیٹہا تہا اور یہی بات یوسیفس کی تصریح سے
بہی ثابت ہے اور خلاف اسکا جو کہے وہ غلط ہے اور بر تقدیر صحت کی عبارت یرمیا علیہ السلام کے
ہمارے اعتراض کو نہ اوٹہاویگا اور اوسی سال مین یرمیاہ علیہ السلام کو وحی ہوئی تہی کہ آگے کو
یہودی لوگ بادشاہ بابل کے ہاتہہ مین اسیر ہونگے اور ستر برس اسیری مین بابل کے اندر کاٹینگے
اور جب یہویکین اور اور یہودی قید ہو کر بابل کو روانہ ہوئے یرمیاہ علیہ السلام نے سب اسیرون
بابل کو موافق وحی مذکور کے خط لکہہ کر بہیجا کہ تم ستر برس تک بابل مین رہوگے اور بعد پورے
ہونے ستر برس کے تمہاری رہائی کی صورت ہوگی پس اسکے موافق چاہئے کہ خط لکہنے کے سال سے
کہ وہی سال اسیری یہویکین کا ہے اسیر لوگ ستر برس بابل مین رہین حالانکہ یہہ غلط ہے اسلئے کہ موافق
تصریح مورخون کی اسیری یہویکین کے پانسو ننانوے ۵۹۹ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اور
رہائی اونکی بحکم کورش بادشاہ ایران کے جسکو بعض مترجم خسرو لکہتے ہین ۵۳۶ پانسو چہتیس برس
قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی ہے تو اس حساب کے موافق بابل مین رہنا اسیرونکا کل

ٹہیک ستہ برس ہوا نہ ستر برس اور اگر باب ۲۹ سے قطع نظر کرین اور باب ۵۲ کتاب یرمیاہ کو دیکھین
تو اوسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ تین دفعہ اسیری ہوئی اول ساتوین سال جلوسی بخت نصر مین
اور دوسرے اٹھارہوین سال جلوسی اوسکے مین اور تیسرے تیسوین سال جلوسی اوسکے مین اور
موافق تصریح مورخون کے اول اسیری پانسو ننانوے ۵۹۹ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
ہوئی ہے اور حال اوسکا گذرا اور دوسرے اسیری پانسو نوّے برس اور تیسرے پانسو تراسی ۵۸۳ برس
قبل ولادت مسیح السلام کے ہوئی ہے تو دوسرے کے موافق کل چوّن برس اور تیسرے کے
موافق کل سینتالیس ۴۷ برس ہوتے ہین اور انکے موافق تو بہت بڑا فرق رہتا ہے اور عبارت باب
۵۲ یرمیاہ کی یون ہے ۲۸ یہہ وے لوگ ہین جنہین نبوخذنذر اسیر لیگیا ساتوین برس
مین تین ہزار تیئیس ۲۳ یہودی ۲۹ نبوخذنذر کے اٹھارہوین برس مین آٹھ سو بتیس ۸۳۲ آدمی وہ اسیر
لیگیا ۳۰ نبوخذنذر کی تیئسوین ۲۳ برس مین جلوداروں کا سردار نبوزرادان سات سو پینتالیس ۷۴۵
آدمی یہودیون مین سے اسیر لیگیا سب آدمی چار ہزار چھہ سو تہے انتہی بہر حال عبارت باب ۲۵
یرمیاہ کو باب ۲۹ کے ساتھ لحاظ کرین یا باب ۵۲ کے ساتھ پیشین گوئی یرمیاہ علیہ السلام کی غلط ٹہرتی ہے
اور باب ۵۲ کی عبارت مین ایک اور خدشہ ہے کہ یہان موافق ورس ۳۰ کی تین دفعہ مین سب
اسیرون بابل کا چار ہزار چھہ سو ہے حالانکہ ورس ۱۴ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک ہی اسیری مین دس ہزار امیر اور بہادر جنگی یروشلم سے بابل کو گئے تہے اور پیشے والے علاوہ
اونکے تہے جو انکے ساتھ اسیر ہو گئے تہے ۹ ورس ۸ باب ۷ اشعیا مین ہے فارسیہ ۱۸۳۸ع
بعد شصت و پنج سال افرائیم شکستہ خواہد شد بحدیکہ قومش نابود گردد عربیہ ۱۶۷۱ اور ۱۸۳۱ع
و بعد خمسة وستين سنة ونقضي ارام ان يكون شعبا یعنی پینسٹہہ برس کے بعد فنا ہوگا افرائیم قوم ہونے
سے آور موافق ان ترجمون کے اگر صحیح ہووین یہہ پیشین گوئی محض غلط ہے اسلئے افرائیم کو
ساتوین سال جلوسی حزقیا بادشاہ یہوداہ مین بادشاہ اسور نے بالکل فتح کرلیا اور بنی اسرائیل کو
اسیر کرکے اپنے ملک کو لے گیا جیسا باب ۱۷ و ۱۸ کتاب ۲ سلاطین سے ظاہر ہے پس اب اگر

اخذ بادشاہ یہودا کے جسکے عہد سلطنت مین اشعیا علیہ السلام نے یہہ پیشین گوئی کی ہے اول سال
جلوسی سے خزقیا کے چھٹے سال جلوسی تک حساب کرین تو بھی کل اکیس سال ہوتے ہین اور اگر کسی
اور سال جلوسی اخذ مین یہہ پیشین گوئی کی ہوگی تو اکیس ۲۱ برس کو بھی مدت نہین پہونچتی اور رویٹنگا
جو بڑے علماء مسیحی سے ہے کہتا ہے کہ عبری نسخہ خراب ہو گئی ہے کہ ساتھہ اور پانچ غلطی سے سولہ
اور پانچ کی جائے لکھی گئی شاید یہہ عالم اسی غلطی کے بچانے کو یہہ توجیہ کرتا ہوگا تفسیر ہنری
اور سکاٹ مین قول اوسکا یون منقول ہے کہ وٹ رنگا ہٹ کرتا ہے اور پڑھتا ہے سولہ اور پانچ
اور سمجھتا ہے کہ نقل مین غلطی حرف کی ہوئی اور تقسیم کرتا ہے اوس زمانہ کو اسطرح سولہ برس سلطنت
احاز کے اور پانچ برس سلطنت خزقیا کے انتہی ۶۰ باب ۸ دانیال مین ہے ہندی ترجمہ سنہ ۱۸۴۴ع ۱۳ اور مین
نے ایک قدسی کو بولتے سنا اور دوسری قدسی نے اوس بولنے والی قدسی سے پوچھا کہ دائمی
قربانی اور رجالی کی اوس خطاکاری کی رویت کہ مقدس اور لشکر دونون لتاڑے جائین کب تک
ہوگی ۱۴ اور اوسنے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جائیگا فارسی
سنہ ۱۸۴۵ع ۱۳ و مقدس متکلمی را شنیدم و ہم مقدس دیگر برآنکہ از آن متکلم می پرسید کہ رویائے قربانی
دائمی و عصیان خراب کنندہ تا بکے میرسد و مقام مقدس و لشکر بہ پایمالی تسلیم کردہ خواہد شد ۱۴
او بمن گفت کہ تا بدو ہزار و سیصد شبانہ روز انگاہ مقام مقدس مصفی خواہد گردید اور ورس ۱۷ کے
آخر مین یون ہے یہہ رویت آخر مین ہوگی اور ورس ۱۹ کے آخر مین یون ہے آخر کے وقت
معین مین یہہ ہوگا پس اس پیشین گوئی کے موافق چاہئے تہا کہ اس خواب دیکھنے کے وقت سے
چھہ برس اور چار مہینے اور بیس دن کے بعد دورہ اخیرہ ہوتا اور اوس وقت مین خروج مسیح موہوم
یہود کا یا خروج اول یا مسیح علیہ السلام کا یا نزول اونکا آسمان سے ظہور مین آتا حالانکہ ان امور سے
ایک بھی نہوا تاکہ دور اخیر کا ہونا اور مقدس کا پاک اور مصفی ہونا اہل کتاب کے زعم کے موافق صادق
آتا اور علماء اہل کتاب کیا یہودی اور کیا عیسائی سلفا اور خلفا اس پیشین گوئی مین چکر کہا یا ہے
اور باتین بھی کہتے ہین اول حکایت ایک پادری صاحب کی جو کمال علم اور الہام کا دعوی کرتے تہے

سنے کہ رمضان کے مہینے سنہ ۱۲۴۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۳ عیسوی کے پادری یوسف ولف صاحب لکھنو
مین آئے اور مدعی ہوئے کہ عیسی علیہ السلام کے نزول مین کل چودہ برس مدت باقی رہی اور دلیل اسکی
دو ہین ایک الہام جو خدا نے مجھے کیا ہے اور دوسرے عبارت باب ۹ کتاب دانیال کی اور وجہ تمسک
کی اس عبارت سے اونکے دوسرے خط سے جو ساتوین رمضان سنہ الیہ مین منگل کے روز مجتہد صاحب
شیعی لکھنوی کی خدمت مین بھیجا تھا اور اونکی تقریر زبانی سے جو آٹھوین رمضان سنہ الیہ بدہ کے
دن مین وقت ملاقات مجتہد صاحب کے فرمائی تھی اسطرح سے ہے کہ اوس عبارت سے سمجھا جاتا ہے
کہ عیسی علیہ السلام دو ہزار تین سو برس دانیال کے عہد سے پیچھے نزول کرین گے اور دانیال
علیہ السلام چار سو تین برس پہلے تھے اور بعد تفریق اس مدت کی پہلی مدت سے اٹھارہ سو
سینتالیس ۱۸۴۷ برس باقی بچتے ہین اور اب اٹھارہ سو تینتیس ۱۸۳۳ ہین پس انکو اگر اٹھارہ سو سینتالیس
سے تفریق کرین تو چودہ ۱۴ برس باقی رہتے ہین اور یہی میرا دعوی ہے اور اوس عبارت مین
دنون سے مراد سال ہین اور خلاصہ قدح مجتہد صاحب کا بوساطت تحریر اور تقریر کے یہہ تھا
کہ اولاً اس عبارت مین حضرت عیسی کا نام ہی نہین اور انکے نزول کا احتمال کیا ذکر ثانیاً مدت
فاصلہ عہد دانیال اور عہد عیسی علیہ السلام کو اعتبار کرنا لغو ہے بلکہ مطلوب وہ مدت ہے
جو مبدء اوسکا وقت دیکھنے خواب کا ہو اور چھاپے کی بعض کتابون سے دریافت ہوتا ہے
کہ اوسوقت سے ولادت حضرت عیسی تک مدت پانسو تینتیس ۵۳۳ یا چھتیس ۵۳۶ یا سینتیس ۵۳۷ برس کی ہے
اور اس صورت مین اس عبارت سے دلیل پکڑنی بالکل بیجا ہے اسلئے کہ جب اونی مدت لیجے
یعنی پانسو تینتیس) کو سنہ عیسوی پر بڑھاوین ۱۸۳۳ ۵۳۳ تو دو ہزار تین سو اڑسٹھ برس ہو گئے ہین
اور تمہاری تقریر کے موافق عبارت دانیال مین کل دو ہزار تین سو برس تھے تو اس صورت مین
اس مدت پر اڑسٹھ برس زائد گزر گئے اور اگر یہہ خبر نزول جناب مسیح کی تھی تو چاہئے تھا کہ
اسوقت سے پہلے نزول حضرت مسیح کا ہو لیتا پھر اب چودہ برس انتظاری کے کیا معنی ثالثاً عبارت
دانیال مین دو ہزار تین سو دن سے سال مراد رکھنا ممنوع ہے اسلئے معنے حقیقی دن کے وہی ہین

جو مشہور ہیں۔ اور اگر تسلیم کریں کہ معنے سال کے کہیں مستعمل ہوا ہے تو وہ معنی مجازی ہونگے اور بدون قرینہ کے معنی مجازی پر حمل کرنا درست نہیں رہا لیکن بتفصیل تمہاری تشفی اور بھی قول جناب مسیح کی ہے جو ورس چھتیسویں باب چوبیسویں متی میں قیامت کے حال میں یوں منقول ہے اوس دن اور اوس گھڑی کو فقط میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا سکتا ہے انتہی اسلیئے اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قیامت کے دن سے واقف نہیں ہے۔ اور پادری صاحب نے وقت ملاقات کے جواب دیا کہ یہہ دن اور گھڑی معلوم نہیں مگر سال معلوم ہے مجتہد صاحب نے کہا کہ یہہ تو محاورہ بہت ہی شایع ہے کہ جس چیز کی مدت معین معلوم نہیں ہوتی کہتے ہیں کہ اوسکا دن اور وقت معلوم نہیں اور مراد اوس سے نفی تعیین مطلق مدت کی ہوتی ہے یہہ مطلب ہے کہ نہ برس معلوم ہے اور نہ مہینا اور نہ دن علاوہ اسکے جو دن تمہارے نزدیک کتب انبیا میں سال مراد ہوا کرتا ہے تو تم یہاں بھی وہی مراد لو تو یہہ تمہارے دعوی کو بالکل ناقض ہے اور اگر سب جا دن سے سال مراد نہیں ہوتا تو عبارت دانیال میں اس مراد پر کوئی قرینہ بتلاے فقط کہتا ہوں میں کہ اس گفتگو میں حق بجانب مجتہد صاحب کے اور بحمد اللہ کہ پادری صاحب کا الہام بالکل غلط اور تمسک اونکا عبارت دانیال علیہ السلام سے محض بے بنیاد نکلا اسواسطے قطع نظر ایرادات مجتہد صاحب کے جب نزول جناب مسیح کا ۱۸۴۷ء عیسوی مطابق سنہ ۱۲۶۳ ہجری میں نہوا بلکہ اب تک جو ۱۸۶۵ء ہے عرصہ اٹھارہ برس کا اور زیاد گذر گیا تو اوس الہام اور اوس تمسک کے بطلان میں پھر کیا شک رہا غریب پادری صاحب کیا کریں اس پیشین گوئی میں انکے سلف نے بھی ایسے ہی دہوکے کہائے ہیں اور اون دعووں سے اکثر کا جھوٹ تو یقینا ثابت ہو گیا ہے اور باقی کا انشاء اللہ عنقریب ثابت ہو جائیگا مسٹر جالنے اپنی کتاب شرح پیشین گوئیوں میں جو ۱۸۳۶ء میں لندن میں چھپی ہے اور آخر اوس کتاب میں مرقوم ہے کہ مضمون اس کتاب کا ۹۰ کتابوں سے لیا گیا ہے ذیل شرح اس پیشین گوئی دانیال کی لکہا ہے کہ ہنوز یہہ امر بہ اشکال ہے کہ مبدء اس مدت کا

کونسا زمانہ ٹہرایا جاوے اور بہت خیال اور فکر اس مطلب مین ہوئے ہین اور موافق تحقیق
اکثر کے وہ ایک ان چار زمانون سے ہے جنمین چار فرمان بادشاہون ایران کے جاری ہوئے
ہین پہلا زمانہ ۵۳۶ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کا جسمین فرمان کورس کا جاری ہوا دوسرا
زمانہ ۵۱۸ برس قبل ولادت کا جسمین فرمان دارا کا جاری ہوا تیسرا زمانہ ۴۵۸ قبل ولادت کا
جو ساتوان سال جلوس ارتخشیر کا تہا اور اوسمین فرمان اوسکا عزرا کو ملا تہا چوتہا زمانہ ۴۴۴ قبل
ولادت کا جو بیسوان سال جلوسی ارتخشیر کا تہا اور اوسمین فرمان اوسکا نحمیا کو ملا تہا اور دنون سے
مراد برس ہین اور باعتبار ان مبدؤن کے منتہی اس پیشین گوئیکا موافق مفصلہ ذیل کے ٹہرے
باعتبار اول کے سنہ ۴۶ء + باعتبار دوم کے سنہ ۲۸ء + باعتبار سیوم کے سنہ ۳۳ء + باعتبار چہارم کے
سنہ ۴۶ء + اور مدت اول اور دوم تو ان مین سے گذر گئی پس سیوم اور چہارم قابل غور
رہتے ہین اور سیوم قوی ہے اور یقینا میرے نزدیک یہی ہے اور بعضون نے مبدء اس
پیشین گوئیکا زمانہ خروج سکندر رومی کا ملک ایشیا پر ٹہرایا ہے اور موافق اسکے منتہی اسکا
سنہ ۱۹ء نکلتے ہین انتہی حاصلہ بحمد اللہ کہ موافق اقرار اس شارح کے اور باعتبار ظاہر کے
یہی قول اونکا جو اول اور دوم کو مبدء قرار دیتے تہے کاذب ہوا اور قول اونکا جو تیسرے
کو مبدء بتلاتے تہے اور یہی مختار شارح کا تہا اور اسپر یقین کرتا تہا یقینا کاذب نکل گیا اور دس
برس اور گذر گئی اور جو زندہ رہیگا تین ہی برس مین چوتہے قول کا بہی صدق اور کذب
اوسکو معلوم ہو جائیگا البتہ پانچوین قول کے صدق اور کذب ظاہر ہونے کے لئے ایک عرصہ
درکار ہے اور جمہور مفسرین بلبل کے کیا یہودی اور کیا مسیحی سلفا اور خلفا اور یوسیفس یہودی مورخ
مصداق اسکا انٹیوکس بادشاہ روم کو کہ جسنے ایکسو اڑسٹہہ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
اورشلیم کو فتح کیا تہا ٹہراتے ہین اور دنون سے یہی دن متعارف مراد رکہتے ہین مگر جو دنون کے
حساب سے چہہ برس اور چار مہینے اور بیس دن ہوتے ہین اور انٹیوکس کا حادثہ جسمین مقدس
اور لشکر لتاڑے مین رہے کل تین برس چہہ مہینے تہا جیسا یوسیفس نے اپنی تاریخ کی کتاب پانچوین کے

باب نوین ہین لکہا ہے اسیلئے حکیم مشہور اسحاق نیوٹن نے صاف انکار کیا اور کہا کہ مصداق
اسکا انیٹوکس کا حادثہ نہین اور طامس نیوٹن اپنی شرح پیشین گوئیون کی جلد اول مین جو سنہ ۱۸۰۳ع
مین لندن مین چہپی ہے مذہب جمہور اور قول یوفیس کو نقل کر کے موافق اسحاق نیوٹن کے
کہتا ہے کہ تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ مصداق اسکا انیٹوکس نہین پہر آپ اس خبر کو روم کے
بادشاہون اور پوپون پر جماتا ہے سبحان اللہ کیا اچہی پیشین گوئیان عہد عتیق کی ہین کہ
جہان چاہو وہان جما لو اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ یہہ مشکل ہے کہ مبدا اور منتہی
اس پیشین گوئی کا مقرر کیا جاوے جب تک کہ یہہ پوری نہولے اور جب پوری ہوگی
تو واقعہ خود اونکو ظاہر کردیگا انتہی اور یہہ توجیہہ عجیب ہے اسکے موافق ہر کوئی پیشین گوئی
بدون ذکر مبدا اور منتہی کے کرسکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ جب پوری ہوجاویگی
تو واقعہ خود مبدا اور منتہی کی تعین کردیگا ۶۱ باب بارہوین دانیال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع
۱۱ جسوقت سے دائمی قربانی اوٹہائی جائیگی اور غارت گر کے مکروہات کی جائیگی ایک ہزار دوسو
نوے دن ہونگے ۱۲ مبارک جو منتظر ہے اور ایکہزار تین سو پینتیس روز تک پہنچتا ہے فارسیہ سنہ ۱۸۴۵
۱۱ وزمان رفع شدن قربانی دائمی ونصب شدن مکروہات مخرب یک ہزار ودوسیت ونود روز (۱۲۹۰)
خواہد بود ۱۲ خوشحال کسیکہ انتظار کشیدہ بروزہاے یکہزار وسیصد وسی وپنج برسد اسکا
حال مثال اول کے اخیر ہے ۶۲ درس ۲۴ باب ۹ دانیال کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع ہفتاد
ہفتے تیری قوم پر اور تیرے مقدس شہر پر شرارت بند کرنیکو اور خطاؤن پر ختم کرنے کو
اور گناہ کا کفارہ کرنے کو اور صداقت ابدی پہنچانے کو اور رویا اور انبیاء کا ختم کرنے کو
اور قدوس القدوسین کا مسح کرنے کو معین کئے گئے ہین فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ع براے
قوست وشہر مقدس است ہفتاد ہفتہ تعین شدہ است جہت انجامیدن عصیان واتمام
رسانیدن گناہ وکفارہ نمودن خطا وآوردن عدالت دائمی وتکمیل نمودن رویا ونبوت و
جہتہ مسیح نمودن قدوس قدوسین اور یہہ جملہ وتکمیل نمودن الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۳ع مین

یون ہے وبرائے اختتام رویا و نبوت و برائے مسیح قدس القدس لیں تکمیل سے مراد ختام
ہے اور اسکا حال بھی ابتر ہے اور موافق اسکے ہرگز خروج مسیح علیہ السلام کا نہین ہوا
بلکہ موافق تاریخ یوسیفس کے سال اول جلوس کورش سے جسنے حکم رہائی یہود اور بنانے
ہیکل کا اپنے سال اول جلوس مین دیا تہا خروج مسیح تک عرصہ چھ سو برس تخمیناً کا معلوم ہوتا ہے
اور نہ مسیح موہوم یہودیونکا اس میعاد پر نکلا بلکہ اس مسیح کی تو ابتک بھی باوجودیکہ
وقت اس پیشین گوئی سے دو ہزار برس سے زاید عرصہ گذر رہا ہے کسیکو کانون بہنک تک نہین
پڑی اور اسکے موافق حواریون کو بھی نبوت سے جواب ہوتا ہے اسلیئے اوسمین ختم نبوت کا
ذکر ہے حالانکہ مسیحی لوگ اونکو موسی علیہ السلام سے بڑھ کر نبی مانتے ہین اور دنون سے
مراد سال رکھنا بھی ایک زبردستی ہے اسلیئے تعداد مدت کے بیان مین کتب مقدسہ کے اندر
دن اپنے متعارف مین مستعمل ہوتا ہے شائد مجازاً کہین اور معنی مین آیا ہو مثلاً خود اوس
صحیفہ دانیال مین ہے باب اول ہدیہ ۱۲ ۱۶ تو دس روز تک اپنے بندون کی آزمائش
کے الخ ۱۵ اور بعد دس روز کے چہرے اونکے الخ باب ۶ جو کوئی تیس ۳۰ دن تک الخ
۱۲ جو کوئی تیس ۳۰ دن تک الخ دیکہو ان عبارتونمین مراد دس دن اور تیس دن ہے وہی متعارف مراد ہین نہ دس
برس اور تیس برس باب ۷ پیدائش مین ہے ہدیہ ۱۲ ۴ مین سات دن کے بعد زمین پر
چالیس دن رات مینہ برساونگا الخ ۱۲ اور زمین پر چالیس دن رات کی جہڑی
لگی الخ ۱۷ طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک دبلا رہا الخ ۲۴ اور پانی ایکسو پچاس
دن تک زمین پر بڑھتے رہے الخ باب ۸ کتاب پیدائش ۳ اور پانی زمین پر سے دمبدم
گھٹتے چلے جاتے تہے سو ایکسو پچاس دن گذرے الخ ۶ اور چالیس دن کے بعد
یون ہوا الخ پہر اوسنے اور سات روز تک صبر کیا الخ ۱۲ اور وہ اور بہی سات روز
ٹہرا الخ باب ۵۰ کتاب پیدائش کا ۳ اور اوسپر چالیس دن گذرے الخ ۱۰ اور اوسنے
اپنے باپ کے لیئے سات دن غم کیا الخ باب ۱۳ کتاب خروج کا ۶ سات دن تک توفیق کی

روٹی کہائیو الخ ۷ فطیرے روٹی سات دن کہائی جاوے الخ باب ۱۳ خروج کا ۲۲ ۱۲ سے ۱۶ اور بدلی اوسے چھ دن تک ڈہانپے رہے الخ ۱۹ - اور موسی پہاڑ پر چالیس دن رات رہا باب ۱۲ قوانین کا ۲ جو عورت کہ حاملہ ہو پہر لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے دنوں میں وہ رہتی ہی ناپاک ہوگی ۴ - اور وہ نفاس کے لہو کے سبب تینتیس دن ٹہری رہے الخ ۵ اور اگر لڑکی جنے تو وہ دو ہفتے جیسے حیض کا حکم ہے ناپاک رہیگی اور چہیاسٹہہ روز نفاس کے خون کے لئے ٹہرے رہیگی اور ورس ۴ و ۱۱ و ۲۶ و ۳۱ و ۳۳ و ۵۰ و ۵۴ و ۵۵ باب ۱۳ قوانین اور ورس ۱۳ و ۱۹ و ۲۴ و باب ۱۵ قوانین اور ورس ۷ و ۸ و ۲۴ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ باب ۲۳ قوانین مین ہی لفظ سات دن کا آیا ہے باب ۲۳ کتاب قوانین کا ۲۲ پہر ۱۶ ۳ چھ دن کاروبار کیا جاوے پر ساتوین دن جو سبت کا ۱ ہے الخ ۱۵ سات ہفتے کامل گنو الخ ۱۶ ساتوین سبت کے دوسرے دن تک پچاس دن گن الخ ورس ۲۵ باب ۱۳ استشار کا سو وے چالیس دن کے بعد الخ ورس ۲۵ باب ۹ استشار کا اور مین سابق زمانہ کے مانند چالیس دن رات پہاڑ پر کہڑا رہا ورس ۸ باب ۳۴ استشار کا سو بنی اسرائیل موسی کے لئے موآب کے جنگل کے میدانون مین تیس دن تک رویا کئے الخ تو دیکہو ان سب مواضع مین پانچون کتاب موسی کے اندر لفظ دن کا و ہفتے کا اپنے معنی حقیقی مین مستعمل ہے اور کہین مجبور یہ ... کے نہین اسیطرح اور کتب عہد عتیق مین ہے اور ورس ۱۳ باب ۱ مرقس کا یون ہے اور اوس بیابان مین چالیس دن تک شیطان نے اوسے آزمایا الخ ورس ۳ باب ۱ اعمال کا وہ چالیس دن تک اونہین دکہائی دیا الخ اور ورس ۲۳ باب ۱۵ متے اور ورس ۱۹ و ۲۰ باب ۲ یوحنا مین لفظ تین دن کا اور ورس ۱۷ باب ۱۱ یوحنا مین لفظ چار دن کا اور ورس ۱ باب ۱۲ یوحنا مین لفظ چھ دن کا اور ورس ۲۶ باب ۲۰ یوحنا مین لفظ آٹھ دن کا واقع ہوا اور اسیطرح اور بہت جا کے اور سب جا اپنے معنے متعارف مین مستعمل ہے پس بدون قرینہ

قو یہ مجاز کے دن کو بمعنی سال کے لینا محض ایک توہم ہے ۶۳ درس ۱۶ باب ۱۹
کتاب اول سلاطین کا یون ہے ہند یہ سنہ ۴۲ اعداد آسا اور بعشا اسرائیل کے بادشاہ جب تک
جیتے تہے لڑائی رہا کی اور درس ۱۹ باب ۱۵ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے اور
آسا کی سلطنت کے پینتیسوین ۳۵ برس تک جنگ نہوئی اور درس ۱ باب ۱۶ کتاب
دوم اخبار الایام کا یون ہے آسا کی سلطنت کے چہتیسوین برس اسرائیل کا بادشاہ بعشا
یہودا پر چڑہ آیا پس ظاہر پہلا تکذیب اگلے کی کرتا ہے ۶۴ درس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲
شموئیل کا یون ہے اوداؤد کے بہادرون کے نام یہہ ہین پہلا تحکمونی داشت بسبت
جو سارہیون کا سردار تہا اوسنے آٹہہ سو پر بہالا چلایا اور اونہین ایکبار قتل کیا
اور درس گیارہوان باب ۱۱ کتاب اول اخبار الایام کا یون ہے اور داؤد کے بہادرون کا
شمار یہہ ہے یسبعام بن حکمانی جو سارہیونکا سردار تہا اوسنے تین سو پر اپنا بہالا
چلایا اور اونہین ایکبار قتل کیا دیکہو اولاً کچہہ نام مین اختلاف ہے ثانیاً ایک مین آٹہہ سو اور
اور دوسرے مین تین سو پس ایک مین غلطی ہوئی اور ایسی ہی مخالفتین اور غلطتین اور جا
بہی کثرت سے ہین مگر اسجا قدر مذکورہ بالا پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اگر ایسی مخالفتین عہد عتیق
کی روایتون کی لکہی جاوین جیسے پادری لوگ فرقہ پروٹسٹنٹ کے خصوصاً صاحب
تحقیق دین حق لکہتے ہین تو شاید کوئی درس کتابون عہد عتیق کا مخالفت سے سلامت
نہ نکلے اور اسجا بطور نمونہ کے محض بطور حکایت کے کچہہ تہوڑی سی کتاب کریٹیکل
ریو سے جو تصنیف جان کلارک کی اور لندن مین سنہ ۱۸۳۹ ع مین چہپی ہے اور کتاب
اسیہو ہوسٹے جو سنہ ۱۸۶۳ ع مین بلدہ لندن مین چہپی ہے اور ملحدون کی کتابون سے
نقل کرتا ہون تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ان پادریون کی یہہ بات نئی نہین بلکہ وے
اپنے اون ہم ملکون کی تقلید کرکے بیہودہ شور مچاتے ہین گو اب تک ہمارے نزدیک انکی
تقلید پوری نہین اسلیئے اون ملحدونکو اون اعتراضون سے کچہہ فائدہ دنیوی نہین ملا

جیسا کہ ادب ہی پادری عمادالدین صاحب پادری کتاب ہدایت المسلمین اور تاریخ محمدی مین اعتراض [illegible] اس طریقہ [illegible] اور تاریخ محمدی کا جواب [illegible]

بلکہ سب عیسائیون مین نفرتی ٹہرے ہین اوران لوگون کو ایسے اعتراض کرنے اور
مسلمانون کے بہکانے کے لیے بڑی بڑی تنخواہین ملتی ہین اور عیسائیون مین عزت ہوتی
ہے ورس ۸ زبور ایکسو تینتالیسوین مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنے مین دہیما اور شدت سے رحیم ہے اور ورس ۱۹ باب ۶ کتاب اول
شموئیل کا یون ہے اور خداوند نے بیت شمس کے لوگون کو مارا اسلیئے کہ انہون نے
خداوند کے صندوق کو کہول کے دیکہا سو اوسنے پچاس ہزار ستر آدمی اونمین کے مار ڈالے
الخ دیکہو ایسا شدت سے رحیم اور مہر کرنے والا اور غصہ مین دہیما ہے کہ ایک زراسی
خطا پر پچاس ہزار ستر آدمی کو اپنی خاص قوم سے مارڈالا ۲ ورس ۱ باب ۳۲ استثنا
کا یون ہے اوسنے (یعنی اللہ تعالے نے) اوسے ویران زمین اور ہولناک اور
اجاڑ جنگل مین پایا وہ اوسکے گرد ہوا اور اوسنے اوسے تربیت کیا اوسنے اوسکی
محافظت اپنی آنکہہ کی تپلی کی طرح کی اور باب ۲۵ کتاب شمار مین ہے ۴ اور خداوند نے
موسی کو فرمایا قوم کے سارے سردارونکو پکڑ اور اونکو خداوند کے لیئے آفتاب کے مقابل
سولی پر کہینچ تاکہ خداوند کے غضب کا بہڑکنا اسرائیل پر سے ٹلجاوے ۵ سو موسی نے
بنی اسرائیل کے حاکمونکو کہا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے لوگونکو جو بعل فغور سے مل گئے ہین
قتل کرے ۹ وے جو اس وبا مین مرے چوبیس ہزار تہے دیکہو ایسا تپلی کی طرح رکہتا تہا
کہ اوسی جنگل مین سب سردارونکو آفتاب کے مقابل سولی پر کہینچنیکا حکم کیا اور موسی
علیہ السلام نے اوسکے موافق حکم قتل کا لگایا اور چوبیس ہزار کو وبا سے مارا ۳
ورس ۵ باب ۸ استثنا کا یون ہے تو اپنے دل مین سوچ کہ جسطرح سے آدمی
اپنے بیٹے کو تربیت کرتا ہے خداوند تیرا خدا تجہکو تربیت کرتا ہے اور ورس ۳۳ باب ۱۱
شمار کا یون ہے ہنوز اونکے دانتون تلے گوشت تہا پہلے اوس سے کہ وے اوسے
چابین خداوند کا غصہ اون لوگون پر بہڑکا اور خداوند نے اون لوگون کو نہایت

*چوتھی مخالفت

سخت مارسے مارا دیکھو ایسی بابپاکی طرح ۲ ورس کی کہ جب اون معیبت زدون کو
گوشت ملا او روسے کہانے بیٹھے ہنوز دانتون مین تہا کہ اونکو سخت مارسے مارا ۱۳ ورس
۱۸ باب میکا مین خدا ے تعا ے کے حق مین یون ہے وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہے اور
باب استثنا مین ہے ۲ اور جب کہ خداوند تیرا خدا اونہین تیرے ہاتھ مین گرفتار کروا ے
تو تو اونہین ماریو اور رحم کیجیو نہ تو اونسے کوئی عہد کیو اور نہ اون پر رحم کریو ۱۶ اور
تو اون سب گروہونکو جو خداوند تیرے خدا کے کرم سے تیرے ہاتھ مین گرفتار ہونگے نگل
جائیگا اون پر تیرے کرم کی نظر نہوگی الخ دیکھو ایسا رحم کرنے سے خوش ہے کہ بنی اسرائیل کو

*پانچوین مخالفت

اپنے مخالفون پر رحم نکرنے اور کرم کی نظر نرکہنے کے لیے حکم کرتا ہے ۵ ورس ۱۱ باب ۵
نامہ یعقوب مین ہے نہدیہ ۱۸۲۳ء خداوند کے مطلب کو جانتے ہو کہ وہ بڑا دردمند اور مہربان ہے
نہدیہ ۱۸۲۳ء اور اللہ کا مطلب دریافت کیا ہے کہ اللہ بڑا دردمند اور رحیم ہے اور ورس ۱۶
باب ۱۳ ہوسیع مین ہے سمرون ویران ہوگا کیونکہ وہ اپنے خدا سے باغی ہوا وے تلوار سے
گر جائینگے اونکے لڑکے پٹکے جائینگے اور اونکی پیٹ والی عورتین چیری جائینگی دیکھو یہہ کیسی

*چھٹی مخالفت

دردمندی اور رحم ہے کہ لڑکے پٹکے جاوین اور عورتون حاملہ کا پیٹ چیرا جاوے ۱۶
ورس ۳۳ باب ۳ نوحہ یرمیا مین ہے کیونکہ وہ اپنے دل سے بنی آدم کو نہ ستاتا نہ کہڑاتا ہے
حالانکہ ایسا اوسکا نہ ستاتا ہے کہ اشدودیون کو بواسیر سے مار اجیا ورس ۶ باب ۵ کتاب
اول سموئیل مین ہے اور ہزارون کو آسمان سے پتھر برسا کے مار ڈالا جیا ورس ۱۱ باب ۱۰
یوشع مین ہے اور سانپ بہیج کر بہت بنی اسرائیل کو مار اجیا ورس ۶ باب ۲۱ استثنا مین ہے

*ساتوین مخالفت

ے ورس ۳۴ باب ۱۶ کتاب اول اخبار ۱۱ مین ہے خداوند کا شکر کرین کہ اوسکا فضل ابدی
ہے اور ورس ۹ زبور ایکسو پینتالیسوین ۱۴۵ مین ہے خداوند سب کے لیے بہلا ہے اور اوسکا
لطف لطیف ساری خلقت پر ہے حالانکہ ایسا رحم ابدی اور سب خلقت پر ہے کہ نوح
علیہ السلام کے وقت مین سب جانداروں کو کیا آدمی اور کیا اوسواے کشتی والون کے

طوفان

طوفان سے غارت کیا جیسا باب ۷ پیدایش مین ہے اور اسیطرح سب جانداروں کو جو شہر قوم لوط
اور سدوم اور نوح اونکی بین ستی تہے آگ برسا کے غارت کیا جیسا باب ۱۹ پیدایش مین ہے
۸ ورس باب ۳۴ خروج مین ہے باپونکے گناہ اونکے فرزندون سے اور فرزندون کی
فرزندون سے تیسرے اور چوتہی پشت تک مطالبہ کریگا حالانکہ ورس ۲۰ باب ۱۸ حزقیل مین ہے
وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی بیٹا باپ کے گناہ نہ سہیگا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ سہیگا
صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑیگی انہتی اسکے موافق
اولاد کو ایک پشت تک بہی اپنے باپونکا گناہ اوٹہانا نہین پڑتا چہ جائیکہ تیسری اور چوتہی پشت
کی مگر فقط چوتہی پشت تک بہی اگر رہتا تو غنیمت تہا لیکن بعضی مقامون کتب مقدسہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ چالیسوین بچاسوین پشت تک بہی غریب اولاد سے انکے باپون کے گناہون کا
مطالبہ ہوا کرتا ہے باب ۱۵ کتاب اول سموئیل مین خدا تعالے کا حکم ساول بادشاہ بنی اسرائیل
کو معرفت سموئیل علیہ السلام کے یون ہے ۲ لشکرونکا خداوند یون کہتا ہے مجھکو یاد ہے جو کچھ کہ
بنی اسرائیل سے عمالیق نے کیا جب کہ وی مصر سے چڑہے کہ وے کیونکر اونکی گہات مین
بیٹہے ۳ سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب جو کچھ کہ اونکا ہے یک لخت حرم کر اور اون پر
رحم مت کر بلکہ مرد سے لیکے عورت اور لڑکے شیرخوار اور بیل بہیڑ اور اونٹ اور گدہے تک
سب کو قتل کر انہتی دیکہو یہان چار سو برس کے بعد اون عمالیقون کی اولاد سے جنہون نے
مقابلہ موسی علیہ السلام کا کیا تہا حکم انتقام کا ہوا اور بڑی شدت سے حکم نکلا کہ رحم مت کر
اور شیرخوارون تک بہی جو کسیطرح کے گناہ دنیوی سے ملوث نہتی اور اسیطرح چارپایون
تک قتل اور حرم کر ۹ ورس ۱۶ باب ۲۴ استثنا مین ہے اولاد کے بدلے باپ دادے مارے
نجاوین اور نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کیجاوے ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب
مارا جائیگا حالانکہ باب ۲۱ کتاب دوم سموئیل مین ہے ۸ اور بادشاہ نے ساول کے
دو بیٹے جو ایہ کی بیٹی رصفہ کے بطن سے تہے یعنی ارمونی اور مفیبوست اور ساول کے بیٹے

مبکل کے پانچ بیٹے جو برزلی کے بیٹے عزرائیل کے صلب سے تہے پکڑ کے جبعونیون کے حوالے
کئے ۹ اور اونہون نے اونہین پہاڑ کے برابر خداوند کے حضور پہانسی دی الخ یہان سات
آدمیون نے اولاد ساول سے عوض خطا ساول کے پہانسی پائی اور داؤد علیہ السلام
نے موافق طلب جبعونیون پہانسی دینے والونکے اونکو برضامندی اور حکم خدا کے
حوالے کر دیا حالانکہ داؤد علیہ السلام نے ساول سے قسم کہا کے عہد کیا تہا کہ مین تیرے
بعد تیری اولاد کو قتل نکرونگا تو کیا خوب اوس وعدہ کی وفا کی باب ۲۴ کتاب اول شموئیل
مین ہے ۱۷ اور جب داؤد یہہ باتین ساول کو کہہ چکا تو ساول بولا الخ ۲۱ اور اب دیکہہ
مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا الخ ۲۲ سو تو مجہسے خداوند کی قسم کہا کے یون کہہ کہ مین
بعد تیرے تیری نسل کو ہلاک نکرونگا اور تیرے باپ کے گہرانے مین سے تیرے نام
کو نہ مٹا دونگا ۲۳ سو داؤد نے ساول سے قسم کی الخ دیکہو ان نمونون سے قطع نظر اختلاف
کے کیسا رحم خدا کا ثابت ہوتا ہے ۱۰ درس ۵ زبور ۳۰ مین ہے اوسکا غصہ ایک دم کا ہے — دسوین مخالفت
الخ اور درس ۱۳ باب ۳۲ شمار مین ہے تب یہواہ کا قہر اسرائیل پر بہڑکا اور اوسنے اونہین
سیدا بین چالیس برس تک آوارہ رکہا جب تک کہ وہ ساری جماعت جو یہواہ کے روبرو
گنہگار ہوئی تہی نابود ہوئی انتہی دیکہو ایسا غصہ ایک دم کا تہا کہ چالیس برس تک سب
بنی اسرائیل کو کہ اونمین پیغمبر لوگ اور ہزارون لڑکے بیگناہ اور معصوم بہی تہے جنگلون مین آوارہ
رکہا ۱۱ درس ۱ باب ۱۷ پیدایش مین قول خدا تعالے کا اپنے حقمین یون ہے مین خدا قادر — گیارہوین مخالفت (قدرت کا بیان)
ہون الخ اور درس ۱۹ باب ۱ کتاب القضات کا یون ہے اور خداوند یہودا کے ساتہہ
تہا اور اوسنے کوہستانیونکو خارج کیا پر صحرا نشینون کو خارج نکر سکا کیونکہ اون پاس
لوہے کی رتہین تہین دیکہو عجب قادر ہے کہ صحرا نشین لوہے کی گاری والے اوسکی
قدرت سے نہ نکل سکے ۱۲ درس ۲۳ باب ۵ قضات کا یون ہے تم مارز پر لعنت کرو خداوند کا — بارہوین مخالفت
فرشتہ بولا تم اوسکے باشندون پر لعنت کرو کہ وے خداوند کی کمک کرنیکو جباروں کو

مقابل بنانے دیکھو عجب قادر ہے کہ جبارون کے مقابلے مین کمک کا محتاج ہے اور جنہون نے کمک نہین
کی اون پر لعنت کرتا ہے ۱۳ ورس ۱۲ باب ۲ عاموس کا یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ء اینک من در زیر
شما چسپیدہ شدم چنانچہ ارابہ از بار چسپیدہ میشود عربیہ ۱۸۳۱ ہانذا اضر من تحتکم کما تصر العجلۃ الممتلیۃ حشیشاً
یعنے خبردار ہو مین تمہارے نیچے ایسا دبا جیسا گاڑی لدی پولی سے دبتی ہے دیکھو باوجود قادر ہونے
کے دب گیا اور عاجز ہو گیا ۱۴ ورس ۹ باب ۳ ملاکیا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء سو تم لعنت سے ملعون
ہوئے کیونکہ تم نے ہان اس تمام قوم نے مجھے لوٹا دیکھو یہان خدای قادر لٹ گیا اور لٹ کر بنی اسرائیل
کو لعنت کرتا ہے ان جارون نمونون سے کیسی قدرت آلہی ظاہر ہوتی ہے ۱۵ ورس ۳ باب ۱۵
کتاب امثال کا یون ہے خداوند کی آنکھین سب مکانون مین کیا بُرے کیا بھلے دیکھنے والیان ہین
انتہی حالانکہ آدم علیہ السلام جب چھپ گئے اونکو پکارنا پڑا ورس ۹ باب ۳ پیدایش کا یون ہے تب خداوند خدا
نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہان ہے ۱۶ ورس ۹ باب ۱۶ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے
کہ خداوند کی آنکھین سارے زمین مین دار پار دوڑتی ہین الخ اور ورس ۱۲ باب ۱۸ پیدایش کا یون ہے مین
اوترکے دیکھونگا کہ اونہون نے اوس شور کے مطابق جو مجھہ تک پہنچا بالکل کیا ہے یا نہین مین
دریافت کرونگا انتہی اسکی موافق خدا کو معلوم کرنے کے لئے اوترنا پڑا ۱۷ ورس ۵ باب ۱۱
پیدایش کا یون ہے اور خداوند اوس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تہے دیکھنے اوترا انتہی یہان بھی
خدا دیکھنے کا محتاج نکلا ۱۸ ورس ۴ باب ۱۶ خروج کا یون ہے خداوند نے موسیٰ سے کہا
کہ دیکھہ مین آسمان سے تمہارے لئے روٹیان برساؤنگا یہ لوگ ہر روز نکلکے جتنا ایک ہی
دن کے لئے کفایت کرے ہر ایک ہر ایک دن سمیٹ لیا کرین تاکہ مین اونہین جانچون کہ
وے میری شرع پر چلینگے یا نہین انتہی اسکے موافق خدا امتحان کا محتاج ہے ۱۹ ورس ۵
باب ۳۳ خروج کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ پہر خدا نے موسیٰ کو فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ تم سخت
گردن لوگ ہو اگر مین ایک لمحہ تمہارے درمیان چڑہ جاتا تو تمہین ہلاک کرتا پس اب تم اپنا
سنگار اوتارو اور مین دیکھونگا کہ کیا تمسے کرون اور یہ جملہ پس اب تم الخ اور ترجمون مین یون

ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء آؤ تم زینتا اپنی اتار و کہ وہ جو تمہارے ساتہہ کرونگا جانون فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ء
لہذا حلہ ہا را از خود بیرون کنید تا بدانم کہ با شما چہ باید کرد فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء ایں حال حلہ ہا تان را
از بر خود بکنید تا بدانم کہ درمیان شما چہ بایدم کرد دیکہو یہان جب تک اونکو ننگا نکروا لیا جب تک
معلوم ہنوا کہ کیا کرنا چاہیئے **۲۰ ورس** ۲ باب کتاب استثنا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء
اور اس ساری راہ کو یاد رکہیو جہی راہ جہان یہواہ تیرا خدا بیابان مین ان چالیس برس تجہکو لیچلا
تاکہ تجہکو دکہہ دے اور تجہے آزما دے اور تیرے دلکی بات دریافت کرے کہ تو اوسکے احکام مانیگا
کہ نہین انتہی یہان خدا تعالے آزمانے اور دلکی بات دریافت کرنے کے واسطے محتاج ہوکہ بنی اسرائیل
کو بیابان مین چالیس برس تک لئے پہرا دیکہو ان پانچ نمونون سے کیسے عالم الغیبی خدا کی
ثابت ہوتی ہے **۲۱ ورس** ۶ باب ۳ ملاکیا مین ہے مین خداوند ہون مجہہ مین تغیر نہین
اور باب ۲۲ شمار مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء ۲۰ پہر خدا رات کو بلعام کے پاس آیا اور اوسے کہا اگر لوگ
تجہے بلانے آوین تو اوٹہہ اور اونکے ساتہہ جا پر جو بات مین تجہے کہونگا وہی کیجیو ۲۱ سو بلعام
صبح کو اوٹہا اور اپنے گدہی پر زین رکہا اور مواب کے امیرون کے ہمراہ گیا ۲۲ تب خدا کا قہر بہڑکا
اسلئے کہ وہ گیا اور یہواہ کا فرشتہ جاکے راہ مین کہڑا ہوا تاکہ اوس سے دشمنی کرے الخ دیکہو یہہ
کیسا غیر متغیر ہے کہ آپ ہی رات کو حکم دیا اور صبحکو قہر مین آکر فرشتہ کو دشمنی کرنیکے لئے بہیجا۔
**۲۲ باب ۳۳** خروج مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء ۳ طرف ایک زمین کے دودہ اور شہد
وہان بہتا ہوگا پس تم چلے جاؤ کہ مین تمہارے درمیان نہین ہونگا الخ تب اوسنے کہا کہ مین خود
تیرے ساتہہ جاونگا اور مین تجہے آرام دونگا دیکہو اول جا فرمایا کہ مین نجاؤنگا پہر تہوڑی ہی دیر
مین اوس اپنے حکم کو بدل ڈالا **۲۳ ورس** ۳۱ باب پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء
پہر خدا نے اون سب پر جنہین اوسنے بنایا تہا نظر کی اور دیکہا کہ یہہ بہت اچہے ہین الخ اور
ورس ۱۵ باب ۱۵ ایوب مین ہے اوسکی آنکہون مین آسمان بہی پاک نہین اور ورس ۵ باب
۲۵ کتاب ایوب مین ہے اور ستارے اوسکی نظر مین پاک نہین اور باب ۱ توریت مین صد ہا

بیسوین مخالفت

اکیسوین مخالفت

بائیسوین مخالفت

تئیسوین مخالفت

چوبیسوین مخالفت

جانداراور پرندون اور درندونکو حرام اور قبیح اور ناپاک تبلایا ہے دیکھو ورس ۳۱ باب پیدایش مین سب
آسمانون اور تارون اور جاندارون کو بہت اچہا اور اور ورسون منقولہ مین ناپاک اور قبیح کہا گیا ہے
۲۴ ورس ۱۷ باب نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع جسمین بدلنا اور پہر جانیکا سایہ
نہین حالانکہ صدہا جا بہت تاکید سے محافظت سبت کے لئے حکم کیا اور بہت جا اوسکو ابدی کہا
پہربہی پادری لوگ اب سبت کیجا اتوار کا دن مقدس ٹہراتے ہین اور اوسکو بدلنے والا اور
پہر جانے والا بتاتے ہین اور ان نمونون سے غیر متغیر ہونا اوسکا نہین ثابت ہوتا ۲۵ ورس
۲۵ باب ۱۸ اخرقیل مین ہے ای اہل اسرائیل سنو تو کیا میری راہ راست نہین کیا تمہاری راہ ناراست
نہین اور باب ملاکیا مین ہے ۲ خداوند فرماتا ہے کہ مینے تمہین پیار کیا تسپر تم کہتے ہو کہ تو نے
ہمین کسطرح پیار کیا کیا عشو یعقوب کا بہائی نتہا خداوند فرماتا ہے لیکن مینے یعقوب کو پیار کیا ۳
اور مینے عشو سے دشمنی رکہی اور اوسکے پہاڑ اور اوسکی میراث کو جنگلی تینئون کے لئے ویران کیا
انتہی دیکہو بمقتضائی راستی کے عیص اور اوسکی اولاد کو ناحق دشمن پکڑنا اور اوسکی میراث اور
پہاڑ کو ویران کرنا کیسا اچہا ہے ۲۶ ورس ۳ باب ۱۵ مشاہدات مین ہے ای مقدسون کے
بادشاہ تیری راہین راست اور درست ہین اور ورس ۹ باب ۱۴ ہوشع مین اسیکے موافق یون ہے
خداوند کی راہین سیدہی ہین اور نیک لوگ اونمین چلینگے الخ اور ورس ۵ و ۲ باب ۲۰ اخرقیل
مین شریعت موسی کے حق مین جو خاص قوم خدا کو ملی تہی اور خروج عیسی علیہ السلام تک سب
بنی اسرائیل کو کیا نبی اور کیا اور اوسیکا ماننا اور برتنا واجب تہا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور مینے
بہی اونہین حقوق دیے جو بہلے نہین اور قوانین جنسے دے نہ جیتے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ لہذا من
نیز قوانین نامرغوب و احکامیکہ دران نتوانند زیست باثیان دادم فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ بنابرین
من نیز قضایائی کہ ناپسند بود و احکامیکہ باہا زندہ نتوانستند بمانند باثیان دادم ۲۷
اور سبت ورسون مین زناکی حرمت پائی جاتی ہے اور اگر پادریونکا کہنا سچ ہے تو
اسینے خود غریب یوسف نجار کی جورو کے ساتہ زنا کیا اور وہ اوسی زنا سے حاملہ ہوئی جاتا

چاہئی کہ ہم ایسی اعتقاد ناپاک سے بیزار ہین مگر لفنجو لئے قول مشہور نقل کفر کفر نباشد اس قول
مردود کی بہی نقل ظہور مین آئی اور ملحد لوگ تو اسکا بہت بے ادبیان کرتے ہین جیسا لطور نمونہ
کے اکسیہومو کا قول نقل کیا جاتا ہے اور ونکا قول اوسپر قیاس کر لینا چاہئے اور جو پادری
لوگ بابت نکاح زینب رض کے بکتے ہین اوسپر صبر کرنا چاہئے کہ مقدمہ ولادت عیسی علیہ السلام
مین ملحدون نے مریم اور عیسی علیہما السلام اور خدائے ذوالجلال پر بہت کچہہ زبان درازی کی ہے
لکہا ہے صفحہ ۴۴ کتاب اکسیہومو مین ہے کہ ایک انجیل مین جسکا نام نی ٹی وٹی آف میری ہے
اور اب وسے جہوٹی انجیلون مین گنا جاتا ہے مذکور ہے کہ مریم رضی اللہ عنہا خدمت بیت
المقدس کے لیئے محرر ہوکر سولہ برس کی عمر تک وہان ہی تہی اور فادر جیروم زادیرنے اس مذکور کو
صحیح سمجہکر اختیار کیا ہے سو اب یہہ شبہہ پڑتا ہے کہ مریم کو کسی کاہن کا بیت المقدس کے
کاہنون سے حمل رہگیا ہوگا اور اوس کاہن نے یہہ بات سکہلادی ہوگی کہ یون کہیو مجہے
روح القدس کا حمل رہگیا ہے اور بہت استہزا لوقا کی تحریر پر بری طرح سے کہ دل لکہنے کو
بہی نہین چاہتا کرکے لکہتا ہے کہ یہود کے نزدیک یہہ حال یون ثابت ہے کہ ایک سپاہی
زادہ مریم پر عاشق تہا اوسکی حرکت ناشائستہ سے یہہ مسیح عیسائیونکا پیدا ہوا ہے اوسپر یوسف نجار
نے اس جورو بد دیانت کو ناراض ہوکر چہوڑا اور عازم بابل ہوا اور مریم یسوع کے ساتہہ مصر کو
گئی اور یسوع نے وہان شعبدہ بازی سیکہی اور بعد سیکہنے کے اوس شعبدہ کے دکہلانے کو
ملک یہودیہ مین آیا پہر لکہتا ہے کہ ایسی بیہودہ کہانیان بت پرستون مین بہی بہت مشہور ہین
مثلاً وسے مانتے ہین کہ ایک اونکا معبود منروا نامی جو پیٹر کے مغز سے پیدا ہوا ہے اور بےکس
جوپیٹر کی ران مین رہا ہے اور چینیونکا خدا فوا ایک کواری لڑکی سے جو عی تہی کہ مین کرن
آفتاب سے حاملہ ہوئی ہون پیدا ہوا ہے انتہی ملخصاً اور مناسب سجا کے ایک حکایت ہے جو
پادری جان ملنر کی کتاب مطبوعہ ۱۸۲۳ء مین مرقوم ہے کہ تہوڑا عرصہ گذرا کہ جوآنا سوت کوٹ
نے انگلستان مین دعوی الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت ہون جسکی حقین شیطان کے خطاب

مین خداتعالی کا قول ورس ۱۵ باب۳ پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلیگی اور باب۱۲
مشاہدات مین یون ہے اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت سورج کو اوڑہے ہوے
اور چاند اوسکے پانون تلے اور اوسکے سر پر بارہ ستارونکا تاج ۲ وہ عورت حاملہ تہی اور درد سے
چلاتی اور جننے کی ایٹہتی تہی انتہی اور مین شیطانکا سر کچلونگی اور مجہکو حمل حضرت عیسی علیہ السلام
کا ہے اور اس عورت نیک کے بہت سے آدمی حضرات مسیحیون سے معتقد ہوئے اور اوسکی
معتقدونکو اوس حمل کی بڑی خوشی تہی اور سونے چاندی کے برتن بنوائے تہے انتہی سبحان اللہ
حضرت مریم کو تو روح القدس سے حمل تہا اور اس عصمت قباب کو حضرت عیسی کا حمل رہا مگر
حیف ہمکو معلوم نہین ہوا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا لڑکی پیدا ہوا تہا یا نہین اور صورت پیدا ہونے
مین اوس عصمت قباب کے معتقدون کے نزدیک اوس مولود مسعود کو رتبہ الوہیت کا ایک علاقہ
ہیولہ سے مثل اپنے باپ کے ملا تہا یا نہین اور صورت ملنے مین اعتقاد تثلیث کا منسوخ ہوکر
اعتقاد تربیع کا مقرر ٹہیرا تہا یا نہین اور لقب خدا تعالی کا اب سے جد کے ساتہہ لپٹا تہا یا نہین



**۲۸ ورس** ۶۸ زبور ۱۱۹ کا یون ہے تو نیک ہے اور نیکی کرتا ہے مجہے اپنی قواعد سکہلا
اور ورس ۲۳ باب ۹ کتاب القضات کا یون ہے تب خدا نے ابی ملک اور سکم کے لوگون
کے درمیان روح فساد کو بہیجا اور اہل سکم نے ابیملک سے دغابازی شروع کی انتہی دیکہو وہ
نیکی ایسی ہے کہ آپ فساد کی روح کو بہیجکر دغابازی شروع کرائی دیکہو ان چار نمونون سے
کیسی راست بازی خدا کی ظاہر ہوتی ہے



**۲۹ ورس** ۱۹ باب ۲۳ شمار کا یون ہے خدا
آدمی نہین جو جہوٹہ بولے نہ آدمیزاد کہ پشیمان ہووے الخ اسکے موافق ورس ۲۹ باب ۱۵
کتاب اول سموئیل کا یون ہے اور اسرائیل کا ناصح جہوٹ نہین بولتا اور پشیمان نہین ہوتا کیونکہ
وہ انسان نہین ہے کہ پچتاوے انتہی حالانکہ کتب مقدسہ سے خدا کا جہوٹ بولنا اور پچہتانا
اور پشیمان ہونا بلکہ پچہتاتے پچہتاتے تہک جانا کثرت سے ثابت ہے باب۱۴ شمار مین ہے
بیشک اوس مین تک نہ پہونچوگے جسکی بابت مینے قسم کہائی کہ تمہین وہان بساؤنگا تب

تم میری عہدشکنی کو جان لوگے انتہی ملخصاً دیکہو ایمان نہ فقط وعدہ جہوٹ نکلا بلکہ قسم ہی جہوٹی
نکلی اور خود ہی اپنی عہدشکنی کا اقرار کیا ۳۰ اور ورس ۷ باب ۶ پیدایش مین قول خداون
ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع اور سنہ ۱۸۴۲ع کیونکہ اونکے بنانے سے پچہتاتا ہون فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع زیراکہ از پیدا کردن
اینہا پشیمان شدہ ام ۳۱ اور ورس ۸ باب ۱۸ ایرمیاکا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع اگر وہ قوم جسکو
مینے کہا اپنی برائی سے پہرے تو مین بہی اوس برائی سے پچہتاؤنگا جو اوسپر کرنیکو ٹہانا تہا ۳۲
اور ورس ۳ باب ۲۶ یرمیاکا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع شاید کہ وہ سُنین اور ہر ایک اپنی
بری راہ سے پہرے کہ مین اوس بدی سے پچہتاؤن جو مین اونکے کامونکی برائی کے لیئے اون
پر کرنے کو منصوبہ باندہتا ہون ۳۳ اور ورس ۱۰ باب ۴۲ یرمیا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع
کیونکہ مین اوس بدی سے پچہتاتا ہون جو مین نے تمسے کی ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع زیراکہ از زیانے
کہ لشمار سانیدہ ام پشیمان شدہ ام ۳۴ اور ورس ۴۵ زبور ۱۰۶ مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع او
اپنی رحمتون کی فراوانی کے مطابق پچہتایا ۳۵ اور ورس چہٹے باب عاموص مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع تسپر خداوند پچہتایا ۳۶ اور ورس ۱۴ باب ۲ یوئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع
کیا جانے وہ پہرے اور پچہتاوے الخ ۳۷ اور ورس ۶ باب ۱۵ ایرمیا مین موافق ترجمہ انگریزی
کے یون ہے مین پچہتانے سے تہک گیا ہون فارسیہ ۱۸۳۹ع از بازگشت ارادہ خود درماندہ شدہ ام
دیکہو ان نمونون سے کیا صدق اور نہ پچہتانا ثابت ہوتا ہے ۳۸ اور ورس ۲۲ باب ۱۲
امثال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع جہوٹے لبون سے خداوند کو نفرت ہے اور باب ۳ خروج مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۱۷ اور مین نے کہا ہے کہ مین تمہین مصریونکی تکلیفونسے کنعانیون اور حتیون اور
اموریون اور فرزیون اور حویون اور یبوسیون کی زمین مین جہان دودہ اور شہد بہتا ہے
نکال لاؤنگا ۱۸ اور وے تیری آواز سنین گے اور تو اور اسرائیلیونکے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس
آئیو اور اوس سے کہیو کہ یہواہ عبرانیون کے خدا نے ہم سے ملاقات کی اور اب ہم تیری منت کرتے
ہین ہمکو تین دنکی راہ بیابان مین جانے دے تاکہ ہم یہواہ اپنے خدا کے لئے ذبح کرین ۳۹ او

ورس ۳ باب خروج مین موافق اوس حکم کے قول موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا یون ہے عبرانیون
کے خدانے ہمسے ملاقات کی ہے ہمکو اجازت دیجئے کہ ہم تین دن کی راہ جنگل مین جائین الخ اور باب ۱۱ خروج
مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور یہواہ نے موسیٰ سے کہا الخ ۲ سو اب تم لوگون سے چپ چاپ کہو کہ ہر ایک
مرد اپنے پڑوسی سے اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن
عاریت لیوے ۰ہم اور ورس ۳۵ باب ۱۲ خروج کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور بنی اسرائیل نے
موسیٰ کے کہنے کے موافق کیا اور اونہون نے مصریون سے روپے کے برتن اور سونیکے برتن اور
کپڑے عاریت لئے دیکہو ان ورسون کے موافق خدا بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر ارادہ لیجانے ملک
شام کا رکہتا تہا باوجود اوسکے اجازت جہوٹ بولنے کی دیکر جہوٹ بلوایا کہ اوسکے موافق موسیٰ اور
ہارون علیہما السلام نے فرعون کے سامنے اور سب بنی اسرائیل نے کیا مرد کیا عورت اپنے ہمسایہ
جہوٹ بولا اور یہہ دوسرا حق ہمسایگی جسکی تاکید توریت مین بعد اسکے بہت آئی ہے ادا ہوا کہ بہانے
عاریت سے سب مال اونکا ہضم کیا اور باب ۱۶ کتاب اول سموئیل مین ہے ۱ اور خداوند نے سموئیل
کو کہا کہ تو کب تک ساول کے بابت غمگین رہیگا مین نے تو اوسے بنی اسرائیل کی سلطنت سے مردود
کیا تو اپنے سینگہہ مین تیل بہر اور جا مین تجہے بیت لحم مین یسی پاس بہیجتا ہون کہ مین اوسکے بیٹون
مین ایک کو بادشاہ ٹہیرایا ہے ۲ سموئیل بولا مین کیونکر جاؤن کہ اگر ساول سنیگا مجہے مار ہی ڈالیگا
خداوند نے فرمایا ایک بچہیا اپنے ساتہہ لئے جا اور کہہ کہ مین خداوند کے لئے ذبح کرنے کو آیا ہون انتہیٰ
یہان بہی خدانے سموئیل علیہ السلام کو جہوٹ بولنے کی اجازت دی کیونکہ واسطے پادشاہ کرنے داود
علیہ السلام کے جاتے تہے نہ ذبح کرنے کے لیے ۴۳ باب ۲۲ کتاب سلاطین مین ہے ۱۹ پہر
میکایاہ نے کہا کہ تم خداوند کے سخن کو سنو مین نے خداوند کو اوسکی کرسی پر بیٹہے دیکہا اور آسمانی سارا لشکر
اوسکے دہنے بائین ہاتہہ کہڑا تہا ۲۰ اوس دم خدانے فرمایا کہ اخیاب کو کون ترغیب دیگا تا کہ وہ چڑہ جاوے
اور رامات جلعاد پر جا پڑے تب ایک کچہہ بولا اور ایک کچہہ ۲۱ اوسوقت ایک روح نکلکے خداوند کے
سامہنے آکہڑی ہوئی اور بولی مین اوسے ترغیب دونگی ۲۲ پہر خداوند نے فرمایا کسطرح سے وہ بولی

مین جاؤنگی اور جہوٹی روح بن کے اوسکے سارے نبیون کے منہہ مین پڑونگی خداوند بولا تو اوسے ترغیب
دیگی اور غالب بہی ہوگی جا ایسا کر ۲۳ سو دیکہہ خداوند نے تیرے ان سب نبیون کے منہہ مین
جہوٹی روح ڈالی ہے اور خداوند ہی نے تیری بابت بُری خبر دی ہے انتہی دیکہو اسکی موافق خود
خداتعالی کرسی پر بیٹہہ کر مشورہ بہکانے خلق کا اپنے لشکر آسمانی کے ساتہہ کیا کرتے ہین اور روحون
کو بہکانے کے لیئے بہیجا کرتے ہین اور باقرار میکایا پیغمبر کے اوسی خدا کی روح بہیجی ہوئی نے اون سب
نبیون کے منہہ مین پڑکر جہوٹ بلوایا تہا دیکہو ان چار نمونون کی موافق خدا کو جہوٹے لبون سے
کیسی نفرت ہی ۴۴ ورس ۲۶ باب ۲۰ خروج مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور تو میری قربانگاہ پر
سیڑہی سے ہرگز مت چڑہیو تا کہ تیری برہنگی اوسپر ظاہر نہو وے انتہی اسکے موافق خداتعالی مردون
کی بہی برہنگی ظاہر ہونیکو برا سمجہتا ہے اور ورس ۱۷ باب ۳ کتاب اشعیا مین ہے ہندیہ ۱۸۲۳ اسلیے
خداوند صیہون کی بیٹیون کی چاندی کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند انکے اندام نہانی کو اوگہاڑیگا اور
جملہ اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ء مین یون ہے و خداوند اندام نہانی ایشانرا بے ستر خواہد کرد فارسیہ
۱۸۴۵ و پروردگار رجائی عورت ایشانرا برہنہ خواہد کرد دیکہو یہان خداوند اندام نہانی صیہون
کی لڑکیونکی اوگہاڑتے ہین یا بے ستر کرتے ہین ۴۴ باب ۴۷ کتاب اشعیا مین ہے ہندیہ ۱۸۲۳ء
۲ چکی لے اور آٹا پیس اپنے بال کہول دے ٹانگ عریان اور ران ننگی کر اور ندیون مین سے پیدل
جا ۳ تیری برہنگی کہلیگی بلکہ تیری حیا بہی دیکہی جائیگی مین انتقام لونگا الخ دیکہو یہان ٹانگ اور
ران ننگی کرنیکا حکم کرتے ہین ۴۵ اور ورس ۳۱ باب ۲۹ پیدایش کا یون ہے اور جب
خداوند نے دیکہا کہ لیاہ سے نفرت کی گئی اوسنے اوسکا رحم کہولا اور راحیل بانجہہ ہی اور ورس ۲۲
باب ۳۰ پیدایش کا یون ہے اور خدا نے راحیل کو یاد کیا اور اوسکی سنکے اوسکے رحم کو کہولا ۴۶ اور
ورس ۱۸ باب ۲۰ پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ کیونکہ یہواہ نے ابی مالک کے گہر کے سارے
رحمونکو ابراہیم کی جورو سارہ کے لیئے بند کر دیا تہا ان ورسون کے موافق کبہی رحمونکو کہولتا ہے اور
کبہی بند کرتا ہے پس دیکہو کہ مردون کی برہنگی کہلنے سے یہہ نفرت اور عورتونکے اندام نہانی اوگہاڑ

۳۲ اور ران ننگی کروانی اور رحم کہولنے اور بند کرنے سے وہ رغبت یہہ خوب حیاہے ۲۷ ورس
باب ۳۱ یرمیامین ہے خداوند کہتا ہے کہ مین اونکی برائی بخشونگا اور اونکی خطا یاد نکرونگا اور ورس
باب ۲۳ خروجمین ہے مین شریرونکو بے سزا نچہوڑونگا اسکے موافق شریر سزا سے بچ نہین سکتا
بلکہ شریر کا کیا ذکر اوسکی اولاد سے بہی چالیس پچاس پشت تک خداتعالے اوس شریر کے گناہ
کا مواخذہ کیا کرتا ہے جیسا اوپر گذرا ۸ تہم ورس ۲۴ باب ۹ یرمیامین ہے ہندیہ ۲۳ سنہ ۱۸۴۴ع
مین خداوند ہون جو رحمت اور انصاف اور صداقت زمین پر کرتا ہون کہ بیہے مجہے خوش آتی
ہے خداوند کہتا ہے فارسیہ ۳۱ سنہ ۱۸۴۸ منم خداوند کہ رحمت و بہ عدل و بہ نیکی عہدے بر روئے زمین
عمل می نمایم کہ ازانہا خوشنودم خداوند میفرماید رحمت اور صداقت کی تصدیق تو کچہہ اوپر گذری
اب عدل کا بیان سنئے کہ معرفت حزقئیل پیغمبر کے باب ۲۱ اونکی کتاب مین یون حکم ہوتا ہے
۳ اور زمین اسرائیل سے کہہ کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکہہ مین تجہپر آونگا اور اپنی تلوار کو میان سے
نکالونگا اور صالح اور طالح کو تجہہ مین سے منقطع کرونگا ۴ اس سبب سے کہ مین تیرے بیچ سے صالح اور طالح کو منقطع کرونگا اسلیے میری
تلوار اپنے میان سے جنوب سے شمال تک سارے بشر پر نکلیگی انتہے بہلا ظالم اگر شقاوت طالع سے منقطع ہو بجا ہے مگر
صالح کا منقطع کرنا اور تلوار کا سب بشر پر نکلنا کیا انصاف ہے ۴۹ باب ۱۳ یرمیامین ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۳۱ع ۱۳ خداوند یون کہتا ہے اس سرزمین کے سارے باشندونکو اور اون پادشاہونکو جو
داود کے تخت پر بیٹہے اور کاہنون اور نبیون اور یروشلم کے سارے باشندونکو مین متوالپن سے
بہر دونگا ۱۴ اور مین ایک کو دوسرے پر اور بیٹے کو باپ پر اکہٹے پٹکونگا خداوند کہتا ہے مین مہربانی
نکرونگا اور نچہوڑونگا اور رحم نہ کہاونگا بلکہ اونہین ہلاک کرونگا انتہے ساری سرزمین یہود کے
باشندونکو متوالی کرنا اور بغیر رحم کے ہلاک کرنا باوجودیکہ اونمین سیکڑون نیک اور ہزارون لڑکے
معصوم بہی تہے کیا انصاف ہے ۵۰ ورس ۲۹ باب ۱۲ اخروجمین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور یون
ہوا یہواہ نے آدہی راتکو مصر کی زمین مین سارے پہلوٹہے فرعون کے پہلوٹہے سے لیکر جو اپنے
تخت پر بیٹہتا تہا اوس قیدی کے پہلوٹہے تک جو قیدخانے مین تہا چارپایونکے پہلوٹہون سمیت

ہلاک کیا اونہی سب پہلوٹونکو جو اونمین لاکہون بچے بیگناہ بہی تہے اور قیدیون کے پہلوٹونکو
مارناکیا انصاف ہے اور چارپایونکے پہلوٹونکا کیا گناہ تہا ۱ ۵ ورس ۲۳ باب ۱۸ حزقیل
کا یون ہے خداوند خدا کہتا ہے کہ کیا مین گنہگار کی موت چاہتا ہون اور یہہ نہین کہ وہ اپنی
راہ سے پہرے اور جیوے آور ورس ۱۱ باب ۳۳ حزقیل مین ہے خداوند خدا فرماتا ہے کہ میری
حیات کی قسم ہے کہ مین شریر کی موت نہین چاہتا بلکہ یہہ کہ شریر اپنی راہ سے پہرے اور جیلے الخ
ایسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ گنہگار اور شریر اپنے گناہ اور شرارت سے پہرین
اور توبہ کرین اور ورس ۲۰ باب ۱۱ یوشع کا یون ہے کیونکہ یہہ خداوند کی طرف سے تہا کہ اونکے دل سخت
ہوگئے تہے تاکہ وے اسرائیل سے قتال کرین اور وے اونکو حرم کرین الخ یہان خود ہی خدا تعالے
نے مخالفون کے دلکو سخت کرڈالکے مرواڈالا ۲ ۵ ورس ۴ باب ۲ نامہ اول تمتی کا یہہ
ہے وہ چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پاوین اور سچائی کی پہچان تک پہنچین اور باب ۲ نامہ ۲
تہسلنیکیون مین ہے اور اسلیئے خدا اونکے پاس تاثیر کرنیوالی دغا بہیجیگا یہانتک کہ وے جہوٹ
کو سچ جانینگے ۱۲ تاکہ وے سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی سے راضی ہین سزا پاوین
اول سے معلوم ہوتا ہے کہ مرضی خدا کی یہی ہے کہ سارے آدمی نجات پاوین اور دوسرے سے معلوم
ہوتا ہے کہ اللہ تعالے خود ہی تاثیر کرنیوالی دغا بہیجکر جہوٹ کو سچ اعتقاد کراکر سزا دیتا ہے سبحان
اللہ یہہ خوب نجات کی راہ ہے ۳ ۵ ورس ۱۸ باب ۲۱ امثال سلیمان کا یہہ ہے کہ شریر
لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار پرہیزگارون کے عوض فدیہ دیئے جاوینگے اور ورس ۲
باب ۲ نامہ اول یوحنا کا یہہ ہے اور وہ ہمارے گناہونکا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہونکا نہین
بلکہ تمام دنیا کے اور ورس ۱۰ باب ۴ اوسی نامہ مین یون ہے اور اپنے بیٹے کو بہیجا کہ ہمارے گناہونکا
کفارہ ہووے اول سے فدیہ ہونا شریرونکا اور خطاکارون کا بدلے پرہیزگارون اور نیکون کے
معلوم ہوتا ہے اور باقی ورسون سے فدیہ ہونا حضرت مسیح کا کہ راستباز ہین بدلے سب ناراستون
اور خطاکارون دنیا کے سمجہا جاتا ہے ف عبارت امثال سے معلوم ہوگیا کہ اول دری لوگ

فائدہ

چوتھی مخالفت

جودعوے کرتے ہین کہ مسلمانون کے مذہب کے موافق کوئی فدیہ نہین محض غلط ہے اسلئے کہ مسلمان
لوگ اس زمانہ مین بہی قریب چالیس کروڑ بت پرست اور ۱۲ کروڑ یہودی اور ۱۲ عیسائی کے فدیہ ہوتے
ہین مرے پیچھے تو کیا ذکر ہے پس ایک ایک مسلمان کے لئے کئی کئی فدیے موجود ہین علاوہ اسکے
موافق درس ۲ باب ۲ نامۂ اول یوحنا کے حضرت مسیح تمام دنیا کے گناہونکا کفارہ ہوئے تو مسلمانون
کے لئے جو خدا کی توحید اور مسیح علیہ السلام کی رسالت کے مقر ہین یقیناً کفارہ ٹہرے ۵۴
درس ۷ باب ۲۱ کتاب احبار کا یہہ ہے وے اوس رنڈی کو جو فاحشہ یا بے حرمت ہے
جورو نکرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے شوہر نے طلاق دی ہو الخ اور درس ۲ باب ۱ ہوسیع
کا یہہ ہے ہندیہ ۱۸۴۳ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا کہ ایک زناکار عورت اور زناکی لڑکی اپنے
لئے لے کیونکہ یہہ زمین خداوند سے پہر کے بڑی زنا کرتی ہے اور درس اول باب ۳ اوسی کتاب کا
یہہ ہے خداوند نے مجہے فرمایا کہ پہر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے اور زنا کرتی ہے
محبت کر الخ دیکہو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ عورت کو معہ حرامی بچون کے
اپنے لئے لے اور کسی دوسرے کی پیاری اور چہنال جورو سے دل لگا اب جائے غور ہے کہ
پادری لوگ ایسی روایتون کو کچہہ بہی خدا کی قدسیت کے منافی نہین سمجہتے اور اسلام کی خفیف

پانچوین مخالفت ۵۵

خفیف باتونکو اپنے زعم مین منافی قدسیت کے سمجہتے ہین ۵۵ درس ۱۳ باب ۲۰
خروج مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ تو خون مت کر تو زنا مت کر الخ یہان زنا حرام فرماتے ہین پہر درس ۲
باب ۱۴ ذکریا مین فرماتے ہین ہندیہ ۱۸۴۴ اور مین ساری قومون کو یروشلم پر لڑائی کے لئے
جمع کرونگا اور شہر چہینا جاویگا اور گہر لوٹے جاوینگے الخ اور جملہ اخیرہ ترجمۂ فارسیہ مین یون ہے ۱۸۳۱ع

چھٹوین مخالفت

و بازنان بزور خواہند خسپید یہان خود لیسے لڑکونکی جو بنی اسرائیل کی جورؤن کے ساتہہ زبردستی
زنا کرین غالب کرنیکی خبر دیتے ہین ۵۶ درس ۱۳ باب ۱ حبقوق مین حبقوق کے خطاب
مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ آنکہین تیری پاک ہین کہ تو بدی کو دیکہہ نہین سکتا اور تو شرارت پر نظر نہین
کر سکتا ہے الخ دیکہو بمقتضائے پاکی اوسے دیکہہ سکنے بدی اور شرارت کے معرفت اشعیا علیہ السلام کے درس

باب ۴۵ اشعیا مین یون فرماتا ہے ہندیہ ۱۸۲۵ء مین یہواہ ہون میری سوکوئی نہین مین روشنی
بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی بناتا ہون اور شر پیدا کرتا ہون آور ورس ۱۲ باب ۱
مین میکا علیہ السلام یون فرماتے ہین فارسیہ ۱۸۳۸ء امابرہدی بدروازہ اورشلیم از خداوند نازل
شد عربیہ ۱۸۳۱ء عرفان الشر نزل من قبل الرب الی باب اورشلیم یعنے اسلئے تحقیق ہر بدی خدا کی طرف
سے یروشالم کے پہاٹک تک نازل ہوئی اور باوجود ان سبکے ورس ۵ زبور ۳۳ کا یون ہے وہ
صداقت اور عدالت کو دوست رکھتا ہے زمین اوسکی رحمت سے معمور ہے فائدہ عبارت اشعیا اور
میکا علیہما السلام سے معلوم ہوا کہ وہ جو بعضے پادری کہا کرتے ہین کہ مذہب مسیحی کے موافق خدا
خالق شر کا نہین اور اسی بات کو اپنا عقیدہ تبلاتے ہین مردود ہے ۵۷ زبور ۳۴ مین ہے
۱۵ خدا کی نذکی آنکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان اونکی فریاد پر ہین ۱۷ صادق چلاتے ہین
خداوند سنتا ہے اور اونہین اوسکے سارے دکہون سے نجات دیتا ہے ۱۸ خداوند اونکے نزدیک
ہے جو شکستہ دل ہین الخ اور ورس ۱ زبور ۱۰ کا یون ہے اے خداوند توکیون ہم سے دور کہڑا
رہتا ہے دکہونکے وقت توکیون آپ کو ہم سے چہپاتا ہے اور زبور ۲۲ مین ہے کہ الہی الہی
تونے مجہے کیون چہوڑ دیا تو میری نجات سے اور میری کراہنے کی باتون سے کیون دور ہوا ۲ اے
میرے خدا مین دنکو دعا مانگتا ہون پر تو نہین سنتا اور راتکو مجہکو قرار نہین انتہی تا یدعیا ذا بالله
داؤد علیہ السلام صادقون سے ہونگے ۵۸ ورس ۱۳ باب ۲۹ یرمیا مین قول خدا کا
یون ہے جب اپنے سارے دلسے مجہے ڈہونڈوگے تو پاوگے انتہی اور ایوب جسکی حقمین ورس
باب اول اور ورس ۳ باب ۲ اوسکی کتاب مین قول خدا تعالے کا یون ہے زمین پر اوس سا
کوئی شخص نہین ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے
انتہی اپنی کتاب کے باب ۲۳ کے ورس ۳ مین یون کہتا ہے کاش کہ مین جانتا مین اوسے کہان
پاؤن تو اوسکے مسند تک جاتا انتہی اسکے موافق ایسے صادق اور کامل اور بے نظیر کو علم اسکا
بہی نصیب نہوا کہ کیونکر خدا کو پاوے پانے کا تو کیا ذکر ۵۹ ورس ۴ باب ۲۰ خروج

نیکی اور شر خدا کی طرف سے ہونیکا بیان ۵۷ ستاونوین مخالفت دعا کا بیان اٹھاونوین مخالفت خدا کو ڈہونڈو پاوگے ۵۹ انسٹھوین مخالفت

کایون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء اور اپنے لئے تراش کے مورتین اور کسی چیز کی صورتین جو آسمان کے
اوپر یا پانی مین زمین کے تلے ہے مت بنائیو باوجود اسکے پہر خود ہی ورس ۱۸ باب ۲۵ خروج
مین یون فرماتا ہے کہ تو سونے کی گہڑ کر دو کروبی اوس کفارے کے دونو طرفون مین بنائیو
۶۰ ورس ۶ نامہ یہودا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور اون فرشتون کو جنہون نے اپنی پہلی
حالت کو نگاہ نرکہا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اوسنے سدا کی زنجیر مین تاریکی کے اندر روز
عظیم کی عدالت تک نگاہ رکہا اوسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ شیطانونکو خدا نے قید کر رکہا ہے اور
قیامت کے دن تک قید رہینگے اور ورس ۶ باب اول ایوب کا یون ہے اور ایکدن ایسا ہوا
کہ نبی اللہ خداوند کے آگے حاضر ہونے کو آئے اور شیطان بہی اونکے بیچ آیا اور اسیطرح ورس ۱ و ۲
و ۷ باب ۲ ایوب مین ہے ان ورسون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چہٹا ہوا ہے اور خدا کے حضور مین
بہی جاتا ہے ۶۱ ورس ۴ زبور ۹۰ کا یون ہے کہ ہزار برس تیرے آگے ایسے مین جیسا کالکا
دن جو گذر گیا اور جیسے ایک پہر رات اور ورس ۸ باب ۳ نامہ دوم پطرس کا یون ہے خداوند کے نزدیک
ہزار برس اور ہزار برس ایکدن کے برابر ہین باوجود اس امر کے پہر بہی قوس قزح کو خدا تعالے نے
اسواسطے بنایا کہ اوسکو دیکہکر اپنے عہد کو یاد کرلے ورس ۱۶ باب ۹ پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲
سو کمان بدلی مین ہوگی اور مین اوسے دیکہہ کے اس میثاق کو جو خدا اور زمین کے ہر ایک جاندار
کے درمیان ہے یاد کرونگا ۶۲ ورس ۲ باب ۳۳ خروج مین قول خدا تعالے کا یون ہے
ایسا کوئی نہین جو مجہے دیکہے اور جیتا رہے اور ورس ۳۰ باب ۳۲ پیدایش مین قول یعقوب
علیہ السلام کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء اور سنہ ۱۸۴۴ء مینے خدا کو روبرو دیکہا اور میری جان بچ گئی
فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اور سنہ ۱۸۴۵ء خدا را روبرو دیدم الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ رایت اللہ وجہا لوجہ وتخلصت نفسی
یعنے دیکہا مینے اللہ کے منہہ در منہہ اور بچی میری جان ۶۳ ورس ۱۲ باب ۴ نامہ اول
یوحنا مین ہے کسینے خدا کو کبہی نہین دیکہا اور ورس ۱۶ باب چہٹے نامہ اول تمتہی مین یون ہے اور اوسے
کسی انسان نے ندیکہا ندیکہہ سکتا ہے انتہی حالانکہ موسی اور ہارون اور ابیہو اور ستر بزرگون

اسرائیلی نے خداکو دیکھا تہا بلکہ اوسکے ساتہہ کہایا اور پیا بہی ہے باب ۲۴ خروجین ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۲۲ع اور سنہ ۱۸۴۴ع ۹ تب موسی اور ہارون اور ناداب اور ابیہو اور ستر اکابر اسرائیلی اوپر گئے ۱۰
اور اونہون نے اسرائیلیون کے خداکو دیکھا اور اوسکے پاوؤن کے تلے جیسے نیلم کے پتہر کی گچ کاری
اور اوسکی شفافی جرم آسمان کے مانند تہی اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اوسنے اپنا ہاتہہ نرکہا اونہون
نے خداکو بہی دیکہا اور کہایا اور پیا فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ ۱۰ وخدای بنی اسرائیل را مشاہدہ کردند و در زیر
پایہایش مثل کار سنگ لبت از یاقوت کبود کہ از صفا چون خود آسمان ہا بود ۱۱ و بر عظماے
بنی اسرائیل دست نگذاشت و خدارا مشاہدہ کردند و خوردند و ہم نوشیدند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع ۱۰ و نظروا
الہ الاہ اسرائیل وتحت رجلیہ مثل عمل الحجر السماء بجونی و کمثل لون السماء و نور ظاہر الفلم یبسط یدہ
علی شیوخ بنی اسرائیل وابصروا اللہ و اکلوا و شربوا اگرچہ جملہ اخیرہ ورس ۱۱ کا موافق ان ترجمون کے
ظاہرا اس باتکو تبلاتا ہے کہ عیاذا باللہ کہ خداکو کہایا اور پیا ہو مگر شاید مطلب وہی ہوگا جو ملحدون
نے سمجہا ہے کہ خدا کے ساتہہ کہایا اور پیا کہتا ہون مین کہ اس جاسے بنی اسرائیل کے خداکی
صورت آسمانی رنگ بعینہ کنہیا اوتار کی مورت نکلی مگر حضرت حزقئیل ورس ۲۷ باب اول
اپنی کتاب مین کہربائی بلکہ آتشین لکہتے ہین اور یون فرماتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع اور جو
قالب دیکہنے مین آیا سو کہربا کیسا بلکہ آگ کا سا بہیتر دار اور گرداگرد تہا اور اوس قالب کی کمر
سے اوپر تک اور اوس قالب کی کمر سے نیچے تک سارا اندام آگ کا سا میرے دیکہنے مین آیا اور
جلال جو گرد چمکتا تہا انتہے اور حضرت یوحنا ورس ۳ باب ۴ مشاہدات مین رنگ خداکا ابلق
فرماتے ہین اور لکہتے ہین وہ دیکہنے مین سنگ یشم اور عقیق سا تہا انجیل ۶ ورس ۳۷ باب ۵
یوحنا مین قول جناب مسیح کا خطاب یہود مین یون منقول ہے تمنے کبہی اوسکی آواز نہین سنی
اور اوسکی صورت نہین دیکہی انتہی حال صورت دیکہنے کا ابہی گذرا اور آواز سننے کا حال سنیے
ورس ۱۲ باب ۵ استثنا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور تمنے کہا کہ دیکہہ خداوند ہمارے خدانے اپنی
شوکت اور اپنی عظمت ہمکو دکہلائی اور ہمنے آگ مین سے اوسکی آواز سنی ہمنے آجکے دن دیکہا

پیغمبرون مین مخالفت

کہ خداوند انسان سے باتین کرے اور آدمی جیتا بچے اور یہہ جملہ اور ہینے آگ مین سے الخ اور ترجمون
مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ اردو ۱۸۴۵ آواز ش را از میان آتش شنیدیم الخ عربیہ ۱۸۳۱ وسمعنا صوتہ من
وسط النار الخ اسکے موافق بنی اسرائیل نے آواز خدا کی سنی تہی اور جاننا چاہئے کہ اردو کے ترجمون
مذکورہ مین اس درس کو اکیسوان کرکے اور فارسی اور عربی کے ترجمون مین چوبیسوان کرکے
لکہا ہے ۶۵ ورس ۲۴ باب ۴ یوحنا مین ہے خدا روح ہے اور ورس ۱۷ باب ۳ نامہ ۲
کرنتیون مین ہے اور خدا ہی روح ہے اور ورس ۳۹ باب ۲۴ لوقا مین قول جناب مسیح
کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ روح کو جسم اور ہڈی نہین ہندیہ ۱۸۳۹ روح مین گوشت اور ہڈی نہین
فارسیہ ۱۸۴۲ روح جسم و استخوان ندارد عربیہ ۱۸۳۱ ان الروح لیس لہ لحم وعظم اور عبارت یوحنا اور
لوقا کے ملانے سے یہہ بات نکلتی ہے کہ خدا روح ہے اور جسم اور گوشت اور ہڈی سے مجرد ہے
حالانکہ عہد عتیق کی کتابون مین اوسکے لئے سر اور بال اور کان اور آنکہہ اور ناک اور لب اور
زبان اور چہرہ اور ہاتہہ اور بازو اور ہتیلی اور انگلیان اور دل اور انتڑیان اور پشت اور
فرج اور لہو اور جان ثابت کرتے ہین مثالین اونکی کچہہ تہوڑی سی سنئے اور جسکو زائد منظور
ہووے زبور اور کتاب اشعیا اور یرمیا اور زکریا کو بخوبی دیکہے کہ وہان انبار کے انبار اوسکو ملینگے
ورس ۱۷ باب ۵۹ کتاب اشعیا مین ہے اور اوسنے صداقت کو جوشن کی مانند پہنا اور نجات کا
خود اپنے سر پر رکہا الخ اسمین تصریح سر کی موجود ہے اور ورس ۹ باب ۷ دانیال مین ہے مین یہا
دیکہتا رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام بیٹہہ گیا اوسکا پیراہن برف سا سفید تہا اور اوسکے
سر کے بال چوکہی اون کے مانند الخ اسمین سر اور بالون کی تصریح ہے اور ورس ۱۵ زبور ۳۴ کا یون
ہے خداوند کی آنکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان اونکی فریاد پر ہین اسمین تصریح آنکہہ
اور کان کی موجود ہے اور اسیطرح ورس ۱۷ باب ۱۶ اور ورس ۱۹ باب ۳۲ یرمیا اور ورس ۲۱ باب ۳۴
ایوب اور ورس ۲۱ باب ۵ اور ورس ۳ باب ۱۵ امثال مین یہی تصریح آنکہہ کی موجود ہے اور
ورس ۵ باب ۶۵ اشعیا مین ہے یے ایسے ہین جیسے دہوان میرے ناک کے لئے الخ اسمین

تصریح ناک کی موجود ہے اور ورس ۱۱ باب ۵۵ اشعیا مین ہے اوسیطرح میرا کلام جو میرے منہہ سے
نکلتا ہی ہوگا اسمین تصریح منہہ کی موجود ہے اور اسیطرح ورس ۱۲ باب ۱۶ کتاب اول اخبار الایام
مین ہے اور ورس ۲۷ باب ۳۰ اشعیا مین ہے اوراوسکی لب قہر آلودہ اور اوسکی زبان آتش سوزان
ہے اسمین تصریح لب اور زبان کی ہے ورس ۳ زبور ۴۴ مین خطاب خدا تعالی مین یون ہے
تیرے داہنے ہاتہہ سے اور تیرے بازو سے اور تیرے چہرہ کے نور سے اسمین تصریح چہرے اور
ہاتہہ اور بازو کی موجود ہے اوراسیطرح ورس ۶ و ۱۲ و ۱۶ باب ۱۵ خروج اور ورس ۶ باب ۶ خروج
اور ورس ۲ باب ۱۱ استثناء اور ورس ۸ باب ۲۶ استثناء مین تصریح ہاتہہ اور بازو کی ہے
اور باب ۳۳ خروج مین قول خدا تعالے کا یون ہے ۲۲ اور یون ہوگا کہ جب میرے جلال
کا گذر ہوگا تو مین تجہکو اوس چٹان کے سوراخ مین رکہونگا اور جب تک نگذرون تجھے اپنی
ہتیلی سے ڈہانپونگا ۲۳ اور پہر اپنی ہتیلی اوٹہالونگا اور تو میرا پیچہا دیکہیگا لیکن میرا چہرا ہرگز
دکہائی ندیگا انتہے اسمین تصریح ہتیلی اور پیچھے اور چہرے کی ہے اور ورس ۱۸ باب ۳۱ خروج
مین ہے اور دو سنگین لوحین خدا کی اونگلی سے لکہی ہوئی تہین اسمین تصریح اونگلی کی ہے
اور ورس ۱۹ باب ۴ یرمیا مین ہے میری انتڑیان میرے دلکے پردے درمند مین میرا دل
جوش مین ہے الخ اسمین تصریح دل اور انتڑیون کی ہے اور ورس ۵ باب ۱۵ اور ورس ۱۱ باب ۱۶ اشعیا
مین تصریح دلکی ہے اور ورس ۳ باب ۲۱ اشعیا مین قول اللہ تعالے کا یون ہے میری کمر
مین ٹیس ہے اور اسیطرح ورس ۲۷ باب ۱ حزقیل مین تصریح کمر کی ہے اور ورس ۷ زبور ۲ مین قول
اللہ تعالے کا حق داؤد علیہ السلام مین یون ہے مینے تجہے آج جنا اس سے ہونا فرج کا سمجہا
جاتا ہے اور ورس ۷ باب ۴۳ حزقیل مین قول خدا تعالی کا یون ہے اور میرے پانون کے تلی
کی زمین الخ اسمین تصریح پانون کی ہے اور ورس ۱۴ باب ۱ کتاب اشعیا مین قول خدا کا یون
ہے میرا جی تمہارے نئے چاندون سے اور تمہاری عیدون سے بیزار ہے الخ ورس ۲۸ باب ۲۰
اعمال مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء خدا کی مجلس کو جسے اوسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چرا و نتہے

باوجود جسم اور اعضا ہونے کے کہین اوسکا باغبان اور کہین معمار اور کہین کمہار اور کہین خیاط اور
کہین سنگتراش اور کہین جراح اور کہین حجام اور کہین دائی اور کہین قصاب اور کہین کسان اور کہین سوداگر
اور کہین معلم اور کہین کشتی گیر اور کہین جلاد ہونا کتب مقدسہ سے سمجہا جاتا ہے اسکی بہی کچہہ مثالین بطور
نمونہ کے سنئے ورس ۸ باب ۲ پیدایش مین ہے اور خداوند خدا نے عدن مین پورب طرف
ایک باغ لگایا الخ اسیطرح ورس ۱۹ باب ۴۱ اشعیا سے باغبانی سمجہی جاتی ہے ورس ۳۵
باب ۲ کتاب اول سموئیل مین ہے اور مین اوسکے لیئے ایک بیخوف گہر بناؤنگا اور اسیطرح ورس ۱۱
و ۲۷ باب ۷ کتاب ۲ سموئیل اور ورس ۳۸ باب ۱۱ کتاب اول سلاطین اور ورس اول زبور ۱۲۷ مین
معماری سمجہی جاتی ہے ورس ۸ باب ۶۴ ۰۰۰ اشعیا مین ہے لیکن اب اے خداوند تو ہمارا باپ
ہے ہم مٹی ہین اور تو ہمارا کمہار ہے الخ ورس ۱۶ باب ۳۲ خروج مین ہے فارسیہ ۳۹ آن لوحہا
مصنوع خدا الخ فارسیہ ۴۵ آن لوحہا عمل خدا بود الخ اسجا سے سنگتراشی خدا کی ثابت ہوتی ہے ورس ۲۱
باب ۳ پیدایش مین ہے ہندیہ ۲۲ اور یہواہ خدا نے آدم اور اوسکی جورو کے لیئے چمڑے کی کرتی
بنائے اور اونہین پہرائے اسجا سے درزی پن نکلتا ہے ورس ۱۷ باب ۳۰ یرمیا مین ہے تیرے
گہاؤن سے تجہے چنگا کرونگا اسجا سے جراحی نکلتی ہے ورس ۲۰ باب ۷ اشعیا کا یون ہے اوسی
روز خداوند اوس استرہ سے جو نہر کے پار سے کرایہ لیا جائیگا یعنے آرام کے بادشاہ سے سر اور پاؤن
کے بال مونڈیگا اور ڈارہی بہی اوڑ جائیگی اسجا سے نائی پن سمجہا جاتا ہے ورس ۲۱ باب ۲۹ اور ورس ۲۲
باب ۳ پیدایش سے جو نقل ان دونون کی اوپر گذری دائی پن نکلتا ہے ورس ۶ باب ۳۴ اشعیا مین
ہے خداوند کی تلوار لہو سے بہری ہے وہ چربی اور برّون اور بکرون کے لہو اور مینڈہون کی گردنون
کی چربی سے چکنا گئی الخ یہان سے قصاب پن نکلتا ہے ورس ۱۵ باب ۴۱ اشعیا کا یون ہے فارسیہ
۱۵ اینک من ترا چوب خرمن کوب حدید و تیز و دندانہ دار سے سازم کہ کوہ ہا کوفتہ ریزہ ریزہ نمائی
و تل ہا مثل کاہ بن خواہی گردانید ہندیہ ۱۵ دیکہہ مین تجہے داونی کی ایک تیز اور نئی گاڑی کو
جسکے بہت دانت ہون بناؤنگا تو پہاڑون کو داویگا اور چور چار کریگا اور ٹیلونکو بہس کی مانند بناویگا

باغبان معمار کمہار سنگتراش خیاط جراح حجام دائی قصاب کسان

اس سے کسان پن سمجھا جاتا ہے ورس ۸ باب ۳ یوئیل مین قول خداتعالے کا یون ہے اور تمہارے
بیٹے بیٹیون کو بھی بنی یہوداہ کے ہاتھہ بیچونگا الخ یہان خداتعالے سوداگر بنتے ہین ورس ۱۳ باب ۵۴
اشعیا مین ہی فارسیہ ۳۱ وہمگی اولادتو ازخداوند تعلیم خواہند یافت الخ فارسیہ ۳۱ وہمگی فرزندانت
ازخداوند متعلم شدہ الخ یہان خدا استاد و معلم ہین ورس ۲۴ باب ۳۲ پیدایش کا یون ہے اور یعقوب اکیلا
رہ گیا اور وہان پو پہٹنے تک ایک شخص اوس سے کشتی لڑا کیا انتہے اور یہہ موافق ورس ۲۸ و ۳۰
اوسی باب کے خدا تہا پس یہان سے خدا پہلوان کشتی گیر نکلا ورس ۱۳ و ۱۴ باب ۱۳ یرمیا سے کہ
نقل اونکی اوپر گذری جلادہوتا خدا کا سمجھا جاتا ہے اور اسیطرح اور ورسون سے مثل صفات مذکورہ
کے اور صفات خدا کی بہی جاتی ہین ۶۶ ورس ۹ باب ۲۲ کتاب سموئیل کا یون ہے اوسکے
نتہنون سے ایک دہوان اوٹہا اور اوسکے مونہہ سے آگ نکل کے کہا گئی کہ جس سے کوئلے دہک
گئے اور ورس ۱۰ باب ۳۷ ایوب کا یون ہے خدا کے دم سے یخ ہوتا ہے اور لہراتا پانی جم جاتا ہے
اول سے دم خدا کا دہوان اور دوسرے سے بہت ہی سرد سمجھا جاتا ہے ۶۷ ورس ۱۲
باب ۵ ہوسیع کا یون ہے اسلئے مین افرائیم کے لئے دیمک اور یہوداہ کے گہرانے کے لئے کیڑے
کی مانند ہونگا اور ورس ۷ باب ۱۳ ہوسیع مین ہے اسلئے مین اونکے لئے شیر ببر کی مانند ہونگا
چیتے کی طرح گہات مین لگا رہونگا دیکہو کبہی خدا دیمک اور کیڑا اور کبہی شیر ببر اور چیتا ہے ۶۸
ورس ۱۰ باب ۳ نوحہ یرمیا کا یون ہے وہ میرے لئے ایسا ہوا جیسا ریچہہ کمین مین اور
اور شیر ببر جیسکے گہات مین بیٹہتا ہے اور ورس ۱۱ باب ۴۰ اشعیا مین ہے وہ چوپان کی مانند اپنا
گلہ چراویگا دیکہو کبہی خدا ریچہہ اور شیر ببر کی مانند گہات مین اور کبہی گڈریہ کی مانند گلہ چرانے والا ہے
۶۹ ورس ۳ باب ۱۵ خروج مین ہے خداوند صاحب جنگ ہے اور ورس ۲۰ باب ۱۳ نامہ عبرانیون
مین ہے سلامتی کا خدا دیکہو کبہی جنگی کہلاتا ہے اور کبہی صلح والا ۷۰ ورس ۴ باب ۴ نامہ
اول یوحنا مین ہے خدا محبت ہے اور ورس ۵ باب ۲۱ یرمیا مین قول خدا کا یون ہے اور مین آپ
تمہارے ساتھہ بالادستی اور قوت بازو سے لڑونگا ہان غصہ سے اور غضب سے اور بڑے قہر سے

دیکہو کبہی عین محبت اور کبہی سراسر غصہ اور غضب سے ہے ورس ۱۵ باب ۲۱ کتاب استثنا میں یون
ہے اور اگر کسیکی دو جوروان ہون کہ ایک محبوب اور دوسری مبغوض ہو الخ اور ورس ۲۷ باب
۹ یوشع کا یون ہے اور یوشع نے اوسیدن مقرر کیا کہ وے جماعت کے لئے اور خداوند کے مذبح
کے لئے اوسجگہ جسے وہ پسند فرمائیگا ہیزم کشی اور آب کشی کیا کرین اور باب ۵۶ اشعیا مین ہے
ہم کیونکہ خداوند یون کہتا ہے کہ وے خواجہ سرا جو میرے سبتون کو مانتے ہین اور اون کامون
کو جو میرے پسند ہین اختیار کرتے ہین الخ۔ مین اونہین کو اپنے گہر مین اور اپنی چار دیواری کے اندر
ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشونگا مین اونہین ابدی نام دونگا جو
مٹا نجائیگا اور ورس ۲۵ باب اول نامہ اول کرنتہیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ خدا کا احمقانہ کام
آدمیون سے عاقل تر ہندیہ ۱۸۴۴ خدا کی بیوقوفی آدمیونکی حکمت پر غالب ہے اور ورس ۹ باب ۱۴
حزقیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور وہ نبی جو فریفتہ ہوے اور بات بولے تو مین خداوند نے اوس
نبی کو فریفتہ کیا فارسیہ ۱۸۴۴ وہرگاہ پیغمبر در گفتن چیزے فریفتہ شدہ باشد منکہ خداوندم پیغمبر را
فریفتہ ام عربیہ ۱۸۴۴ والنبی اذا ضل وتکلم بکلام فانا الرب اضللت ذلک النبی ان ورسون کے
موافق خدا دو جوروان کرنے کی اجازت دینے والا اور قوم کو غلامی مین لینے والا اور خواجہ سرا لوگونکا
پسند کرنیوالا اور عیاذا باللہ احمق وبیوقوف اور اپنے نبیونکو فریب دینے والا نکلتا ہے جان
کلارک بعد نقل بعض اقوال مذکورہ بالا کے لکہتا ہے کہ یہہ بنی اسرائیل کا خدا فقط قاتل ظالم جہوٹا احمق
فریبیا جابر ہی نہین بلکہ وہ ایک آگ جلانے والی بہی ہے جیسا پولوس ورس ۲۹ باب ۱۲
نامہ عبرانیونمین لکہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور ۱۸۴۴ ہمارا خدا بہسم کرنیوالی آگ ہے انتہی اور ایسے
خدا کے ہاتہونمین پڑنا بڑا ہولناک کام ہے جیسا کہ پولوس ورس ۳۱ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین
لکہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۴ زندہ خدا کے ہاتہہ مین پڑنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے خدا سے جتنی جلدی
آزادی حاصل ہوسکے اوتنی ہی جلدی حاصل کرنی چاہیئے اسلئے جب اوسنے اپنے اکلوتے بیٹے
کو بہی نہ بچایا تو اوس سے اور کوئی کیا کرم اور رحم کی امید رکہے اور یہہ خدا جسکو بیبل کتاب مین خدا

خدا کا احمقانہ کام

خدا کو فریب دینے والا ہونا

قاتل ہے

تبلاتی ہین قابل بہروسے کرنے کے نہین بلکہ ایک بیٹے بہکانے چیز جامع ضدون اور وہمون کی ہے کہ اپنے پیغمبرون کو بہی فریب دیتے ہین دیکہو ان کتابون کے دیکہنے سے بعضے مسیحیونکی نوبت کس درجہ کو پہنچی کہ اس مذہب سے بیزار ہوکر پکے ملحد بن گئے اور خدا کی جناب مین حد سے بڑہے پس پادریون کے مطاعن کی جو قرآن یا ذات مقدس نبوت کی نسبت ہین ہم کیا شکایت کرین کہ اونسے پہلے ملحدون نے خدا کی ذات پر عہد عتیق اور جدید ہی کی کتابون سے اپنے زعم مین سند پکڑکے بہت بڑہ بڑہ کے طعن کئے ہین **تنبیہہ** مقدمہ اور دونون . . مقصدون کے ملاحظہ سے کئی باتین ظاہر ہوتی ہین اول یہہ کہ اہل کتاب کے نزدیک کوئی سند قطعی اس امر کی نہین کہ عہد عتیق کی کتابین جنکی طرف منسوب ہین اونہین کی تصنیف ہین بلکہ اکثر کتابون میں بعض بعض فقرے اور عبارتین دلیل قطعی اس امر کی ہین کہ مصنف اونکے دوسرے شخص ہین اور اون فقرون اور عبارتون مین سلفاً اور خلفاً جمہور مسیحیونکو کوئی عذر سوا اسکے نہین کہ کسی نے پیچہے سے ملا دئے ہونگے اور انمین سے بعضے فقرونکو کہتے ہین کہ کسی نبی نے الحاق کر دئے ہونگے حالانکہ یہہ بات محض بے سند اور صرف ایک اٹکل ہے کہ لاچاری کے سبب انکی تقریر اور تحریر مین آتی ہے کسی نبی نے یہہ بات اپنی کتاب مین نہین لکہی ہے کہ فلانی عبارت فلانی کتاب مین ہے یا فلانے نبی نے الحاق کی ہے اور نہ کسی تفسیر مین بطور جزم اور یقین کے مرقوم ہے بلکہ ہارن صاحب وغیرہ بعض فقرات مین باعتبار ظن اور گمان کے کہتے ہین کہ نما گیا فلانے شخص نے ملا دئے ہون گے اور غضب یہہ ہے کہ پادری لوگ بہکانے عوام کے لئے اپنے رسالونمین اسی اٹکل اور گمان کو سند گنتے ہین اور لکہتے ہین کہ کتب اسناد مین بادلہ قطعیہ ثابت ہوا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ اٹکل کو دلیل قطعی اور سند محکم کہنا انہین لوگونکا کام ہے اور اٹکل کو قیاس کہتے ہین نہ سند اور جب بابون اور سطرون اور جملونکا الحاق ان کتابون مین ان کے اقرار کے موافق ثابت ہوا اور سوائے گمان غالب کے کچہہ اسنے نہوسکا پس اب وے کتابین سب کی سب تصنیف شخصون منسوب الیہم کی کسطرح مانین جاوین بلکہ اس صورت مین ایسا دعوے بیہودہ کرنا

تنبیہ مسیحی الحاقی بابت

انصاف کے خلاف ہے بلکہ حق یہہ ہے کہ اگر بالفرض ہم تسلیم کرلین کہ یہہ کتابین تصنیف اونہین
شخصون منسوب الیہم کی ہین تو بہی غفلت یا شرارت اہل کتاب سے بہت کچہہ انمین الحاق ہوگیا
ہے کہ بعض جا جو الحاق صریح تہا ایسے لوگ بہی لاچار ہوکر مقر ہوے اور گمان سے واہی تباہی کہنے
لگے کہ کاتب یا کسی نبی نے کیا ہوگا اور ظاہر ہے کہ فقط نسبت سے کسی شخص کی طرف کوئی کتاب
تصنیف اوسکی نہین بن جاتے دیکہو کتاب مشاہدات اور کتاب چہوٹی پیدائش اور کتاب معراج اور
کتاب الاسرار اور کتاب ٹسٹمنٹ اور کتاب الاقرار کو موسی علیہ السلام کیطرف منسوب تہین اور پولوس
اور یہود ا اور مشائخ مسیحیون نے بعض ان کتب سے سند بہی پکڑی ہے باوجود اسکے اب عیسائی
اونکو جعلی سمجہتے ہین اور اسیطرح چوتہی کتاب عزرا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب مشاہدات اشعیا
اور چند ملفوظات حبقوق اور زبور سلیمان کو جعلی اور جہوٹی تبلاتے ہین نہ تصنیف موسی اور عزرا
اور اشعیا اور حبقوق اور سلیمان علیہم السلام کی جنکی طرف وے کتابین منسوب ہین اور تیسری کتاب
عزرا کو باوجودیکہ کلیسہ گریک اب تک اوسکو مقدس اور الہامی ناتا ہے حضرات رومن کاتلک اور فرقہ
پروٹسٹنٹ اوسکو اس دلیل سے کہ اوسمین الحاق ہوگیا ہے الہامی نہین مانتے مگر تعجب یہہ ہے
کہ انکے اقرار کے موافق انکی کتابون واجب التسلیم مین بہی الحاق اور غلطیان ہین اونکو ماننا اور
اسکو رد کرنا ایک نیا انصاف ہے شاید جو اسکی طرف کچہہ بڑی غرض نہتہی اور اونکی طرف
بڑی غرض متعلق تہی تو ظاہر مین اونکی تسلیم اور اسکا انکار موافق حکمت کے ٹہیرا دوسرے یہہ کہ
تحریف ان کتابون مین بواسطے اون خرابیون کے جو مقدمہ کی فصل ۲ مین بیان ہوئی ہین
بہت آسان اور ممکن تہی تیسرے یہہ کہ تینون نسخون توریت کا اختلاف اور اسیطرح عبری اور یونانی
اور پرانے ترجمون عہد عتیق کی کتابون کے نسخونکا اختلاف اوس حد سے کہ بعضی جا علما اہل کتاب
کو بہی گنجایش تاویل قوی یا ضعیف کی نہین ہے بڑی دلیل تحریف کی ہے چوتہی یہہ کہ ان کتابون
کے بہت مواضع مین اونکے مفسر اور علما محقق بہی لاچار ہوکر کوئی چارا سوائے اقرار تحریف کے
نہین دیکہتے اور تحریف انمین زیادتی اور کمی اور تبدیل کے ساتہہ یقینی ہے اور یہہ کچہہ جائے التعجب نہین

تنبیہ کی دوسری بات تیسری بات چوتہی بات

کہ غفلت اور شرارت یہود سے جسقدر ہوتا تہوڑا تہا دیکہو جہان بہت سی کتابین الہامی اونکی غفلت
اور شرارت سے گم ہو جاوین تو گم ہونا جملے اور لفظونکا کیا عجب پس ان اختلافون نے اہل کتاب
خصوصاً عیسائیون کو ایسا گہبرایا کہ تین تہوک ہو گئی سلف عیسائیون نے ترجمہ یونانی کو صحیح ٹہیرایا
اور وہی اونکے عہد حواریین سے پندرہ سو برس تک سندی رہا اور اسیکا حوالہ دیتے تہے اور
اسی سے تمسک پکڑتے تہے اور اوسوقت تک کلیسہ یونانی اور لاطینی مین واجب التسلیم تہا اور
ان دونون کلیسون مین یہی پڑہا جاتا تہا اور کلیسہ یونانی اسیکو مقدس کتاب جانتا تہا اور آج تک
بہی اونکے گرجا مین اور اسیطرح اور کلیسون مشرقیہ مین وہی پڑہایا جاتا ہے اور آگسٹائن جو
بہت بڑا عالم محقق اور مفسر عیسائی گذرا ہے کہتا ہے کہ یہودیون نے بلاشبہ تاریخون واردات
مندرجہ عہد عتیق مین نسخہ عبری کے اندر واسطے دشمنی دین مسیحی اور غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی
کے تحریف کی ہے اور قدماء مسیحی کہتے تہے کہ یہہ تحریف قریب سنہ ۱۳۰ عیسوی کے اونسے سرزد ہوئی
اور یوسی بیس اپنی تاریخ کتاب چوتہی کے باب اٹہارویں مین لکہتا ہے کہ جسٹن نے مباحثہ طریفون
یہودی مین کئی پیشین گوئیان ذکر کرکے دعوی کیا ہے کہ یہود نے انکو کتاب سے نکال ڈالا ہے
انتہی دیکہو اگر جسٹن شہید سچا ہے تو موافق اوسکے یقیناً یہود نے اون پیشین گوئیون کو عبری سے
نکال ڈالا ہے اور تحریف مین اب کیا کلام ہے اور اگر جہوٹا ہے تو یہہ پیشواے مسیحیونکا جو بہت معتبر
سلف مین گنا جاتا ہے کتنا بڑا محرف تہا کہ اپنے دعوے کے اثبات کے لیئے اپنی طرف سے
پیشین گوئیان گہڑکے اونکو کلام اللہ اور الہامی کتابون کی عبارت تبلاتا تہا اور جب سلف مین
معتبر بزرگونکا یہہ حال ہو تو اب انکے خلف کو جو حال مین موجود ہین کیا سمجہین اور ہارن صاحب
اپنی تفسیر کی جلد چوتہی کے صفحہ ۶۲ مین لکہتا ہے کہ جسٹن شہید اپنی کتاب مباحثہ مین جو طریفون
یہودی سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فصح کا کہانا ہمارے خداوند
نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنے کہانے) سے اچہا سمجہو
گے اور اوسپر ایمان لاؤ گے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤ گے اور اوسکا

وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومونکی ہنسائی کا سبب ہوگے اور اس فقرے کو یہودیون نے عبری سے
نکال ڈالا ہے اور دالی ٹیکر حامی قول جسٹن شہید کے ہوکے لکھتا ہے کہ غالبا یہہ فقرات باب چھٹے
کتاب عزرا مین بامین ورس ۲۰ و ۲۱ کے ہوگا اور ڈاکٹر آسے کلارک نے قول جسٹن شہید کی تصدیق
کی ہے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے مقدمہ مین صفحہ ۱۸و۱۷ النسخہ منطبعہ ۱۸۴۱ مین
لکھتا ہے کہ ڈاکٹر ہمفری صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۸ مین لکھتا ہے کہ یہودیون کے وہم نے
(عہد عتیق کی کتابون کو) کئی جا ایسا خراب (یعنے محرف) کیا ہے کہ پڑہنے والا اوسکو سہولت سے
معلوم کرسکتا ہے پہر لکھتا ہے کہ یہود کے عالمون نے بشارات مسیح کو بہت بری طرح بگاڑ ڈالا ہے
پہر لکھتا ہے ایک دوسرا پروٹسٹنٹ کہتا ہے کہ پرانے مترجم نے ایک طور پر پڑہا ہے اور اب
یہودی اوسکو اور طرح پڑہتے ہین اور ہمارے نزدیک خطا کی نسبت یہود کے کاتبون اور اونکے
ایمان کی طرف کرنی قوی اور بہتر ہے اس سے کہ اوسکو پرانے مترجم کی جہالت اور سستی کیطرف نسبت
کرین اسلئے کہ یہودی لوگ قبل اور بعد مسیح کے حفاظت زبور کی بہ نسبت اپنے راگون کے کم کرتے
تہے اور صفحہ ۲۸۳ جلد ۳ کتاب واٹس مین جو منطبعہ ۱۷۹۱ کی ہے یون واقع ہے کہ مدت ہوئی کہ
ملہ اریجن آن اختلافون کی شکایت کرتا تہا اور انکو مختلف سببونکی طرف نسبت کرتا تہا مثل تغافلی اور
بدذاتی اور ریاکی کاتبون کی اور جیروم کہتا ہے کہ جب اوسنے عہد جدید کے ترجمہ کرنیکے لئے اون
نسخون کو جو اوسکے پاس تہے ملایا بڑا اختلاف پایا اور اسیطرح انکے اور علماء کے بہی اقوال ہین
بہرحال یہہ لوگ عبری کے محرف ہونے کے قائل تہے اور یہودیونکو الزام تحریف کا دیتے تہے اور
اونکے موافق رومن کاتلک اب تک کہتے ہین پس اونکے نزدیک عبری اور سامری دونون سب ابتداء
اور محرف تہین اور ڈاکٹر ہیلز اور ڈاکٹر کنی کاٹ سامری کو صحیح کہتے تہے اور الزام تحریف کا یہود
کو دیتے تہے پس انکے نزدیک عبری اور یونانی جس جا مخالفت قوی رکہتی ہین محرف ہین اور
اب جو فرقہ پروٹسٹنٹ کا عبری کا دم بہرکے اوسکی صحت اور عدم تحریف کا قائل ہے اوسکو قوی
قوی موضع مخالفت مین یونانی اور سامری کو محرف کہنا پڑتا ہے اور باوجود اسکے پہر بہی عبری کے

[illegible]

اکثر مواضع مین ایسے لاچار ہوتے ہین کہ تحریف کا اقرار اونکو کرنا پڑتا ہے جیسے مفصل تصریح اونکی
مفسرون کی اوپر گذری اب حال دیانت صاحب میزان الحق کا دیکہو کہ پہلے باب کی تیسری فصل
مین بہکانے عوام کے لئے کیسی تقریرین لاطائل کرتے ہین کہ وہی اولٹ کر سب علماء مسیحی پر پڑتی
ہین اور انشاء اللہ تعرض اونکا مقصد تیسرے کے آخر مین ہوگا اور دعوی تحریف کا ہرگز مسلمانون
کے ساتہہ خصوصیت نہین رکہتا اور اونکے دعوے پر ایک شبہہ ضعیف کی بہی اہل کتاب کو گنجایش
نہین چہ جاے قوی کی اور یہود کی بددیانتی سے تحریف لفظی قصدی کچہہ عجب نہین بلکہ دونون
طرح کی تحریف اونکی بمنزلہ شیوہ غریزی کے ہے مگر بعض جا چل گئے اور بعض جا نہین اور فیلبس کوادٹو لیس
راہب اپنی کتاب خیالات مین جو جواب رسالہ احمد شریف بن زین العابدین اصفہانی کا ہے اور
سنہ ۱۶۴۹ ع مین چہپی ہے چہٹی فصل کے اندر لکہتا ہے کہ نسخہ فصاحیہ مین بہت ہی تحریف پائی جاتی ہے
خصوصًا کتاب امثال سلیمان مین اور رب اقیلا نے جو انکلیس کرکے مشہور ہے توریت تمام کو
نقل کیا ہے اور اسیطرح رب یوناتن ابن عزیال نے کتاب یوشع اور کتاب القضات اور کتاب
السلاطین اور کتاب اشعیا اور باقی کتابون انبیا کو نقل کیا ہے اور رب یوسف اعمی نے زبور
اور کتاب ایوب اور استیر اور کتابون سلیمان کو نقل کیا ہے اور ان سب نے تحریف کی ہے اور
ہم نصرانیون نے اونکی ورژن کتابونکو محافظت سے رکہا ہے تاکہ یہود یونکو الزام تحریف کا دین اور ہم
اونکے ابطال کو نہین لمنتے دیکہو موافق اقرار اس راہب کے ان عالمون یہود نے اپنی طرف
سے تو قصور نکیا تہا مگر اس دفعہ کی بہلی ایمانی اونکی نہ چل سکی اور اب ہم اس مبحث کو ترجمہ یونانی کے جو
پندرہ سو برس تک مسیحیون مین واجب التسلیم رہا اور دو نسخون پرانے کے جنکو قدکس واطیکانوس اور
قدکس الکسندرینوس کہتے ہین اور پادری لوگ بہکانے عوام کے لئے اونکا ذکر اپنی کتابون مین
کیا کرتے ہین بیان پر ختم کر دیتے ہین اور دونون فرقون کاتہلک اور پروٹسٹنٹ کی کتابون سے
نقل کرتے ہین ہارن صاحب جو بڑا مشہور اور معتبر عالم محقق فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اپنی تفسیر کی
جلد دوسری مین لکہتا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ترجمہ یونانی جسکو سپٹواجنٹ یا الگ ٹذرا

ترجمہ یونانی کی خاص غلطی کا بیان

یہی کہتے ہین بہت ہی پرانا ہے اور یہود اور قدمار عیسائیون مین بہت معتبر تہا اور ہمیشہ یہود اور عیسائیون کے معبدخانون مین پڑہا جاتا تہا اسی لئے مشایخ عیسائیون نے کیا لاطینی اور کیا یونانی اوسیکا حوالا لیا ہے اور اور زبانون مین سب وے ترجمے جنکو کلیسہ عیسائی نے جاری رکہا ہے سوائے ترجمہ سریک کے مثل ترجمۂ عربی اور ارمنی اور اتہیوپک اور کاٹپک اور پرانی اٹالک اور اوس لاطینی کے جو قبل جیروم کے مستعمل تہا اسی ترجمے سے کیئے گئے ہین اور آج کے دن تک کلیسہ یونانی اور اور کلیسون مشرقیہ مین صرف یہی ترجمہ سپٹواجنٹ پڑہا جاتا ہے اور بہت سی بے تحقیق باتین بابت تاریخ اس ترجمہ کے مشہور ہین بعضے کہتے ہین کہ اوسکو مختلف آدمیون نے مختلف زمانے مین کیا ہے اور بعضے اوسکو بمنزلہ ایک معجزے کے جانتے ہین اور انہین کئی

پہلی روایت

روایتین ہین اول روایت یہہ کہ بطلیموس ثانی پادشاہ مصر نے دو سردار اپنے یروشالم کو بہیجے اور وہان سے یہود کے بہتر عالمونکو جو عبرانی اور یونانی زبان سے واقفیت رکہتے تہے بلواکر جزیرہ فاروس مین رکہا اور اس ترجمہ کرنیکا حکم دیا اور یہہ عالم اولًا جدا جدا ترجمہ کرتے تہے پہر اپنے مقابلہ کرکے خوب بحث کے بعد ایک بات صحیح ٹہیرا لیتے تہے اوسکے بعد ڈمی ٹریوس داروغہ کتب خانہ بطلیموس کو لکہوا دیتے تہے اور اونہون نے باوجود اس تحقیق کے بہتر روز مین سارے ترجمے سے فراغت پائی اور یہہ روایت موافق نامہ آرس ٹیس کے ہے مگر اوس نامہ کی سچائی پر بڑی گفتگو ہے لیکن صورت جعلی ہونے مین بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسیفس مورخ نے بہی اپنی تاریخ مین اسکا ذکر کیا ہے اور قبل سترہوین اٹہاروین صدی کے اوس نامہ کی سچائی پر گفتگو نہی مگر سترہوین اٹہارہوین صدی مین اوسکی سچائی پر بڑی گفتگو ہوئی اور اب ہمارے جمہور علماء کا اتفاق اوسکے جعلی ہونے پر ہے دوسری روایت جو یہی وہ ہے جو فلو یہودی نے کی ہے کہ بیے عالم جب جزیرہ فاروس مین گئے ہر ایک نے اول جدا جدا پورا سب

دوسری روایت

کتابونکا ترجمہ کیا اور تمام ہونے کے بعد سب نے اپنے ترجمونکو ملایا تو سب کے ترجمے لفظاً اور معنیً موافق نکلے اور فرق ایک لفظ اور ایک حرف کا بہی نہ نکلا پس ان سب نے روح القدس

تیسری روایت

کی تائید سے موافق الہام کے لکہا تہا اور لکہتا ہے کہ اوس عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے یہودیون مین بطور شکرانہ اس ترجمے کے ایکدن مقرر ہے کہ اوسمین ہر سال جزیرہ فاروس مین جمع ہوکر عید کرتے ہین اور تیسری روایت جسٹن شہید کی جو موافق فلو کے ہے مگر اوسمین یون ہے کہ یہود کے ستر عالمون کو ستر مکانون مین علیحدہ علیحدہ بند کیا تہا اور اونہون نے علیحدہ علیحدہ ترجمہ کیا اور اوسکے بعد جب سب نے ترجمون کو ملایا تو سب لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً موافق نکلے اور کہتا ہے کہ اون ستر مکانون کے نشان میرے عہد تک موجود ہین اور یہہ جسٹن کا بیان بڑی مخالفت ارسٹیس کے بیان سے رکہتا ہے کیونکہ اسکے موافق ہر ایک نے سارا ترجمہ اولاً علیحدہ علیحدہ کیا پہر مقابلہ کرنے کے بعد سب ترجمون کو موافق پایا اور ارسٹیس کے موافق ہر روز سب اول ترجمہ جدا جدا کرکے پہر مقابلہ کرتے تہے اور بحث کرکے ایک بات صحیح ٹہیرا کے ڈمی ٹریوس کو لکہوا دیتے تہے اور اپی فانیس نے تطبیق کے لئے ایک بات نکالی کہ بہتر عالمون سے دو دو کو چہتیس ۳۶ مکانون مین بند کیا تہا اور ایک ایک نقل نویس ہر مکان مین اونکے لئے متعین تہا پس ہر مکان مین دو دو اول علیحدہ علیحدہ ترجمہ کرتے تہے پہر آپسمین مقابلہ اور بحث کرکے اوس نقل نویس کو لکہوا دیتے تہے اسطرح ۳۶ ترجمے علیحدہ علیحدہ تیار ہوئے اور بعد تیار ہونیکے جب اون ۳۶ کو مقابلہ کیا گیا تو لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً سب کے موافق نکلے تو اسکو موافق چہتیس ۳۶ ترجمے الہامی نکلے اور اس انبار کذب مین ایک سچ دبا ہوا ہے جو آسانی سے تحقیق نہین ہو سکتا پس ہمکو جائز ہے کہ ان روایتون سے ایک روایت کیطرف بہی التفات نکرین اور ہماری نزدیک حق اس ترجمہ مشہور مین یہہ بات ہے کہ دوسو پچاسی ۲۸۵ یا دوسو چہاسی برس قبل ولادت مسیح کے یہہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیون نے بدون حکم کسی شخص کے اس ترجمہ کو کیا ہے اور اسکی بہت شہرت کے لئے یہہ ایک دلیل کافی ہے کہ عہد جدید کے الہامی لکہنے والون نے بہت فقرون مین حوالہ اسی ترجمہ کا دیا ہے اور سب قدما اور مشائخ نے جو ارجن اور جیروم کے سوا سب عبری سے ناواقف تہے انہین الہامی لکہنے والونکی پیروی کی ہے اور اگرچہ یہہ لوگ دین کے مقدمہ مین بہت ہی گرمجوش تہے مگر تب بہی اونہون نے اصل عبری زبان الہامی کتابون کی نہین سیکہی ہے اور اسی ترجمہ پر راضی

[illegible]

رہے اور تمام اپنے مطلبون مین اسیکو بالکل کافی سمجہا اور کلیسہ یونانی اسی کو پاک کتاب جانتا تہا اور
قدر کرتا تہا اور کرینا اسٹم اور تہیوڈورڈ نے اسیکی تفسیر لکہی ہے اور اتہانے سیش اور نے زی
ان زن اور ہیئرل نے اسی سے مضمون اور مدعا لیا ہے اور اسی چشمہ سے کلیسہ لاٹن نے بہی دو
طرح سے ایک بہر لی ہے اول یہہ کہ ترجمہ اٹالک اسی ترجمہ سے بنایا گیا ہے نہ عبری سے دوم
یہہ کہ اوسنے یونانی مرشدون کے کلامونکو پڑہا ہے اور بعد گذرنے زمانے سائی پرن اور امبروس
اور اگسٹائن اور گریگری کے یہہ ترجمہ علمار متکلین کے بہی ہاتہہ مین تہا کہ اسی روشنی سے کار اپنا جاری
رکہتے تہے اور یہی ترجمہ کلیسہ یونانی اور لاٹن مین پندرہ سو برس تک پڑہا جاتا تہا اور بیان کیا
جاتا تہا اور سند لیا جاتا تہا اور اول صدی تک یہود کے معبد خانون مین بہی سند تہا مگر جب عیسائی
اونپر اس ترجمے سے دلیل پکڑنے لگے اوسپر اونہون نے زبان درازی کی کہ یہہ ترجمہ موافق متن عبری
کے نہین اور دوسری صدی کے شروع مین بہت سے فقرے اس سے نکالنے شروع کئے اور
آخر اسکو چہوڑکر ترجمہ اکوئلا کا اختیار کیا اور جب کثرت سے یہود مین اول صدی تک اور عیسائیون
مین مدت تک مستعمل تہا تو اوسکی نقلین کثرت سے پہیلتی جاتی تہی اور اونمین غلطیان بسبب
تبدیل کے جو یہود نے قصدًا کی تہی اور اسیطرح بہت غلطیان بسبب غلطی کاتبون کے اور بسبب
داخل ہونے حاشیہ اور شرح کے متن مین ظہور مین آئین تہین اوسپر ۱۳۱ء مین ارجن نے بڑی محنت
سے اوسکو عبری سے تطبیق دینی اور نظر ثانی کرنا شروع کیا اور معلوم نہین کہ برس مین اوسکو تمام
کیا اور اوسنے جس مقام مین تبدیل کی یہہ علامتین شناخت کے لیے مقرر کین اسطور پر کہ جہان
کوئی فقرہ ایسا تہا کہ وہ اس ترجمہ مین تہا اور عبری مین نتہا اوسپر ایسا نشان ÷ معہ ایسے دو نقطون
بڑے کے : کیا اور اسیطرح اون الفاظ پر بہی جو مترجمون نے اونکو توضیح وغیرہ کے لئے بڑہا یا تہا
یہی نشان کیا اور جو فقرہ کہ اور ترجمون مین تہا اور اس ترجمہ مین نتہا اور اوسنے لیکر اسمین بڑہایا تہا
وہان ایسا نشان ※ معہ دو ایسے بڑے نقطون : کے کیا اور سنٹ جیروم کہتا کہ وہ ان فقرونکو
غالبًا ترجمہ تہیوڈوشن سے اور بہت جا ترجمہ اکیولا سے اور کہین کہین ترجمہ سمیکس سے لیتا تہا

اور کبہی دو سے اور کبہی تینون سے بہی لیتا تہا اور مترجم کے نام کا اول حرف شناخت کے لیئے لکہدیا
تہا اور اس ترجمہ کی کتاب دانیال کو غلط سمجہہ کر نکالکے اوسکی جاے ترجمہ تہیوڈوشن سے اس کتاب
کو لیکر رکہدیا تہا اور جہان اس ترجمہ مین کچہہ اغلاق تہا اوسپر یہہ نشان ÷ اول الاکر کے اور ترجمے سے
صحیح کرکے اوسپر وہ نشان دوم بنا دیتا تہا اور اوسنے دو نشان اور بہی کئے تہے جو علمار کا اون مین
بڑا اختلاف ہے کہ کس فائدے کے لئے تہے ڈاکٹر اوڈن بہ تقلید موٹ فاکن کے کہتا ہے کہ وے
نشان زیادتی صحت اور درستی عبارت کی تہی اور یہہ کتاب ارجن کی پچاپش برس ایک گوشہ مین
شہر صور کے اندر پڑی رہی غالبًا سبب اوسکا یہہ تہا کہ وہ جو چالیس پچاس جلد کی تہی ہر کسیکو قدرت
اوسکی نقل کی نہتی اور شاید وہان ہی پڑے پڑے ضائع ہو جاتی اگر یوسی بیس اور پمفلس اوسکو
کتب خانہ سے سیریا مین جہان اوسکو جیروم نے چوتہی صدی مین دیکہا لاکر نہ رکہتے مگر معلوم نہین
کہ بعد اوسکے وہ کتاب کب گم ہوئی شاید جب مسلمانون نے سنہ ۶۵۳ء مین اوس شہر کو فتح کیا تہا اوسوقت
ضائع ہوئی ہوگی اور عنقریب سنہ ۳۰۰ء کے بسبب غلطی کاتبون کے نظر ثانی کے احتیاج ہوئی اوسپر
یوسی بیس اور پمفلس نے ہگسیپلا کتاب ارجن پر نظر ثانی کی اور انکا نسخہ صحیح کیا ہوا کچہہ کتب خانۂ
فلسطین ہی مین نہین بلکہ عنقریب سب کتب خانون کے رکہا گیا اور بار بار کی نقلون سے دو چار
ہی برس مین علامتین ارجن کی ایسی پلٹ گئین کہ فائدہ کی نرہین اور آخر کو چہوڑ دی گئین اور
اس چہوڑ دینے نے بڑی قباحت بڑہائی اور جیروم کے وقت مین بہی یہہ بات کہ کسقدر اوسمین ترجمہ اصل اور کسقدر اصلاح
ارجن کی ہے معلوم ہوجانی بڑی متعسر تہی اور اب تو اوسکے معلوم ہونے سے بالکل نا امیدی ہے
انتہی ملخصًا اور ایک تاریخ انگریزی مین جو مصنف اوسکا کوئی کاٹلاک ہے اور مطبع چارلس ڈالمین
کے اندر سنہ ۱۸۳۱ء مین دار السلطنت لندن مین چہپی ہے لکہا ہے کہ یہودیون اسکندریہ کے رہنے
والون سے ستر عالمون نے بحکم بادشاہ بطلیموس کے یہہ ترجمہ عبری سے یونانی مین کیا تہا منجملہ
اسکے پانچ کتابون موسی علیہ السلام کا ترجمہ قریب سنہ ۲۸۵ قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوا اور
باقی کتابونکا ترجمہ بعد اسکے مختلف وقتون مین ہوا اور یہودیون فلسطین نے اول تو اوسکو پسند کیا تہا مگر

جب عیسائی اونکی مخالفت مین اوس سے سند پکڑنے لگے تب اوہنون نے دوسری صدی کے
شروع مین اوسپر طعن کرنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ یہہ ترجمہ عبری کے موافق نہین ہے اور اس
ترجمہ مین بہت غلطیان بعضی سہو کاتب سے اور بقول ڈاکٹر کینی کاٹ کے بعضی قصداً شرارت کاتبون
سے پائی جاتی ہین اور ارجن کہتا ہے کہ یہہ بسبب اختلاف نسخون عبری کے ہے جو ترجمے ہونیکے
بعد اون نسخون مین وہ اختلاف واقع ہوا ہے اور جو عبری زبان سب یہودیون مین معدوم
ہوگئی تہی اور وے اپنی کتابون سے بغیر ترجمون کے فائدہ نہین اوٹہا سکتے تہے جیسا کہ ولیم
کارپنٹر کہتے ہین اور ترجمہ یونانی اونکے ہر ایک معبد خانے سے نکالا گیا تہا تو اوسکے عوض مین
اور تین ترجمے شروع ہوئے اول ترجمہ ایکوئلا کا جو ۱۲۹ء مین ہوا اور یہہ شخص عیسائی
ہوکے پہر یہودی ہوگیا تہا اور ازراہ حقارت کے اپنا ترجمہ عیسائیون کو دیدیا تہا اور دوسرا ترجمہ
تہیودوشن کا جو ۱۷۵ء مین ہوا تہا اور یہہ شخص افی سسن کا رہنے والا تہا اور اوسکا ترجمہ ترجمہ اول
سے تیز اور دلیر تہا اور یہہ اول تو مریدی شن ملحد اور پہر مارسین ملحد کا تہا اور آخر مین یہودی
بنگیا تہا تیسرا ترجمہ سیمیکس کا جو سنہ ۲۰۰ء مین ہوا اور یہہ شخص پہلے سامری تہا پہر یہودی ہوا اور
اپنے ترجمہ مین یہودیون اور عیسائیون دونون پر چوٹ کرتا ہے اور اسکا ترجمہ اور ترجمون سے
محاورہ مین اچہا ہے اور ان تینون ترجمون والون نے درس ۱۴ باب ساتوین اشعیا مین کنواری
لڑکی کے ساتہہ ترجمہ نہین کیا بلکہ جوان عورت کے ساتہہ ترجمہ کیا ہے اور ان ترجمون سے
بہت جا عبارتین ترجمہ سپٹواجنٹ مین داخل ہوگئین ہین اور نقلین بہی اوسکی آپسمین اسقدر
مختلف ہین کہ ایک دوسری سے نہین ملتی تہی اوسوقت ارجن نے اپنی کتاب ہکسپلا ۲۳۱ء
مین تیار کی اور اوسمین چہہ خانے کئے اور پہلے خانے مین عبری کو عبری حرفون مین اور دوسرے
خانے مین عبری کو یونانی حرفون مین اور تیسرے خانہ مین ترجمہ ایکوئلا کو اور چوتہے خانے مین
ترجمہ سیمیکس کو اور پانچوین خانہ مین سپٹواجنٹ کو اور چہٹے خانہ مین ترجمہ تہیوڈوشن کو لکہا اور
جہان سپٹواجنٹ مین توضیح کے لئے کوئی لفظ اور ترجمون سے لیکر بڑہایا گیا وہان ایسا نشان *

کیا اور جو لفظ اصل عبری مین نہین تہا اوسپر یہہ نشان کیا + اور یہہ دو نشان ‡ و ✝ بہی اوسنے
اپنی کتاب مین بعض بعض جا کئے تہے لیکن معلوم نہین ہوا کہ اسنے کیا غرض تہی اور قریب سنہ۳۰۰ عیسوی
عیسوی کے تین شخصون نے پرانے نسخے یونانی پر نظر ثانی کر کے تین نسخے تیار کئے اول لوشن نے
اور یہہ نسخہ قسطنطنیہ سے انطاکیہ تک کلیسون مین مروج تہا دوسرا ہیسیش نے جو اسکندریہ اور اور
نواح مصر کے کلیسون مین مروج تہا تیسرا ایپم فلس نے جو فلسطین کے کلیسون مین مروج تہا اور
نسخہ لوشن کا ان تینون مین ترجمہ سپٹواجنٹ سے قریب تر تہا اور یہی اچہا تہا اور نسخہ قدکس[۱] واٹیکا
نوس کو جو ایک نقل ترجمہ سپٹواجنٹ کی ہے کارڈنل کرافا صاحب نے اور نسخون سے صحیح کر کے
بحکم پوپ سکٹس پنجم کے ۱۵۸۶ء مین چہپوایا اور اس نسخہ مطبوعہ کے دیباچہ مین لکہا کہ یہہ قدکس
واٹیکانوس سنہ۳۹۰ مین لکہا گیا ہے اور سنٹ جیروم کی چٹہی جو سینا اور ٹریٹیلا کو لکہی تہی معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ نسخہ قریب تر نسخہ سپٹواجنٹ اور نسخے لوشن کے ہے ولیم کارپنٹر کہتے ہین کہ
اول مین اس نسخہ کے اندر عہد عتیق اور عہد جدید پورا تہا مگر اب دونو ناقص ہین اور نسخہ اسکندریا
کا جسکا نام قدکس الکسندرینوس ہے بعض کے نزدیک سنہ۳۹۶ کا اور بعض کے نزدیک سنہ۴۹۶ کا
لکہا ہوا ہے اور گریب صاحب نے پہر اوسکو چہاپا تہا لیکن بری طور سے کیونکہ اوسنے بعض جا
اور نسخون سے عبارت لیکے متن مین داخل کی اور اوسکی عبارت حاشیہ پر رکہی اور یہہ نسخہ اگرچہ
اسمین کوئی نشان اوریجن کے نشانون سے نہین پایا جاتا لیکن ہکسیپلا کے نزدیک تر ہے اور
بعض جا مین موافق تہیوڈوشن یا سمیکس کے ہے اور بہت مناسب نسخے ہیسیش کے معلوم ہوتا
ہے اور اسی نسخے کو پاٹرک ینگ نے جو داروغہ کتب خانہ بادشاہی کا تہا سنہ۱۶۳۳ مین چہاپا تہا اور ہشت
نقطہ اس نسخے سے چہیل ڈالے اور بدل ڈالے ہین چنانچہ یہہ بات آجتک ظاہر ہے کہ یہہ دونون
نسخے غلطیون سے پر ہین اور قریب سنہ۴۰۰ عیسوی کے بہت سے ترجمے یونانی تہے جو ایکدوسرے
سے مختلف تہا اور نسخہ عبری تو بہت ہی خراب یا گم تہا اوسوقت سنٹ جیروم نے اس انبار اختلاف
اور پریشانی سے ایک صاف نور نکالا انتہی اور ہارنصاحب اپنی تفسیر کی جلد دوسری مین قدکس

[۱] اور وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہے کہ روم مین محل واتیکن مین وہ تہا اور قدکس یعنی کتاب آئین کو معنی اسکے یہہ ہین کہ کتاب آئین جو محل واتیکن مین ہی اور اسی پر کہ قدکس الکسندرینوس کو قیاس کیا ہے اوسکے معنی کتاب آئین جو اسکندریہ مین ہی ۱۲ منہ

الکسندرینوش کے بیان حال مین جسکو مصححین بیل نے سب نسخون سے نمبر اول مین رکہا تہا یون
لکہتا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے یہہ نسخہ چار جلدون مین ہے منجملہ اونکے تین جلدون مین عہد عتیق کی
چہوٹی اور بچی کتابین اور چوتہی مین عہد جدید اور نامہ اول کلینٹ کا گرنتہیونکو اور چہوٹی زبور جو سلیمان
علیہ السلام کی طرف منسوب ہے مگر عہد جدید کے اندر انجیل متی مین اول باب سے ورس ۶ باب ۲۵
تک اور انجیل یوحنا مین ورس ۵۰ باب ۶ سے درس ۲۵ باب ۸ تک اور نامہ دوم گرنتہیون مین درس
۱۳ باب ۴ سے ورس ۷ باب ۱۲ تک غائب ہے اور زبور کے پہلے ایک نامہ اتہاناسیش کا اور
زبور کے بعد ایک فہرست اوسکی جو ہر گہنٹہ مین دن رات سے نماز مین استعمال کیجاوے اور چودہ ١٤
دہرم گیت کہ گیارہوان انکا حضرت مریم کی تعریف مین ہے اور کچہہ انکی جہوٹی اور کچہہ انجیل سے
بنائی ہوئی ہین اور دلائل یوسیبیس کے زبور دن پہ لگے ہین اور اوسکے قانون انجیلون پر اور
بعضون نے اوس نسخے کی بہت ہی مدح کی ہے اور بعضون نے بہت تحقیر اور مذمت کی ہے
اور بڑے سخت اوسکے دشمنون مین وسٹیین سردار معلوم ہوتا ہے اور اوسکے پرانے پن پر گفتگو
ہے گریب اور شلز اوسکو اخیر چوتہی صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور میکالس کہتا ہے کہ اس سے
قبل کا نہین ہوسکتا بلکہ کم سے کم یہی زمانہ نکلتا ہے کیونکہ اوسمین اتہاناسیش کا نامہ موجود ہے
اور اوسکی رائے یہہ ہے کہ یہہ نسخہ آٹہوین صدی کے قبل کا لکہا ہوا نہین اور آؤڈن اوسکو دسوین
صدیکا اور ڈاکٹر سملر اوسکو ساتوین صدی کا لکہا ہوا بتلاتا ہے اور مونٹ فاکن کہتا ہے کہ غالب
یہہ ہے کہ چہٹی صدی کے قبل کا لکہا ہوا کوئی نسخہ نہین نہ قدکس الکسندرینوش اور نہ کوئی اور نسخہ
یونانی اور دوڈ کہتا ہے کہ وسط یا آخر چوتہی صدیکا لکہا ہوا ہے اور آؤڈن کہتا ہے کہ نامہ اتہانا
سیش کا جہوٹا ہے اور اوسکی زندگی مین بن نہین سکتا اور جو دسوین صدی مین جہوٹ کا بڑا زور تہا
تو اوسی صدی مین یہہ نامہ جعلی بہی بنایا گیا ہوگا پہر الاظہار حسب اونی دوسری جلد مین بیان حال قدکس واٹیکانوس
مین جسکو مصححین بیل نے دوسرے نمبر مین رکہا ہے لکہتا ہے کہ ترجمہ سپٹواجنٹ کا جو ۱۵۹۰ مین
۲۸۷
اسی نسخہ سے منقول ہوکر چہپا ہے اوسکے مقدمہ مین مرقوم ہے کہ یہہ نسخہ قبل تین سو ستاسی برس

مسیحی کے یعنے اخیر چوتھی صدی مین لکھا گیا موٹ فاکن اور پلین چنی پانچوین یا چھٹی صدی کا
اور ڈیوین ساتوین صدیکا اور ہگ شروع چوتھی صدیکا اور لشپ مارش اخیر پانچوین صدی کا کہتا ہے
اور کسی دو نسخون مین ایسا اختلاف نہین جیسا قدکس الکسندرینوش اور اس نسخہ مین اختلاف ہے
اور اس نسخہ مین عہد عتیق کے اندر چھالیس باب کتاب پیدایش مین اول باب سے چھالیسوین
تک اور ۳۲ زبور یعنے اکیسو پانچوین سے ۱۳۷ تک اور عہد جدید کے اندر نامہ عبرانیون مین ۹ر
۱۴ باب ۹ سے آخر نامہ تک اور دو نامے تمہتی اور نامہ طیطوس اور نامہ فلیمون اور سب کتاب مشاہدات
یوحنا کی غائب ہین اور پندرہوین صدی مین کتاب مشاہدات یوحنا کے اور آخر نامہ عبرانیونکا
لکھکر اوسکے ساتھہ ملایا گیا ہے اور بہت جگہہ مین جو حرف مٹ اور بگڑ گئے تھے اونکو کسی خبردار ہاتھہ
نے دوبارہ بنا دیا ہے اور اوس شخص نے اس نسخے کی عبارت اور نسخون سے جہان مختلف دیکھی
تو وہان عبارت اور نسخون سے لیکر اس نسخہ مین داخل کی ہے لیکن اصل کو رہنے دیا ہے اور بعض
جا دلیری کر کے چاکو سے اوسکے لفظونکو چھیل ڈالا ہے اور جو اس نسخہ مین اور اسیطرح نسخہ اسکندریا
نوس مین کسی جا نشان نشانون مقررہ ارجن سے نہین تو اس سے ڈاکٹر کنی کاٹ نے دلیل پکڑی
ہے کہ یہہ دونون نسخے نہ اصل نسخہ ارجن سے نہ اوسکے اون نقلون سے جو قریب اوسکے زمانے
کے ہوئی تھین لکھی گئی ہین بلکہ بعد مدت کے اون نقلون سے جنمین وے نشان نہ تھے اور وے
نشان نقلون مین لکہنے موقوف ہوگئے تھے انتہی اگرچہ ان دو عالمون کا ملک اور پروٹسٹنٹ کی
تحریر مین کئی چیزین مثل نشانون ارجن کے اور جا خلاف ہے مگر تاہم دونون کی تحریر کے ملاحظہ
سے کئی باتین قابل غور کے ہین اول یہہ کہ کوئی سند متصل مسیحی مذہب مین اسکی نہین کہ اس ترجمہ
سپٹواجنٹ کو کن لوگون نے یہودیون مین سے کیا ہے او محض کئی افسانے جھوٹے اسکے بابت
مشہور ہین کہ خود علماء مسیحی اوسکی تکذیب کرتے ہین اور ہارن صاحب سچ کہتا ہے کہ ایک بہی اونمین
سے قابل التفات کے نہین اور اون روایتونکو غیر معتبر سمجھکر اپنا مختار ایک اور قول نیا نکالتا ہے
دوسرے یہہ کہ حواریون کے وقت سے پندرہ ۱۵۰۰ سو برس تک یہی ترجمہ سب علماء مین سند اور عبری سے

رائیہ معتبر تہا پس اس صورت مین بعض پروٹسٹنٹ اور اکثر کاتالک جو یون کہتے ہین کہ مشرق کے ملحدون نے ایہو
تحریف کی ہے تو اس اپنے قول سے نسبت جہالت کی اپنے سب سلف کی طرف کرتے ہین کیونکہ وسے اسی
محرف کو مانتے تہے اور کلیسہ یونانی اور کلیسون شرقیہ مین تو اب بہی مانا جاتا ہے تیسرے یہہ کہ انکے اقرار
کے موافق یہود اوسکو دوسری صدی سے غلط تبلاتے ہین پس دو حال سے خالی نہین کہ اس قول مین
سچے تہے یا جہوٹے اگر سچے تہے تو یہودیون اور عیسائیون دونون پر حیف ہے یہود پر اسلئے کہ کیون اونہون
نے اوس غلط کو قریب چارسو برس کے صدی اول تک اپنے معبد خانون مین رائج کیا تہا اور کیون اوسکو بہت معتبر سمجہا
تہا اور عیسائیون پر اسلئے کہ کیسے جاہل تہے کہ پندرہ سو برس تک اوسکو واجب التسلیم اور ترجمہ حقیقی کلام الٰہی
کا جانا ظاہر دونون فرقون اہل کتاب کے نزدیک کتاب آسمانی بہی مثل قانون سرکار انگریزی کے ہے کہ
جیسا قانون موافق مصلحت کے کبہی واجب العمل کچہہ مدت تک رہتا ہے پہر وقت فوت ہونے اوس مصلحت کے
واجب الرد اور منسوخ ٹہیرتا ہے ایسا ہی جب تک مصلحت دیکہی ایک کتاب کو کتاب اللہ یا بمنزلہ
کتاب اللہ کے کچہہ ٹہیرا دین اور پہر اوسکو غلط اور محرف تبلا دین اور اگر جہوٹے تہے اور وہ ترجمہ صحیح تہا تو
صریح حسد اور دشمنی دین مسیحی کے سبب خلاف دیانت اور ایمان کے صحیح کو غلط تبلاتے تہے پس
ایسا ہی حسد اور دشمنی سے اگر اہل کتاب اور کتاب صحیح کو جو صحت اوسکی اونکے نزدیک یقینی ہو غلط تبلا وین
تو انسے کیا بعید ہے چوتہے یہہ کہ انکے اقرار کے موافق دوسری ہی صدی مین یہودیون نے اسمین تحریف
قصداً ایسی کی تہی دیکہو جب یہود اپنی شرارت سے اس ترجمہ مین کہ قریب سو برس کے سب کلیسون
عیسائیون مین اور قریب چارسو برس کے سب معبد خانون یہود مین بہت مقبول رائج تہا تحریف کرنے سے نچوکے
تو عبری مین جو پندرہ سو برس تک اوسکی طرف مسیحی لوگ بہت ملتفت نہ تہے کیا خاک چوکے ہونگے
ظاہر قدما مسیحیون نے ٹہیک اون شریرون کی شرارت کو پایا ہوگا جو تحریف عبری کی نسبت اونکی طرف
کرتے تہے اور جب یہودیون سے ایسا فعل شنیع مذہب مسیحی کے حسد سے یقیناً سرزد ہوا پس اگر حسد اسلام
سے پہر یہودی یا عیسائی بعض مواضع مین مرتکب اوس فعل شنیع کے ہوئے ہون تو کون سی جگہہ
شکایت کی ہے پانچوین یہہ کہ جب موافق اقرار ولیم کار نیٹر کے دوسری صدی مین عبری زبان یہودیون

مین سے گم ہوگئے تھے اور وسے اپنی کتابونکا مطلب بدون مدد ترجمہ کے نہین سمجھہ سکتے تھے تو ولسے اب کے زمانہ پر کیس اب جو علماء پروٹسٹنٹ اپنے ترجمون ہندیہ و فارسیہ کے اول مین لکہتے ہین کہ اصل عبری سے ترجمہ کیا یا جہوٹے ہین یا بہت ہی غلط سمجہتے ہونگے چہٹی یہہ کہ جب دو چار ہی برس مین کتاب ارجن کی نقلون مین کثرت کے سبب ایسے خرابی اگئی کہ اصل اور اصلاح متمیز نہو سکے تو دای حال توریت پر کہ کثرت نقلون سے یہود مین کئی ہزار برس کے اندر کیا حال اوسکا ہوا ہوگا سبحان اللہ عجب طریقہ لکہنے کا اور عجب محافظت کتب دینی کی اہل کتاب مین تہی کہ دو چار ہی برس کے اندر ایسا انقلاب پڑجاتا تہا ساتوین یہہ کہ بقول مورخ کاتلک کے جب چوتہی صدی مین سب ترجمے اپسمین بہت ہی مختلف تہے اور عبری کو یہود نے بالکل گم یا بہت ہی خراب کیا تہا تو حضرت جیروم نے اس انبار ظلمت سے کیا خاک نور نکالا ہوگا سوائے اسکے کہ اپنی عقل کے موافق صحیح کرین اور بعض کو قرائن سے صحیح اور بعض کو غیر صحیح کہین اور یہہ شخص جو نبی نہتا تو فقط اس ایک شخص کا حکم قطعی کیونکر ہو سکے بلکہ ہر جا محتمل خطا اور صواب کا رہیگا اٹہوین یہہ کہ سب ترجمہ یونانی کو مضمون کلام اللہ کا سمجہنا محض خطا ہے کیونکہ اوسمین کثرت سے زیادتی ارجن کی ایسی مخلوط ہے کہ بقول ہارن صاحب کے اب امید تمیز کی بالکل منقطع ہوئی اور اس خلط نے بڑی قباحت بڑہائی اور ارجن نبی نہتا نہ حواری بلکہ ایک شخص تہا قدما رسے اور وہم اور خیال اوسپر ایسا غالب تہا کہ اونکے سبب اکثر غلطی کرتا تہا چنانچہ اونے توریت کی اکثر باتین ایسی ہی بیان کی ہین اور غلطی جہان کہاتا تہا ایسی کہاتا تہا کہ کبہی کسی نے نہین کہائی اور عبری زبان مین کچہہ وقوف کامل بہی نرکہتا تہا پس زیادتی اوسکی اکثر غلط فاحش ہوگئی ولیم میور اپنی تاریخ کلیسیا کے دوسرے باب کے حصہ دوسرے مین اول تین کام ارجن کے یعنی مقابلہ کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اونکا اور تفسیر کرنی اونکے الفاظ کی بیان کرکے لکہتے ہین تیسرے امر مین کچہہ غلطیان کین کیونکہ اوسنے توریت کی اکثر باتین خیالی طرح سے بطور تمثیل بیان کین انتہی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۵۰۸ مین تعریف ارجن مین قول جیروم کا نقل کرکے یہہ قول جیروم کا یون نقل کرتا ہے کہ ارجن کے علم کا لحاظ کرکے تصنیف اوسکی اسطرح پڑہی جاوے

جسطرح تصنیف ٹرٹیل یَن اور نوی لش اور ربوبنیس اوا ہی پوکی نیرلس اور یونانی اور لاطینی مؤرخان کلیسہ کے اور اچھا لیا جاوے اور برا چھوڑا جاوے جیسا حواری کہتا ہے ثابت کرو تمام چیزیں اور مضبوط پکڑو جو اچھی ہے اور سلپی سیس سویرس کہتا ہے کہ مین تعجب کرتا ہون ارجن سے کہ کسطرح وہ اپنی مخالف ہے کہ جہان صواب کو پہنچتا ہے تو اوسکا نظر اپنی بعد حواریون کے نہین رکھتا اور جہان غلطی کہاتا ہے تو ایسی کہاتا ہے کہ کسی آدمی نے کبھی غلطی فاحش مثل اوسکے نہین کہائی اور صفحہ ۴۷ مین اوسی جلد کے لکھتا ہے کہ ارجن نے خلاف رسم زمانہ اور ملک کے واسطے سمجھنے اور پہیلانے علم کتب مقدسہ کے زبان عبری کو سیکہا اور اسکے سبب یونان مین وہ تعریف کیا جاتا تہا لیکن علماے متاخرین نے دریافت کیا ہے کہ ارجن کو وقوف عبری مین کامل نہ تہا نوین یہہ کہ نسخہ قدکس الکسندرنیوس اور قدکس واٹیکانوس کے لیئے کوئی سند نہین کہ کس صدی مین لکہی گئی محض انٹکلون اونکے کاغذ و نکو پرانا دیکھکر کہتے ہین کہ اول تو چوتہی یا ساتوین یا اٹھوین یا دسوین صدی اور دوسرا چوتہی یا پانچوین یا چہٹی یا ساتوین صدیکا لکہا ہوا ہے اور سچ تو یون معلوم ہوتا ہے کہ کسی پوپ یا متعلقین پوپ نے عوام کے بہکانے کو گیارہوین بارہوین صدی کے کسی نسخے لکہے ہوئی کو پیش کرکے کہا ہوگا کہ یہہ نسخہ قبل از ظہور اسلام کے لکہا گیا ہے اور یہہ بات تو ہرگز مسیحیون سے ذرا بہی کچھہ بعید نہین معلوم ہوتی اسلیئے کہ جب ان لوگون کے سلف نے فریب عوام کے لیئے سیکڑون انجیلان اور نامین حوارین کے اور مشاہدات اونکے جعلی بنا لیئے ہون تو انسے ایک دو نسخون کے جعلی بنا لینے سے کیا تعجب کیا جاوے اور موت فاکن خود اقرار کرتا ہے کہ چہٹی صدی کے قبل کا کوئی نسخہ ان دونون مین سے نہین ہو سکتا تو اسکے موافق انٹکل چوتہی اور پانچوین صدی کی خراب ہے اور اودن اقرار کرتا ہے کہ دسوین صدی مین جو دریائے جعل اور جہوٹ کا مسیحیون مین موج زن تہا نامہ اتہانےسیش کا جعل سے بنایا گیا ہے اور جو یہہ نامہ الکسندرنیوس مین بمنزلہ جزو کے ہے تو یقینا یہہ نسخہ بعد اوس نامہ کے جعلی ہونے اور شہرت کے لکہا ہوگا پس بات ہماری قرین قیاس ہے دسوین یہہ کہ ان نسخون مین تین خوبیان اور بہی ہین اول یہہ کہ دونون اپسمین مختلف ہین کہ کوئی دو نسخے ایسے نہین دوم یہہ کہ بہت چہوٹی کتابین بہی اول مین لگی ہوئی ہین اور

یہہ دلیل اس بات کی ہے کہ لکھنے والا اسکا اوس زمانہ کے بعد ہوا ہے جسمین جہوٹ سچ پر غالب ایسا ہوگیا
تہا کہ دونون مین حضرات مسیحیون کو امتیاز نرہی تہی اور یہہ امر بعد گذرنے دسوین صدی کے خوب خیال
مین آتا ہے سیوم یہہ کہ کسی چالاک مسیحی نے دوسرے نسخے کو خوب ہی اصلاح دی ہے کہ سب مشکل لفظون
کو اپنی طرف سے بنایا اور متن مین عبارتین کی عبارتین داخل کین اور بعض بعض جا دلیری کو لفظ بہی چہیل دالے
ہین اور ان تینون لحاظ سے وسے نسخے اور ہی اعتبار سے کرنے کے لایق ہین خیر کچہہ ہوا اب تو
متاخرین فرقہ پروٹسٹنٹ کے ترجمہ یونانی کو اچہا نہین سمجہتے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ
منطبعہ سنہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۱۸ مین لکہتا ہے کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ
کا اگرچہ ظاہر مین اوسکا ادب کرتا ہے لکن اونکو بعض جا لاچار ہوکر ترجمہ لاطینی اختیار کرنا پڑتا ہے انتہی
اور ظاہر مین عیسائی لوگ توریت کا ادب کرتے ہین مگر حقیقت مین اونکے سلف کے اقوال سے معلوم
ہوتا ہے کہ انکے نزدیک کچہہ قابل ادب کے نہ توریت ہے اور نہ مصنف توریت کا پولوس مقدس جو
مسیحیون مین حواری گنے جاتے ہین باب تیسرے نامہ دوسرے کرنتہیون مین لکہتے ہین ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع
۱۳ اور ہم موسی کی طرح نہین کرتے جسنے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تاکہ بنی اسرائیل اوس اوٹہہ جانے والے
کے غائب تک بخوبی نہ دیکہین ۱۴ لیکن اونکا فہم تاریک ہوگیا کیونکہ آجتک پرانے عہد کے پڑہنے مین
وہی پردا رہتا ہے اور اوٹہہ نہین جاتا اسلئے کہ وہ پردہ مسیح سے جاتا رہتا ہے پر آجتک جب موسی
کی کتاب پڑہی جاتی ہے تو وہ پردہ اونکے دلون پر پڑا رہتا ہے اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع مین یہہ جملہ تاکہ
بنی اسرائیل الخ یون ہے تاکہ بنی اسرائیل اوس باطل ہونے والی بات کے غایت کو نہ دیکہین سبحان اللہ
انجیل مین پولوس مقدس حضرت موسی سے زیادہ تہے کہ موسی علیہ السلام تو ایک حشمت باطل کو بہی
چہپاتے تہے اور اونکے پردہ ڈالنے سے اونکی کتاب مین ایک پردا پڑا رہتا ہے کہ حق نظر نہین آتا اور
یہود جب کتاب موسی کو پڑہتے ہین وہی پردا اوسمین موجود ہے دیکہو وہ کتاب تو ایک ایسی ٹہری کہ
اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل نکلا اور ورس ۱۸ باب ۷ نامہ عبرانیون مین لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ع
پس اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بے فائدہ ہے بطلان پذیر ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع پس اگلا حکم

اسلئے کہ کمزور اور بے فائدہ تہا اوٹہہ گیا یہہ جو صاحب یہان احکام توریت کو کمزور اور بیفائدہ تبلاتے ہین سبحان اللہ
کیا اللہ تعالی نے صدہا سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بے فائدہ حکم دیئے تہے اور صدہا نبی انہین
پوچ حکمون کے برتنے کے لئے مامور تہے اور ورس ۷ باب ۸ اوسی نامہ مین لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۶ع
اگر وہ پہلا وثیقہ بے عیب ہوتا تو دوسرے کی جگہہ تلاش کی نہوتی یہان صاف پہلے وثیقہ کو جو عہد
عتیق ہے عیب دار تبلاتے ہین اور ایسا ہی کچہہ ورس ۱۳ باب ۸ اس نامہ مین ارشاد کیا ہے اور ان حواری
صاحب نے تو کچہہ اسی قدر کہا ہے مگر پیرو انکے زیادہ اس سے کلمات تعظیم کے بہ نسبت توریت اور
صاحب توریت کے کہتے ہین وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ منطبعہ سنہ ۱۸۴۱ کے صفحہ ۳۷ مین قول
جناب لوتہر صاحب کے جو مصلح دین عیسوی اور پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین اونکی کتابون سے
یون نقل کرتا ہے کہ جناب ممدوح اپنی ایک کتاب کے تیسری جلد کے صفحہ چالیسوین اور اکتالیسوین
مین لکہتے ہین ہم نہ سنینگے اور نہ دیکہینگے موسی کو اسلئے کہ وہ صرف یہودیون کے لئے تہا اور اوسکو ہم سے
کسی چیز مین علاقہ نہین - اور ایک دوسری اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگے موسی کو اور نہ
اوسکی توریت کو اسلئے کہ وہ تو دشمن عیسی ہے پہر لکہتے ہین کہ موسی تو جلادونکا اوستاد ہے پہر لکہتے ہین
کہ دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین پہر لکہتے ہین کہ ان دس حکمونکو خارج کرنا چاہئے کہ تمام بدعتین ابہی موقوف ہوجاوینگی
کیونکہ یہہ احکام چشمہ سب بدعتونکے ہین انتہی سبحان اللہ مصلح دین کسقدر حد سے بڑہا کہ موسی علیہ السلام کو دشمن عیسی
علیہ السلام کا اور اوستاد جلادونکا تبلاتا ہے اور مین حیران ہون کہ جب دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ
کچہہ علاقہ نہین اور وے چشمہ سب بدعتون کے واجب الاخراج ٹہرے تو اونکے نزدیک مذہب عیسوی
مین اون سرچشمے بدعتون کے مخالف اعتقاد اور عمل چاہئے اور اس صورت مین شرک اور بت پرستی
اور مان باپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو آزار دینا اور خون کرنا اور زنا کرنا اور جہوٹی گواہی دینا رکن ملت مسیحی
کے بنتے ہین اسلئے کہ اون سرچشمے بدعتون مین تاکید سے حکم توحید اور تعظیم ابوین اور تعظیم یوم السبت اور
امتناع بت پرستی اور قتل اور زنا اور چوری اور آزار ہمسایہ کا ہے اور عیاذا باللہ اگر یہی دین عیسوی ہے
جیسے ارشاد لوتہر صاحب سے نکلتا ہے تو اوس دین کو ہم دور سے دونون ہاتہون سے سلام کرتے ہین

اور اس سے بدینی بہت افضل ہے سمجہہ سے ایک عیسائی کہتا تہا کہ ہمارے مذہب کے موافق ہوکر
تو ایک چور اور ڈکیت تہا جب میںنے اوس سے دلیل پوچہی تو ورس ۸ باب ۱۰ یوحنا کو اپنی دلیل لایا شاید
جناب لوتہر صاحب نے بہی اوسی سے دلیل پکڑکے ایسا کلمات گستاخی کے شان موسی علیہ السلام میں کہے
ہون گے - اور ورس یونانی عربیہ ۱۸۴۴ع اور ۱۸۷۱ع وجمیع الذین اتوا قبلی سراقا ولصوصا لکن الخراف لم تسمع لہم
ہندیہ ۱۸۳۱ع سب جتنے مجہہ سے آگے آئے چور اور راہزن ہین اور بہیڑون نے اونکی نہ سنی ہندیہ ۱۸۴۲ع
سب جتنے مجہہ سے آگے آئے چور اور بٹ مار ہین اور بہیڑون نے اونکی نہ سنی تہی آدم کلارک اپنی تفسیر
کی جلد ۳ کے چہٹے حصہ مین عقیدہ فرقہ منیکیز کے بیان مین لکہتا ہے کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ
مانی بانی اوس فرقہ کا کہتا تہا کہ قول جناب مسیح کا جو ورس ۸ باب ۱۰ یوحنا مین ہے خصوصا موسی کے
حق مین ہے اور فاسٹس کہتا ہے کہ ہمارے خدا نے اس قول سے اشارہ طرف موسی کی کیا ہے انتہی
ملخصا شاید جناب لوتہر نے انہین دو کی پیروی کی ہوگی اور اسی سبب شاگرد رشید جناب لوتہر کی پوری
پیروی اپنے اوستاد کی کرکے یون کہتے تہے جیسا اوسی صفحہ کتاب اغلاط نامہ مین منقول ہے کہ
دس حکم کلیسہ مین نہ سکہائے جاوین اور اسی شخص سے فرقہ انٹی نومینس کا نکلا ہے اور انکا یہہ عقیدہ
تہا کہ توریت اس قابل نہین کہ اوسکو کلام خدا سمجہا جاوے اور قول اونکا یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا
حرامکار یا اور کسیطرحکا گنہگار تو یقینا رستہ نجات مین ہے اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ اوسکے قعر مین
پڑا ہوا اور یقین کرتا ہے تو خوشی مین ہے اور جو اپنے تئین دس احکام مین مصروف رکہتے ہین دے علاقہ
شیطان سے رکہتے ہین وے سولی پاوینگے موسی کے ساتہہ انتہی سبحان اللہ دس حکم ایسے ہوے کہ جو
اونسے علاقہ رکہے وہ علاقہ شیطان سے رکہتا ہے اور اوسکے حق مین کیا ہی اچہی دعا معہ موسی علیہ السلام
کے ہوئی اور مختصر اس فرقہ کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکہکر چاہین سے زنا اور چوری اور قتل
اور بت پرستی اور جہان کی برائیان سب کرتے رہین کہ ہر صورت مین رستہ نجات اور خوشی مین
ہین

مقصد تیسرا فصل اول

**مقصد تیسرا** بیان حال عہد جدید مین اور اسمین چار فصلین ہین **فصل اول** اون کتابون
کے بیان مین جو سلف مین اناجیل اور اعمال اور نامجات مسیح اور نامجات حوارین اور مشاہدات کر کے مشہور
تہین اور اب عیسائی اونکو غیر معتبر اور جہوٹی بتلاتے ہین جاننا چاہیے کہ تہوڑے ہی عرصہ کے بعد عروج
جناب مسیح کے حواریون کی زندگی ہی مین عیسائیون مین غیر معتبر اور جہوٹی کتابین اور جہوٹے نامے
بنانے اور جہوٹے وعظ کرنے کا چرچا ہوگیا بحدیکہ حواری اور انجیل نویس اور پولوس مقدس بہی اپنی تحریرون
مین اپنے پیرؤن کو اطلاع اس امر کی کرنے لگے اور بعد زمانے حواریون کے اتنی کتابین انجیلین اور
اعمال اور نامجات اور مشاہدات کر کے مشہور ہوئین کہ ضبط اور حصر اونکا مشکل ہے اور نوین صدی تک
برابر وہ جعل سازی جاری رہی اور دسوین صدی مین اس فعل شنیع کا دریا بڑی طغیانی سے موجزن
ہوا اور اب اون اناجیل وغیرہا سے کچہہ جاتی رہین اور کچہہ باقی ہین لوقا اپنی انجیل کے باب اول
مین لکہتا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع ای بزرگ تیوفل اسلئے کہ بہتون نے اختیار کیا کہ اوس احوال کو جو حقیقت
مین درمیان گذرا بیان کرین ۲ جیسا اونہون نے جو شروع سے خود دیکہنے والے اور کلام کی خدمت
کرنے والے تہے ہمکو سونپا ۳ مینے بہی مناسب جانا کہ سبکو سرے سے اچہی طرح دریافت کر کے تیرے
لئے درستی سے لکہون انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ان درسون کی شرح یون کی ہے بہت سے
لوگون نے سوائے انجیل نویسون کے لکہنا اون حالات کا جو عیسائیون مین محقق تہین شروع کیا تہا لیکن
جو اونہون نے اپنی تاریخین خوب درستی سے نہ لکہی تہین اوسپر لوقا نے بمدد روح القدس کے واجب
جانا کہ اس قسم کی ایک کتاب پوری بناوے انتہی دیکہو اسمین اقرار ہے کہ اور تاریخین بہی مثل تاریخ لوقا
کے پہلے لکہنے لوقا کے بن چکی تہین لیکن اونمین کچہہ نقصان تہا انتہی تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین
ذیل شرح درس اول کے مرقوم ہے کہ ان لفظون سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل لکہنے لوقا کے اورون نے
بہی حالات عیسوی کے دیکہنے والون اور کلام کی خدمت کرنیوالون سے سنکر لکہا تہا انتہی۔ اور پولوس
مقدس باب اول مین نامہ گلتیون کے لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع ۶ مین تعجب کرتا ہون کہ تم اتنا جلدی اوس سے
جسنے تمہین مسیح کے فضل مین بلایا پہر کے دوسری انجیل کی ہوگئی سو وہ دوسری تو نہین مگر بعضی ہین جو

تمکو گھبرانی اور مسیح کی انجیل اولٹ دینی چاہتے دیکھو موافق اقرار پولوس مقدس کے اوسیوقت مین ایک
اور انجیل تہی اور بعضے اولٹ نے انجیل کے درپے تہے مورخ موشیم جلد اول مین اپنی تاریخ کے جو ۱۸۳۲ع
مین بالٹی مور کے اندر چہپی ہے ذیل بیان حال فرقہ ناصریون اور ابیونی کے لکہتا ہے کہ ان دونون فرقون
کے پاس ایک انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس انجیل کے حق مین ہمارے علما مین اختلاف
ہے انتہی اور میکلین اسکا بطور حاشیہ کے لکہتا ہے کہ انجیل ناصریون والی یا عبرانی یقینا وہی ہے جو فرقہ
ابیونی کے پاس تہی اور انجیل بارہ حواریون کی کر کے مشہور ہے اور غالبا یہہ وہی ہے جسکی طرف
پولوس ورس ۶ باب ۱ نامہ گلیتون مین اشارہ کرتا ہے پہر ورس دوسرے باب دوسرے نامہ دوسرے
تہسلنیکیون مین لکہتے ہین کہ تم اوس خیال سے کہ مسیح کا دن آپہنچا ہے جلد اپنے دلکی ڈہارس مت کہو
اور نہ گہبراؤ نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہہ سوچ کر کہ وہ ہماری طرف سے ہے انتہی تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین ہے کہ بعض نے خیال کیا ہے کہ اس ورس مین اشارہ ہے کہ تہسلنیکیون کو اور ہی نامے
جعلی پولوس کی طرف سے دکہائے گئے تہے انتہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہی ہے اور شاید احتیاطا
ملاحظہ شیوع جعلسازی کا کر کے بطور پیش بندی کے لکہا ہو پہر باب ۱۱ نامہ دوم کرنتہیون مین لکہتے ہین
ہندیہ ۱۸۴۴ع ۱۲ پر مین جو کرتا ہون سو ہی کرتا رہونگا کہ مین اونکو جو قابو ڈہونڈتی ہین قابو پانی نہ دونگا کہ جس
بات مین وے فخر کرتے ہین ایسے جیسے ہم مین پائے جاوین ۱۳ کیونکہ ایسے جہوٹے رسول دغاباز کارندہ ہین
جو اپنی صورتونکو مسیح کے رسولون سے بدل ڈالتے ہین انتہی دیکھو پولوس مقدس شور کرتے ہین کہ اونکی
وقت مین ایسے لوگ تہے جو اپنی صورتونکو حواریون کی صورتون سے بدلتے تہے اور دعوے ادعائے
رسالت عیسوی کا کرتے تہے اور قابو ڈہونڈہتے رہتے تہے تفسیر ڈواکی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل ورس ۱۲
کے مرقوم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہوٹے رسول کرنتہیون مین حواریون کی مثل وضع بناکر دعوے
کرتے تہے کہ ہم اپنے وعظ پر کچہہ نہین لیتے اور اپنی استغنائی پر فخر کرتے تہے لیکن باوجود اسکے اون حواریون
سے خفیہ اپنے مریدون سے تحفے لیتے تہے بلکہ اونسے چہین لیتے تہے اوسپر حواری نے اس لحاظ
سے کہ وے شرمندہ ہووین اور رسولون سچے مسیح کی چال پکڑین یہہ لکہا کہ مین کرنتہیون سے کبہی کوئی

چیز نہ لی ہے اور نہ لوگونکا نہ خفیہ اور نہ ظاہر انتہی دیکھو اسمین صاف اقرار جہوٹے حواریونکا کیا ہے کہ اوسوقت
مین تہے اور یوحنا حواری ورس ۱ باب ۴ نامۂ اول مین لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ع اے حبیبو تم ہر ایک روح
کی تصدیق نکرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ وے خدا کیطرف سے ہین کہ نہین کیونکہ بہت سے جہوٹے پیغمبر ون نے
دنیا مین خروج کیا ہے انتہی اسمین یوحنا حواری بہی مثل پولوس کے شور مچاتے ہین اور پطرس حواری
ورس ۱ باب ۲ نامہ ۲ مین لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ع جیسے جہوٹے نبی اوس قوم مین تہے ویسے جہوٹے
معلم تم مین بہی ہونگے جو ہلاک کرنیوالی بدعتین پردے مین نکالینگے اور اوس خداوند کا جسنے اونہین
مول لیا انکار کرینگے اور آپ کو جلد ہلاک کرینگے انتہے دیکہو اسمین پطرس حواری تنبیہ کرتے ہین کہ
عیسائیون مین بہی جہوٹے معلم ہونگے جو بدعتین مہلکہ پردے مین نکالینگے اور اون جہوٹے معلمون
کو یہودا حواری نے اپنے وقت مین کثرت سے دیکہا کہ سارے خط مین اون کی شکایت کی تفسیر ڈوالی اور رچرڈ
مینٹ مین ذیل شرح قول پطرس حواری کے مرقوم ہے کہ یہودا لکہتا ہے کہ جسوقت اوسنے اپنا نامہ لکہا تہا
اوسوقت مین یہ جہوٹے معلم آچکے تہے اور کہتا ہے کہ اونہون نے توفیق خدا کو شہوت رانی سے بدل دیا تہا
اور ہارنصاحب جلد اول کے تتمہ پانچوین کے دفعہ دوم مین لکہتے ہین کہ پاک نویسون نے خبر دی ہے کہ ایسے
لوگ اونہین کے زمانہ مین پیدا ہوگئے تہے اور اسکی بہی خبر دی ہے کہ آگے کو بد لوگ ہونگے جیسا کہ لوقا باب اول
مین اور یوحنا باب اول نامہ کلاسیون ورس ۶ سے ۹ تک اور ورس ۱ باب ۲ نامہ ۱ تسلونیقیون مین تصریح کرتے ہین
اور بعد زمانے حواریون کے یہ جہوٹی کتابین جو منسوب بطرف عیسی علیہ السلام اور حوارین اور اون کے ہمراہیون
کی تہین اور اونکو اول چار صدی والون نے انجیلون اور ناموں اور اعمال اور مشاہدات وغیرہا کا خطاب
دیکر ذکر کیا ہے بہت سی بڑہ گئین اور بہت اونمین کی نیست ہو چکی ہین اور بعض اب تک موجود ہین پہر لکہتے
ہین جہوٹی کتابین جواب موجود ہین یہ ہین نامہ عیسی علیہ السلام کا آنگرس کو نامہ عیسی علیہ السلام کا جو
یروشالم مین بنام لیوپاس پادری شہر ایرس کے آسمان سے گرا تہا ۲ یکین حواریونکا عقائد حواریون کے
نامے برنباہ اور کلیمنس اور اگناشش اور پولیکارب کے انجیل طفولیت انجیل ولادت مریم انجیل یعقوب
انجیل نیقودیما شہادت تہکلہ یا اعمال پولوس تاریخ بارہ حواریون کی تصنیف ابدیاس کی نامہ پولوس

کالاودکیون کو جیسا نامے پولوس نے سنیکا کو اور سنیکا نے اوسکو اور صاحب اکسیہومو اپنی کتاب کے تتمہ کے پانچوین
باب مین یون لکہتا ہے یہہ فہرست اون کتابون کی ہے جو طرف مسیح کے یا حواریون یا مریدون مسیح کے منسوب
ہین اور اونکو مشائخ قدما مسیحیون نے ذکر کیا ہے کل ۷۴ عدد ہین **طرف عیسی علیہ السلام کے** ۶ عدد نامہ بنام
اگبرس بادشاہ اڈیسا کے نامہ بنام پطرس و پولوس کے کتاب تمثیلون اور وعظ کی دہرم گیت جو حواریون
اور مریدونکو خفیہ سکہائے تہے - کتاب شعبدہ بازی اور سحر کی - کتاب جنم بہوم مسیح اور مریم اور دایہ مریم کی
نامہ جو جیہی صدی مین آسمان سے گرا **طرف مریم علیہ کے** ۸ عدد نامہ بنام اگناشس نامہ بنام سسی سیلیان کتاب جنم بہوم
مریم کتاب مریم اور دایہ مریم کی تاریخ اور حدیث مریم کی کتاب معجزات مسیحی کتاب چہوٹی بڑی سوالون مریم
کی کتاب نسل مریم کی وانگشتری سلیمانی **طرف پطرس کے** ۱۱ عدد انجیل پطرس اعمال پطرس
مشاہدات پطرس ایضا مشاہدات پطرس نامہ بنام کلیمنس مباحثہ پطرس وانئی یپئن تعلیم پطرس وعظ
پطرس اداب نماز پطرس کتاب خانہ بدوشی پطرس کتاب قیاس پطرس **طرف یوحنا کے** ۹ عدد
اعمال یوحنا انجیل دوم یوحنا کتاب خانہ بدوشی یوحنا حدیث یوحنا نامہ بنام ہیڈرویک وفات نامہ مریم
تذکرہ مسیح اور اون کے نزول کا صلیب سے مشاہدات دوم یوحنا آداب نماز یوحنا **طرف اندریا**
**حواری کے** ۲ عدد انجیل اندریاہ اعمال اندریاہ **طرف متی حواری کے** ۲ عدد انجیل طفولیت اداب نماز متی
**طرف فیلپ حواری کے** ۲ عدد انجیل فیلپ اعمال فیلپ **طرف برتولما حواری کے** انجیل برتولما
**طرف توما حواری کے** ۵ عدد انجیل توما اعمال توما انجیل طفولیت مسیح مشاہدات توما کتاب
خانہ بدوشی توما **طرف یعقوب حواری کے** ۳ عدد انجیل یعقوب آداب نماز یعقوب وفات نامہ
مریم **طرف میتیاہ کے** جو بعد عروج مسیح کے داخل حواریون مین ہوا تہا ۳ عدد انجیل میتیاہ حدیث میتیاہ
اعمال میتیاہ **طرف مرقس کے** ۳ عدد انجیل مصریون کی اداب نماز مرقس کتاب پی شش برنبار
**طرف برنباہ کے** ۲ عدد انجیل برنباہ نامہ برنباہ **طرف تہی ڈیوس کے** انجیل تہی ڈیوس
**طرف پولوس کے** ۱۵ عدد اعمال پولوس اعمال تہکلیہ نامہ بنام لاودکیان نامہ ۳ موسومہ
تہسلینکیونکا نامہ ۳ بنام کرنتہیون کے نامہ کرنتہیون کی طرف سے اور جواب اوسکا پولوس کی طرف سے نامہ

۷ وژن پولوس ۸ ایضاً مشاہدات پولوس ۹ مشاہدات پولوس ۱۰ نامہ بنام سنیکا کے اور ایک نامہ سنیکا کی طرف سے

۱۱ پریچنگ پطرس و پولوس ۱۲ کتاب منترسانیہ کی ۱۳ وعظ پولوس ۱۴ انجیل پولوس ۱۵ اتابی کشن پولوس

صاحب اکسیہومو بعد فہرست ان کتابون کے لکھتا ہے کہ جب شروع ہی دین عیسوی مین ان انجیلون اور نامون اور مشاہدات کے جو اکثر اونکے اب تک بہی اکثر عیسائیون کے نزدیک مسلم ہین طغیانی آگئی تہی پس اب ہم کون سے قاعدہ سے پہچانین کہ یہی کتابین جو پروٹسٹنٹ اونکو مانتے ہین الہامی ہین اور مشکل پڑتی ہے لحاظ کرنے اس امر سے کہ یہ کتابین مسلمہ اونکی بہی قبل ایجاد چہاپے کے قابلیت الحاق اور تبدیل کی رکہتی تہین انتہی کہتا ہون مین کہ پچہلے قول مین یہہ شخص بہت ہی سچا ہے جیسا ناظر فصل تیسری مقدمہ پر یہہ بات بخوبی واضح ہے اور بعد قابلیت تام کے تبدیل اور جعل کو جو سلف مسیحیون مین ایک عادت تہی کون منع کرتا ہے موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۶۵ مین لکہتا ہے کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیروونکا ایک مقولہ تہا کہ راستی اور خداپرستی کی ترقی کے واسطے جہوٹ بولنا اور فریب دینا صرف جائز ہی نہین بلکہ قابل تحسین کے بہی ہے اور قبل مسیح علیہ السلام کے مصر کے یہودیون نے اونسے یہہ مقولہ سیکہا تہا جیسا کہ بلاشبہ بہت سے پرانے ملفوظون سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے اور ان دونون سے یہہ وبائی غلطی کی عیسائیون کو لگی جیسا کہ یہہ امر بہت سی کتابون سے جو جہوٹ سے بڑے بزرگون کی طرف منسوب ہین کہلتا ہے ولیم میور صاحب اپنی اردو تاریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۸ کے تیسرے باب کے دوسرے حصہ مین ذیل تیسوین فقرہ کے لکہتے ہین دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست فیلسوف اور حکیمون کے ساتہہ دین کا مباحثہ کیا جاوے تو اونہین کے بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ نہین آخر کار ارجن وغیرہ کی راے کے بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ مسیحی بحاثون کی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی لیکن راستی اور صفائی مین کچہہ خلل پڑا پہر اسی سبب سے بعض لوگ یہہ بہی جانتے ہین کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کہ اس زمانہ کے بعد کثرت سے لکہی گئین اسطرح سے کہ فیلسوف لوگ جب کسی طریقے کی پیروی کرتے تہے تو کبہی کبہی اوسکے حقیقی کتاب لکہہ کے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے تہے کہ اس حیلے سے لوگ اوسپر متوجہ ہوکر اوسکی باتین زیادہ مانین گے اگرچہ اوسکی

باتین برملا خود مصنف کی ہوتین سو اسیطرح مسیحی جو فیلسوفون کی طرح بحث کرتے تہے کتاب لکہکے کسی
حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج دیتے تہے ایسا دستور تیسری صدی مین شروع
ہوا اور کئی سو برس تک رومی کلیسیا مین جاری رہا یہہ بات بہت ہی خلاف انصاف اور قابل الزام شدید کے تہی
انتہی اور بعد اسکے مورخ مذکور نے چند عذر بابت عدم تحریف کتب مقدسہ کے پیش کئے ہین انشاء اللہ
اونکا رد اس مقصد کے آخر مین کلام صاحب میزان الحق کے رو سے ناظر پر کہلجائیگا اور اسجا جو ان دونون
مورخون کی تحریر سے دو باتین ہاتہہ لگین لکہدیتے ہین اول یہہ کہ دوسری ہی صدی سے بد دیانتی علمائے مسیحی
مین شروع ہوئی ہے اور راستی اور خدا پرستی کی ترقی کے واسطے جہوٹ بولنا اور فریب دینا بمنزلہ مستحبات
دینی کے ٹہیر گیا اور ان علماء نے جو اب بہی مسیحی اونکو اپنا پیشوا اور سچا مسیحی گنتے ہین محض فقط اتنے
لحاظ پر کہ سچائون عیسوی مذہب کی رونق ہووے فتوی ایسے امر کا دیا جو جعلسازی کا سبب بنا تو پہر
اون علماء کی دیانت سے کب بعید ہے کہ بلحاظ اس امر کے کہ مسیحی مذہب کی ترقی اور اعتقاد عوام کا پکا
ہوجاوے فتوی دیا ہو کہ اس انجیل متعارف مین بہت سی بہی کچہہ گہٹایا یا بڑہایا جاوے یا سب کی سب اوسی صدی
مین بنائی گئین اور اصلین اونکی چہپائی گئین ہون اور فصل دوسری مین انکے علمائے محققین کا اقرار
ہے کہ حضرت دیندار مسیحی بہی قصداً تحریف کیا کرتے تہے پس اس سے یہہ احتمال اور بہی قوت پاتا ہے
دوم یہہ کہ جب جعلسازون کو علماء رکن ملت مسیحی کا فتوے اوس امر کا مل گیا جو سبب جعلسازی کا بنا اور
جعلسازی اور جہوٹ بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہیری تو پہر اونکو کیا چیز مانع رہی پس صدہا سال تک حضرت
مسیحیون جعلسازون نے کیا کچہہ خاک اڑائی ہوگی اور حتی الوسع کب چوکے ہون گے ڈیونیسیس اسقف
کورنتہہ کا کیا اچہا بعض جعلسازون کے حق مین کہتا ہے کہ جب ایسے لوگ میرے خطون مین بیجا کی تو کتب
مقدسہ مین کیا خاک چوکین گے ۔ یوسی بیس اپنی تاریخ کی چوتہی کتاب کے تیئسوین باب مین لکہتا ہے
کہ ڈیونیشش اسقف کورنتہیہ کا کہتا ہے کہ مینے موافق درخواست بہائیون کے نامے لکہے تہے اور ان
شیطان کے خلیفون نے اونکو گندگی سے بہر دیا بعض باتین بدل دین اور کچہہ داخل کین جنکے لیے دوہرا
غم ہے اسلیئے یہہ مقام تعجب کا نہین کہ اگر بعض نے خداوند کی پاک کتابون مین بہی ملانے کا ارادہ کیا ہے

کیونکہ اونہون نے اور کتابون مین جو اون کتابون کے مقابل نہین وہی قصد کیا انتہی اور بعض جا
انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اونامے پولوس کے بہی تہے جو جیسا کی گم کر بیٹہے ہین ورس ۱۶ باب ۴ نامہ
کلسیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع اور جب یہہ خط تم مین پڑہا جاوے تو ایسا کرو کہ لادوقیون کی مجلسون مین
بہی پڑہا جاوے اور لادوقیونکا خط تم بہی پڑہو انتہی یہہ صاف دلالت کرتا ہے کہ ایک خط پولوس کا لادوقیون
کے نام بہی لکہا گیا تہا اور اب تک بہی ایک ایسا خط موجود ہے مگر جمہور مسیحی اوسکو نہین مانتے جیسا نقل
قول ہارن مین گذرا اور باب ۵ نامہ اول کرنتہیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع ۹ مین نے خط مین تمہین
لکہا کہ تم حرامکارون مین مت ملے رہو لاآیہ میفیاب تمہین یہہ لکہا ہے کہ اگر کوئی جو نام کا بہائی
ہوسکے حرامکاری یا لالچ یا بت پرستی یا فحاشی یا می پرستی یا غارت گری کرے تو تم اوس سے میل
نرکہنا بلکہ ایسے کے ساتہہ کہانا تک نہ کہانا انتہی پس وہ خط جسکا حوالہ ورس نوین مین دیتے ہین
اور سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب گم ہے اور ورس ۹ باب ۱۰ نامہ دوم کرنتہیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع
مین یہہ کہتا ہون نہووے کہ مین ایسا ظاہر ہون کہ خطون کو لکہہ کے تمہین ڈراتا ہون انتہی اور یہہ جملہ
نہووے کہ مین ایسا ظاہر الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۱۶ مبادا چنین ظاہر شود کہ شمارا بنامہا
مے ترسانم عربیہ سنہ ۱۸۱۱ ولئلا اظن ظنا انی اخوفکم برسائلی دیکہو باتفاق سب ترجمون کے لفظ خطون اور
نامہا اور رسائل کا صیغہ جمع کے ساتہہ آیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت خط پولوس نے کرنتہیون کو
لکہے تہے اور پہلے طبقون مین ایسے دو نامے پائے جاتے تہے جیسا کہ عبارت اکسیہو مین گذرا مگر اب
جعلی گنے جاتے ہین پس اس سب مذکور سے جو اوپر گذرا معلوم ہوتا ہے کہ طبقات اولی مسیحیون مین جعلسازی
کا زور اور حفاظت کتب الہامی کا قصور تہا اغلب کہ سبب اسکے وہی ہوے ہونگے جو مقدمہ اس کتاب کی فصل
تیسری مین گذرے اور فتوی علماء دوسری صدی کا جعل کے لئے علاوہ اون سببون کے ہوا اور ایک سبب
اور بہی معلوم ہوتا ہے کہ جو اول اور دوسری صدی مین اکثر مسیحی جاہل اور چہوٹی قومون کے تہے اور باوجود اوسکے
اون حوادث مین جنکا ذکر فصل تیسری مقدمہ مین گذرا گرفتار ہوے اور ظاہر ہے کہ اکثر جاہل اور چہوٹی
قوم والونکو فکر مآل کا کم ہوتا ہے خصوصاً جب کہ کسی حادثہ قومی مین گرفتار ہو جاوین تو اس لحاظ سے

انکے عہد مین جعلسازون کو بڑی گنجایش تہی اور ان غریبون مین طریقہ محافظت کا بہت اچہا نہ تہا اور نہ طریقہ اسناد کا انمین اچہے طور جاری تہا بلکہ اکثر خوف اور صبر مین کاٹتے تہے اور محض روایتون سنی سنائی پر اکتفا کرتے تہے اور درپے تنقید ہوتے تہے اور اس سبب سے متاخرین کو تنقید اونکی متعذر ہوئی ہے ولیم میور صاحب اپنی تاریخ اردو کی باب دوسرے کے پہلے حصہ کی دفعہ ۲ مین لکہتے ہین پہلے مسیحیون کو پچہلے زمانے کی فکر تہوڑی تہی اور نہ وے اپنے کلیسا کے حال کی کچہہ کتاب یا یادداشت رکہتے تہے بلکہ ظلم و تعدی کی برداشت کر کے اپنی اوقات صبر اور فروتنی سے بمشکل کاٹتے تہے پہر دو صدی اول کے بیان حال مین تیسرے باب کے پہلے حصہ مین لکہتے ہین اوس زمانہ مین مسیحی اکثر غریب اقوام اور اوسط اور ادنی اور کمتر اشرافون سے تہے اونکی کثرت کی یہہ بہی ایک وجہ تہی اور اسی سبب سے اونہون نے زیادہ شہرت نہین پائی اور تواریخون مین ذکور کم ہوا کیونکہ یہہ قوم ہمیشہ اورون سے زیادہ ہوتی ہے اور لوگ اونکی خبر تہوڑی لیتے ہین بلکہ مورخون کی کتابین اشخاص نامور اور اہل حشمت اور مقدوروالون کے حال مین لکہی جاتی ہین انتہی اور نقل عبارت هارنصاحب کی فصل دوسری مقدمہ مین گذری کہ اوسمین صاف مصرح ہے کہ قدما اول صدی کو تنقید روایات کی نہتی

**فصل دوسرے**

اسکے بیان مین کہ عہد جدید مین بہی مثل عہد عتیق کے انکے علما کے اقرار کے موافق الحاق اور نقصان یقینی ہے اور کچہہ اسکے شواہد سنئے اول یہہ کہ ورس ۳۵ باب ۲۷ متی مین موافق نسخون حال کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور اونے صلیب پر کہینچ کر اوسکے کپڑون پر چہٹی ڈالکر بانٹ لئے تا کہ جو نبی کے معرفت کہا گیا تہا پورا ہو لہ اونہون نے میرے کپڑے آپسمین بانٹ لئے اور میرے کرتے پر چہٹی ڈالی پس یہہ فقرہ تا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا الخ یقینا الحاقی ہے هارنصاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکہتا ہے کہ یہہ فقرہ یونانی کے ایکسو اکیٹہہ نسخون اور سریانی ترجمہ کے سب نسخون خطی اور بعض نسخون مطبوعہ مین اور ترجمۂ عربیہ کے سب نسخون خطی اور اوس نسخہ مطبوعہ مین جو بشپ والٹن کی پالی گلاٹ مین چہپا ہے اور ترجمۂ فارسیہ پالی گلاٹ مین متروک ہے اور اسیطرح ترجمون کاتہلک اور بہی ڈک اور اتہیوپک اور پرانے روسی کے سب نسخون خطی اور اکثر نسخون مطبوعہ

مین اور اکثر نسخون خطی اور مطبوعہ لاطینی اور بہت نسخے پرانے اٹالک مین متروک ہے اور کریزاسٹم اور طبطوار
بستری اور یوتہی میس اور تہیوفلیکٹ اور اوریجن اور پرانے مترجم لاطینی اریٹی نیس اور اگسٹائن اور جوڈن
کوس نے جب اس ورس کا حوالہ دیا ہے اونکے حوالون مین بہی یہہ فقرہ متروک ہے اور یہہ فقرہ کیسینے
باب ۱۹ انجیل یوحنا سے لیکر الحاق کردیا ہے گریس بیک نے اچہا ہی کیا جو اسکو قطعی جہوٹا سمجہہ کر چہوڑ دیا
انتہی دیکہو یہہ جملہ صاف الحاقی ہے اور اونکے مفسر محقق بہی الحاقی کہتے ہین اور گریس بیک نے جو اسکو
الحاقی سمجہہ کر نکالدیا تہا او سپر ہارنصاحب نے تعریف کی کہ اوسنے اچہا کیا دویم یہہ کہ باب پانچوین نامہ
اول یوحنا مین ہے ہندیہ ۷ کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح
قدس اور یہ تینون ایک ہین ۸ اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتے ہین روح اور پانی اور لہو اور ان
تینونکا ایک مضمون ہے انتہی اور دونون ورسونمین کسی عیسائی نے خلاف دیانت واسطے اثبات
مسئلہ تثلیث کے اسقدر جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح قدس اور یہ تینون ایک
ہین اور تین ہین جو زمین پر بڑہا دیا ہے اور اصل مین اتنی عبارت تہی کہ تین ہین جو گواہی دیتے ہین
روح اور پانی اور لہو الخ دیکہو اپنے عقیدہ کے لئے اپنی طرف سے ایک عبارت گہڑ کے اوسکو کلام اللہ
کہنا کیا بڑی جرأت حضرات مسیحیون کی ہے ہارنصاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد کے صفحہ ۴۴۸ مین لکہتا
ہے کہ اس فقرے کی بابت علما مین چار سو برس سے نزاع ہے اور ہنوز فیصلہ نہین ہوچکا گو ان جمہور
محققین مثل اوسکو جعلی سمجہہ کر چہوڑتے ہین انتہی - بعد اسکے قریب بارہ ورق مین دلائل متنازعین کے
تفصیل کے ساتہہ معہ رد و قدح کے اپنی طرف سے نقل کر کے دوبارہ بطور خلاصہ کے دہراتا ہے کہ اوس خلاصہ
کا بہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین خلاصہ نقل ہوا ہے اسلئے ہم اسی تفسیر کی عبارت کا ترجمہ نقل کردیتے
ہین اور وہ یون ہے ہارن طرفین کے دلائل لکہہ کر پہر دہراتا ہے کہ اوس دہرانے کا خلاصہ یہہ ہے کہ
جہوٹے کہنے والے اس جملہ کے کہتے ہین اول یہہ کہ یہہ فقرہ کسی یونانی نسخہ مین جو سولہوین صدی
کے قبل کا لکہا ہوا ہو نہین پایا جاتا دویم یہہ کہ پہلے نسخون مطبوعہ مین جو بہتر سے بہتر تحقیق کے ساتہہ
چہپے تہے نہین پایا جاتا سیوم یہہ کہ کسی پرانے ترجمہ مین سوا لاطینی کے نہین پایا جاتا چہارم یہہ کہ اکثر

پرانے نسخون خطی لاطینی مین بہی نہین پایا جاتا پنجم یہہ کہ اسکا حوالا قدما مشایخ اور مورخون کلیسہ سے نہین لیا ششم یہہ کہ کسی مشایخ لاطینی نے بہی حوالا اسکا نہین لیا ہفتم یہہ کہ مصلحین پروٹسٹنٹ نے اسکو چہوڑدیا ہے یا اسپر نشان شبہ کا کردیا ہے اور سچے کہنے والے اس جملہ کے کہتے ہین اول یہہ پرانے ترجمہ لاطینی اور بہت نسخون لاطینی ولگیٹ مین پایا جاتا ہے دوم یہہ کہ وہ کتاب عقاید یونانی اور آداب نماز کلیسہ یونانی اور اول والی کتاب نماز کلیسہ لاطینی مین پایا جاتا ہے اور بعض قدما مشایخ لاطینی نے اوسکا حوالہ لیا ہے اور یہہ دونون دلیلین مخدوش ہین اور گواہی اندرونی سچے ہونے کی یہہ ہے اول ربط جملہ کا دوم قاعدہ نحویہ سیوم حرف تعریف کا چہارم مشابہت محاورہ اوسکے کی محاورہ یوحنا سے اور وجہ ترک ہونے اوسکے کی نسخون مین ممکن ہے کہ یون بیان کیجاوے کہ اصل کے دو نسخے ہون یا یون ہوا ہو کہ وقت کم ہونے نسخون کے اوائل مین فریب یا تغافلی کاتب سے یہہ امر ہوگیا ہو یا فرقہ ایرین نے اسکو نکالڈالا ہو یا دینداروں نے اسکو ایک سر تثلیث کا سمجہکر نکالدیا ہو تغافل کاتب کی اسکا سبب ہوئی ہو جیسا اور نقصونکا سبب ہوئی ہے گر ایک مرشدون نے اون فقرون کو بہی چہوڑا ہے جو اس بحث مین تہے اور ہارن صاحب انصاف اور بیریائی سے دلائل گذشتہ پر نظر ثانی کرکے کہتا ہے کہ یہہ جملہ جعلی سمجہکر چہوڑا جاوے اور کوئی سند جو سواے ایسے نسخون کے ہے جو جنکی سچائی مین شبہہ نہین ایسے بڑے فقرے کے داخل کرنے کو جائز نہین کرسکتے اور موافق خیال مارش کے کہتا ہے کہ کوئی گواہی اندرونی کیسی ہی محکم ہو ایک انبار گواہیون بیرونی پر جو اس مطلب (یعنے جہوٹے ہونے اس فقرے) پر ہین غالب نہین آسکتی انتہے دیکہو موافق تصریح ہنری اور اسکاٹ کے ہارن صاحب نے دلائل طرفین کو انصاف اور بیریائی سے نظر کرکے حکم کیا کہ یہہ فقرہ جعلی ہے اور مخالفون کے دلائل مین جو خاک دہول کچہہ قوت رکہتی تہی تو وہی گواہی اندرونی تہی اوسکو بہی ہارن صاحب نے مردود ٹہیرایا اور حکم کیا کہ وہ انبار گواہیون بیرونی پر غالب نہین آسکتی اور بحمد اللہ کہ سچے کہنے والون اس عبارت جہوٹی کی نے عذر مین اسکا اقرار کیا کہ اگلے زمانہ مین اسقدر نسخے تہوڑے تہے کہ جعل کاتب اور جعل فرقون باطلہ کا چل جاتا تہا تو دیکہیے کہ خدا جانے اوسوقت مین کاتبون اور فرقون باطلہ نے اور کیا کچہہ خاک اڑائی ہوگی

اور یہہ عذر کہ دین داروں نے اسکو ایک سر تثلیث کا سمجھکر نکال دیا ہوگا صاف دلیل ہے کہ حضرات دیندار
بہی درپے تحریف کے رہتے ہین کہ مناسب وقت کے فقرے کے فقرے ہضم کرتے تہے اور اون حضرات
دین داروں کی تحریف قصدی مین کوئی شک نہین جیسا انشاءاللہ اخیر اس فصل مین بیان اوسکا آتا ہے
پس دیکہئے صدہا سال مین خدا جانے کیا تصرف ان حضرات کے ہاتہہ سے ہی ہوا ہوگا اب ہم کچہہ کچہہ
جہوٹے ہونے اس فقرے کی دلیلوں کو تقویت دیتے ہین اور کہتے ہین کہ بلاشبہ وہ فقرہ جہوٹا ہے اسلئے
کہ ترجمہ سریانی کے جو شروع دوسری صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور اسیطرح دوسرے ترجمہ سریانی
کی جو پانچوین صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ کاپٹک کے جو دوسری یا تیسری صدی مین وہ ترجمہ
ہوا ہے اور ترجمہ سہی ڈک کے جو دوسری صدی مین ہوا ہے اور ترجمۂ اتہیو پک کے جو چوتہی صدی
مین ہوا ہے اور ترجمۂ ارمنی کے جو اخیر چوتہی یا شروع پانچوین صدی مین ہوا ہے اور ترجمہ عربی خطی
کے اور ترجمۂ پرانی روسی کے جو نوین صدی مین ہوا ہے کسی نسخہ مین یہہ فقرہ نہین پایا جاتا اور ڈاکٹر
بی کنگن لکہتا ہے کہ اوسنے اوس فقرہ کو اوس نسخے سریا مین جو بہت ہی پرانا اور ہزار برس زائد ہی
وہ کلیسہ ہندوستان مین تہا نہین پایا اور نہ کسی اور نسخے سریا مین جو اوسنے دیکہی اور چالیس نسخون
لاطینی مین نہین پایا گیا۔ ہارنصاحب وقت نظر ثانی کے کہتے ہین کہ بچیس نسخے ان نسخون مین بہت
ہی پرانے ہین اور اونکی گواہی بچیس سو نئے نسخون سے بہتر ہے انتہی اور اگسٹائن نے جو بڑا عالم مسیحی مذہب
کا گنا جاتا ہے چوتہی صدی مین دس رسالے اس نامہ پر لکہے ہین اور اونمین سے ایک مین بہی اس
فقرے کا پتا نہین آور جو اگسٹائن فرقہ ایرین کے مقابل تہا اگر یہہ فقرہ ہوتا تو تثلیث ثابت کرنیکو
اوسکو نقل کرتا اور اس تکلف مین نہ پڑتا اور ورس آٹہوین پر بطور حاشیہ کے لکہتا کہ مراد پانے سے باپ
اور خون سے بیٹا اور روح سے روح القدس ہے اور اوسی حاشیہ کو رفتہ رفتہ یاروں تثلیثیون نے
تغیر اور تبدیل کرکے ساتوان ورس قرار دیکر داخل متن کیا اور مارش کہتا ہے کہ اون نسخون مین جو
اری نیئس اور کلیمنٹ اسکندریہ والے کے پاس تہی اور یقینا وسے دوسری صدی کے بعد کی لکہی
نہین ہو سکتی اور اسیطرح اون نسخون مین جو ارجن کے پاس تہے اور یقیناً وسے نسخے تیسری صدی

کے بعد کے نہین ہو سکتے اور اسیطرح اون نسخون مرشدون یونانی مین جو کونسل نائس مین تہے اور وے نسخے یقیناً چوتہی صدی کے بعد کے نہین ہو سکتے اور اسیطرح ہر صدی کے نسخون مین اوس صدی تک کہ اوس صدی کے لکہے ہوئے پرانے نسخے ہم تک پہنچے یہہ فقرہ نہتا آدر جناب لوتہر مصلح دین کے ترجمہ جرمنی مین یہہ فقرہ نہتا اور اونکی زندگی مین جتنی بار وہ ترجمہ چہپا اون سب نسخون مطبوعہ مین وہ فقرہ نادارد ہے اور نوبت اخیر مین جو سنہ ۱۵۴۶ء اپنی زندگی مین اوس ترجمہ کو چہپوایا اور اونکی زندگی مین اوسکی طبع تمام ہوئی تہی بلکہ کچہہ رہ گئی تہی جو پیچہے وفات اونکے پوری ہوئی اسکے مقدمہ مین لکہہ گئے تہے کہ کوئی شخص اس میرے ترجمے مین تبدیلی نکرے مگر حیف ہے کہ تب بہی محرفان اپنی تحریف سے نچوکے اور اونکی وفات کو تیس برس نہ گذرنے دئے کہ خلاف اونکی وصیت کے اس جہوٹے فقرے کو اونکے ترجمہ مین ملادیا اور اول اول یہہ بے دیانتی اوس ترجمہ مین واقع ہوئی جو سنہ ۱۵۷۴ء مین فرنیگ فارٹ مین چہپا تہا مگر سنہ ۱۵۸۳ء اور بعد اوسکے جو پہر کئی دفعہ وہ ترجمہ فرنیگ فارٹ مین چہپا اوس سے یہہ جملہ نکالا گیا لیکن پہر جو سنہ ۱۵۹۶ء اور سنہ ۱۵۹۹ء وٹنبرگ مین اور اسیطرح جو سنہ ۱۵۹۶ء مین ہمبرگ مین چہپا محرفین تثلیثیون نے اوس جملہ کو داخل کر لیا اور سنہ ۱۶۰۷ء مین جو پہر وٹنبرگ مین چہپا اوسمین سے یہہ فقرہ نکالا گیا بعد اوسکے اوس ترجمہ مین الحاق اس فقرہ کا عام ہو گیا اور کالون نے اپنے ترجمہ مین گو اوسکو رہنے دیا مگر اوسپر اپنا شبہ ظاہر کیا اور ترجمہ لاٹن مین جو منسوب لیو جوڈا کی طرف ہے اور سنہ ۱۵۴۳ء مین اسٹی فرنز نے چہپایا ہے اس جملہ کو متن سے نکالکر حاشیہ پر لکہا اور کاسٹیلیو کے ترجمہ مین جو اول سنہ ۱۵۵۱ء پہر سنہ ۱۵۷۳ء مین چہپا ہے اسپر نشان علیحدگی کا بنایا گیا ہے اور ترجمہ ٹنڈل صاحب مین جو اول انگریزی مین ترجمہ ہوا ہے اور سنہ ۱۵۲۶ء مین پہر سنہ ۱۵۳۴ء مین چہپا ہے اور کورڈیل کی بیبل مین جو سنہ ۱۵۳۵ء مین چہپی ہے اور میتہیو کی بیبل مین جو اول سنہ ۱۵۳۷ء پہر سنہ ۱۵۴۹ء پہر سنہ ۱۵۵۱ء مین چہپی ہے اور کرین مر کی بیبل مین جو اول سنہ ۱۵۳۹ء پہر سنہ ۱۵۴۱ء مین چہپی اور ٹریورنر کی بیبل مین جو اول سنہ ۱۵۳۹ء پہر سنہ ۱۵۴۹ء مین چہپی اور اسیطرح اوس بیبل مین جو بتصحیح اور اہتمام بشپ ٹان سٹل اور ہیٹہ کے سنہ ۱۵۴۱ء مین چہپی اور عہد جدید مین جو سنہ ۱۵۵۰ء مین گوال ٹیمر نے واسطے سر جان چیک کے لاٹن اور انگریزی مین اوسکو چہپایا

اوراسیطرح اوسمین جبکوپل نے ۱۵۲۵ سنہ مین چہاپا اوراوس بیبل مین جو گرفٹن نے اوسکو ۱۵۵۳ سنہ مین
چہاپا اوراوس انگریزی بیبل مین جو ۱۵۵۶ سنہ مین روئن مین چہپی اوراوس بیبل انگریزی جو ۱۵۶۲ سنہ مین
ہیری سن نے لندن مین چہاپی سب کے سب ان نسخون مین نشان شک کا اس جملہ پر بنایا ہوا تہا
اوراسحاق نیوٹن حکیم مشہور نے جو بزعم انگلش مین فلاطون سے بہی بڑا ہے اس فقرے اور ایک اور فقرے کے
جہوٹے اورالحاقی ہونے پر پچاس صفحونکا ایک رسالہ لکہا ہے ایک تاریخ مین جو لائی بریری یوسفل نالج
کر کے موسوم ہے اور علمائے کمیٹی کی تالیف اور لندن مین جو ۱۸۳۳ سنہ مین بحکم کمیٹی چہپی مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن نے
ایک رسالہ پچاس صفحونکا لکہا ہے اوراوسمین دو فقرون پر نامہ یوحنا اور پولوس سے درباب مسئلہ تثلیث کے
بحث تحقیقی کی ہے اور نیوٹن صاحب خیال کرتے ہین کہ کاتبون نے انہین تبدیلی کی ہے انتہی اسحاق
نیوٹن سچ کہتا ہے کہ کسی کاتب تثلیثی مذہب کا یہہ کام ہے کہ اپنے عقیدہ کی تائید کے لئے اس حرکت شنیع
کا مرتکب ہوا شاید پادری فنڈر صاحب نے جو بڑے معتقد تثلیث کے ہین اوراوسکے اثبات کے لئے رطب
ویابس بہر دینے سے اپنی کتابون مین کام رکہتے ہین اس فقرہ کو جعلی اور جہوٹا سمجہہ کر اسی واسطے نہین لیا
ہوگا کہ کوئی ناظر میرے لکہنے پر تفسیرون مین اس فقرون کو دیکہہ کر اوسکی قباحت پر مطلع ہوجا اور سب زور
شور میرا جو بابت اثبات تثلیث اور امتناع تحریف ہے خاک مین نہ رل جائے مگر افسوس کہ ظہور ایسے فسادون
نے پہر سب اونکے ملمعے اوڑا دئے اوراونکی قلعی کہول دی اور تعجب کہ دافع البہتان والا بے شرمی برت کر
اسی فقرے جعلی کو اثبات تثلیث مین ذکر کرتا ہے۔ سیوم یہہ کہ ورس ۲۹ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیونکا موافق
ترجمون حال کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ سنہ اگر کوئی تمہین کہے کہ یہہ بتون کی قربانی ہے تو اوسکی خاطر جسنے
جتایا اور دینداری کے واسطے نہ کہاؤ کہ زمین اوراوسکی معموری خداوند کی ہے اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون
ہے فارسیہ ۱۸۴۳ سنہ کہ زمین و پرِش آن خداوند است اوریہہ جملہ کہ زمین اوراوسکی معموری خداوند کی ہے الحاقی
ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۷ مین لکہتے ہین کہ یہہ جملہ کو دکس اسکندریانوس
اور واٹیکانوس اور کنٹابری جن سمس اور باسیلین سیس اور مریلی اور ہارلیانوس اوسدیلی مین اور
اسیطرح ستّے نسخون گنتی گریس بیک مین نہین پایا جاتا اوراسیطرح ترجمہ سریانی اوراوس ترجمہ عربیہ مین

جسکو اربی بیس نے چھاپا ہے اور ترجمہ کاتھلک اور سہی ڈک اور اتھیوپک اور ارمنی اور لاطینی ولگیٹ اور
اور ترجمہ پرانی اٹالک مین نہین پایا جاتا تھا اور یوحانی ڈماسیوس اور ام بروسیاس ٹر اور آگسٹائن اور
اسی ڈور اور بیڈ جو اس ورس کا حوالہ لیتے ہین اس جملہ کو نہین نقلکرتے ہین اور گریس بیک نے اوسکو
یقیناً قابل الاخراج سمجھکر متن سے نکالدیا اور حقیقت مین کوئی سند اس جملہ کی نہین اور فضول ہے غالبا
ورس ۲۶ سے لیکر ملایا گیا انتہے دیکھو یہہ جملہ کسی مین اون نسخون یونانی اور نسخون ترجمون مذکورہ بالا کے
اور اسیطرح نقلون مشائخ مسیحیو نمین نہین پایا جاتا اور گریس بیک نے بلاشبہ الحاقی سمجھکر نکالدیا اور ہارن
صاحب اسکو الحاقی اور بے سند اور فضول بتاتا ہے اور ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ و ۱۸۳۱ مین نہین پایا جاتا بلکہ اوسمین
ورس مذکور فقط اسقدر ہے فان قال انسان هذه ذبيحة الاوثان فلاتاكلوا من اجل
القائل لكم ومن اجل البينة چہارم یہہ کہ ورس اٹھوان باب بارہوان متی کا نسخون حال مین
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ کیونکہ ابن آدم سبت کا بہی خداوند ہے اور لفظ بہی کا اس عبارت مین بلاشبہ الحاقی
ہے ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۰ مین لکہتا ہے کہ یہہ لفظ ستاسی نسخون خطی اور بہت سے
نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ سریانی اور عربی مین اور فارسی بالی گلاٹ لتسبب والٹن مین اور ترجمہ
کاتہلک اور پرانے روسی اور ترجمون اٹالک مین نہین پایا جاتا اور ٹرٹیلین اور سائی پرن اور ارجن
اور کریز اسٹم اور یوتہی میس اور تہیوفلکٹ نے جو اس ورس کو اپنے حوالون مین نقل کیا اس لفظ کو
نہین لیا وہ ورس ۲۸ باب ۲ مرقس یا ورس ۵ باب ۶ لوقا سے الحاق کیا گیا ہے اور گریس بیک
نے خوب کیا جو اس لفظ الحاقی کو نکالدیا انتہی دیکھو یہان بہی ہارن صاحب اس لفظ کو الحاقی مانکر
تعریف گریس بیک کی کرتا ہے کہ اوسنے خوب کیا پنجم یہہ کہ ورس ۳۵ باب ۱۲ متی کا موافق نسخون
حال کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اچہا آدمی دل کے اچہے خزانے سے اچہی چیزین نکالتا ہے الخ
لفظ دل کا اس عبارت مین الحاقی ہے ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۰ مین لکہتا ہے کہ
یہہ لفظ اکیسو سات نسخون خطی اور بہت نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربی اور فارسی اور پرانی روسی
اور انگلو سکسنی اور پرانی اٹالک اور لاطینی ولگیٹ مین نہین پایا جاتا اور ارجن اور مصنف مباحثہ نے

جو مقابلہ فرقہ مارسیونی کے لکہا گیا اور گریگری ناریں زن اور گریگری نسّہ اور کریزاسٹم اور تہیو فلکٹ اور سائی پرن اور ہلیری اور لوسی فرادز م بروسیا سٹر نے جو اس ورس کو اپنے حوالون مین نقل کیا اس لفظ کو نہین لیا اور یہہ لفظ ورس ۵۹ باب ۶ لوقا سے الحاق ہوگیا ہے انتہے دیکہو یہان بہی ہارن صاحب اقرار الحاق اس لفظ کا کرتے ہین اور ترجمون انگریزی رومن کاتلک اور ترجمہ فارسیہ ہنری مارٹن اور عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع مین اب تک یہہ لفظ متروک ہے فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ع مرد شائستہ از خزانہ شائستہ خود اشیاء شائستہ را بیرون مے آرد الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع الانسان الصالح من کنز الصالح یخرج الصالح الخ ششم یہہ کہ ورس ۵۹ باب ۸ یوحنا کا نسخون حال مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع تب اونہون نے پتہراوٹہائے کہ اوسے مارین پر یسوع نے اپنے تئین پوشیدہ کیا اور اون کے بیچ مین ہوکے ہیکل سے نکلا اور یون چلا گیا انتہے اور یہہ الفاظ اور اونکے بیچمین ہوکے اور اسیطرح یہہ الفاظ اور یون چلا گیا الحاقی ہین اور سب ترجمون انگریزی رومن کاتلک مین اونکا وجود نہین اور رو سے انکو الحاقی تبلاتے ہین اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۶ اور سنہ ۱۸۳۱ مین بہی متروک ہین اور عبارت اوسکی یون ہے

فاخذوا حجارة ليرجموه فاما يسوع فتوارى وخرج من الهيكل یعنی تب اونہون نے پتہر لئے تاکہ اوسے مارین پر یسوع چہپ گیا اور ہیکل سے نکلا ہفتم یہہ کہ ورس ۱۴ باب ۶ متی کا موافق نسخون حال کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور ہمین آزمایش مین نڈال بلکہ بدی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے آمین انتہے اور اسمین یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاقی ہے اور رومن کاتلک اسکو الحاقی تبلاتے ہین اور ترجمہ لاطینی اور سب انگریزی ترجمون رومن کاتلک مین نہین پایا جاتا اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۶ و سنہ ۱۸۶۰ع

مین نہین اور عبارت اس ترجمہ کی یون ہے ولا تدخلنا فی التجارب ونجنا من الشریر

امین اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ و سنہ ۱۸۴۴ع جو مطبع بابٹست مشن کے اندر کلکتہ مین چہپے ہین اس جملہ پر نشان علیحدگی کا کیا گیا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۱۸ مین لکہتا ہے کہ ورس ۵۹ باب ۸ یوحنا مین ... یہہ الفاظ اونکے بیچمین ہوکے اور یون چلا گیا الحاقی ہین اور بعضانے لکہا ہے کہ

یہہ لفظ بہت پرانے نسخون مین نہین پائے جاتے ہین مگر مین موافق رائے ارازمس کے جانتا ہون کہ یہہ الفاظ
اونکے بیچ مین ہوکے ورس ۳۰ باب ۲۴ لوقا سے لئے گئے ہین اور کاتب نے حاشیہ پر لکہے ہوے
دیکہہ کر اونکو غلطی سے متن مین داخل کر دیا ہے اور یہ الفاظ اور یون چلا گیا کہنے واسطے ربط دینے
اس باب کے دوسرے باب سے ملا دئے ہین اور مین اس خیال مین فقط اس جہت سے نہین پڑا کہ گریزباخ
اور آگسٹائن نے اس جملہ کا ذکر نہین کیا بلکہ اسواسطے بہی کہ وہ غالبًا بے ربط ہے کیونکہ جب وہ پوشیدہ
ہوگیا تہا تو پہر اون کے بیچ مین سے ہو کے کیسا نکل گیا اسطرح یقینًا جہگڑا کرتا ہے اور اوسکے معتقدین نے
جو سنہ ۱۵۱۶ اور سنہ ۱۵۲۶ اور سنہ ۱۵۳۵ اور سنہ ۱۵۳۷ مین ترجمہ انگریزی چہاپا موافق اوسکے قول کے ان لفظون کو
گرا دیا تہا مگر بعد اوسکے سنہ ۱۵۳۸ اور سنہ ۱۵۳۹ مین پہر ان لفظون کو داخل کر لیا اور ورس ۱۳ باب ۶ متی مین
یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت اور قدرت الخ الحاقی ہے اور ارازمس نے اوسکو ناپسند کیا اور بلنجر نے کہا
ہے کہ یہہ ٹکڑا تو پیچہے جوڑا گیا ہے معلوم نہین کہ جوڑنے والا اسکا کون ہے اور لارن شش ولا نے
بسبب متروک ہونے اس جملہ کے ترجمون لاطینی پر اعتراض کیا تہا اور اوس اعتراض پر بلنجر اوسکو ملامت
کر کے کہتا ہے کہ تعجب ہے کہ لارن شش ولا بلا دلیل کہتا ہے کہ کلام خداوند سے یہہ جملہ کٹ گیا بلکہ
اوسکو چاہئے تہا کہ لعنت ملامت اونپر کرے جنہون نے بے لحاظی سے اس اپنے کہلونے کو نماز خداوندی
کا جز بنا دیا ہشتم یہہ کہ ورس ۵۳ باب ۷ یوحنا سے ورس ۱۱ باب ۸ یوحنا تک الحاقی ہین اور ارازمس اور
کالون اور بیضا اور گروٹیس اور لیکلرک اور وٹسٹین اور سملر اور شلز اور مورس اور ہین لین اور
پالس اور شیلر اور علماء جنکا ذکر ولفی ئس اور کوچر نے کیا ہے سچائی ان ورسون کی نہین مانتے تہے
اور پرانے ترجمون مین جو مختلف زبانون کے ہین یہ ورس نہین پائے جاتے اور کریزاسٹم اور تہیوفلکٹ
اور نونس نے جو تفسیر انجیل یوحنا پر لکہی ہین اونمین ان ورسونکی شرح نہین کی اور نہ کسی جا حوالہ ان ورسونکا لیا اور ٹرٹیلین نے
اور سائپرن نے جو رسالے زنا اور عفت کے باب مین لکہے ہین ان ورسون سے تمسک کہین نہین
پکڑا اور یہ ورس اگر اونکے نسخون مین ہوتے تو یقینًا انکو سند مین ذکر کرتے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب
کے صفحہ ۳۴ مین لکہتا ہے کہ بعض قدما نے شروع آٹہوین باب یوحنا پر شبہ کیا ہے اور ہارن صاحب

موافق قول ڈاکٹر مل صاحب وغیرہ کے حامی سچائی ان درسون کے ہوکر جلد چوتھی اپنی تفسیر کے صفحہ ۳۱ مین بطور حاشیہ کے یون لکھتے ہین کہ گواہی سچائی کی ان درسون کے حقمین ہے گو وہ بہت ہی پرانے ترجمون مین نہین پائے جاتے اور نہ حوالون کریزاسٹم اور تہیو فلکٹ اور نونس مین اور نہ اونکی تفسیرون مین ان درسون کی شرح ہے اور نہ ٹرٹیلین اور سائی پرن نے لپنے رسالون مین جواب عفت اور زنا کے لکھے ہین ان درسون سے سند پکڑی ہے حالانکہ ان کو بہت حاجت طرف ان درسون کے تہی اگر اون کے نسخون مین موجود ہوتے لیکن پہر ہی بہت نسخون مین کہ گریس بیک نے قریبا استی کے گنے ہین پائی جاتی ہین مگر بہت اختلاف عبارتکے ساتہہ اگر اصل ہوتے توکسطرح ان نسخون مین داخل ہوجاتے علاوہ اسکے انمین کوئی ایسی بات نہین کہ چلن مسیح علیہ السلام کے خلاف پڑے بلکہ اونکی بردباری اور فیاضی اور غربی کے مناسب ہے اور اگسٹاین نے انکی تصدیق کرکے وجہ چہوٹ جانے کی نسخون مین یہہ بیان کی کہ کاتبون نے یہہ سمجہکر کہ کوئی خداوند کو بسبب چہوڑدینے خطاوالی عورت کے الزام نہ دے ان درسون کو چہوڑدیا ہے مگر یہہ وجہ کچہہ نہین اسلئے کہ خداوند بموجب اپنے اظہار کے دنیا کو سزا دینے نہین آیا پس اسیکے موافق تدارک کرنا چاہیئے دویم یہہ کہ یہہ حکومت مخالف اوس ادب کے بہی تہے جو خداوند درباب اطاعت حکام کے رکہتا تہا انتہے کہتا ہون مین کہ اس مفسر نے یہہ تو تسلیم کیا کہ یہہ درس بہت پرانے ترجمون اور تفسیرون کریزاسٹم اور تہیوفلکٹ اور نونس مین اور اسیطرح اون کے حوالون مین اور رسالون ٹرٹیلین اور سائی پرن مین نہین پائی گئی اور اگسٹاین کے وقت مین بہی نسخون مین متروک تہے کہ جواد سنے وہ توجیہ کی کہ ہارن نے اوسکو مردود ٹہیرایا مگر اوسکے اقرار کے موافق اسقدر ثابت ہے کہ چوتہی ہی صدی مین یہہ درس متروک تہے اور وہم کاتبونکا اوس صدی اور پہلے اوس صدیکا ایسا تہا کہ قریب بارہ بارہ درسون کے برباد کرتا تہا پس جب تواتر لفظی ان کتب کا نہین تو دیکہئے ایسے وہمون سے نوبت کہانتک پہونچی ہوگی اب دلیل سچائی کی ہارنصاحب کے نزدیک دو مین اول یہہ کہ قریب اسی نسخون مین پائے گئے دوم یہہ کہ انمین کوئی بات مخالف چال چلن مسیح علیہ السلام کے نہین کہتا ہون مین یہہ دونون دلیلین

مخدوش ہین کیونکہ دلیل اول مین خود اقرار کرتے ہین کہ ان نسخون مین بہی بہت اختلاف عبارت کے ساتہہ
پائی گئی پس یہہ بڑا اختلاف ایک دلیل اصل ہونے ورسون کے ہے ظاہر عیسائیون مین یہہ روایت
ہوگئی کہ اوسکی موافق بعض بعض ذی علمون نے اپنے نسخہ کے حاشیہ کے اوپر بطور حاشیہ کے اپنی اپنی طرف سے
عبارت بنا کر لکہدی ہوگی کہ رفتہ رفتہ بعض کاتبون نے جو اون نسخون سے نقل کیا اوس عبارت حاشیہ
کو متن مین داخل کر لیا اور یہہ بات اسجا کوئی نئی نہین کیونکہ انکے علماء کے اقرار کی موافق بہت جا عہد
عتیق اور عہد جدید مین حسن دیانت ان کاتبون سے ایسا کچہہ ظہور مین آیا ہے اور چال چلن مسیح
کے مخالف ہونے سے کہان اصالت لازم آتی ہے نہم یہہ کہ ورس ۳۱ باب ۷ لوقا کا نسخون مطبوعہ مین
یون ہے عربیہ ۱۸۳۱ع فقال الرب بمن اشبہ اناس ہذا الجیل الخ فارسیہ ۱۸۱۶ حضرت فرمود
کہ من اشخاص این طبقہ را بچہ تشبیہ کنم الخ ہندیہ ۱۸۱۴ اور خداوند نے یہہ بہی کہا مین اس زمانے کے لوگون
کو کس سے تشبیہ دون الخ اور سب نسخے ترجمہ انگریزی بہی کے اسکی موافق ہین اور یہ الفاظ اور
خداوند نے کہا الحاقی ہین اور مترجم ہندیہ ۱۸۱۴ والے نے اس الحاق مین بہی اپنی طرف سے لفظ
یہہ بہی کا بڑہا دیا ہے اور نئے ترجمہ انگریزی رومن کاتلک مین جو ۱۸۳۶ع مین لندن مین چہپا ہے
بطور حاشیہ کے یون مرقوم ہے کہ یہہ ورس نسخون مطبوعہ مین یون شروع ہوتا ہے اور خداوند نے کہا
الخ اور یہہ الفاظ بہت نسخون مین نہین پائے جاتے اور اچہے محققون نے رد کئے ہین انتہی اور مترجم
ہندیہ ۱۸۴۴ والے نے اچہا کیا کہ ان لفظون کو بالکل نکال پہینکا اور شروع ورس کا یون کیا پس اس
زمانے کے لوگون کو کس سے نسبت دون الخ دہم یہہ کہ ایک سارا جملہ بابین ورس ۳۳ و ۳۴ باب ۲۱ لوقا
مین اوڑ گیا ہے ہارن صاحب چوتہی جلد کے صفحہ ۲۷۴ مین لکہتا ہے ایک پورا جملہ بابین ورس ۳۳ و ۳۴
باب ۲۱ لوقا مین گر گیا ہے اوسکو ورس ۳۶ باب ۲۴ متی یا ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس سے بڑہانا چاہئے
تاکہ لوقا اور انجیل نویسون کے موافق ہوجاوے پہر حاشیہ مین لکہتا ہے کہ اس بڑے نقصان متن لوقا
سے تمام محققون اور مفسرون نے چشم پوشی کی تہی یہان تک کہ ڈاکٹر ہیلز نے اوسپر توجہ کی انتہی دیکہو اسجا
مفسر اقرار کرتا ہے کہ سارا جملہ اوڑ گیا ہے اور متی اور مرقس سے لیکر بڑہا دو اور اسیطرح کے نقصان اور

اور زیادتی عہد جدید کے کتابون مین اور جابجا کثرت سے ہوئی ہے کوئی کہانتک لکہے اسلئے
اس فصل کو قول ہارنصاحب پر ختم کردیتے ہین ہارنصاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۱ مین لکہتا ہے
بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے اعمال حوارین مین اور جہان کوئی حال مکرر ذکر
ہوا ہے واقع ہوے ہین کاتبون نے اور انسے زائد مترجمون نے ذکر ناقص مین دوسری جاسے لیکر
ملادیا ہے اور اس کیفیت کے بیان مین زائد نمونے بیان کرنے بیفائدہ ہین اور کفایت کرتا ہے
مقابلہ کرنا بیان ایمان لانے پولوس کا جو لوقا نے باب نوین مین ذکر کیا ہے اوس بیان کے
ساتہہ جو باظہار پولوس کے باب ۲۲ و ۲۶ اعمال مین منقول ہے اور مقابلہ کرنا دونون حال ایمان
لانے قرنیلیو کا جو باب دسوین اور گیارہوین اعمال مین بیان ہوے ہین انتہی دیکہو مترجمون کی
اصلاح گو ترجمون مین تہی مگر کاتبون کی اصلاح نے متن کے نسخون مین بہی دخل پایا اور کاتبونکی
کیا شکایت کرین کہ سلف مین حضرات مسیحی جو بڑے دیندار کہلاتے تہے ہر فرقہ سے واسطے دفع اعتراض
دوسرے فرقہ کے یا اثبات اپنے دعوے کے بمقتضائے کمال دیانت اور دینداری کے انجیل مقدس
کے درسون مین تحریف کیا کرتے تہے اور تحریف ان حضرات دین دارون کی علاوہ تحریف ملحدون
اور کاتبون کے تہی ۔ ہارنصاحب اوسی صفحہ مین لکہتا ہے کہ بلاشبہ بعضی خرابیان قصداً
اونہون نے بہی کین ہین جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد اونکے بہی خرابیان ترجیح دی جاتی
تہین تاکہ اپنے دعوے کو قوت دین یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین اور یہہ جو اس بنیاد
اختلاف عبارت کو کسی نے کم معلوم کیا ہے اسلئے ہم دو تین نمونون کو فاف کی کتاب سے
جسمین اختلاف عبارتونکا بیان ہے ذکر کرتے ہین مثلاً ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس مین بعضے الفاظ
اوڑ گئے ہین اور امبروس کہتا ہے کہ بہت نسخون مین جو میرے وقت مین رائج ہین وے الفاظ
چہوڑے گئے کیونکہ وے الفاظ مسئلہ آرین کی تائید کرتے تہے اور ورس ۳۵ باب پہلے لوقا مین
بعضے الفاظ واسطے دفع شبہ یونی کنیس کے جو ہونے دو طبیعتون کے مسیح علیہ السلام مین
انکار کرتے تہے ترجمون سریانی اور عربی اور فارسی اور حبشی اور اور ترجمون اور بہت سے حوالے

مرشدون مین بڑہائے گئے ہین اور ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا کو اسکندریانوس اور بعض اور نسخون مین
چہوڑا گیا اسلئے بعض دیندار عیسائیون نے خیال کیا کہ قوت دینی فرشتہ کی خداوند کو سبب نقصان
درجہ الوہیت خداوند کا ہے اور ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنہتیون مین لفظ بارہ کو گیارہ کے ساتہہ
بدل ڈالا تاکہ اوسپر الزام جہوٹ کا نہ لگے جو ہر شخص جانتا ہے کہ یہان جز بجائی کل کے رکہا گیا اور ورس ۱۸
باب اول متی مین اس لفظ کو اوس سے پہلے کہ وے ہمبستر ہووین اور ورس ۲۵ مین یہہ لفظ پہلوٹہا
اُڑا یا گیا تاکہ کوئی بقاء دوشیزگی مریم علیہا السلام پر ہمیشہ کیلئے شبہہ نکرے انتہے **فصل تیسری** اس امر کے
بیان مین کہ تحریر انجیل نویسون کی سہو اور وہم سے خالی نہین اور اکثر جا اونکی روایتون مین ایسا اختلاف
ہے کہ بہت تاویل بعید سے کچھہ توافق پیدا ہوتا ہے اور یہان بطور نمونہ کے چند شواہد لکہے جاتے ہین
**شاہد اول** یہہ کہ باب اول متی مین جو بمنزلہ بسم اللہ انجیل متی کے ہے کئی جا سہو صریح واقع ہوا ہے
کہ حضرات مسیحی اونہین تاویلین بعید بعید کرتے ہین اولاً ورس ۱۷ باب اول کا یون ہے ہندسہ ۴۲ ۱۴
پس سب پشتین ابراہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اوسوقت تک کہ بابل کو اوٹہہ گئے
چودہ ۱۴ پشت ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ پشت ہین انتہی اسکے موافق معلوم ہوتا ہے
کہ اوپر کے بیان مین تین قسمین ہین اور ہر ایک اون سے چودہ پشتون پر اسطرح شامل ہے کہ ابراہام
سے داؤد تک چودہ ۱۴ اور داؤد سے بابل کو اوٹہہ جانے تک چودہ ۱۴ اور بابل کے اوٹہہ جانے سے مسیح
تک چودہ ۱۴ اور اگر ہم اوس بیان مین جسطور متی نے لکہا ہے غور کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ قسمت اول
مین چودہ پشتین جب ہوتی ہین اگر داؤد داخل ہون وگرنہ تیرہ ہوتے ہین اور ظاہر ہے کہ جب
داؤد قسمت اول مین داخل ہوکے ایک پشت محسوب ہوگئے تو قسمت دوم مین داخل محسوب نہونگے
اور یہہ قسمت سلیمان علیہ السلام سے شروع اور یوکنیا پر ختم ہوگی اور یوکنیا اس قسمت دوم مین داخل
مانا جاویگا تاکہ چودہ پشتین پوری ہون اور جب یوکنیا اس قسمت مین داخل ہوا تو قسمت سیوم سے
خارج ہوگا اور قسمت سیوم شلتیئیل سے شروع ہوگی مگر اس قسمت مین ہرگز چودہ ۱۴ پشتین نہین ہوتین
بلکہ اگر مسیح کو داخل مانو تو تیرہ ۱۳ ورنہ بارہ ۱۲ ہوتے ہین **ثانیاً** ورس ۸ یون ہے ہندسہ ۴۲ ۱۸ اور

اسا سے یہود سافط اور یہود سافط سے یورام اور یورام سے عوزیا پیدا ہوا فارسیہ ۱ ۸ ۱۶ و ۱ ۹ ۲۸ و ۱ ۱۰ ۱۴
و ۱ ۱۰ ۴۴ واسی پدر یہوسافاط و یہوسافاط پدر یورام و یورام پدر عوزیا عربیہ ۱ ۸ ۱۶ و ۱ ۹ ۲۱ و ۱ ۱۰ ۳۱ واسا
ولد یوسافاط و یوسافاط ولد یورام و یورام ولد عوزیا اور ترجمہ انگریزی مہری فرقہ پروٹسٹنٹ کے او
اسی طرح انگریزی ترجمہ رومن کاتلک کے اون کے موافق ہین اور اسمین دو سہو ہین ایک یہہ کہ اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ عوزیا بیٹا یورام کا ہو حالانکہ وہ پڑپوتے کا بیٹا ہے نہ بیٹا اور تین پشتین بسبب
سہو کے جناب متی سے چھوٹ گئین اخذیاہ یواس امصیاہ باب سیوم کتاب اول اخبار الایام
مین ہے ہندیہ ۱ ۱۱ ۱۱ اوسکا بیٹا یورام اوسکا بیٹا اخذیا اوسکا بیٹا یواس ۱۲ اوسکا بیٹا امصیاہ او
بیٹا عزریاہ اوسکا بیٹا یوتام فارسیہ ۱ ۱۱ ۱۱ و یورام پسرش اخزیاہ پسرش و یواش پسرش ۱۲ امصیا
پسرش عزریاہ پسرش و یوتام پسرش عربیہ ۱ ۱۱ ۱۱ وابن یوشافاط یورام وابن یورام اخزیا ہو وابن
اخزیا ہو یواش ۱۲ وابن یواش امصیا وابن امصیا عزریا وابن عزریا یوتام اور ترجمے انگریزی مذکورہ
سب اسکے موافق ہین اور یہہ تینون پادشاہ ہوے ہین اور ہر ایک نے اپنے باپ سے میراث سلطنت
کی پائی ہے منجملہ اونکے ایک برس اخذیاہ نے سلطنت کی اور حال اوسکا باب آٹھوین کتاب ۲ سلاطین
اور باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے اور یواس نے چالیس برس سلطنت کی اور حال اسکا باب ۱۲
کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۴ کتاب دوم اخبار الایام مین مرقوم ہے اور امصیا نے ۲۹ برس سلطنت کی
اور حال اوسکا باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۵ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے اور اون کے
چھوڑ دینے کی کوئی اچھی توجیہ نہین دوم یہہ کہ سہو سے عزریاہ کی جا عوزیاہ لکھا گیا کیونکہ نام اوسکا
عزریاہ ہے نہ عوزیا جیسا ورس ۱۲ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین مرقوم ہے اور نقل اوسکی گذری
اور اسیطرح ورس ۲۱ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے ثالثا ورس ۱۱ یون ہے ہندیہ ۱ ۱۱
اور یوشیا سے یوکنیا اور اوسکے بہائی جسوقت بابل کو اوٹھہ گئے پیدا ہوئے فارسیہ ۱ ۱۱ و یوشیا
پدر یوکانیا و برادرانش در زمان انتقال ببابل است اور اسمین بہی دو سہو ہین ایک یہہ کہ یوکنیا یوشیا
کا پوتا ہے نہ بیٹا بلکہ وہ بیٹا یہویاقیم بن یوشیا کا ہے اور یہویاقیم نے بہی گیارہ برس سلطنت کی

ہے جیسا کہ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے پس یہوآنام اسکا رہ گیا ہے دوم یہہ کہ کوئی بہائی یوکینیا کا نتہا البتہ اوسکے باپ کے تین بہائی تہے رابعًا درس ۱۲ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور بابل کو اوٹہہ جانیکے بعد یوکینیا سے شلتیئل اور شلتیئل سے روزبابل پیدا ہوا انتہی اور اسمین بہی ظاہر اسہو ہے اسلئے کہ زوربابل سلتائیل کا بیٹا نہین بلکہ اوسکا بہتیجا اور فدایا بن یوکینیا کا بیٹا ہے خامسًا درس ۱۳ یون ہے ہندیہ مذکورہ اور زوربابل سے ابیود اور ابیود سے الیاقیم اور الیاقیم سے عازور پیدا ہوا انتہی اسمین بہی ظاہر اسہو ہے کیونکہ ابیود نامی کوئی بیٹا زوربابل کا کتابون عہد عتیق سے ثابت نہین ہوتا اور اب موضع ۳ و ۴ و ۵ کی سند سنئے باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۱۵ یوسیاہ کا پہلوٹا یوحنا دوسرا یہویقیم تیسرا صدقیا جوتہا سلوم ۱۶ اور بنی یہویقیم اوسکا بیٹا یکانیاہ اوسکا بیٹا صدقیاہ اور بنی یکانیاہ اسیر ۱۷ اوسکا بیٹا سالتی ئیل اور ملکام اور فدایاہ اور سن اصار یقمیاہ ہوسمع اور ندبیاہ ۱۹ اور بنی فدایاہ رزوبابل اور سمعی اور بنی زروبابل مسلم اور حننیاہ اور اوسکی بہن سلومیہ ۲۰ اور حسوبہ اور اہل اور برکیا اور حسدیاہ اور یوسب حسد پانچ ۲۱ اور بنی حننیاہ فلتیاہ اور یسعیاہ بنی رفایاہ بنی ارنان بنی عبدیاہ بنی سکنیاہ انتہی سادسًا درس ۵ و ۶ یون ہے ۵ اور سلمون سے بوعاز راحاب کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بوعاز عوبید راعوث کے پیٹ سے پیدا ہوا اور عوبید سے یسّی ۶ اور یسّی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا الخ اگرچہ اسطرح تعداد پشتون کی کلام متی مین موافق باب دوم کتاب اول اخبار الایام کے ہے مگر ظاہر یہہ ہے کہ موافق دونون کے تعداد دونون جا مشکوک ہے اسلئے ......................... سلمون بیٹا نحسون کا ہے اور یہہ نحسون وہ ہے جو حضرت موسیٰ کے عہد مین سردار فرقہ یہوداکا تہا جیسا درس ۷ باب ۱ کتاب شمار اور درس ۱۱ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین مصرح ہے اور یہہ راحاب وہ ہے جو ایک فاحشہ تہی اور عہد یوشع علیہ السلام مین اوسنے دو جاسوسون بنی اسرائیل کو اپنے گہر مین چہپا کر بچایا تہا اور حال اوسکا باب ۲ و ۶ کتاب یوشع مین مفصل مرقوم ہے اور شاید اسی اپنے نیک عمل کی جہت سے نکاح سلمون بن نحسون مین آگئی حیات مسیح علیہ السلام

مین داخل ہوئی ہو اور جو زمانہ راحاب کا قریب چودہ سو پچاس برس کے اور زمانہ داؤد علیہ السلام کا
قریب ایکہزار پچاس برس قبل ولادت مسیح ع کے ہے پس لازم آتا ہے کہ راحاب سے زمانہ داؤد تک چار سو
برس کے عرصہ مین کل چار پشتین گذری ہون اور یہہ ظاہر البعید ہے اور یہودا سے زمانہ سلمون تک عرصہ
قریب تین سو برس مین چہہ پشتین گذرین تہین علاوہ کسی جا عہد عتیق مین تصریح نہین کہ نکاح
راحاب کا سلمون کے ساتھہ ہوا ہو **شاہد دوم** یہہ کہ لوقا نے باب ۳ اپنی انجیل مین نسب نامہ لکھا
اوسمین بعض جا غلطی صریح اور بعض جا مخالفت اوس نسب نامہ سے ہے جو متی نے ذکر کیا ہے
کیونکہ اولا ورس ۳۶ مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ صالا قینان کا قینان ارفخشد کا ارفخشد سام کا
سام نوح کا نوح لامخ کا انتہی موافق اسکے معلوم ہوتا ہے کہ صالا پوتا ارفخشد کا ہو حالانکہ وہ
بیٹا ہے نہ پوتا اور لوقا نے غالبا ترجمہ یونانی سپٹواجنٹ سے یہہ غلطی کہائی ہو گی اور گیارہوین باب
کتاب پیدایش مین ہرگز اس قینان کا پتا بہی نہین لگتا اور ورس ۲۴ باب اول کتاب اخبار الایام
کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ سیم ارفکسد سلح فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ سام ارفکشد و شلح عربیہ سنہ ۱۸۳۱ سام ارفخشاد
شالح اور سب ترجمے انگریزی انکے موافق ہین ثانیا یہہ کہ دونون نسب نامون مین کئی وجہ سے
مخالفت ہے اول یہہ کہ متی یوسف کو بیٹا یعقوب کا اور لوقا اوسکو بیٹا ہیلی کا بتلاتا ہے دوسرے
یہہ کہ متی مسیح علیہ السلام کو اولاد سلیمان بن داؤد سے اور لوقا اولاد ناتان بن داؤد سے جانتا
سیوم یہہ کہ متی داؤد علیہ السلام سے اسیری بابل تک سب پشتون کو سلاطین نامدار اور لوقا بعد
داؤد اور ناتان کی سب پشتین گمنام اور بے وقار ذکر کرتا ہے چہارم یہہ کہ متی شلتائیل کو بیٹا
یوکنیا کا اور لوقا اوسکو بیٹا نیری کا اور متی زوربابل کے بیٹے کا نام ابیود اور لوقا اوسکا نام ریسا
لکہتا ہے علاوہ اسکے ورس ۱۷ و ۱۹ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ کوئی بیٹا زوربابل کا نہین جسکا نام ابیود موافق تحریر متی کے یا ریسا موافق تحریر لوقا کے ہو
اور شلتائیل بیٹا یوکنیا کا ہے نہ نیری کا پس یہہ سہو لوقا کا اور یہی ہے جب تک ثابت کسی تاریخ
معتبر سے نہو کہ یہہ شلتائیل اور زوربابل اور ہین اور جنکو متی نے لکہا ہے وے اور ہین پنجم یہہ

داؤد سے زمانہ مسیح تک موافق متی کے ۲۶ اور موافق لوقا کے ۴۱ پشتین ہوتی ہین اور جو زمانہ داؤد کا قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ایکہزار پچاس برس تہا پس اول کے موافق قریب چالیس چالیس برس کے اور دوسری کے موافق قریب پچیس پچیس ۲۵ برس کے مقابل ایک ایک پشت کے حساب مین آتی ہین اور ان مخالفتون کے جو بتامل ناظر کو دونون نسب نامون مین معلوم ہوجاتے ہین دفع کرنے کو علماء مسیحیون کی زبانین سلفاً اور خلفاً کچھے کچھے عذر طرح طرح کے زبان زد رہے ہین مگر متاخرین نے اور عذرون کو سست سمجھکر اس توجیہ کو مختار کرلیا ہے جسکو صاحب حل الاشکال نے صفحہ ۱۱۹ مین اسطور نقل کیا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے متی پہلے باب مین یوسف کا اور لوقا تیسرے باب مین مریم کا نسب نامہ بیان کرتا ہے — اور لوقا نے اس سبب سے مریم کا پشت نامہ یوسف کے نام سے لکھا کہ یہودیون کی عادت تہی کہ جب کوئی آدمی ایسی لڑکی سے شادی کرے کہ جسکا بہائی نہو اور اپنے باپ کی وارث وہی ٹہیرے تو اوسکا شوہر پشت نامہ مین اسکے باپ کے بیٹے کے نام سے لکھا جائے اور اسی جہت سے لوقا یوسف کو ہلی کا بیٹا یعنے اوسکی جورو کا بیٹا کہتا ہے اور متی لکھتا ہے کہ یوسف یعقوب کا بیٹا ہے اور یعقوب اسکا حقیقی باپ تہا پس دونون نسب نامون مین کچھہ بہی اختلاف نہین پایا جاتا اور یہودیون کی مذکورہ عادت توریت کی آیتون سے بہی سمجہی جاتی ہے مثلاً گنتی کے ۳۶ باب کے ۸ و ۹ و ۱۰ آیتونکو اور نحمیا کے ۷ باب کے ۶۳ آیت کو دیکہنا چاہیئے انتہی کہتا ہون مین کہ یہہ توجیہہ بالکل ضعیف ہے کئی وجہ سے اول یہہ کسی جا عہد جدید سے صراحتہً یا اشارۃً یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ مریم علیہا السلام اولاد ناتان بن داؤد علیہ السلام سے ہووین بلکہ باب اول لوقا مین ہے ہندیہ ۵ یہودیہ کے بادشاہ ہیرود کے دنون مین ابیاکی باریداروں مین سے ذکریا نامی ایک کاہن تہا اوسکی جورو ہارون کی بیٹیون مین سے تہی اور اوسکا نام الیصابات تہا ۶ ۳۶ اور دیکہہ تیرے رشتہ دار الیصابات کو بہی بڑہاپے مین بیٹا ہونے والا ہے الخ اور ان دونون درسون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ الیصابات زوجہ ذکریا علیہ السلام کی اولاد ہارون اور رشتہ دار ون مریم علیہا السلام سے تہے پس اسکے موافق

غالباً مریم علیہا السلام بہی اولاد ہارون علیہ السلام سے ہونگے نہ اولاد داؤد علیہ السلام سے
علاوہ اسکے آگسٹاین لکہتا ہے کہ اوسکے وقت مین بعض کتابین تہین کہ اونمین مرقوم تہا کہ مریم
علیہا السلام قوم لیوی سے ہین دوم یہہ کہ اگر مریم علیہا السلام کا ہونا اولاد ناثان سے ثابت ہوتا
تو کیون قدما اس توجیہ کو چہوڑکر رکیک توجیہون مین جنکو متاخرین نے مردود سمجہکر چہوڑدیا ہے
پڑتے سیوم یہہ کہ کالون پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ جو فی الحقیقت پیشوا ہے صاحب حل الاشکال کا بہی
ہے اپنی تفسیر مین اس توجیہ کو نقل کرکے رد کرتا ہے اور مریم علیہا السلام کو اولاد ناثان سے نہین
مانتا چہارم یہہ کہ بعد تسلیم عادت یہود کے مطلب توجیہ کرنیوالونکا جب ثابت ہو کہ پہلے یہہ بات کسی
دلیل سے ثابت ہولے کہ فی الحقیقت مریم علیہا السلام ہیلی کی اکلوتی بیٹی تہین اور کوئی انکا بہائی
نہ تہا اور اسکا ثبوت تو محال ہے کیونکہ اب تک کسی دلیل قطعی سے یہہ بہی نہین ثابت ہوسکتا ہے
کہ وے اولاد داؤد علیہ السلام سے ہون چہ جائے اسکے کہ بیٹی اکلوتی ہیلی کی ہون البتہ انکو ان
متاخرین عیسائیون نے یہہ بات گہڑکے نکال لی ہے اسی سبب سے محققین نے لاچار ہوکر
مان لیا کہ فی الحقیقت دونو نسب نامے آپسمین مختلف ہین اسٹراس اپنی کتاب کی جلد اول مین
لکہتا ہے کہ جماعت محققین مثل الکہارن اور کیسر اور ہیس اور ڈیوٹ اور وینر اور فرش
وغیرہم نے اقرار کیا ہے کہ دونون نسب نامے آپسمین مختلف ہین شاہد سوم یہہ کہ لوقا باب دوم مین
لکہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور اون دنون مین یون ہوا کہ قیصر اوگسطوس کا حکم نکلا کہ ہر بستی کے
لوگون کے نام لکہے جاوین ۲ اور یہہ پہلے اسم نویسی تہی جو سوریا کی حاکم قورنیوس کے وقت مین
ہوئی ۳ تب ہر ایک لینے اپنے شہر کا نام لکہانے چلا ۴ اور یوسف بہی گلیل کے شہر ناصرہ سے
یہودیہ مین داؤد کے شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ہے گیا اسلئے کہ وہ داؤد کے گہرانے اور اولاد سے تہا ۵
کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتہہ جو پیٹ سے تہی نام لکہاوے اور ایسا ہوا کہ جبکہ وے وہان تہے اوسکے
جننے کے دن پورے ہوئے اور وہ پہلوٹا بیٹا جنی الخ فارسیہ ۱۸۴۲ و در ان آوان چنین اتفاق
افتاد کہ از جانب قیصر اوگسطوس حکم شد کہ ہمہ بلاد اسم نویسی نمایند ۲ و این نخستین اسم نویسی بود

کہ دراً وانی کرینوس حاکم شام بود شد اور ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ اسکے موافق ہے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا
ہے کہ اوگوسطوس قیصر نے حکم اسم نویسی کا دیا تہا کہ ہر بستی مین کیجاوے اور وہ قورینوس حاکم سوریہ
کے وقت مین ہوئی تہی اور اسم نویسی مین یوسف معہ مریم علیہا السلام کے جو اون دنون حاملہ تہین
بیت اللحم کو نام لکہانے کے لئے گیا تہا کہ وہان ولادت مسیح علیہ السلام کی ظہور مین آئی حالانکہ یہہ
غلط ہے تین وجہ سے اول یہہ کہ ورس ۱ باب ۲ متی مین ہے کہ مسیح علیہ السلام ہیرود یادشاہ
کے عہد مین پیدا ہوے تہے پس اسکے موافق ان دنون ملک یہودیہ کا بادشاہ ہیرود تہا جو اوسکی
زندگی تک یہہ ملک تحت حکومت رومیون کے نہ آیا تہا تو اوسوقت مین اوس ملک کے اندر وقوع
اسم نویسی کا کہ علت اوسکی لگانا خراج کا تہا بحکم اوگوسطوس شہنشاہ روما کے کسطرح مانا جاوے
دویم یہہ کہ قرینوس ۱۵ برس بعد ولادت مسیح علیہ السلام کے حاکم سوریا یعنے ملک یہودیہ کا ہوا ہے
پس اوسکے وقت مین حاملہ ہونا مریم کا اور ولادت مسیح علیہ السلام کی کیونکر متصور ہو سیوم یہہ کہ
کسی نے قدماء مورخون یونانی اور رومی سے اپنی تاریخ مین نہین لکہا کہ اوگوسطوس کے وقت
مین اسم نویسی تمام ملک مین یا تمام سلطنت روما مین ہوئی تہی یا اوسکا حکم اس باب مین جاری
ہوا تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایک ان دو امرون سے ظہور مین آتا تو کوئی نہ کوئی لکہتا اور جب
غلطی کلام لوقا مین عجیب نہین تو ظاہر کو کیون چہوڑا جاوے **شاہد چہارم** ورس ۱۹ باب ۳
لوقا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ع پر ہیرود چوتہائی کا حاکم نے اپنے بہائی فیلپ کی جورو ہیرودیا کے
سبب الخ لفظ فیلپ کا اسجا غلط ہے اسلئے کہ ہیرودیا ہیرود مذکور کے اوس بہائی کی جورو تہی
کہ اوسکا نام بہی ہیرود تہا اور کسی تاریخ سے نہین معلوم ہوتا کہ فیلپ کی جورو ہیرودیا ہو ہارن صاحب
جلد اول کے صفحہ ۶۳۲ مین بعد نقل اس اعتراض کے لکہتا ہے کہ غالبا نام فیلپ کا غلطی کاتب سے
داخل متن ہوا ہو اوسکو متن سے نکالا جاوے اور گریس بیک نے اس لفظ کو متن سے نکال دیا
ہے انتہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ لفظ فیلپ کا تغافلی کاتب سے غالبا داخل متن ہو گیا ہو
اور اوسکو بہت نسخون قلمی اور اکثر اون نسخون مین جو اول مطبوع ہوے ہین چہوڑ دیا ہے دیکہو

ہارنصاحب اور گریس بیک اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ والون نے اس لفظ کی غلطی مان لی ہے اور بسبب غلطی
کے بہت نسخون خطی اور مطبوعہ مین چہوڑا گیا ہے اور یوسیفس نے بہی اپنی تاریخ کی کتاب اٹہاروین کے باب
پانچوین مین نام ہیرودیا کے شوہر کا ہیرودہی لکہا ہے **شاہد پنجم** درس ۱ باب ۳ لوقا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور
لسینیاس ابلینی کی چوتہائی کا حاکم تہا فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ ولیسیناس تیس ربع ابلینی عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ولیسانیوس رئیس علی
ربع الابلیہ اور کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا کہ کوئی لسینیاس نامی ابلینی کا حاکم ہیرود اور فیلپ کے ہم عہد ہوا ہے
البتہ یوسیفس نے ایک لسینیاس حاکم چال سیس کا جو قریب ضلع ابلینی کے ہے لکہا ہے شاید لوقا نے سنا ہو اور اسکو
اسجا لکہہ گیا ہو مگر یہہ شخص ۳۴ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے مقتول ہوا ہے اور چونکہ وقت اصطباغ
لینے کے عمر جناب مسیح علیہ السلام کی قریب تیس برس کے ہو چکی تہی پس وقت سلطنت لسینیاس کا ساٹہہ برس
قبل اسوقت کے تہا کالون جلد اول مین لکہتا ہے یہہ جہوٹ خیال ہے کہ یہہ لسینیاس وہ لسینیاس ہے جو
بطلیموس بادشاہ چالسس کا بیٹا تہا کیونکہ اوسکو کلوپیٹرا نے تیس ۳۰ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
مروا ڈالا تہا اور یہہ بہی مشکل ہے کہ یہہ پوتا بطلیموس کا ہو جو اوسکا نام بہی لسینیاس تہا شاید یہہ کوئی پڑپوتا
اوسکا اس نام کا ہوگا انتہی ملخصا کہتا ہوں نہین کہ اس مفسر کو بیٹے اور پوتے بطلیموس کے ہونے سے تو خود انکار
ہے اور کسی دوسرے کی سند نہین ملی انٹلون کہتا ہے کہ یہہ کوئی پڑپوتا ہوگا **شاہد ششم** درس ۱۶ باب ۲
متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ جب ہیرود نے دیکہا کہ اوسنے مجوسیون سے فریب کہایا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگونکو
بہیجکر بیت لحم اور اوسکی ساری سرحدون کے سب لڑکونکو جو دو برس کے اور اوس سے چہوٹے تہے اوسوقت کی موافق
کہ اوسنے مجوسیون سے تحقیق کیا تہا قتل کروایا انتہی یہہ قتل بہی کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو
بڑا لکہنے والا حال ہیرود کا ہے اس قتل کا حال نہین لکہا اور اسیطرح نہ اور کسی عالم نے علماء یہود سے جو
بڑے خواہان بدنامی ہیرود کے اور بڑے لکہنے والے برائیون کے تہے اور ظاہر ہے کہ یہہ امر تو بڑا ظلم
اور بڑی برائی ہیرود کی تہی اور کسی طرح اسکے اظہار مین الزام اونکے مذہب کی طرف بہی نہ تہا کہ اوس لحاظ سے
ترک کرتے پس اگر واقع ہوتا تو غالب یہی تہا کہ لکہتے **شاہد ہفتم** متی باب ۲ مین ولادت مسیح ع کی بیت اللحم
مین اور آنا مجوسیون کا وہان اور جانا مان باپ مسیح علیہ السلام کا اسجا سے مصر کو اور قتل کرنا ہیرود کا سب

لڑکون بیت اللحم اور نواح اوسکے کو اور رہنا مان باپ مسیح کا مصر مین وفات ہیرود تک اور بعد وفات ہیرود
اسکے وہان سے پہر کر ناصرہ مین آنا لکھتا ہے اور لوقا باب ۲ مین لکھتا ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام کی
بیت اللحم مین ہوئی اور آٹھوین دن ختنہ کرکے نام رکھا اور بعد پاک ہونے کے (یعنے چالیس دن پورے
ہونیکے بعد) موافق شریعت موسیٰ کے مان باپ مسیح علیہ السلام کے مع اون کے یروشالم مین آگئے اور
دہان شمعون موافق الہام روح القدس کے اور اسیطرح حنا نے بہی تعریف مسیح کی بیان کی بلکہ حنا نے
تو اون سب کو جو یروشالم مین راہ نجات کے منتظر تہے حال مسیح سے مطلع کیا اور مان باپ مسیح علیہ السلام
کے بعد فراغت پانے کے رسوم شریعت سے شہر ناصرہ کو گئے اور وہان سے ہر برس عید فسح مین یروشالم
کو جایا کرتے تہے یہان تک کہ جب مسیح علیہ السلام ۱۲ برس کے ہوے اوس سال مین جو یروشالم مین گئے
وقت مراجعت کے مسیح ۴ وہان بدون اطلاع لینے ان باپ سے کے ٹہیر گئے پس کہتا ہون کہ ظاہر مین
ان دونون قصون سے ایک خلاف واقع ہے کیونکہ وے سب امور مرقومہ متی کے قبل یروشالم کے جانے
کے جو چالیس دن بعد ولادت کے وہ جانا ہوا تہا ظہور مین آگئے تہے بعد اوسکے اول تو صریح البطلان
ہے اسلئے کہ مدت چالیس دن مین وہ سب امر کسطرح واقع ہو لیتے اور دوم بہی باطل ہے کئی وجہ سے
اولا یہہ کہ جب موافق تحریر لوقا کے بعد فراغت رسم شرعی کے ماباپ مسیح علیہ السلام کے ناصرہ کو گئے تہے
نہ بیت اللحم کو پس اگر مجوسی آتے تو راہ مین ملتے یا ناصرہ مین نہ بیت اللحم مین ثانیا یہہ کہ جب ہیرود الیسا دشمن
تہا تو کسطرح روح القدس شمعون کی زبان پر یروشالم مین جو خاص تختگاہ ہیرود کا تہا بشارت مسیح کا چرچا
کراتا اور کسطرح حنا سب منتظرون راہ نجات مین شور اس امر کا کرتے ثالثا یہہ کہ موافق تحریر لوقا کے سال
بسال ماں باپ مسیح علیہ السلام کے عید فسح مین ناصرہ سے یروشالم کو جایا کرتے تہے پس مصر کو جانا اور
وہانکا رہنا کس زمانہ مین ہوا **شاہد ہشتم** مرقس باب ۴ مین جانا عونکا شام کے وقت رخصت کرنا اور
دریا مین طوفانکا آنا اور حضرت مسیح علیہ السلام کا اوسکو موقوف کرنا بعد وعظ تمثیلون کے لکہتا ہے اور متی اسی
ماجرے کو بعد وعظ پہاڑ کے باب آٹھوین مین نقل کرتا ہے اور وعظ تمثیلون کو بعد اوسکے باب ۱۳ مین حالانکہ
دونون وعظون مین ایک زمانہ کا فرق ہے پس ایک ان دو سے خلاف واقع کے ہے **شاہد نہم** بعد

پہنچنے اورشلیم کے سوال یہودیونکا جناب مسیح علیہ السلام سے مرقس باب ۱۱ مین تیسرے دن اور متی باب ۲۱ مین دوسرے دن لکھتا ہے اور ان دونون مین بہی ایک خلاف واقع کے ہے ہارن صاحب باتبات ان دو اختلافون کے جو شاہد آٹہوین اور نوین مین منقول ہوئے چوتہی جلد کے صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶ مین لکھتا ہے کہ کوئی صورت تطبیق کی ان دو حالون مین نہین نکلتی **شاہد دہم** مرقس باب دسوین مین لکھتا ہے کہ جناب مسیح کو بریحو سے نکلنے ایک اندہا ملا اوسکو جناب مسیح نے شفا بخشی اور متی باب ۲۰ مین دو اندہونکا ملنا اور شفا پانا لکہتا ہے **شاہد یازدہم** متی باب نوین مین لکہتا ہے کہ ایک حاکم نے جناب مسیح کو آکے کہا کہ میری بیٹی ابہی مرگئی ہے اگر تم اپنا ہاتہہ اوسپر رکہو تو وہ جی اوٹہے اور مرقس باب پانچوین اور لوقا باب آٹہوین مین لکہتے ہین کہ اوسنے آکر کہا کہ میری بیٹی مرنے پر ہے اوسپر چلکر ہاتہہ رکہیے تا کہ اچہی ہو جاوے اوسپر جناب مسیح اوسکے ساتہہ ہولئے راہ مین ایک آدمی نے آکر اوس حاکم کو خبر دی کہ تیری بیٹی مرگئی مرشد کو اب تکلیف نہ دے جناب مسیح نے سنکر فرمایا مت ڈر اور اوسکے گہر تشریف لیگئے اور انکی تحریرون مین اور طرح کا بہی فرق ہے کہ مرقس اور لوقا سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اوسکا یائرہ تہا اور وہ عبادتگاہ کا حاکم تہا اور اوس لڑکی کی عمر بارہ برسکی تہی اور جناب مسیح وقت زندہ کرنے کے یعقوب اور یوحنا اور پطرس کو اپنے ساتہہ لیگئے تہے اور تحریر لوقا سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اکلوتی تہی اور متی کی تحریرون مین ان باتونکا کچہہ بہی پتا نہین اور متاخرین محققین نے اختلاف کو ان تحریرون مین مان لیا ہے پہر بعضے اون سے تحریر مرقس کو اور بعضے تحریر متی کو ترجیح دیتے ہین اور بعضے اس تحریر سے دلیل پکڑتے ہین کہ پہلی انجیل کا لکہنے والا حواری نہین ورنہ ایسا مجمل نہ لکہتا اور پالس اور شلی میشر اور اولشاشن کہتے ہین کہ وہ لڑکی مری نہین تہی بلکہ اوسکو نیند کیسی غشی تہی اور دلیل اونکی یہہ قول مسیح ہے کہ وہ مرینہین گئی بلکہ سوتی ہے پس ان شخصون کے موافق اسکا کوئی معجزا سچی بہی نہین ہوا اور نیندر اوس لڑکی کی موت کا یقینًا اعتقاد نہین کہتا بلکہ گمان غالب اوسکا یہہ ہے کہ صرف دیکہنے مین وہ مردہ تہی **شاہد دوازدہم** باب ۴ متی اور باب ۱ مرقس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح نے دریائے جلیل کے کنارے شمعون اور اندریاہ کو جال ڈالتے دیکہا اور اونسے کہا کہ تم میرے پیچہے آؤ کہ مین تمہین آدمیونکا شکاری بناؤنگا اور وے جال چہوڑکر اوسکے

پیچھے ہو لیئے اور وہاں سے تھوڑی دور آگے بڑہکر یعقوب اور یوحنا کو کشتی پر دیکھا اونہین بلایا وے بھی ساتھ ہو لیئے اور یوحنا سے معلوم ہوتا ہے پہلے روز اندریاہ اور اونکا دوست کہ جسکو مفسرین یوحنا سمجھتے ہین قریب دریائے یردن کے ملے اور پھر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے اونکا بھائی شمعون پطرس آکر ملا اور اوسکے دوسرے روز مسیح نے وہاں سے جلیل کیطرف ارادہ کیا اور راہ مین فلپ اور نتانائیل ملے بس ان بیانون مین کئی وجہ سے فرق ہے اول یہہ کہ موافق دو انجیلون اول کے شمعون اور اندریاہ اور یعقوب اور یوحنا دریائے جلیل کے کنارے ملے تھے اور موافق یوحنا کے قریب دریائے یردن کے دوم یہہ کہ موافق اون دونون کے پہلے اندریاہ او شمعون کو جال ڈالتے دیکھکر دریائے جلیل کے کنارے سے ساتھ لیا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد یعقوب اور یوحنا کو اوسی کنارے سے اور موافق یوحنا کے اول اندریاہ اور یوحنا قریب اردن کے ملے پھر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے پطرس ملا اور جب اس ماجرے کے دوسرے روز جلیل کی طرف چلے راہ مین فلپ اور نتانائیل ملے اور اوسمین یعقوب کا ذکر بھی نہین سیوم یہہ کہ موافق دونون اول کے پہلے مچھلیان پکڑنے کی طیاری کر رہے تھے اور موافق یوحنا کے جال مچھلی کا کچھ پتا نہین بلکہ اندریاہ اور یوحنا حضرت یحیی سے تعریف مسیح کی سنکر اور پطرس اندریاہ سے سنکر آئے تھے اور باب ۵ لوقا سے سمجھا جاتا ہے کہ شمعون اور یوحنا اور یعقوب ایک ہی جلسے تھے اور اندریاہ کا صراحۃً اوسمین نام مذکور نہین **شاہد سیزدہم** باب ۱۰ متی اور باب ۳ مرقس اور باب ۶ لوقا مین نام بارہ حواریون کے لکھے ہین اور ان گیارہ نامون مین اتفاق ہے پطرس اندریاہ یعقوب یوحنا فلپس برتولما توما متی الفی کا بیٹا یعقوب شمعون کنعانی یہودا اسخریوطی مگر بارہوین مین لوقا اختلاف کرتا ہے کیونکہ متی لکھتا ہے وہ لبی تھا جسکا لقب تدی ہے اور مرقس تدی لکھتا ہے اور لوقا کہتا ہے کہ وہ یہودا بھائی یعقوب کا ہے **شاہد چہاردہم** مطالعہ کتاب ۲۰ متی اور باب ۱۰ و ۱۱ مرقس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح یریحو سے چلکر یروشالم کو آئے اور باب ۱۱ و ۱۲ یوحنا سے معلوم ہوتا ہے کہ افرایم سے چلکر بیت عنیا مین آئے اور رات کو وہان رہے اور دوسرے روز یروشالم کو گئے **شاہد پانزدہم** باب ۱۴ مرقس مین ہے کہ بعد دو دن کے عید فسح اور فطیری روٹی کی عید تھی ۳ اور جب وہ بیت عنیا مین کوڑہی شمعون کے گہر کہانے بیٹہا ایک عورت بیش قیمت اچہا عطر مر کی شیشی مین وہان لائی اور اوس

شیشی کو توڑ کر اوسکے سر پر ڈال دیا ۴ تب بعضے بعضے اپنے دلمین آزردہ ہوکے کہنے لگے عطر کی یہہ خرابی کس لئے
ہوئی کیونکہ یہہ عطر تین سو دینار کو بک سکتا ۵ اور غریبون کو دیا جاتا اور وے اوسے ملامت کرنے لگے ۶ تب یسوع
نے کہا اوسے چھوڑ دو کیون اوسے ستاتے ہو اوسنے میرے ساتھہ اچھا سلوک کیا ہے ۷ اسواسطے کہ غریب لوگ
ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہین اور جب تم چاہو اون سے نیکی کر سکتے ہو پر مین ہمیشہ تمہارے ساتھہ نہونگا باب ۲۶
متی مین یہہ حال موافق مرقس کے ہے مگر یہہ فقرہ تب بعضے بعضے الخ متی مین یون ہے ۸ اوسکے شاگرد
یہہ دیکھکر خفا ہوکے کہنے لگے اوسکی بربادی کیون ہوئی ۹ کیونکہ یہہ عطر بڑے دامونکو بکتا اور وہ محتاجونکو دیا
جاتا اور باب ۷ لوقا مین ہے ۳۶ پھر ایک فروسی نے اوس سے عرض کی کہ میرے ساتھہ کھا اور وہ فروسی کے
گھر جاکے کھانے بیٹھا ۳۷ اور دیکھو اوس شہر مین ایک عورت نے جو گنہگار تھی جب جانا کہ وہ فروسی کے
گھر کھانے بیٹھا ہے سنگ مرمر کے عطردان مین عطر لائی ۳۸ اور اوسکے پانون کے پیچھے کھڑے ہوکے رو رو کے آنسو
اوسکے پانون دھونے لگی اور اپنے سر کے بالون سے پونچھہ کے اوسکے پانون کو چوما اور عطر ملا ۳۹ اور اوس
فروسی نے جسنے اوسکی ضیافت کی تھی یہہ دیکھکر دل مین کہا کہ یہہ اگر نبی ہوتا تو یہہ جانتا کہ یہہ رنڈی جو اوسے
چھوتی ہے کون اور کیسی ہے کیونکہ گنہگار ہے الخ اور باب ۱۲ یوحنا مین ہے ۱ پھر یسوع بیت عنیا مین
جہان العازر تھا جسے اوسنے مردون مین سے اوٹھایا تھا فسح سے چھہ روز آگے آیا ۲ وہان اونہون نے
اوسکے لئے کھانا تیار کیا اور مرتا خدمت کرتی تھی اور ایک اونمین سے جو اوسکے ساتھہ کھانے بیٹھے تھے العازر تھا
۳ تب مریم نے ناردین کا سادہ بیش خالص اور قیمتی عطر لیکر یسوع کے پانون پر ملا اور اپنے بالون سے اوسکے
پانون پونچھے اور گھر عطر کی بو سے بھر گیا تھا ۴ تب یہودا اسخریوطی نے جو شمعون کا بیٹا اور ایک اوسکے شاگردون
مین سے اور اوسے پکڑوایا چاہتا تھا کہا ۵ یہہ عطر تین سو دینار کو کیون نہ بیچا گیا اور محتاجون کو نہ دیا گیا ۶
تب یسوع نے کہا کہ اوسے چھوڑ دے کہ اوسنے یہہ میرے روز دفن کے لئے رکھا تھا ۸ کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے
ساتھہ ہونگے پر مین ہمیشہ تمہارے ساتھہ نہین ہونگا پس دیکھو کہ لوقا کی تحریر اور تینون انجیلون کی تحریر
سے کئی وجہ سے مخالفت رکھتی ہے اول یہہ کہ وقوع اس حال کا موافق لوقا کے قول جلیل کے نکلنے کے
ہے اور موافق اون تینون کے متصل یروشلم کے اوس ہفتہ مین جسمین مصلوب ہوئے دوم یہہ کہ موافق لوقا کے

وہ عورت فاحشہ اور گنہگار تھی اور موافق متی اور مرقس کے نیک عورت اور موافق یوحنا کے مریم بہن العازر کی جسپر حضرت مسیح کی بڑی عنایت تھی سیوم یہہ کہ موافق لوقا کے اعتراض لوگونکا جہت فاحشہ ہونے اوس عورت کے اور موافق تینون کے جہت اسراف اور تضیع مال کے تھا چہارم یہہ کہ موافق لوقا کے حضرت عیسی نے اوس عورت کے پیار کو اور موافق تینون کے نرہنے اپنے کو ہمیشہ کے لیے اور رہنے غریبون کو ہمیشہ کے لئے عذر بیان کیا اور بلحاظ ان وجہون کے جو ان دونون تحریرون مین اختلاف فاحش تھا جمہور علماء نے یون تطبیق دی کہ دو بار یہہ امر ظہور مین آیا ہوگا کہ ایک کو لوقا نے اور دوسرے کو ان تینون ۱؎ نے قلمبند کیا ہے مگر یہہ بھی کچھہ نہین کہ ان تینون مین بھی اختلاف کچھہ اختلاف مذکورہ بالا سے کم نہین بلکہ ان مین بھی پانچ طرح سے اختلاف ہے اول یہہ کہ وقوع اوس حال کا موافق متی اور مرقس کے دو دن بعد عید نجات کے اور موافق یوحنا کے چھہ دن پہلے اوس عید کے تھا دوم یہہ کہ موافق دونون ۲؎ اول کے شمعون کا اور موافق یوحنا کے العازر کا گھر تھا سیوم یہہ کہ موافق دونون اول کے اوس عورت نے عطر سر پر ڈالا اور موافق یوحنا کے پانوون پر ملا اور اپنے بالون سے پونچھا چہارم یہہ کہ متی خفگی اور اعتراض کرنیوالون کو مرید مسیح کے بتلاتا ہے اور مرقس عام لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور یوحنا فقط یہودا اسخریوطی بتلاتا ہے پنجم یہہ کہ مرقس قیمت اوس عطر کی زاید تین سو سے اور یوحنا تین سو کہتا ہے اور ان امور کا لحاظ کرکے ارجن لاچار ہو کر تین واقعون پر حمل کرتا ہے مگر دونون توجیہین تحکم ہین اور ظاہر ہین وہ واقعہ ایک ہے کیونکہ بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ ہر بار عطر دعوت اور کہانے ہی کے وقت ملا جاوے اور ملنے والی بھی عورت ہی ہو اور ہر بار دیکھنے والے اوس عورت کے فعل پر اعتراض کرین اور حضرت عیسی اوسکا عذر فرماوین اور عجب ہے کہ جب ایکبار حضرت عیسی اوس عورت کے فعل کو اچھا کہہ چکے ہون پھر بھی مرید اور حواری اوسپر اعتراض کرین پس حق یہہ ہے کہ واقعہ ایک ہے اور اختلاف موافق عادت انجیل نویسون کے ہے کہ اول سے آخر تک یہہ انکی ایک عادت ہے

**شاہد شانزدہم**

باب ۲۴ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع ۳ اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اوسکے شاگردوان نے اکیلے اوس پاس آکے کہا ہم سے کہہ کہ یہہ کب ہوگا اور تیرے آنے اور اس زمانے کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے ۴ تب یسوع نے کہا الخ ۱۵ پس جب تم اوس اجاڑنیوالی گندی چیز جسکی خبر دانیال نبی کی معرفت دیگئی مقدس مکان میں

۱؎ یعنی متی اور مرقس اور یوحنا نے ۱۲

۲؎ یعنی متی و مرقس ۱۲

کہڑے دیکہوگے ۱۶ تب جو یہودیہ مین ہو پہاڑون پر بہاگ جائے ۱۷ اور جو کوٹہے پر ہو نہ اوترے کہ اپنے گہر سے کچہہ
نکالے ۱۸ اور جو کہیت مین ہو پیچہے نہ پہرے کہ اپنے کپڑے لے ۲۱ کیونکہ اوسوقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا
کی شروع سے اب تک نہ کبہی ہوئی اور نہ ہوگی ۲۹ اون دنونکی مصیبت کے بعد ترت سورج اندہیرا ہوجائیگا
اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی قوتین ہل جائینگی ۳۰ تب
آدمی کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اوسوقت زمین کے سارے گہرانے چہاتی پیٹینگے اور ابن آدم
کو بڑی قوت اور جلال کے ساتہہ آسمان کے بادلون پر آتے دیکہینگے ۳۱ اور وہ نرسنگہے کے بڑے شور کے ساتہہ
اپنے فرشتے بہیجیگا وے اوسکے چنے ہوؤن کو چارون طرف سے آسمان کے اس حد سے اوس حد تک جمع
کرینگے ۳۴ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تک یہہ سب کچہہ نہولے اسوقت کے لوگ گذر نہ جائینگے ۳۵
آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتین ہرگز نہ ٹلینگی ۳۶ لیکن اوسدن اور اوسگہڑی کو میرے باپ کے
سوا آسمان کے فرشتون تک کوئی نہین جانتا ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۲ع ۲۹ اون روزون مین اوس تنگی کے بعد
فی الفور سورج اندہیرا ہوجائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گرینگے اور آسمانون کی قوتین
ہل جائینگی ۳۴ مین تمسے سچ کہتا ہون جب تک کہ یہہ سب چیزین پوری نہ ہولین یہہ پشت گذر
نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۴۲ ۲۹ و بعد از زحمت آن ایام فی الفور آفتاب تاریک خواہد شد الخ ۳۴ بدرستیکہ شما می
گویم کہ تا جمیع این چیزہا کامل نگردد این طبقہ منقرض نخواہد گشت اور باب ۱۳ مرقس مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ ۲۴
اور اون دنون مین اوس تکلیف کے بعد سورج اندہیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا ۲۵ اور آسمان سے ستارے
گرینگے اور آسمان کی قوتین ہل جائینگی ۲۶ اور اوسوقت لوگ ابن آدم کو بادل پر بڑی قدرت اور جلال سے
آتے دیکہینگے ۳۰ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اس زمانے کے لوگ جبتک یہہ سب کچہہ واقع نہووے گذر نجاوینگے
۳۲ مگر اوس دن یا اوسگہڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا
ہے اور ورس ۳۰ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ ۱۸۱۶ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ یہہ پشت جب تک
یہہ سب کچہہ نہولے گذر نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۴۲ بدرستی کہ بشما میگویم کہ تا تمامی این چیزہا واقع نگردد این طبقہ منقرض
نخواہد گشت اور باب ۲۱ لوقا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ ۲۰ اور جب تم دیکہو کہ یروشلم کو لشکرون نے گہیرا تو جانو کہ

اوسکی ویرانی نزدیک ہے ۲۱ تب وے جو یہودیہ مین ہون پہاڑون کو بہاگین الخ ۲۲ کیونکہ وے دن انتقام
لینے کے اور سب نوشتے پورے ہونے کے دن ہین ۲۵ اور سورج اور چاند اور ستارون مین عجائب دکہائی
دینگے اور زمین پر اقوام گہبراہٹ مین گرفتار ہونگے اور دریا کا اور موجونکا شور ہوگا ۲۷ اوسوقت ابن آدم کو
بدلی پر بڑی قدرت اور حشمت سے آتے ہوے دیکہینگے ۳۲ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تک کہ سب پورا نہ
ہولے یہہ پشت گذر نہ جائیگی انتہی ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریون نے علامات خرابی ہیکل
اور نزول جناب مسیح اور قیامت سے سوال کیا تہا اوسپر خاص نشان خرابی اورشلیم کا یہہ فرمایا کہ موافق خبر دانیال
کے یروشالم فوجون سے گہیرا جائیگا اور فرمایا کہ یہہ دیکہکر تم پہاڑون کیطرف بہاگ جائیو کیونکہ اون دونون
مین ایسی تکلیف ہوگی کہ ابتدائے خلقت عالم سے کبہی نہین ہوئی اور وے دن بدلہ لینے کے ہونگے
اور بابت نزول اپنے کے اور قیامت کے فرمایا کہ بعد اوس مصیبت کے اونہین دنون مین فی الفور وقوع ان
دونون امرونکا بہی ہوجائیگا اور اوس پشت اور طبقہ کے لوگ ان سب چیزونکو دیکہہ لینگے اور یہہ پشت نہ گذریگی
کہ یہہ سب چیزین ہوچکین گی مگر اوسدن کی خبر سوائے اللہ کے کسیکو نہین نہ مسیح اور نہ فرشتون کو پس
ان عبارتون کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ متی کی عبارت مین ورس ۲۸ تک حال خرابی ہیکل کا اور
ورس ۲۹ سے آخر تک حال قیامت اور نزول کا بیان ہوا ہے اور اسیکو پالس اور اسقار وغیرہ نے
اختیار کیا ہے اور اسیطرح ورس ۲۴ سے ۳۲ تک عبارت مرقس اور ورس ۲۵ سے آخر تک عبارت لوقا
مین حال قیامت اور نزول جناب مسیح کا بیان ہوا ہے پس چاہئیے تہا کہ موافق ورس ۳۴ متی اور ۳۰
مرقس اور ۳۲ لوقا کے وقوع تینون امرونکا اوس پشت کے لوگون کی زندگی مین ہولیتا تا کہ یہہ قول مسیحی
صادق ہوتا کہ آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتین ہرگز نہ ٹلین گی حالانکہ سوائے خرابی اورشلیم کے اور
کچہہ ظہور مین نہ آیا اور قریب اٹہارہ سو برس کے گذر گئے اور جو تکلف کہ عیسائی عالمون نے اسجا کیے ہین قابل
التفات نہین بلکہ سراسر خلاف انصاف ہین کیونکہ ورس ۲۹ متی اور ۲۴ مرقس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
بعد خراب ہونے اورشلیم کے اونہین دنون مین فی الفور وقوع اون دونون امرونکا بہی ہوجاویگا اور موافق
ورس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس کے اوس پشت کے لوگ اون تینون امرون کے وقوع کو دیکہہ لینگے اور اسیطرح کی وعدے اور

نزول کے کہ اوسیوقت کے لوگون کی زندگی مین ہوگا اور قولون مسیحی مین بہی پائے جاتے
ہین باب ۱۶ متی مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع ۲۷ کہ ابن آدم اپنے باپ کے شکوہ سے اپنے فرشتون
کے ساتھ آویگا اور ہر ایک کو اوسکے عمل کی جزا دیگا۔ ۲۸ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اونمین سے
جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین جو موت کا مزہ جبتک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتا نہ دیکھ
لین نہ چکھینگے اور فارسیہ ۱۸۴۲ع مین ورس ۲۸ یون ہے بدرستی کہ بشما میگویم ایستادگان
اینجا کسانے میباشند کہ تا فرزند انسان را در حالتیکہ در ملکوت خود مے آید مشاہدہ نمایند ذائقہ
مرگ را نخواہند چشید۔ یہان صاف اقرار ہے کہ اون لوگون سے جو اوسوقت وہان کہڑے
تہے بعضے زندہ ہون گے کہ نزول مسیحی ہوجاویگا اور ورس ۲۳ باب ۱۰ متی مین ہے ہندیہ
۱۸۴۲ع مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم اسرائیل کی بستیون مین درویست نہ پہروگے جبتک
کہ ابن آدم نہ آوے۔ اسجاسے وعدہ نزول کا زندگی حواریون مین سمجہا جاتا ہے اور حواریون
کے قولونسے بہی ظاہرا یہی مفہوم ہوتا ہے کہ وے امید رکہتے تہے کہ نزول مسیحی جلد ہوگا
اور ہم زمانے آخری مین ہین۔ چنانچہ نقل بعض اون اقوال کی بطور نمونہ کے عمل مین آتی
ہے۔ ورس ۸ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع ویسا ہی تم بہی صبر کرو اور اپنے
دل مضبوط رکہو کیونکہ خداوند کا آنا نزدیک ہے اور ورس ۷ باب ۴ نامہ اول پطرس مین ہے
سب چیزون کا آخر نزدیک ہے اسلیئے ہوشیار اور دعا کرنے کے لیئے جاگتے رہو اور ورس ۱۵
باب ۴ نامہ اول تہسلنیکیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع کہ ہم تمہین خداوند کے حکم سے یہہ کہتے
ہین کہ وے جو ہم مین سے خداوند کے آنے تک زندہ اور باقی رہینگے اون سے جو سوگئے
ہین آگے نہ بڑہ جائینگے۔ اور ورس ۵ باب ۴ نامہ فلپیون مین ہے تمہاری میانہ روی سب
آدمیون پر ظاہر ہو خداوند نزدیک ہے اور باب اول مشاہدات مین ہے ایشوع مسیح کے
مکاشفات جو خدانے اوسے بخشے تاکہ اپنے بندون کو وہ باتین جنکا جلد ہونا ضرور ہے
دکہاوے الخ ۳ مبارک وہ جو اس نبوت کا کلام پڑہتا ہے اور وے جو سنتے ہین اور

اون باتون پر جو اوسمین لکھی ہین عمل کرتے ہین کیونکہ وقت نزدیک ہے اور ورس ۱۱ باب ۲۲ مشاہدات مین ہے دیکھہ مین جلد آتا ہون الخ اور باب ۲۲ مشاہدات مین ہے ۷ دیکھہ مین جلد آتا ہون الخ ۱۰ پہر اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو اس کتاب کی نبوت کی باتون پر مہر مت کر کیونکہ وقت نزدیک آیا ہے ۔ ۲۰ جو اون چیزون کی گواہی دیتا ہے یہہ کہتا ہے کہ مین یقینا جلد آتا ہون الخ ۔ اور ورس ۱۱ باب ۱۰ نامہ اول کرنتھیون مین ہے اور یے سب باتین جو اون پر پڑین نمونہ ہوئین اور ہم جو آخری زمانہ مین ہین ہماری نصیحت کے واسطے لکھی گئین اور ورس ۱۸ باب ۲ نامہ اول یوحنا مین ہے اے بچو یہہ آخری زمانہ ہے اور جیسا تمنے سنا ہے کہ مسیح کا مخالف آتا ہے سو ابہی بہت سے مسیح کے مخالف ہوے ہین ۔ اس سے ہم جانتے ہین کہ یہہ آخری زمانہ ہے اور دلالت ان قولون کی مدعا پر بیان کی محتاج نہین اور پیلی نے اپنی کتاب مین مان لیا ہے کہ حواری لوگ غلطی سے یہہ عقیدہ رکہتے تہے اور اوسکی عبارت کی نقل چوتہی فصل کے اخیر مین تلخیص کے اندر آتی ہے اور صاحب حل الاشکال جواب استفسار مین لکہتا ہے کہ اس باب مین مسیحؑ نے جیسا کہ مذکور ہوا ہم اورشلیم کی ویرانی اور ہم روز آخر کی بابت بیان فرمائی ہے لہذا بعض الفاظ روز آخر اور بعضے اورشلیم پر مرجوع ہین چنانچہ سورج کا تاریک ہونا اور ستارے آسمان سے گرجانا روز آخر پر اور اس طبقہ کا منقرض ہونا یا یہہ پشت یا اسوقت کے لوگ گذر نہ جائینگے اورشلیم کے ویرانے پر رجوع کرتے ہین اس مضمون سے کہ اورشلیم ویران اور برباد ہو جائیگا اوس سے آگے کہ وے لوگ مسیح کے وقت مین تہے سب گذر جائین سو ویسا ہی ہوا چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس مسیح کی بات درست ٹہیری اور مولوی صاحب (یعنے صاحب استفسار) کا بیان خلاف نہتے ۔ کہتا ہون مین کہ ہم بہی مانتے ہین کہ موافق ورس ۳ متی کے شاگردون کا سوال علامات خرابی اورشلیم اور روز قیامت دونون سے تہا اور مسیح کے کلام مین اوس سوال کے جواب مین ان دونون امرون کا بیان ہے مگر تقسیم اس کلام

کی اوسطرح ہے جیسے کہ پالس اور اسکاٹ وغیرہانے علماء مسیحیون سے کی ہے کہ ورس ۲۱
تک بیان خرابی اورشلیم اور ورس ۲۹ سے آخر تک بیان قیامت اور نزول کا ہے اور خلاف
اسکے حل کرنا بالکل خلاف عبارت متی کے ہوتا ہے اور اس صورت مین جہوٹ ہونے
اسکے مین کوئی شک نہین جیسا بیان اوسکا اوپر گذرا اور ہمارا اعتقاد نہین کہ یہہ قول مسیح کا تہا
اور جہوٹ ہوگیا بلکہ ہم ایسی جہوٹی روایتون کو الحاقی سمجھتے ہین اور انجیل متی کے راسا
منکر ہین کہ یہہ متی کی لکہی ہوئی ہو بلکہ ترجمہ اوسکا ہے اور غالبًا مترجم نے موافق عادت
مترجمون اہل کتاب کے یا کسی اور نے پیچہے اوسکے اس عبارت غیر صادق کو لکہ دیا ہے
اور ایک توجیہ اور جو صاحب حل الاشکال نے بعض علماء سے بعد اوس توجیہ مختار کے
نقل کی ہے جو وہ توجیہ جمہور علماء مسیحیون کے نزدیک قابل التفات نہین تو ہم کیون
اوسکی طرف التفات کرین علاوہ اسکے ورس ۲۷ و ۲۸ باب ۱۶ متی اور ورس ۳۴ باب ۲۴
متی مین یہہ تاویل چل بہی نہین سکتی **شاہد ہفتدہم** باب ۱۲ متی مین ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۴۲ع ۳۹ اوسنے اونہین جواب دیا کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتے
ہین پر یونہ نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین دکہایا نہ جاویگا ۴۰ کیونکہ جیسا یونہ
تین رات دن مچہلی کے پیٹ مین رہا ویسی ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر
رہیگا اور یہہ جملہ ویسی ہی ابن آدم الخ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع اسیطرح
ابن آدم بہی تین رات دن زمین کے اندر رہیگا فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ع فرزند انسان نیز سہ شبانروز
در شکم زمین خواہد ماند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ کذلک یکون ابن الانسان فی قلب الارض ثلثۃ ایام و
ثلاث لیالی اور ورس ۴ باب ۱۶ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اس زمانہ کے بد اور حرامکار
لوگ نشان ڈہونڈہتے ہین پر یونہ نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین نہین دکہایا
جائیگا الخ اور باب ۲۰ متی مین ہے ۱۸ دیکہو ہم یروشالم کو جاتے ہین اور ابن آدم سردار کاہن
اور فقیہون کے ہاتہہ مین سونپا جائیگا الخ ۱۹ اور اوسے غیر قومون کے حوالے کرینگے

کہ ٹہٹہو کرین اوڑاوین اور کوڑے مارین اور صلیب پر کہنچین پر وہ تیسرے دن پہر جی اوٹہیگا
اور ورس ۳۲ ۳۳ اٹہارہوین باب ۱۰ مرقس کا اسکے موافق ہے اور باب ۲۷ متی مین ہے ۶۲ دوسرے
روز جو طیاری کے دن کے بعد ہے سردار کاہن اور فریسیون نے پلات پاس جمع ہوکر
کہا ۶۳ کہ اے خداوند ہمین یاد ہے کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تہا کہ مین تین دن بعد جی
اوٹہونگا ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے سب حواریون اور اسیطرح
اپنے اور مریدون اور کاہنون اور فریسیون اور صدوقیون کے سامنے کہا تہا کہ مین مارا
جاؤنگا اور تین دن اور تین رات زمین کے اندر رہونگا پہر یروشلم کو جاتے بارہ
حواریون کو اس بات کی خبر دی تہی اور یہہ بات ایسی مشہور تہی کہ یہودیون کو بہی یقین
تہا کہ عیسیٰ نے یہہ فرمایا ہے اسلئے پلات سے کہا تہا حالانکہ یہہ بات دو وجہ سے غلط
معلوم ہوتی ہے - اول یہہ کہ جناب مسیح بالکل ایک دن اور دو رات زمین کے اندر مدفون
رہے تہے نہ تین دن اور تین رات اور اسیجا بمقتضائے انصاف بعض علماء مسیحیون نے
مثل پالس اور شلز کے اقرار کیا کہ یہہ تفسیر متی نے اپنے گمان کے موافق قول مسیح کے
ساتہہ ملادی ہے اور انکا قول نہین اور اصل مطلب انکا یہہ تہا کہ جیسا یونس سے
نینوی والے بدون طلب معجزون کے اوسکی وعظ اور ذات پر راضی ہوے تہے ایسا
ہی اس زمانہ کے لوگ مجہہ سے میرے وعظ اور ذات پر راضی ہو جاوین - دوم یہہ کہ جب
یہہ خبر ایسی مشہور تہی کہ یہودی بہی خوب اوس سے واقف تہے اور حواریون نے بارہا
سنا تہا تو کسطرح ہو کہ حواریون اور حضرت مریم اور اور مریدون سے کسیکو یہہ بات یاد
نرہی اور عروج جناب مسیح تک حواری زندہ ہونے اونکے مین شک کرتے رہین پس حق
یہہ ہے کہ یہہ سب فقرے الحاقی اور ایک بے بنیاد افسانے ہین جو پیچہے سے ملائے گئے
اور جناب مسیح نے ہرگز اس بات مین پیشین گوئی نہین کی اور بہت قول اسکے موئید
ہین باب ۲۰ یوحنا مین ہے ۱ ہفتے کے پہلے دن مریم مگدلینہ تڑکے ایسا کہ ہنوز

اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتہر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکہا تب وہ شمعون پطرس اور اون دوسرے شاگرد پاس
جسے یسوع پیار کرتا تہا دوڑی آئی اور اونہین کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ہم نہین
جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا انتہے دیکہو یہہ پیشین گوئی اگر جناب مسیح نے
کی ہوتی تو یے عورتین کہ جنمین یوحنا نے ایک کا نام لکہا ہے پتہر کو قبر سے الگ دیکہکر
فوراً یقین کرتین کہ جناب مسیح اپنی پیشین گوئی کے موافق زندہ ہوے اور نہ کہتین کہ لوگ
خداوند کو قبر سے چورا لے گئے اور ہم نہین جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا اور
باب ۲۴ لوقا مین ہے ۱۰ اور مریم مگدلیا اور یوحنا اور مریم یعقوب کی ماں اور دوسری عورتین جو ساتہہ تہین
اونہون نے رسولون سے یہہ باتین کہین ۱۱ پر اونہین اونکی باتین کہانی سی سمجہہ پڑین
اور اونکا اعتبار نہ کیا ۱۲ تب پطرس اوٹہہ کے قبر کی طرف دوڑا اور جہک کر دیکہا کہ صرف کفن
پڑا ہے اوس ماجرے سے اپنے جی مین تعجب کرتا چلا گیا انتہے دیکہو صورت پیشین گوئی
مین حواری لوگ اون عورتون کی باتون کو کیون جہوٹ سمجہتے اور کیون اونہین
یقین نہ آتا اور کیون پتر حواری جو سب حواریون مین بڑے تہے قبر کو خالی دیکہکر تعجب کرتے
اور باب ۱۶ مرقس مین ہے ہندیہ ۱۲ ۱۴ اوسکے بعد وہ دوسری صورت مین اونمین
سے دو کو جس وقت کہ وے چلتے تہے اور دیہات کی طرف جاتے تہے دکہائی دیا ۱۳ اونہون
نے جا کے باقی لوگون کو خبر دی اور اونہون نے بہی اونکی باتون پر یقین نہ لایا آخر او
ن گیارہون کو جب وے کہانے بیٹہے تہے دکہائی دیا اور اونکی بے ایمانی اور سخت
دلی پر ملامت کی کیونکہ اونہون نے اونکی باتونکا جنہون نے اوسکے جی اوٹہنے کے بعد
اوسے دیکہا یقین نہ لایا تہا انتہے دیکہو صورت پیشین گوئی مین باوجودیکہ پہلے عورتین
گواہی دے چکی تہین اور پہر دوسری بار دو حواریون نے گواہی دی تہی کسطرح ہوتا
کہ باقی حواری یقین نہ لاتے اور سبحان اللہ عجیب ماجرا ہے کہ سالہا سال صحبت جناب
مسیح کی پائی پہر بہی سخت دلی اور بے ایمانی حواریون مین موجود رہی

**شاہد ہژدہم ۱۸**

ورس ۵ باب ۱۵ نامه اول کرنتهیون مین هے هندیه ۱۲ اور کیفاه (یعنے پطرس) کو اور اوسکے
بعد بارهون کو دکهائی دیا انتهے حالانکه یهه صریح غلط هے کیا پولوس مقدس کو اوسوقت
یاد نرها که اون باره مین کا ایک جو یهودا اسخریوطی تها بعد گرفتار کرانے جناب مسیح کے قبل
مصلوب هونے اونکے اپنے فعل سے پشیمان هوکر پهانسی لگاکر مرگیا تها جیسا باب ۲۷ متی
مین مصرح هے اسلیے ورس ۱۴ باب ۱۶ مرقس مین هے که جناب مسیح جی اوٹهنے کے بعد گیارهون
کو دکهائی دیئے اور اس شبهه کے دفع کرنے کو بعض نے حضرات مسیحون دیندار سے تحریف
کر کے باره کو گیاره بهی بنا دئیے تهے مگر حیف که وه تحریف چل نه سکی شاهد نوزدهم ۱۹ وارڈ
صاحب کتاب اغلاط نامه کے صفحه ۳۷ مین لکهتا هے که جان کالون عقیدے حوارئین
مین شک رکهتا تها که حواریونکا بنایا هوا هے یا نهین اور اس جملے کو کیونکه بهت سے بلا کے
گئے پر جنین هوئے ٹهوڑلے هین جو ورس ۱۶ باب ۲۰ متی مین هے رد کر کے خارج کرتا
تها انتهے دیکهو جان کالون پیشواے فرقه پروٹسٹنٹ نے یهه دو باتین همکو عنایت کین
ایک یهه که عقیده حواریونکا جسکو مسیحی همارے زمانه کے مدار ایمان کا گنتے هین حواریون کی
طرف نسبت اوسکی کسی دلیل قطعی سے ثابت نهین دوسرے یهه که وه فقره انجیل متی مین مردود
اور قابل نکالدینے کے هے شاهد بستم ۲۰ ورس ۲۶ باب ۲ مرقس مین هے وه کیونکه
سردار امام ابیاتهر کے وقت مین خدا کے گهر مین جا کے اون نذر کی روٹیون کو جنکا کهانا سواے
اماموں کے کسیکو روا نه تها کهاگیا اور اپنے ساتهیون کو دیا انتهی کهتا هون مین لفظ ابیاتهر کا غلط هے
اور نام اوس سردار امام کا اخیملک تها جیسا باب ۲۱ کتاب اول سموئیل مین هے شاهد بست و یکم ۲۱
ورس ۹ باب ۲۷ متی مین هے تب وه جو یرمیا نبی کی معرفت سے کها گیا تها پورا هوا
الخ کهتا هون مین که یهه لفظ یرمیا کا اسجا غلط هے ذکریا چاهیئے کیونکه ورس ۱۲ و ۱۳
باب ۱۱ ذکریا مین عبارت قریب قریب اس عبارت متی کے پائی جاتی هے گو ظاهر مین
باعتبار لفظ اور معنی کے ان دونون عبارتون مین بهی بڑا فرق هے اور کتاب یرمیا مین لفظ

اسکا پتہ بہی نہین لگتا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ منطبعہ سنہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۲۶ مین
لکہتا ہے کہ مسٹر جویل اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ مرقس نے اخیملک کی عوض غلطی سے ابیاتہر
لکہا ہے اور متی نے غلطی سے زکریا کی جا یرمیا اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل ورس ۹
باب ۲۷ متی مین ہے کہ یہ الفاظ جو یہان منقول ہین کتاب یرمیا مین نہین پائے جاتے
بلکہ کتاب زکریا کے ورس ۱۲ باب ۱۱ مین اور بعض اسکی توجیہون سے یہہ بہی ہے کہ کاتب
نے اول زمانہ مین وقت نقل کے غلطی سے نام یرمیا کا بجاے زکریا کے لکہدیا ہے اور
وہ غلطی بعد اسکے داخل متن ہوئی جیسا کہ بشپ پیرس نے لکہا ہے انتہی دیکہو موافق
توجیہہ مختار اس مفسر کے یہہ غلطی مسلم ہوکر کاتب کے طرف منسوب ہوئی اور ہارن صاحب
جلد اول شرح انجیل کے صفحہ ۶۲۵ مین لکہتا ہے کہ انجیل نویس نے اصل مین نام پیغمبر کا
نہین لکہا تہا لیکن کسی کاتب نے پیچہے سے نام یرمیا کا درج کردیا ہے اور بارہوین صدی
کے دو نسخو مین اور ترجمہ سریانی اور پچہلے ترجمہ فارسیہ اور نئے ترجمہ یونانی اور بعض پچہلی نقلون
مین نام یرمیا کا متروک ہے اور اس احتمال کو کہ متی نے نام یرمیا کا نہ لکہا تہا یہہ بات
غالب اور قوی کرتی ہے کہ متی غالباً اپنے حوالون مین نام نبیونکا نہین لکہا کرتا اور
دیکہو صفحہ ۳۸۵ و ۳۸۶ کو انتہی ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ یہہ صفحے اوسی جلد اول کے مراد ہون
مگر اوسمین پتا نہین بلکہ جلد دوسری کے اونہین صفحون مین یون ہے اس حوالہ مین کچہہ
تہوڑی مشکل نہین اور کتاب یرمیا مین ایسی پیشین گوئی نہین پائی جاتی اور ورس ۱۲ باب ۱۱
زکریا مین اس قسم کی پیشین گوئی پائی جاتی ہے لیکن متی کے الفاظ کو اوسکے لفظون سے
مطابقت نہین بعض محققین کی یہہ راے ہے کہ متی کے نسخہ مین غلطی ہوئی اور کاتب
نے یرمیا بجائے زکریا کے لکہدیا یا یہہ کہ یہہ لفظ الحاقی ہے گریس بیک کے نسخہ مرقومہ گیارہوین
یا بارہوین صدی کی مین جسپر نمبر ۳۳ کا ہے اور نسخہ مرقومہ بارہوین صدی کی مین جسپر
نمبر ۱۵۷ کا ہے اور اسیطرح پچہلے ترجمہ سریانی اور نئے ترجمہ یونانی اور ایک یا دو نسخے پرانے

اٹالک اور بعض اون نسخون مین جنکا آگسٹاین نے حوالہ لیا ہے اور ایک نسخہ لاٹن مین جسکا
حوالہ لوکا بروجن سیس نے لیا ہے یہہ لفظ نہین پایا جاتا اور ایک نسخہ گریس بک مین جسپر نمبر ۲۲
کا تہا لفظ زکریا کا بجاے یرمیا کے لکہا ہے اور پہلے ترجمہ سریانی کے حاشیہ پر اور نسخہ عربیہ
بینجل والے مین بہی یہی لفظ (یعنے زکریا) لکہا ہے اور ارجن اور یوسی بیس اسیکو صحیح ان
عبارت گمان کرتے ہین اور بڑے محققون نے خیال کیا ہے کہ نوان اور دسوان اور گیارہ
باب ذکریا کا تصنیف یرمیا کی ہے اور محاورہ اور مطلب سے ان بابون کے اس امر کو غالب
سمجہتے تہے دیکہو ڈاکٹر ہمنڈ اور میڈ اور بشپ کدرٹ اور لوہتہر کی کتابون کو لیکن چوتہی جلد
کے صفحہ ۲۲۳ کو بہی دیکہو کہ او سچا دلیلون سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہہ باب حقیقۃً ذکریا کے
لکہے ہوے ہین اور بہت غالب یہہ ہے کہ اصل عبارت متی کی بدون ذکر نام کے یون
تہی وہ جو معرفت نبی کے کہا گیا تہا الخ اور یہہ گمان قوی ہوتا ہے اس بات سے کہ متی اکثر
اپنے حوالون مین نام پیغمبرون کو چہوڑ دیتا ہے دیکہو ورس ۲۲ باب ۲ اور ورس ۵ باب ۲
اور ورس ۳۵ باب ۱۳ اور ورس ۴ باب ۲۱ کو اور بنجل نے چہوڑ دینے کو پسند کیا ہے اور بعد
اسکے ہارنصاحب نے ایک توجیہ اور ڈاکٹر لائٹ فٹ کی لکہی ہے اور جلد چوتہی کے صفحہ
۲۲۳ مین بیان حال کتاب ذکریا مین لکہتا ہے کہ اس کتاب کے آخر مین بہ نسبت اول
کے بیان صاف اور مضمون عالی ہے اور اول مین پوشیدہ اور اس فرق کے سبب
مسٹر میڈ اور ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب ۹ اور ۱۰ اور ۱۱ اس
کتاب کا تصنیف ذکریا کی نہین اور جو ورس ۹ او ۱۰ باب ۲۷ متی مین نام یرمیا کا بجاے
ذکریا کے لکہا ہے اور تینون بابون مین ایک ہی پیشین گوئی کی گفتگو ہے تو اس سے وے
سمجہتے ہین کہ یہہ تینون باب تصنیف یرمیا کی ہین لیکن جو عبارت زکریا کی اوس زمانہ
کی زبان سے جو بعد قید بابل کے گذرا مطابقت رکہتی ہے تو بہت غالب یہہ ہے کہ کاتب
کی غلطی سے نام یرمیا کا متی کی عبارت مین داخل ہو گیا ہے اور محاورہ اور طرز تنظیم اور گواہی تاریخی

اور بحث اخیر اس کتاب کی سب ثابت کرتے ہین کہ یہہ تینون باب اوسی مصنف کی تصنیف
ہین جسکی اول کتاب تصنیف ہے پس وے نہ تصنیف یرمیا کی ہوسکتی ہین جیسے میڈ وغیرہ
نے خیال کیا ہے اور نہ کسی اور کی جو بیشتر زمانہ اوس پیغمبر سے گذرا ہو جیسا ارچ بشپ نیوکم اور
ارچ بشپ سکر اور دوڈرلین نے خیال کیا ہے۔ اور حاشیہ مین اوسی صفحہ کے اندر لکھا ہے کہ
ڈاکٹر اف بی کوسٹر نے اچھی طرح سے ثابت کیا ہے کہ عبارت اور محاورہ اور مقصود سے
معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف ذکریا کی ہین انتہی ان عبارتون ہارن صاحب سے معلوم ہوا کہ یہہ موضع
بہت مشکل ہے اور کتاب یرمیا مین اسکا پتا نہین اور عبارت متی کی عبارت ذکریا سے مطابقت
لفظی نہین رکھتی اور مختار ہارن صاحب کا یہی ہے کہ عبارت متی مین کسیکا نام نہتا کاتب نے
غلطی سے یرمیا کا نام داخل کردیا ہے اور دو نسخون گریس بیک اور پچھلے ترجمہ سریانی اور نسخے
ترجمہ فارسی اور ایک نسخہ لاٹن اور بعضے نسخون انگلستان مین یہہ لفظ چھوڑا گیا ہے اور نسخہ عربیہ
انجیل والے مین ذکریا بجاے یرمیا کے لکھا گیا اور ارجن اور یوسی بیس اسکو سہو عبارت
گمان کرتے تہے اور قول ڈاکٹر ہنڈ اور میڈ وغیرہما کا مردود ہے بہرحال اسجا انجیل متی کی
غلطی سے خالی نہین گو مفسر اپنے قول مختار مین اسکو کاتب کی طرف نسبت کرتے ہون

**فصل چہارم** اس بات کے بیان مین کہ عیسائیون کے نزدیک سب تحریر انبیاء اور حواریون
کی الہامی نہین ہوتی اور وہ لوگ گناہون سے بجز بت پرستی اور شرک سے یہی کہ کوئی
گناہ اوس سے بڑھکر نہین معصوم نہین ہوتے اور صدور کرامت کا اور اسیطرح مستفیض ہونا
روح القدس سے دلیل نبوت کی نہین بلکہ نبوت کی کیا دلیل ایمان کی بہی نہین جاننا چاہیے
کہ یہہ تینون امر انکے بڑے بڑے علماء کے قولون اور معتبر کتابون سے ثابت ہین اور اونکے
اثبات کے لئے کچہہ کچہہ شواہد نقل ہوتے ہین مصنف ہارن صاحب جلد اول شرح انجیل کے
صفحہ ۱۳۱ مین لکہتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض کتابین پیغمبرون کی جاتی رہین تو کہتے
ہین کہ وے کتابین الہام سے نہین لکہی گئین تہین اور اس بات کو اگسٹاین بڑے قوی

دلیل سے ثابت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلاطین یہودا اور اسرائیل کی تاریخون مین بہت ایسی
چیزون کا ذکر ہے جنکا بیان وہان نہین اور حوالہ اونکے بیان کا اور پیغمبرون کی کتابون کی
طرف ہے اور بعض جا نام اون پیغمبرون کا بہی مذکور ہوا ہے اور وے کتابین اس قانون مین
جسکو کلیسہ خدا واجب التسلیم مانتا ہے موجود نہین اور سبب اسکا سوا اسکے نہین تلاسکتا کہ تحریر
پیغمبرونکی جنکو روح القدس بڑی بڑی چیزین سندی مذہب کی الہام کرتا تہا دو طرح تہی
ایک مثل مورخون دیانت دار کے (یعنے بغیر الہام کے) دوسرے الہام سے اور اونکے دونون قسم
کے مکتوبات مین ایسا فرق تہا کہ اول انکی طرف اور دوم خدا کی طرف منسوب ہوتے
تہے اور اول سے ہمارے علم کی زیادت اور دوسرے سے ہمارے دین اور قانون کی سند
مقصود تہی ۳ پہر ہارن صاحب اوسی جلد کے صفحہ ۱۳۲ مین بیان حال کتاب جنگ نامہ
خدا مین جسکا ذکر ورس ۱۴ باب ۲۱ کتاب شمار مین ہے لکہتا ہے کہ یہہ کتاب کہ جسکا گم ہونا مطلون
ہے موافق راے بڑے محقق ڈاکٹر لایٹ فٹ کے وہ تہی جسکو موسے نے بعد شکست
دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت یوشع کے لکہی تہی پس معلوم
ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال اوس فتح کا اور تدبیرین انتظام لڑائی آیندہ کے
بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تہین اور کسی طرح سے وہ الہامی نہ تہی اور نہ جز کتاب قانونی کا
۴ اور جمع کرنے والے تفسیر ہنری اور اسکاٹ کی اخیر جلد اوس تفسیر مین عذر جاتے رہنے
بعضی کتابونکا یون بیان کرتے ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہوا اور اسلئے
کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکہین یہہ ضرور نہین کہ جو اونہون نے بطور
تاریخ کے لکہا وہ بہی الہامی ہو اور یاد رکہا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب
اور موقع پر الہام کئے جاتے تہے انتہی ان تینون عبارتون سے اقرار مفسرون اور اگسٹائن کا صاف
اس امر پر ہے کہ سب تحریر پیغمبرون کی الہامی نہین ہوتی اور جو کتابین گم ہوگئین الہامی نہ
تہین اگرچہ یہہ امر صرف ایک تحکم ہے کہ گم ہوئی کتابین الہامی نہ تہین اور جنگنامہ خدا کا باوجودیکہ

بحکم خدا لکہا گیا تہا پہر بہی غیر الہامی تہا لیکن اسجا ہمارے مطلب کو مفید ہے ۴ اور کلی می سیشیما
کہتا ہے کہ متی اور مرقس آپس مین تحریر حالات مین مخالفت کرتے ہین اور جب یہ دونون متفق
ہوجاوین تو انکے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیجاویگی انتہی اس قول سے دو باتین معلوم ہوتیں
ایک یہہ کہ متی اور مرقس کی تحریر مین بعض جا اختلاف معنوی ہے کیونکہ موافقت لفظی تو کسی
قصہ مین نہین دوسرے یہہ کہ کلام تینون انجیلون کے الہامی نہین ورنہ صورت الہامی ہونے
مین کلام متی اور مرقس کے ترجیح کے کیا معنے ۵ ورس ۱۴ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے نمبر
۱۸۲۲ء جو کوئی تم مین بیمار پڑے تو مجلس کے قسیسون کو بلاوے اور وے اوسپر خداوند کے نام
سے تیل ڈہالکے اوسکے لئے دعا مانگین انتہی اسمین یعقوب حواری حکم ملوانے تیل کا قسیسون
سے دیتے ہین اور اس حکم کے حق مین جناب لوتہر اپنی کتاب کی جلد دوم مین لکہتے ہین کہ
گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن مین جواب دیتا ہون کہ حواری کو نہین پہونچتا کہ اپنی طرف سے
سیکرمنٹ (یعنے حکم شرعی) بناوے یہہ منصب صرف حضرت عیسیٰ کا تہا انتہی دیکہو اگر
یعقوب حواری کی تحریر موافق الہام اور وحی کے ہوتی تو ہرگز پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ کا اسکا
سے پیش نہ آتا حالانکہ صاف انکار کرکے کہتا ہے کہ احکام شرعیہ کے مقرر کرنے کا منصب صرف
حضرت عیسیٰ کے لئے تہا نہ حوارین کے لئے۔ ۶ باسوبر اور لیافان لکہتے ہین کہ روح القدس
نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور حواریون نے لکہا ہے اونکے لئے کوئی زبان نہین
ٹہیرا دی تہی بلکہ اوسنے اون کے دلون مین صرف مطلب سمجہا دیا اور غلطی مین پڑنے سے
بچا لیا اور ہر ایک کو اختیار دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت مین اسکو ادا کرے اور جیسے
ہم اون پاک لوگون کی لیاقت اور مزاج کے موافق انکی کتابون مین محاورہ کا فرق پاتے
ہین ویساہی وہ شخص جو اصل زبان سے ماہر ہوگا متی اور لوقا اور پولوس اور یوحنا کے محاورہ
مین فرق پاویگا اور اگر روح القدس حواریون کو عبارت بتلا دیتا تو یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ انکا سمجہنا تمام
کتب مقدسہ مین سے ہر کتاب کا محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین الہام

کی حاجت بہی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر لکہا ہو
جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے کہ اوسنے اون چیزونکا حال اون لوگون سے
جو آنکہہ سے دیکہنے والے تہے سنکر لکہا ہے اور اسلئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اوسنے
مناسب جانا کہ وہ باتین پچہلی آنیوالی پشتونکو پہونچاوے حالانکہ مصنف جیسے ایسی باتون
کی خبر روح القدس سے ہوتی تو عادتاً یون کہتا کہ جیسا مجہے روح القدس نے تبلایا ہے مین
نے اون چیزونکا حال بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان لانا گو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے
تہا لیکن پہر بہی اوسحال کے بیان کرنے کے لئے لوقا کو پولوس مقدس یا اسکے ہمراہیون
کی گواہی کے سوائے کچہہ ضرور نتہا اور اسی لئے اوسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسی طرحکا
نا قص نہین انتہی ۔ واٹسن کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بینس کے پارفرز
یعنے تفسیر سے لیا گیا ہے یون لکہا ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود
دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے یعنے جیسا کہ اونہون نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے
وعظ کرنیوالے تہے ہم سے بیان کیا ویسا ہی بہتیرے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک یقینی
ہین لکہنے مین مشغول ہوئے اسلئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتدا سے اون سب باتون
کو اچہی طرح دریافت کرکے تیرے لئے لکہون اور اسی بیان کے موافق قدیم علمار کا بہی قول ہے
ارینیوس لکہتا ہے کہ وہ چیزین جو لوقا نے حواریون سے سیکہی تہین ہمین پہنچائین اور جیروم لکہتا
ہے کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے صحبت نہین پائی بلکہ
اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی دیکہو یہان یہ لوگ مطلقاً لوقا کے الہام
کے منکر ہین اور جس حال مین لوقا کو الہام نہ تہا تو پہر اوسکی کتاب کے مستند ہونے کی کوئی
وجہ نہین پائی جاتی ہے اور معاملات دینی مین اوسکو ہرگز قابل اعتبار نہین سمجہہ سکتے
ہین بہانہ یعنے عیسائی اس مقام پر یہ عذر پیش کرتے ہین پہلا یہہ کہ پولوس نے لوقا کی
انجیل کو تصنیف ہونے کے بعد دیکہہ لیا ہے اور اس جہت سے اوسکی صداقت کی نسبت کسیطرح

شک وشبہ باقی نہین رہا کیونکہ پولوس مقدس شخص الہامی تہا دوسرا عذر یہہ ہے کہ یوحنا نے اناجیل ثلاثہ یعنے متی مرقس اور لوقا کی انجیل کو دیکہہ لیا ہے اور اوسکا دیکہنا بمنزلہ الہام کے ہے چنانچہ یہی دونون عذر صاحب رسالہ الہام نے بہی پیش کئے ہین سو ہم کہتے ہین کہ یہہ دونون عذر بیجا ہین اور کسیطرح قبولیت کی لیاقت نہین رکہتے اول عذر کئی وجہ سے قابل اعتبار کے نہین ہے پہلے یہہ کافہ علماء مسیحیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ پولوس کا حال پہلی دفعہ کی قید سے اوسکی موت تک نہ تو رسالہ اعمال اور نہ عہد جدید کی اور کسی کتاب اور نہ قدماء کے کلام سے ٹہیک ٹہیک معلوم ہوتا ہے چنانچہ ہارن صاحب جلد چہارم کے صفحہ ۳۳۳ مین لکہتا ہے کہ اس جہت سے کہ لوقا نے پولوس کی تاریخ کو اسکی رہائی کے بعد سے نہین لکہا اسی لئے اسکی رہائی سے جو سنہ ۶۳ مین ہوئی تہی اسکی موت تک کے سفر وغیرہ کا حال بہی خبر سے نہین معلوم ہوتا اہہ اور لارڈنر صاحب جلد پانچوین کے صفحہ ۳۰۵ مین لکہتا ہے اب ہمین حواری کے اوسوقت (یعنے وقت رہائی) سے اوسکی موت تک تاریخ لکہنی ہے لیکن وقت مذکور کی بابت لوقا کے بیان سے کچہہ مدد نہین ملتی اور عہد جدید کی اور کتابون سے بہی بہت تہوڑی اور علی ہذا القیاس نہ کلام قدماء سے زیادہ مدد پائی جاتی ہے اس امر مین گفتگو ہے کہ پولوس مقدس رہا ہونے کے بعد کہان گیا انتہی پس جب یہہ ثابت ہوچکا کہ پولوس قید اول کے بعد مجہول الحال ہے تو صرف متاخرین کا قیاس ہمارے واسطے حجت نہین ٹہر سکتا معہذا اونکا حال بہی سنئے جاننا چاہئے کہ اس امر کی نسبت دو خیال ہین ایک یہہ کہ پولوس رہائی کے بعد اسپانیہ کو گیا اور وہان سے اگر روم مین شہید ہوا دوسرا یہہ کہ بعد رہائی کے یروشلم سے ہوکر اور کلیسون کی طرف جو اوسنے بنائے تہے گیا لیکن خیال اول کئی وجہ سے قوی معلوم ہوتا ہے اولاً یہہ کہ خود پولوس مقدس کے کلام مین اس سفر کا اشارہ پایا جاتا ہے ورس ۲۳ باب ۱۵ نامہ رومیین مین مرقوم ہے پر اب اسلئے کہ اون ملکون مین جگہہ باقی نہ رہی اور تمہاری ملاقات کا بہی بہت برسونسے مشتاق ہون سو جب اسپانیہ کو روانہ ہونگا تم پاس آونگا پس اس مقام پر پولوس مقدس کا اسپانیہ کو جانے کا عزم معلوم ہوتا ہے اور جو کسی نے لیل

قطعی سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ پولوس رہائی سے پیشتر اسپانیہ کیطرف گئے ہون تو غالباً بعد رہائی
کے ضرور گئے ہون گے کیونکہ ارادہ موقوف کردینے کی کوئی وجہ اچھی نہین پائی جاتی اور جبتک
کوئی وجہ معقول نہو ظاہر کے خلاف حمل کرنا صریح بے انصافی اور بیجا پولوس پر الزام لگانا ہے
**ثانیا** یہہ کہ درس ۲۵ باب ۲۰ رسالہ اعمال مین یون لکہا ہے اور اب دیکہو مین جانتا ہون کہ
تم سب جنمین کہ مین خدا کی بادشاہت کی منادی کرتا پہرا میرا منہہ پہر نہ دیکہو گے انتہے اس سے
بہی یہہ ثابت ہوتا ہے کہ پولوس مقدس ان کلیسون کی طرف جو مشرق کیطرف اوسنے
بنائے تہے جانیکا ارادہ نرکہتا تہا ثالثاً یہہ کہ کلیمنٹ اسقف روم اپنے نامہ مین یون لکہتا
ہے کہ پولوس تمام دنیا کو راستی سکہلاتا کنار مغرب پر آیا اور شہادت پاکے پاک جگہہ مین گیا
یہان سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ پولوس مقدس رہائی پانے کے بعد اسپانیہ کی طرف گیا نہ
ان کلیسیون کی طرف جو مشرق مین تہے پس ان قولون سے بصراحت و وضاحت معلوم
ہوتا ہے کہ پولوس مقدس مغرب کو گیا نہ مشرق کو اور جب یہہ ثابت ہوا تو لوقا کی انجیل کو
دیکہنا محال معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ مذہب جمہور عیسائیون کا یہہ ہے کہ لوقا نے اپنی انجیل اکیا
جو مشرق مین ہی لکہی ہے اور ظن غالب ہے کہ اوسنے اپنی انجیل لکہتے ہی تہیوفلس کے پاس
جسکے لئے تصنیف کی تہی روانہ کردی ہوگی اور یہہ بات کہین سے ثابت نہین ہوتی کہ پولوس
اور تہیوفلس سے ملاقات ہوئی تو بالبداہت ظاہر ہے کہ پولوس نے وہ انجیل کاہے کو دیکہی
ہوگی دوسرے یہہ کہ لوقا کی انجیل کے لکہے جانے سے پولوس کی وفات تک بہت ہی زمانہ
قلیل ہے اور جب متی کی انجیل کو جو ۳۸ یا ۴۱ مین یہودیہ مین لکہی گئی مرقس اور لوقا نے
جنہون نے اپنی انجیل قریب ۶۳ کے لکہی ہین اور اوس عرصۂ دراز مین تمام ملک یہودیہ
اور یروشلم مین پہر کے نہ دیکہا ہو تو یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ پولوس نے اتنے عرصہ مین کہ کل برس
یا ڈیڑہ برس کا زمانہ ہوتا ہے اوسکو دیکہہ لیا ہو حالانکہ اس عرصۂ قلیل مین نہ تو پولوس کا
لوقا کے پاس آنا اور نہ لوقا کا اسکے پاس جانا نہ انجیل کا اسکے پاس پہونچنا ثابت ہوتا ہے

تیسرے یہہ کہ وہ سب راوی جنکے اقوال سے یہہ قیاس کیا گیا ہے بہت دنون کے بعد ہوے
ہین یعنے سو اور ڈیڑہ سو اور دو سو برس کے بعد اسکے سوا انکے روایت کی سند بہی نہین پائی جاتی ہے کہ
یہہ روایت اونکو کس سے پہنچی صرف اپنے گمان کے موافق لکہتے ہین علاوہ برین وہ قول بہی
ایسے نہین جنسے خواہ مخواہ یہہ ثابت ہو کہ پولوس نے انجیل لوقا کے ہر لفظ کو دیکہا ہو کس لئے کہ
ارینوس صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا پولوس کے پیرو نے ایک کتاب مین اوس خوشخبری کو جسکا
وعظ پولوس نے کیا لکہا ہے پس اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ لوقا نے پولوس سے سنکر
لکہا یعنے جو کچہہ پولوس وعظ کرتا پہرتا تہا اوسمین سے جو کچہہ لوقا کو یاد رہ گیا اوسکو ایک کتاب
مین لکہہ لیا چنانچہ لارڈنر صاحب ارینوس کے اس قول کو نقل کرکے لکہتا ہے کہ ربط کلام سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل لکہنے اور پولوس اور پطرس کی موت کے بعد یہہ بات (یعنے
لوقا کا انجیل لکہنا) واقع ہوا ہو تو اب اس صورت مین پولوس کا انجیل لوقا کو دیکہنا گو محال
عقلی نہو پر محال عادی سے تو خالی نہین لیکن چونکہ پادری فنڈر صاحب کے نزدیک کوئی
شئے محال نہین لہذا اونکے نزدیک شاید یہان بہی کوئی مشکل نہوا اور ایسا ہی حال ٹرٹیلین
کے قول کا بہی ہے کہ وہ بہی صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا کی تاریخ عموماً پولوس کیطرف منسوب
ہے یعنے جو کچہہ لوقا نے لکہا سو پولوس سے سنکر لکہا اور باقی رہا قول اُرجن کا اوسکو تو خود
صاحب رسالہ بہی لکہتا ہے کہ ارجن کی گواہی ورس ۱۶ باب ۲ نامہ رومیہ پر یا ورس ۸ باب ۲
نامہ تمتہیس یا ورس ۱۸ باب ۸ نامہ ۲ کرنتہیون پر ایسی منسوب ہو رہی ہے کہ مین اوسپر اصرار نہین
کرتا پس جس صورت مین خود اہل کتاب اس گواہی سے دلیل نہین پکڑتے اور کہتے ہین
کہ اس سے ورس ہاے مذکورہ کیطرف اشارہ ہے تو پہر ہمین اسکے جواب دینے کی کیا ضرورت
باقی رہی رہا دوسرا عذر یعنے یوحنا کا لوقا کی انجیل کو دیکہہ لینا سو یہہ بہی مخدوش ہے اور
ہمپر ہرگز حجت نہین کس لئے کہ یوسی بیس نے جو لکہا ہے کہ یوحنا حواری نے اونہین یعنے اناجیل
ثلاثہ کو دیکہا اور پسند کیا اور اپنی گواہی سے اوسکی تصدیق کی محض یوسی بیس کا زعم ہے

اس لیئے کہ وہ اوس روایت کی سند نہین لکھتا اور ظاہر ہے کہ یوسی بیس جو چوتھی صدی مین
تہا اوسنے اس روایت کو سن سنا کر لکھا ہے اور اگر بالفرض مان بہی لیا جاوے کہ یہہ روایت
کچہہ حقیقت رکھتی ہے تو خدا جانے اوسکے اور یوحنا کے بیچ مین کتنے واسطے ہونگے اور نہین معلوم کہ
وہ وسائط یعنے راوی لوگ کون تھے اور انکی وثاقت کا کیا حال تہا کیونکہ یوسی بیس سے پیشتر
کے لوگون کی کوئی ایسی روایت ہمکو نظر نہین پڑی اور نہ اونکی ایسی روایت یہہ عذر کرنیوالے خود
لکھتے ہین تو ظاہر ہے اونکے پاس اس امر کی بابت کوئی روایت نہین ہے قطع نظر اسکے یوسی بیس
کا قول چندان قابل اعتبار نہین کیونکہ اوسنے نامہ اب گرس کو بہی سچا سمجہا تہا حالانکہ وہ کاغذ
علماء خواہ رومن کاتلک خواہ پروٹسٹنٹ سب کے نزدیک جہوٹا اور جعلی ہے اس جہت سے کہ
یوسی بیس بے دلیل اوسکی تصدیق کرتا ہے اور علماء متقدمین کا قول اسباب مین کچہہ نہین پایا
گیا علاوہ برین یوسی بیس کو اکثر لوگ بدعتی سمجہتے اور کہتے ہین کہ یہہ شخص ایرس کے معتقدون
مین تہا اور حضرت عیسی کو صرف بشر جانتا تہا اور کونسل نائس مین فقط بادشاہ کے ڈر کے مارے
الوہیت مسیح پر دستخط کیئے اور اوسنے تثلیث کا عقیدہ گہڑ دیا اور دلمین وہی اعتقاد رکہتا تہا
پس ظاہر و آشکار ہے کہ ایسے شخص کا کچہہ لکہنا جسکو اہل انصاف کچہہ اور لفظ سے تعبیر کرتے ہین
ہرگز قابل وثوق و اعتبار نہین ہے اور جیروم کا لکہنا کچہہ سند ہی نہین کیونکہ اوسنے اوسے
غالبًا اس سے نقل کیا ہوگا اسلئے کہ وہ اسکے بعد ہوا ہے قطع نظر اسکے اوسوقت کی روایات
کا حال یہہ تہا کہ قدماء مسیحیہ محض افسانون اور افواہی باتون کو جیسے لوگ بازاری خبر کہا
کرتے ہین تحقیق اور سچ جانکر لکہہ لیا کرتے تہے اور اونکے بعد جو لوگ ہوتے اوسکو کمال ادب سے
تسلیم کرکے نقل کرتے تہے یہان تک کہ یہہ جہوٹی سچی روایتین ایک پشت سے دوسری پشت
کو پہنچتی رہین چنانچہ اس امر کی نسبت ہارن صاحب کا قول مقدمہ کے دوسری فصل مین
گذر چکا ہے پس جب تک کسی سند معتبر سے یہہ ثابت نہو گا کہ یہہ روایت یوسی بیس تک برابر
علی الاتصال راویون کے وسیلہ سے پہونچی ہے اور وہ راوی بہی اہل وثاقت سے تہے تب تک

روایت مذکور ہمپر ہرگز حجت نہوگی خصوصًا اس صورت مین کہ عیسائیون کے نزدیک ترقی مذہب کے لئے جہوٹ بولنا مستحسن ہو اور اگر ہم چاہین تو ان قدمار کی بہت سی ایسی روایتین یہان نقل کرین جنمین اونہون نے محض بے اصل بات کو سچ کرکے لکہدیا ہے اور بعد اوسکے اوس خبر کو متاخرین نے مردود کیا لیکن بخوف طول مبحث اس سے اغماض کیا گیا اور سوا اسکے کیونکر مانا جاوے کہ یوحنا نے ان تینون انجیلونکو دیکہا تہا کیونکہ اونمین تو تناقض موجود ہے چنانچہ ان مراتب کی تصریح کے لئے قول ہارن صاحب کا تیسرے مقصد کی فصل تیسری مین گذر چکا ہے کیا یوحنا نے روح القدس کی اعانت سے تناقض کو صحیح رکہا اور اوسکی تصدیق کی کیا وہ روح القدس ایسا تہا کہ اوسنے تناقض کو حق کہدیا حاشا و کلا اگر یوحنا الہامی تہے تو یہہ بات ہرگز ممکن نہین اور جو عیسائی لوگ اسپر بہی ہٹ کئے جاوینگے کہ نہین یوحنا نے دیکہا اور اوسکے دیکہنے سے اناجیل ثلاثہ کی سند ہوگئی تو ہم کہتے ہین کہ اگر یہہ مانا بہی جاوے تاہم اونکا دیکہنا مفید مطلب نہین کیسلئے کہ اونکا دیکہنا نہ دیکہنا برابر ٹہیرتا ہے کیونکہ ممکن نہین کہ الہام مین تناقض ہو حالانکہ اونمین تناقض موجود ہے۔ اور یہہ بات یعنے تناقض کا ثبوت تیسرے مقصد کی فصل تیسری سے ناظرین پر بخوبی واضح و آشکار ہے پس ہرگاہ یہہ ثابت ہوچکا کہ لوقا کی انجیل کسی صورت سے الہامی نہین ہوسکتی تو مرقس کی بہی بدرجہ اولی نہ ہوگی اسلئے کہ اوسنے بہی مثال لوقا کی سنکر لکہی ہے چنانچہ صاحب رسالہ بہی خود لکہتا ہے اور لنہ قدما نے کہا ہے کہ پطرس کے ہمراہی مرقس نے اور پولوس کے ہمراہی لوقا نے اون باتون سے کہ وہ خود واقف تہے یا اونہون سے سیکہین تہین اپنی تاریخین لکہین تہے اور اقوال قدمار کے بہی اسی کے موافق ہین لیکن یہان بہی صاحب رسالہ دو قول یوسی بیس کی تاریخ سے اور ایک قول جیروم کا نقل کرکے ویسا ہی غدر جیسا لوقا کے حال مین کیا تہا پیش کرتا ہے یعنے پطرس نے مرقس کی انجیل کو دیکہہ لیا ہے اور اوسکو مستند کردیا سو اس سے قطع نظر کرکے کہ یوسی بیس کے کلام مین یہان تناقض ہے یعنے ایک جا لکہتا ہے کہ پطرس نے بمدد روح القدس کے جانا اور اوسکی سند کرکے حکم دیا کہ یہہ کلیسہ مین پڑہی جاوے اور دوسری جگہہ کہتا ہے کہ پطرس نے جب

اسکی خبر پائی تو نہ منع کیا اور نہ تقویت دی اور اس سے بہی قطع نظر کرکے کہ یوسی بیس کیسا شخص ہے
اور اوسکی خبر معتبر ہے یا نہین ہم کہتے ہین کہ سنٹ ارینوس ۱۷۸ع مین یون لکہتا ہے پطرس کے مرید
مترجم مرقس نے بعد موت پطرس و پولوس کے وہ چیزین جو پطرس نے وعظ کین تہین لکہہ کردین
انتہے اور لارڈنر صاحب لکہتا ہے اس سے مجہے خیال ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل ۶۳ع یا ۶۴ کے
قبل نہین لکہی گئی اسواسطے کہ پطرس کو اوسوقت سے قبل روم مین رہنے کی کوئی معقول وجہ خیال مین
نہین آتی اور یہہ تاریخ اوس پرانے لکہنے والے ارینوس کے موافق ہے جو کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی
انجیل بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی ہے اور باسینج ارینوس کی موافقت کرکے کہتا ہے مرقس
کی انجیل ۶۴ع مین بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی گئی اور اونکی شہادت اوسکے نزدیک ۶۴ع
مین واقع ہوئی ہے انتہے پس اب ظاہر اور آشکارا ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہین دیکہی
اسلئے کہ یہہ انجیل بعد اونکے موت کے لکہی گئی پس یہہ انجیل بہی الہامی نہین اب باقی رہین
دو انجیلین کہ جنہین عیسائی لوگ اپنے زعم مین حواریون کی گنتے ہین سو اونکی نسبت بہی صاحب رسالہ
یہہ کہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ خزانہ الہام جو
اون کو حاصل تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول تہے اور اونہیں
الہام بہی ہوتا تہا اور جسطرح اور آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین
ویساہی وے بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے - اور پولوس مقدس اسی لئے
بے الہام کے تمتہی کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوڑی شراب ملا لیا کر یا اپنی صحت بدن
کی حفاظت کر جیسا ورس ۲۳ باب ۵ نامہ اول تمتہی مین ہے یا تمتہی کو یون کہے کہ نو وہ لبادہ
جسے مینے طراؤس مین قرفس کے ہان چہوڑا اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق لیتا آئیو
جیسا کہ ورس ۱۳ باب ۴ نامہ دوم تمتہی مین ہے یا فلیمان کو یون کہے کہ لوس مین اسکے واسطے ایک
کوٹہری میرے لئے تیار کر جیسا ورس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکہے کہ اراسطس
قرنت مین رہا طرفیمس کو مینے ملیطس مین بیمار چہوڑا جیسا ورس ۲۰ باب ۴ نامہ دوم تمتہی

مین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا میرا نہین بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱۰ باب ۷
نامہ اول گرنتھیون مین لکہا ہے پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور
ورس ۱۲ مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵ مین اسطرح کہتا
ہے پر کواریون کے حق مین کوئی حکم خداوند کا مجہہ پاس نہین - لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون
الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ نامہ اعمال مین ہم دیکہتے ہین کہ جب اونہون نے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ
کیا اوسے روح القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اونہون نے تبانیہ مین جانے کا قصد کیا
لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین کامون کے لئے دو اصول تہے ایک عقل
دوسرا الہام ایک کی روسے تو عام کامون مین حکم کرتے تہے اور دوسرے کی روسے دین عیسوی
کے باب مین اسلئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ شل اور لوگون کے اپنے خانگی کامون اور ارادون
مین غلطی کرتے تہے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۱۳ اعمال مین اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ مین
اور ورس ۵ و ۶ باب ۱۶ نامہ اول گرنتھیون مین اور ورس ۱۵ سے ۱۸ تا نامہ دوم گرنتھیون مین لنتہے
اور یہی عقیدہ اور عیسائیون کا بہی ہے چنانچہ اونکے اقوال الہٰی گذرے ہین لیکن اگر ذرا بہی
انصاف سے تامل کرکے دیکہئے تو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ اون دو انجیلون مین کچہہ بہی وحی
سے نہین لکہا ہے اور نہ اون کے مؤلفون کو الہام کی حاجت تہی اسلئے کہ موافق زعم عیسائیون
کے حواریون نے اپنا دیکہا ہوا لکہا ہے اور ہاسوبر اور لیا فان کا قول گذر چکا ہے کہ جب
حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر لکہتے تہے تو اونکو الہام کی حاجت نہتی سوا
اسکے متی کی انجیل تو اصل عبری مین تہی اور وہ مفقود ہے اور جو باقی ہے سو ترجمہ ہے اور مترجم کا
حال معلوم نہین کہ کون تہا اور کیسا تہا اور ترجمہ کرنے مین حال اہل کتاب کا اون کے ترجمون
سے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ ان سب مراتب کا حال مقدمہ کی دوسری فصل مین گذر چکا ہے اور انجیل
یوحنا پر تو اولاً ہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہے یا نہین محقق برشنیدر اور اسٹاولن اور فرقہ
الوجین جو دوسری صدی مین تہا اس انجیل کو یوحنا حواری کی نہین بتلاتے اور قرین

قیاس بہی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تہا تو
اونکے جواب مین کہین ارینوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ سے مجہے یہہ خبر پہونچی ہے کہ یہہ انجیل
یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ ارینوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری
کا مرید ہیں اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ ارینوس کو بتلا دیتا کیونکہ
مقام تعجب ہے کہ ارینوس ذرہ ذرہ سی بات پولی کارپ سے بار بار سنی اور اس امر مین ایکدفعہ
بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر و آشکار ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تہا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے
اور نہ اوسنے ارینوس کو اسکی خبر دی ورنہ ارینوس منکرین کے مقابلہ مین یہہ سند ضرور پیش کرتا
حالانکہ ایسا نہین ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو
برشنیڈر اور استادلن کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بہی غیر الہامی ہے اور جب یہہ چارون انجیلین
مروجہ حال غیر الہامی ٹہیر چکین تو رسالہ اعمال حوارین بہی بدرجہ اولی غیر الہامی ہوگیا اسلئے
کہ وہ بہی لوقا کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر الہامی تہا سوا اسکے اس رسالہ کو پولوس اور
یوحنا کا دیکہنا بہی کہین سے ثابت نہین اور عہد جدید کی باقی کتابون مین سے نامہ عبرانیہ اور نامہ
یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم و سوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہہ پوچہنا
ہی نہین اسی جہت سے یہہ سب کونسلی حکم سے الہامی اور حواریونکی تصنیف ٹہیرین ہین اور وہ
حکم کچہہ سندی نہین کیونکہ اوسی کونسل کارتہیج نے کہ جسنے ۳۹۷ع مین مشاہدات یوحنا کو الہامی
ٹہیرا اسکے داخل قانون کیا کتاب جودتہہ اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب وزڈوم اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس
اور دو کتابون مقابیس وغیرہا کو بہی الہامی ٹہیرایا تہا حالانکہ یہہ سب کتابین کافہ علماء پروٹسٹنٹ
کے نزدیک جہوٹی ہین قطع نظر اس سے اب تک بہت سے علماء پروٹسٹنٹ بہی اون کتابون
کو حواریون کی تصنیف نہین مانتے ہین چنانچہ اونکے قول مقدمہ کی دوسرے فصل
مین گذرے ہین تو باقی رہے ۱۳ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس کا اور ایک نامہ
یوحنا کا سو اونکے لکہنے مین بہی کچہہ حاجت الہام کی نہ تہی اور نہ وے لوگ کبہی اسکا دعوے

کرتے ہین بلکہ پولوس مقدس کے کلام سے توصاف معلوم ہوتا ہے کہ اونکو خود ہی اس بات مین
شبہ تہا ورنہ یون ہرگز نہ فرماتے کہ مجھے بہی گمان ہوتا ہے کہ مجہہ مین روح القدس ہے تو اب
صاحب رسالہ کا صرف ایک کچا اور پوچ عذر باقی رہا وہ یہہ کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین غلطی
نہین کرتے تہے سو یہہ سراسر لغو اور دعوے بلا دلیل ہے کیونکہ جب عام معاملونمین غلطی ہونا ثابت
ہو چکا اور اوسکا عیسائیون کو بہی اقبال ہے تو پہر معاملات دینی مین غلطی نہونے کی کیا وجہ
اسلئے کہ اوسکا باعث یعنے الہام تو ثابت نہوا علاوہ اسکے ہم چند سندین پیش کرتے ہین جن سے
بخوبی ثابت ہو جائیگا کہ حواری لوگ دینی معاملات مین بہی ویسی ہی غلطیان کرتے تہے ۱ آرڈکلیر
اور اور پروٹسٹنٹ کہتے ہین کہ نامون پولوس مین سب کلام پاک نہین اور چند چیزون مین اوسنے
غلطی کی ہے دیکہو ان علما کے قول کے موافق سب کلام پولوس کا نہ موافق وحی کے اور نہ خالی
غلطی سے ہے ۲ مسٹر فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تہا ۳ ڈاکٹر
گوڈ اپنی کتاب مباحثہ مین جو فادر کیم پین سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس
کے غلطی ایمان مین کی ہے ۴ برنتس کہ جسکو جویل صاحب نے فاضل اور مرشد سنجیدہ کہا ہے
کہتا ہے کہ پطرس سردار حواریون کے نے اور برنباہ نے بہی بعد نزول روح القدس کے مع کلیسیائے عالم
کے غلطی کہائی ۵ جان کالون کہتا ہے کہ پطرس نے کلیسہ مین بدعت بڑہائی اور آزادگی
عیسویکو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسوی کو دور پہینکا اور پطرس اور برنباہ دونکو ملامت کرتا
ہے ۶ میگڈبرجنس حواریون خصوصًا پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے ہین ۷ وائی ٹیکر
برا عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کا کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے سب
کلیسے نے غلطی کی ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلیون کے
دعوت طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اوپر بہی غلطی رسوم مین کی اور ایسے بڑے بہی غلطیان
حواریون سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین دیکہو ان بڑے بڑے عالمون مسیحی کے موافق
جناب پطرس سردار حواریون نے بعد نزول روح القدس کے بہی ایمان مین اور مسائل مین غلطی کی ہے

اور انجیل سے جاہل تھے اور کلیسیا مین بدعت بڑھائی اور آزادگی عیسوی کو خوف مین ڈالا اور توفیق
عیسوی کو دور پھینکا اور اسیطرح بر بناہ اور سب کلیسیا اور سب حواریون خصوصاً پولوس نے غلطیان کی
ہین اور موافق قول وائٹ ٹیکر کے سب حواریون سے غیر اسرائیلیون کی دعوت مین طرف ملت مسیحی کے
غلطی ہوئی ہے اور کئی قول حضرت مسیح کے اس بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے قول کے
موید ہین - باب ۱۰ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ ۵ یسوع نے بارہون کو حکم کرکے بھیجا اور کہا کہ
تم عوام کی طرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل نہونا ۶ بلکہ بتخصیص اسرائیل کے گھر کی
گمشدہ گوسفندون کی طرف جاؤ اور ورس ۲۴ باب ۱۵ متی مین قول جناب مسیح کا یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ مین اسرائیل کے گھرانے کے گمراہ گوسفندون کے سوا اور کسی کے پاس نہین بھیجا گیا
انتہے اور موافق تحقیق اس فاضل کے دعوت پادری صاحبون کے مسلمانون اور ہندون کو طرف ملت
مسیحی کے بطریقہ اولے غلطی اور ہٹ دہرمی سے ہے ۸ زنگلیس اپنے نامہ مین بعض کالون کے
پیروونکا کہتا ہے کہ کہتے تھے کہ اگر پولوس جینوا مین آوے اور کالون کے برابر وعظ کرے ہم پولوس
کو چھوڑ دینگے اور کالونکی سنینگے ۹ لواتہروس کہتا ہے کہ بعضے علماء کبار پیرو لوتھر کے کہتے تھے
کہ ہم پولوس کے مسئلہ پر تو شبہ کرین لیکن مسئلہ لوتھر اور کلیسیا اسبرگ کی کتاب عقاید پر شبہ نہین
کرتے دیکھو موافق ان دونو قولون کے پیرو جناب لوتھر اور کالون کے پولوس کے قولکو ان دونونکے قولون سے کمتر سمجھتے تھے اور ان
دونونکا اجتہاد تو یقیناً خطا سے خالی نتہا پس انکے نزدیک پولوس کے اجتہاد مین کیون نہ خطا ہوگی جاننا چاہئے کہ ہمنے ان علماء کے
قولونکو جو سند اول سے ابتک نقل کر رہے ہین کتاب اغلاط نامہ اردو صاحب سے نقل کیا ہے اور اوس کتاب مین منقول منہم ہی کی کتب سے
اونہی کیا نقل کیا ہے جسکو منظور ہو وہ ان دیکھ لے ۱۰ باب ۱۵ اعمال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ ۱ اور
بعضے لوگون نے یہودیہ سے آکے بھائیون کو تعلیم کیا کہ بغیر اسکے کہ تم موسی کی شریعت
کے موافق ختنہ کراؤ تم نجات نہین پا سکتے ۲ جب تشویش ہوئی اور پاول اور برنابا نے
اونسے بہت مباحثہ کیا تو اونہون نے ٹھہرایا کہ پاول اور برنابا ان مین سے بعضون کو ساتھ لیکے
اوس سوال کے لئے حواریون اور پیشوائونکے پاس یروشلم مین جاوین ۳ اور جب یروشلم مین پہنچے الخ

(۶) تب حواری اور سب پیشوا باہم جمع ہوئے کہ اوس کلام مین تامل کرین ۷ اور جب بہت
بحث ہوئی پہر کہڑا ہوکے الخ ۱۳ اور جب وے چپ رہے یعقوب نے کہا کہ اے مردو بہائیو
میری سنو ۱۹ سو میری صلاح یہہ ہے کہ اونکو جو غیر قومون مین سے خدا کی طرف پہرے ہین تکلیف
نہ دیجائے ۱۵ ۳۶ چند روز کے بعد پاول نے برنباہ سے کہا آو اپنے بہائیون سے ہر ایک شہر مین جہان
ہمنے خداوند کے کلام کی بشارت دی ہے پہر کے ملاقات کرین الخ ۳۷ اور برنباہ نے قصد کیا کہ
یوحنا کو کہ جسکا لقب مارق تہا ساتھ لیوے ۳۸ پر پاول سمجہا کہ ایسے شخص کو جو پمفولیہ مین اونسے
جدا ہو گیا اور کام کے واسطے اونکے ہمراہ نہ آیا ساتھ لینا خوب نہین ۳۹ اور اونمین ایسی شدت
کی آزردگی ہوئی کہ وے آپس سے جدے ہوگئے اور برنباہ مارق کو لیکے قبرس کو تری سے روانہ
ہوا انتہے اس عبارت سے صاف واضح ہوا کہ پہلے طبقے کے مسیحی جناب پولوس کو نبی مفترض
الطاعۃ نہ سمجہتے تہے اور نہ اونکی باتون کو غلطی سے خالی ورنہ یروشلم کے آنے کی کیا حاجت تہی
اور کیون برنباہ جہگڑا کرکے جدا ہو جاتا اور بڑی آزردگی پیدا کرتا اور اسیطرح اور حواری بہی
حقیقۃً نبی مفترض الطاعۃ نہ تہے اور نہ وے اپنی ذات کو ایسی سمجہتے تہے اور نہ ایک حواری
دوسرے حواری کو ایسا جانتا تہا وگرنہ اوس مقدمہ مین کیون تامل کے لئے مجتمع ہوتے اور کیون
اونمین آپسمین بڑی بحث ہوتی بلکہ حقیقت مین حواری لوگ اور اسیطرح پولوس مجتہد اس مذہب
عیسوی کے تہے اور حکم انکا بطور اجتہاد کے تہا نہ بطور وحی کے اور ایک حواری دوسرے حواری کو بمنزلہ
مجتہد کے جانتا تہا اور یعقوب حواری فیصلہ کرتے ہین کہ میری صلاح یہہ ہے الخ ۱۱ باب دوم نامہ گلتیون
مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع ۱۱ پر جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مینے رو برو اوس سے مقابلہ کیا اسلئے
کہ وہ ملامت کے لایق تہا ۱۲ کیونکہ وہ پیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کے ہان سے آئے
غیر قومون کے ساتھ کہایا کرتا تہا پر جب وے آئے تو مختونون سے ڈر کے پیچہے ہٹا ۱۳ اور الگ ہوا
اور باقی یہودیون نے بہی اوسی کی طرح مکر کیا یہان تک کہ برنابا بہی اون کے
مکر مین شریک ہوا ۱۴ جب مینے دیکہا کہ وے انجیل کی سچائی پر سیدہی چال نہین چلتے مینے سبہون کے

سامنے تیہر کو کہا کہ جب تو یہودی ہوکر غیر قومون کی طرح نہ یہودیون کی طرح زندگی کرتا ہے پس
تو کسواسطے غیر قومونپر یہہ جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر چلین انتہے دیکھو اس مسئلہ مین نوبت
جھگڑے کی اوس درجہ کو پہونچی کہ گفتگو مجتہدانہ سے گذر گئے اور جناب پولوس نے حضرت اطرا
حواری کو جو بلاشبہ سب عیسائیون کے نزدیک سب حواریون سے بڑے اور خلیفہ حضرت مسیح
کے ہین قابل ملامت کے اور مکار تبلایا اور کچھہ ایسا ہی برنابا اور اور مسیحیون کو ارشاد کیا اور فرمایا
کہ یہ سب انجیل کی سچی راہ پر نہین چلتے اور مجمع مین درشتی سے اعظم الحوارین کو کہا کہ تو خلاف
حکم انجیل کے غیر قومونپر جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر چلین پس اگر حضرت پطرس نبی مفترض
الطاعة ہوتے اور اونکے کلام مین غلطی کا احتمال نہوتا تو کسطرح ہو سکتا ہے کہ پولوس اونکے
حکم خلاف انجیل تبلاتے پس بخوبی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین غلطیان کرتے
اول تہے یہانتک امر اول کا بیان تہا [۱۲] اب بیان امر دوسرے کا سنیئے ۱ ورس ۲۱ باب نوین کتاب
پیدایش کا بیان حال نوح ۲ مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور شراب پی اور اوسے نشہ ہوا اور اپنے
دوم خیمے کے اندر کپڑے اوتار پہینکے ۲ باب گیارہوین کتاب ۲ سموئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲
اور ایک دن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے فرش پر سے اوٹہا اور اپنے قصر کے بام پر ٹہلنے لگا
اور وہان سے اوسنے ایک عورتکو دیکہا جو نہا رہی تہی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تہی ۳
تب داود نے اوس عورتکا حال دریافت کرنے کو آدمی بہیجے سو کہا گیا وہ الیعام کی بیٹی بت
سبع حتی اوریاہ کی جورو نہین ۴ اور داود نے لوگ بہیجے تاکہ اوس عورتکو داؤد کے پاس
لائین چنانچہ وہ اوس پاس آئی سو وہ اوس سے ہمبستر ہوا اور وہ اپنی ناپاکی سے اپنے کو طاہر
کرکے اپنے گہر کو چلی گئی اور اوس عورتکو پیٹ رہ گیا سو اوسنے داؤد پاس خبر بہیجی کہ مجہے پیٹ
رہ گیا ۱۴ اور صبح کو داؤد نے یوآب کیلئے خط لکہہ کے اوریاہ کے ہاتہہ مین دیا اور اوسے روانہ کیا
۱۵ اور اوسنے خط مین یہہ لکہا کہ اوریاہ کو جنگ کی گرمی کے وقت اگاڑی کیجیو اور اوسکے پاس سے
پہر آئیو تاکہ وہ مارا جاوے اور مقتول ہو ۲۶ اور اوریا کی جورو اپنے شوہر اوریا کا مرنا سنکے سوگ مین بیٹھی

۲۷ اور جب سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے اوسے اپنے گھر مین بلا لیا اور اوسے اپنی جورو
کیا سو وہ اوسکے لئے بیٹا جنی پر داؤد کے اس کام سے خداوند آزردہ ہوا انتہے دیکھو اوسکے موافق
حضرت داؤد ع دیکھتے ہی اوریاہ کی جورو پر عاشق ہو گئے اور آدمی بھیجکر بلوا بھیجا اور اوس سے زنا
کیا کہ وہ زنا سے حاملہ ہو گئی اور غریب اوریاہ کو ناحق اوسکی جورو کے لئے فریب سے مروا ڈالا ۱۴ باب ۱۹
کتاب پیدایش مین لوط ع کے حال مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ ۳۰ پھر لوط نے اپنی دونون بیٹیون
سمیت زغر سے پہاڑ پر جاکے سکونت کی الخ ۳۱ بڑی نے چھوٹی سے کہا الخ ۳۲ پس آؤ ہم اپنے
باپکو شراب پلاوین اور ہم اوس سے ہمبستر ہووین الخ ۳۳ تب اونہون نے اوس رات اپنے
باپکو شراب پلائی اور بڑی گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی الخ ۳۴ جب دوسرا دن ہوا الخ
۳۵ تب اونہون نے اپنے باپکو اوس رات بھی شراب پلائی اور چھوٹی اوٹھکر اوس کے ساتھ سوئی
الخ ۳۶ سو لوط کی بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین ۳۷ اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام مواب
رکھا اور وہ موابیون کا جو آجتک ہین باپ ہے ۳۸ اور چھوٹی جو تھی وہ بھی ایک بیٹا جنی اوسکا نام
بن عمی رکھا اور وہ بنی عمان کا جو آجتک ہین باپ ہے انتہے دیکھو یہان دو رات برابر حضرت لوط
نے شراب کے نشہ مین اپنی بیٹیون کے ساتھ زنا کیا اور وے دونون زنا سے حاملہ ہو کر بیٹے جنین
کہ اونہین صاحبزادون کی اولاد سے موابی اور بنی عمان ہین اور تعجب یہ ہے کہ دو رات برابر لوط ع
اس بلا مین مبتلا ہوئے ۴ باب ۱۱ کتاب اسلاطین مین ہے ۴ اور ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑھا
ہوا تو اوسکی جورووں نے اوسکے دل کو اپنے معبودون کی طرف مائل کیا اور اوسکے دل مین
یہواہ کا شوق کامل نرہا جیسا اوسکے باپ داؤد کا تہا ۵ سو سلیمان نے صدانیون کی معبود عستروت
اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پرستش کی ۶ اور سلیمان بدی کرکے یہواہ کی نظر سے گر گیا اور اوسنے
یہواہ کی پوری فرمانبرداری اپنے باپ داؤد کیطرح نہ کی ۷ چنانچہ سلیمان نے موابیون کی نفرتی
کاموش کے لئے اوس پہاڑ پر جو اورشلیم کے سامنے ہے اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کے لئے ایک
بلند مکان بنایا ۸ اور یہہ سب اوسنے اپنی ساری اجنبی جورووں کی خاطر کیا اور اونکے بتون کے

حضور بخور جلایا کرتا تہا اور قربانیان گذرانا کرتا تہا انتہی دیکہو سلیمان علیہ السلام کو عیسائی بہی اونکو نبی کہتے ہین اور اونکی کتاب امثال و نشید الانشاد کو کتابہائ الہامی جانتے ہین بڑہاپے مین بت پرستی کرتے تہے اور بتون کے حضور بخور جلایا کرتے تہے اور قربانیان گذرانا کرتے تہے اور بتخانہ پہاڑ پر اورشلیم کے سامنے بنوایا تہا اب خوف طوالت کرکے اور انبیاء اسرائیلی کی حال لکہنے سے اسیقدر اکتفا کرکے دو تین حال حواریون کے جنکو مسیحی ہوسے ہی مرتبہ مین بڑہکر جانتے ہین لکہتا ہون ۵ حضرت پطرس حواری اعظم الحوارئین کے حق مین قول جناب مسیح کا درس ۲۳ باب ۱۶ متی مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ پر اوسنے پہرکے پطرس سے کہا اے شیطان مخالف میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لئے ٹہوکر کہلانے والا تہہرے کیونکہ تو خدا کی باتونکا نہین بلکہ آدمی کی باتونکا خیال رکہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اوسنے متوجہ ہوکر پطرس کو کہا کہ اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو الخ فارسیہ ۱۸۴۶ و التفات نمودہ پطرس را گفت اے شیطان از عقب من برو کہ موجب صدمہ من ہستی زیرا کہ سرشت تو از الہیات نیست بلکہ از انسانیات ہست ۶ یہودا اسخریوطی کا کہ ایک حواری بارہ حواریون مین سے تہا یہہ حال ہے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے جناب مسیح کو یہودیون کے ہاتہہ مین گرفتار کرا دیا اور پہر اونکو پہانسی دیکر حرام موت مرگیا جیسا کہ باب ۲۶ اور ۲۷ متی مین مرقوم ہے ۷ گیارہ حواریون باقی کا یہہ حال ہے کہ وقت گرفتاری جناب مسیح کے یہ سب اونکو دشمنون کے ہاتہہ مین چہوڑکر بہاگ گئے اور جناب پطرس اوسکے بعد چہپ کر محکمہ مین حال دیکہنے کے لئے تشریف لیگئے تو ایک شخص نے مخالفون سے وہان اونکو پہچانا اوسپر جناب رئیس الحوارئین نے سب کے سامنے انکار کیا پہر جب دوسرے نے پہچانا اوسپر قسم کہاکے پہر انکار کیا کہ مین اوس شخص (یعنے عیسے) کو نہین جانتا پہر جب تیسرے نے پہچانا اوسپر جناب اعظم الحوارئین نے لعنت بہیجکر اور قسم کہاکر کہا کہ مین اس شخص کو نہین جانتا جیسا باب ۲۶ متی مین مصرح ہے دیکہو یہہ کتنی بڑی خطا اور کیسا گناہ تہا کہ ایسے وقت مین سب حواری بہاگ گئے اور جناب رئیس الحوارئین نے تین بار جہوٹ بولا اور دو بار جہوٹی قسم کہائی اور ایک بار لعنت کی اور بموافق انجیل کے جناب مسیح وقت عروج آسمان

تک حواریون کی بے ایمانی اور سخت دلی کے شاکوہ گذار تہے جیسا ورس ۱۴ باب ۱۶ مرقس مین مصرح ہے
اور نقل اوس ورس کی فصل ۳ مین گذری اور ولیم میور صاحب اپنی اردو تاریخ کلیسیا کے باب اول
کے دفعہ ۱۳ مین لکہتے ہین مسیح کے حواریون اور شاگردون نے اتبک اوسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل
نہین سمجہا تہا اور اونکا سست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وے سب بہاگ گئے اور پترس نے جو عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پہر
مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد سب بالکل مایوس اور ناامید ہوگئے انتہے پس اسکے موافق سب مرید
عیسے عم کے کیا حواری اور کیا غیر حواری سست ایمان اور نعمتون دنیوی کے طالب تہے ظاہرا انکا
ان سب کا اول اسی لئے تہا کہ عیسی شہنشاہ ہون گے اور ہم بہی سلطنتین اور حکومتین کرین گے
اسی لئے مصلوب ہونے کے بعد ناامید ہوگئے تہے پہر اوسی باب کے دفعہ ۱۶ مین ہے اسکے پہلے
(یعنے نزول روح القدس کے) اونہون نے صاف نہین سمجہا تہا کہ مسیح کی بادشاہت کیسے ہوگی
بلکہ جب وہ آسمان پر چڑہنے کو جاتا تہا اونہون نے پوچہا کیا تو اسیوقت بادشاہت بنی اسرائیل
کی بحال کریگا یعنے وے بادشاہت دنیوی کی امید رکہتے تہے لیکن اب اونکی جہالت جاتی رہی
اور روح القدس نے اونکو سکہایا کہ مسیح کی بادشاہت صرف روحانی ہے انتہے اس سے بہی معلوم
ہوتا ہے کہ عروج تک حواریون کو وہی امید سلطنت کی تہی اور بعد نزول روح القدس کے وہ اونکی
جہالت جاتی رہی مگر مصدر خطا اور مرتکب گناہون کبیرہ کے بعد اوسکے بہی تہے اور ہر فعل اور قول انکا
ہرگز موافق وحی کے نہ تہا جیسا کہ مناظرہ جناب پولس اور پطرس کا جسکا ذکر اوپر گذرا اسکا شاہد ہے
اور اگر کہو کہ اگرچہ انبیا اور حواری اور گناہون کے مرتکب ہوتے ہین مگر جہوٹ نہین بولتے تو یہہ عذر
بہی کچہہ نہین اسلئے کہ کئی بار جہوٹ بولنا اور قسم جہوٹی کہانا حضرت پطرس کا بیان ابہی گذرا اور
ابہی اور بہی سنئے ۹ ورس ۲ باب ۲۰ کتاب پیدائش مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع اور ابراہیم اپنی جورو سارا
کی بابت بولا کہ میری بہن ہے الخ - ۹ باب ۲۶ پیدائش مین ہے ۶ سو اسحاق خلوص مین رہا ۷ اور
وہان کے باشندون نے اس سے اسکی جورو کی بات پوچہی وہ بولا کہ وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ

اپنی جورو کہتے ہوئے ڈرا تو ہووے کہ وہان کے لوگ رفقا کے لیے اوسے قتل کرین کیونکہ وہ خوبصورت
تہی انتہے ۱۰ باب ۲۷ پیدایش مین ہے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین تیرا پہلوٹا عیص ہون
جیسا تو نے مجہے کہا تہا مین نے کیا الخ ۲۰ تب اسحاق نے اپنے بیٹے کو کہا یہہ کیا ہے کہ تو نے ایسا جلد پایا اے
میرے بیٹے وہ بولا اسلئے کہ یہوواہ تیرا خدا مجہہ پاس لایا ۲۱ تب اسحاق نے یعقوب کو کہا الخ ۲۴ کہ تو
میرا وہی بیٹا عیص ہے وہ بولا کہ مین وہی ہون انتہے دیکہو کئی بار اس جا حضرت یعقوب اپنے باپ
سے جہوٹ بولے اور دعا کی اسی لیے حضرت اسحاق نے عیص کے جواب مین یون عذر کیا کہ تیرا
بہائی دغا سے آیا اور تیری برکت لیگیا جیسا درس ۳۵ اوسی باب مین مرقوم ہے ۱۱ باب ۲۱ کتاب جہوٹ ۱
اول سموئیل کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۲ سو داؤد نے اخیملک کاہن کو کہا کہ بادشاہ نے مجہے
ایک کام کو بہیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہہ کام جو مین نے تجہے کہا ہے کسی پر آشکار نہووے اور لوگون
کو مین نے فلانی فلانی جگہہ بہیجدیا ہے ۳ اب بتلا تیرے پاس کچہہ ہے ایک پانچ گردے روٹیکے
یا جو کچہہ حاضر ہو سو میرے ہاتہہ مین دے ۶ سو کاہن نے تبرک کی روٹی اوسکو دی الخ ۸ پہر
داود نے اخیملک سے پوچہا کہ یہان تیرے قابو مین کوئی نیزہ یا تیغ تو نہین کیونکہ مین اپنی تلوار اور
اپنے سلاح نہین لایا کہ مجہے بادشاہ کے کام کی جلدی تہی انتہے دیکہو یہان دوبار داؤد صاف
جہوٹ بولے کہ باغی ہوکر ساؤل سے بہاگے تہے اور کیا تہا اور اوس جہوٹ کے سبب جو اخیملک
نے اونہین روٹی کہلائی اور ایک تیغ دیا ساؤل نے پچاسی کاہنون اور کئے اخیملک
اور اوسکے شہر کے سب مردون اور عورتون اور بچون اور چارپایون کو قتل کیا باب ۲۲ اوسی کتاب مین
بیان اوسکا یون ہے ۱۱ تب بادشاہ نے اخیطوب کے بیٹے اخیملک کاہن کو اور اوسکے باپ کے سارے
گہرانے اور کاہنون کو جو نوب مین تہے بلوا بہیجا اور وے سب بادشاہ پاس حاضر ہوے ۱۶ تب بادشاہ بولا
اخیملک تو واجب القتل ہے اور تو اور تیرے باپ کا سارا گہرانا ۱۸ تب بادشاہ نے دوائغ کو کہا تو پہر اور ان
کاہنون پر حملہ کر سو ادومی دوائغ پہرا اور کاہنون پر حملہ کیا اوسدن اوسنے پچاسی آدمی جو کتان
کے افود پہنے ہوئے تہے قتل کیے ۱۹ اور اوسنے کاہنون کے شہر نوب مین مردون اور عورتون اور

اور لڑکون اور دودہ پیتے بچون اور بیلون اور گدہون اور بہیڑون کو تیغ سے ایک لخت قتل کیا انتہی
موافق ان عبارتون مذکورہ بالا کے جہوٹ بولنا ابرہیم اور اسحاق اور یعقوب اور داؤد علیہم السلام کا
جو مسیحیون کے نزدیک یہ سب نبی اور دادے حضرت عیسی کے ہین اور اسیطرح جہوٹ بولنا حضرت
پطرس اعظم الحوارین کا کہ مسیحی اونکو موسے سے بہی بڑہکر جانتے ہین اور نبیونکا تو کیا ذکر ثابت ہو
اور اگر کہین کہ یہ لوگ اگرچہ بڑے بڑے گناہ مثل زنا اور بت پرستی وغیرہا کے کرتے تہے اور کبہی
جہوٹ بہی بولتے تہے مگر کبہی یہان نہین کیا کہ جہوٹ بولکر غیر حکم خدا کو حکم خدا کا بتلایا ہو جیسا فنڈر
صاحب نے بہی میزان الحق کے صفحہ ۵۰ مطبوعہ ۱۸۴۹ع مین لکہا ہے تو یہہ بہی غلط ہے کیونکہ باب
تیرہوین کتاب سلاطین مین ایک نبی کے حال کے بیان مین جو اونہون نے موافق حکم ربانی کے
یہودا سے آکر یربعام بادشاہ اسرائیل کو خبر دی تہی کہ اس مذبح کو جو تو نے بنایا یوسیا بادشاہ جو
اولاد داؤد سے ہوگا گرادیگا اور اس خبر کو دیکر اپنے وطن کو پہرے تہے یون مرقوم ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع
۱۱ اوسوقت بیت ایل مین ایک بوڑہا نبی رہتا تہا سو اوسکے بیٹے اوس پاس آئے اور اون کامون کے
جو مرد خدا نے اوس روز بیت ایل مین کئے اوسے خبر دی الخ ۱۳ پہر اوس نے اپنے بیٹون سے کہا کہ
میرے لئے گدہے پر زین باندہو الخ ۱۴ تب وہ اوسپر چڑہا اور اوس مرد خدا کے پیچہے چلا سو اوسے
بطم کے درخت کے نیچے بیٹہا پایا الخ تا ورس ۳۹ دیکہو اس جناب بوڑہے پیغمبر نے کہ اس عبارت
مین پانچ جا لفظ نبی کا اونکے حق مین بولا گیا ہے اور ورس ۱۸ مین خود اوسی جناب نے دعوی
نبوت سچی کا کیا ہے اور ورس بیسوین مین تصدیق اونکی نبوت حقہ کی موجود ہے کیا خدا پر بہتان
باندہا اور جہوٹ بولکر ایک غریب پیغمبر کو فریب دیکر غضب خدا مین گرفتار کرکے مروا ڈالا پس اس پیغمبر
نے اتجا بلا شبہ غیر حکم خدا کو حکم خدا بتلایا تہا پس جہوٹ بولنا انبیاء اسرائیلیہ کا تبلیغ وحی مین بہی ثابت
ہے **اور بیان امر تیسرے کا** یہہ ہے ا باب ۷ متی مین ہے ۱۸۴۲ع ۲۲ اوس دن بہتیرے
مجہے کہینگے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام سے دیوون
کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامتین ظاہر نہین کین ۲۳ اوسوقت مین اون سے

صاف کہونگا مین کبہی تم سے واقف تہا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو انتہے دیکہو اسمین ان شخصون کو جنہون نے اس بات کا دعوے کیا کہ ہم رسول مسیح کے ہین اور بہت سے معجزے اور کراماتین دکہلائین بدکار فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ میرے مرید نہین تفسیر مظہری اور اسکا شا ممکن ہے کہ ایمان معجزون والا بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ نجات کا ہے اور بدون اوسکے جو عشق اور اطاعت سے کار کرتا ہے پایا جاوے اور قدرت ہر طرح کی زبان بولنے اور مریضون کے شفا بخشنے کی دنیا مین مقبول کرتی ہے لیکن خدا کے نزدیک خالص پاکیزگی مقبول ہے اور خدا کا فضل آدمی کو جو اوس سے صدور کرامت کا ہو آسمان پر لیجائیگا اور معجزہ بدون فضل کے آسمان پر نہین لیجاتا اور کراماتین اب موقوف ہوگئین اوسکے ساتہہ یہہ عذر بہی موقوف ہوا انتہے اسمین صاف اقرار ہے کہ وجود ایسے ایمان کا کہ اوسکے سبب معجزات صادر ہوسکین بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ نجات کا ہے ممکن ہے ۲ باب متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء ا پہر اوسنے اپنے بارہ شاگردون کو پاس بلا کر اونہین قدرت بخشی کہ ناپاک روحونکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری اور دکہہ درد کو دور کرین ۲ اور بارہ رسولون کا یہہ نام پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا الخ ۴ شمعون کنعانی اور یہودا اسکریوطی جسنے اوسے پکڑوا دیا یسوع نے اون بارہون کو فرماکے بہیجا الخ ۸ بیمارونکو چنگا کرو کوڑہیون کو پاک صاف کرو مردونکو جلاؤ دیوونکو نکالو تمنے مفت پایا مفت دو انتہے دیکہو اسجا یہودا اسخریوطی شامل بطریق حواری کے رسول گنا گیا اور قدرت چنگا کرنے بیمارون اور کوڑہیون اور جلانے مردون اور نکالنے دیوون کی رکہتا تہا اور موافق تصریح انجیلون کے یہہ رسول بہی مردون کے جلانے اور کرامات اور معجزات کی قدرت رکہنے والا جو زعم مسیحیون مین بلاشبہ رسول اللہ تہا وہی ہے جسنے تیس روپیہ کے لالچ سے حضرت عیسی کو پکڑوا دیا اور مرتد ہوگیا اور حرام موت پہانسی کہا کر مرگیا ۳ ورس ۲۴ باب ۲۴ متی کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء کیونکہ بہت سے جہوٹے نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کراماتین دکہلائینگے اگر ممکن ہوتا تو وے برگزیدون کو بہی گمراہ کرتے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء کہ جہوٹے مسیح اور جہوٹے نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کراماتین دکہلائینگے الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ء فافہم سیوم مسیح

کذب وانبیار کذبہ وحیلوں علامات عظیمہ ومعجزات الخ دیکھو اسکے موافق جہوٹے نبی کو بھی وہ طاقت
ہوتی ہے کہ ایسے بڑے بڑے معجزے اور کراماتیں دکھلاوے کہ برگزیدون کو بھی گمراہ کرڈالے
۲ باب ۲ تسلونیقیون مین ہے ہندیہ ۱۸۲۱ء تب وہ بیدشرع ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے
منہہ کے دم سے فنا اور اپنے آنے کی شکوہ سے نیست کردیگا ۹ اور اسکا آنا شیطان کے کیسے
کامل قدرت اور جہوٹے عجائب وغرائب کے ساتہہ ہوگا ملو ورس ۹ اور ترجمون مین یون ہے سنہ
۱۸۴۴ اور اوسکا آنا شیطان کے کارگر ہونے کے مطابق ہر طرح کی قدرت اور جہوٹے عجائب غرائب
سے فارسیہ ۱۸۱۶ء وظہورش از عمل شیطان باہر قسم معجزہ وعجائب وغرائب کاذب میباشد دیکھو
یہہ شخص جسکو پولوس بیدشرع لکہتے ہین ہر طرح کی قدرت رکہیگا اور ہر قسم کے معجزے دکہلا
۵ یوسیفس اپنی تاریخ کی کتاب کے آٹھوین باب مین لکہتا ہے کہ سلیمان نے بہت سی منترین
بنائی تہین کہ جنسے بیماریونکو تخفیف ہو اور اسیطرح ایسے عمل جنسے جنون اور دیوون کو نکالا جاوے
اور وہ عمل آجتک خوب جاری ہین ایسے مینے دیکہا ہے کہ میرے ہموطنی الیعازر نے وسپی این
پادشاہ اور اوسکے بیٹون اور اوسکے سردارون اور تمام سپاہیون کے حضور مین لوگون سے جنون
اور دیوون کو نکالا اور طور اوسکے نکالنے کا یہہ تہا کہ شخص دیوزدہ کی ناک مین ایک چہلا رکہکر
دیو کو نتہنون کی راہ سے نکال لیتا تہا اور جبہی دیوزدہ گرجاتا تہا بعد اوسکے اوس جن سے اقرار
لیتا تہا کہ پہر نہ آوے اور اوسوقت منتر پڑہتا اور نام سلیمان کا لیتا جاتا تہا اور لوگون کے یقین
کرانے کے لئے ایک برتن پانی کا بہرا ہوا تہوڑی دور رکہوا دیتا تہا کہ بعد نکالنے جن کے اوسکو حکم
کرتا تہا کہ اوس برتن کو اولٹ دیوے اور جن اولٹ دیتا تہا اتنے کہتا ہون مین کہ جب وے
عمل یوسیفس کے عہد مین خوب جاری تہے تو حضرت مسیح اور حواریون کے عہد مین بہت ہی اچہی
طرح سے رائج ہون گے اور اس زمانہ مین بہی ہندوستان مین سیکڑون آدمی عامل ہین کہ دیو
بہوتون کو بعضے عمل علوی کے اور بعضے سفلی کے زور سے نکالدیتے ہین پس دیو بہوت کا نکالنا
کسی وقت مین دلیل نبوت کی نہین ہوسکتا ۲ باب دسوین کتاب اول سموئیل مین ساول بادشاہ

بنی اسرائیل کے حال مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء ۱۰ اور جب وے جبعت کو آئے تو نبیون کا
گروہ اونسے دوچار ہوا اور خدا کی روح اوسپر چڑہی اور اوسنے بہی اون کے درمیان نبوت کی ۱۱
اور اوسکی اگلی پہچان پہچانون نے جو یہہ دیکہا کہ وہ نبیون کے درمیان نبوت کرتا ہے تو ایک نے
دوسرے سے کہا کہ قیس کے بیٹے کو کیا ہوا کیا ساول بہی نبیون کے درمیان ہے ۱۲ اور ایک نے
اونمین سے جواب دیا اور کہا کہ اونکا باپ کون ہے تب ہی سے یہہ مثل چلی کیا ساول بہی نبیون
مین ہے ۱۳ سو جب وہ نبوت کر چکا تو اونچے مکان مین آیا اور وہین ۱۶ باب گیارہوین اوسی کتاب
کا یون ہے اور جونہی ساول نے یہ سندیسے سنے وونہین خدا کی روح اوسپر چڑہی اور اوسکا
غضب بے طرح بہڑکا انتہے ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ ساول بہی روح القدس سے مستفیض
تہا اور روح القدس اوسپر نازل ہوتا تہا اور باب ۱۶ اوسی کتاب مین ہے ۱۴ اور خداوند کی روح
ساول پر سے چلی گئی اور خداوند کے حکم سے ایک روح اوسے ستانے لگی ۱۵ تب ساول کے
خادمون نے اوسے کہا دیکہہ اب ایک شریر روح خدا کی طرف سے تجہے ستاتی ہے ۲۳ اور ایسا ہوا
کہ جب خدا کی روح ساول پر چڑہتی تہی تو داؤد بربط ہاتہہ سے بجاتا تہا اور ساول خوشوقت ہوتا
تہا اور راحت پاتا تہا اور شریر روح اوسپر سے اوترتی تہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۵ء اسکے موافق ہے
اور یہہ جملہ اور ایسا ہوا کہ جب خدا کی روح الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ وچنین اتفاق
افتاد کہ ہرگاہ روح کسیف از طرف خدا بر ساول نازل میشد الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء و واقع شد ہنگام
تاثیر روح مضر از جانب خدا الخ اس جا جس لفظ کو مترجمون ہندیہ نے روح خدا کے ساتہہ ترجمہ کیا
ہے اوسکو مترجمون فارسیہ نے روح کسیف اور روح مضر کے ساتہہ پس معلوم ہوتا ہے کہ اطلاق
روح خدا کا روح شیطانی پر آتا ہے بہرحال بعد چلے جانے روح خدا کے روح شیطانی حکم خدا
سے ساول پر مسلط ہو گئی اور یہہ پیغمبر جامع روح رحمانی اور شیطانی کا دونون سے مستفیض تہا اور
تسلط ہونے روح شیطانی کے استفاضہ روح القدس سے موقوف ہوا تہا باب ۱۹ اوسی کتاب
مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء ۲۳ تب وہ رامہ نات کیطرف چلا اور خدا کی روح اوسپر بہی آ چڑہی اور وہ

چلتا گیا اور نبوت کرتا گیا یہانتک کہ رامہ نیات مین پہنچا ۲۴ اور اوس نے بہی اپنے کپڑے
اوتار پہینکے اور سموئیل کے آگے اوس نے بہی نبوت کی اور اوس سارے دن اور ساری رات
ننگا پڑا رہا اسیلئے یہہ مثل ہوی کیا ساؤل بہی نبیون مین ہے انتہی دیکہو سچا ساؤل ایسا
فیض روح القدس مین مستغرق ہوا کہ کپڑے اوتار کر ننگا ہو گیا اور تمام رات دن اوسیطرح پڑا رہا
اور اس پیغمبر سے ہو جامع روح رحمانی اور شیطانی کا حال ناظر کتاب اول سموئیل پر خوب کہلتا ہے
کہ ذات بابرکات اس پیغمبر مجمع الضدین کی کیسی مصدر سئیات تہی **مقدمہ کتاب کی فصل**
**دوسری** اور تیسری اور اس مقصد کی چارون فصلون کے ملاحظہ سے ناظرین کو کئی باتین
حاصل ہوتی ہین اول یہہ کہ موافق مذہب بڑے بڑے عالمون عیسائی کے جسکو تفسیر ڈوالی
اور رچرڈ مینٹ مین مختار گنا ہے انجیل متی کی عبری مین تہی جو وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے اور
فقط ترجمہ یونانی اوسکا کہ موافق قول جیروم کے نام مترجم کا بہی معلوم نہین موجود اور ڈاکٹر ولیمس
اور جہاننے والی انجیل فرقہ یونی ٹیرین کے باب اول اور دوئم اس انجیل کو الحاقی تبلاتے ہین
اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین بنٹا مہ کو اس انجیل سے الگ کر دیا ہے اور انجیل مرقس کی بہی موافق
قول کارولس بروئیس اور بلبرماین کے گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی موجود اور بعضے علما
متقدمین کو اسکے آخر باب پر شبہہ تہا اور انجیل لوقا کے بائیسوین باب کی بعض بعض جا پر بعضے
علماء متقدمین اور دونون بابون اول پر بعض علماء شبہہ کرتے تہے اور جناب لوتہر مصلح
دین عیسوی کو ان تینون انجیلون پر شبہہ تہا اور اونکے نزدیک انجیلون مین صحیح اور درست
فقط انجیل یوحنا کی تہی اور بس اور اس صحیح کا حال یہہ ہے کہ برٹشنیڈر کہ جسکو عیسائی بڑا عالم محقق گنتے ہین
ہین کہتا ہے کہ یہہ انجیل اور نامہ یوحنا کی تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ کسی عیسائی نے دوسری
صدی مین اوسکے نام سے لکہدئیے ہین اور یہی مذہب فرقہ الوجین کا تہا اور سٹاڈلن اپنی
کتاب مین لکہتا ہے کہ بلاشک کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے اور
گروٹیس جو عیسائیون مین بڑا عالم محقق مشہور ہے اکیسوین باب اس انجیل کو الحاقی تبلاتا ہے

اور بموافق اقرار ہارن صاحب کے ان انجیلون کا وقت تالیف روایت معتبر سے ثابت نہین ہوتا
اور قدما ر عیسائیون مین تقیید روایت کی نہتی اور نامہ تلمتی اور نامہ فلیمون اور دونون نامون
تمتہی کو بعض علما نے مردود گنا ہے اور کوئی سند اسکی نہین کہ نامہ عبرانیون کو پولوس نے لکہا
ہے اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور بعض فقرات
نامہ اول یوحنا اور مشاہدات یوحنا کا حال ایسا ابتر ہے کہ لایق کہنے کے نہین اور محض
زبردستی سے بلا سند اسکو حواریون کی طرف نسبت کرتے ہین اور بہت علماء فرقہ پروٹسٹنٹ نے
انکا انکار کیا ہے اور کونسل نائس کی جو سنہ ۳۲۵ مین جمی تہی جمہور کے نزدیک واجب التسلیم ٹہری ہے
اور کلیسیا عرب کے نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات کو
نہین مانتے ہے اور کلیسہ سریانی ابتک بہی نہین مانتا اور کتاب مشاہدات کو سرل نے اور اسیطرح
کلیسہ یروشلم نے بہی اوسکے وقت تک نہین مانا تہا اور بعض قدما اسکو تصنیف سرن تہس ملحد
کی تبلاتے تہے اور دیونیشیش نے دلیلون سے اور پروفیسر ایوالڈ نے بڑی تحقیق سے اس امر کو
ثابت کیا ہے کہ یہہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہین اور کونسل لوڈیسیا مین بہی جو سنہ ۳۶۴
مین جمی تہی یہہ کتاب خارج رہی تہی مگر سنہ ۳۹۷ مین کونسل کارتہیج نے اوسے مان لیا ہے اور تبسے
اکثر عیسائی اوسکو مانتے ہین لیکن اس کونسل والون کی کوئی سند نہین کیونکہ اونہون نے
مثل مشاہدات کی کتاب جودتہ اور کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب باروق اور
اکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابون مقابیس کو بہی واجب التسلیم مان لیا تہا حالانکہ فرقہ
پروٹسٹنٹ ان سب کو نہین مانتا دوسری بات یہہ کہ بلحاظ ان خرابیون کے جنکی تفصیل فصل
تیسری مقدمہ مین گذری تحریف انجیل مین بہت ہی ممکن اور آسان تہی تیسری بات
یہہ کہ پہلے ہی طبقہ مسیحی مین جعلبازی شروع ہوگئی تہی اور سوا اس انجیل کے اور بہی انجیلین
اور نامے اور مشاہدات قریب پچہتر کے تہی کہ جواب جمہور مسیحی اونکو بغیر دلیل قوی کے جہوٹی
تبلاتے ہین اور پہلے طبقو مین طریقہ محافظت کا بہی اچہا نہ تہا اور اسی سبب سے کئی جہوٹی کتابین

دوسری بات
تیسری بات

عہد جدید کی گم ہین چوتہی یہہ کہ ان کے مفسرون اور علماء کے اقرار کے موافق ان انجیل مین بہت جا الحاق ہوگیا ہی مثل ورس ۲۵ باب ۷ متی اور ورس ۲۰ باب ۵ نامۂ اول یوحنا اور ورس ۲۹ باب نامہ اول کرنتہیون اور ورس ۱۵ و ۵۳ باب ۲۷ متی وغیرہا کے پانچوین یہہ کہ انجیل نویسون کی تحریر وہم اور غلطی سے خالی نہین ہے چہٹے یہہ کہ ان کے بڑے بڑے عالمون کے اقرار کے موافق سب تحریر انبیاء اسرائیلیہ و حواریون کی الہامی نہین ہوتی اور سب حواریون نے بعد یکہ پطرس حواری نے بہی بعد نزول روح القدس کے غلطی کہائی ہے ساتوین یہہ کہ انبیاء اور حواریون سے گناہ کبیرہ بعد یکہ زنا اور بت پرستی اور جہوٹ بولنا بہی سرزد ہوئین ہین اور خود تبلیغ وحی مین جہوٹ بولنا اونہی ثابت ہے آٹہوین یہہ کہ صدور کرامت اور معجزون کو دلیل نبوت کی نہین بلکہ اہل کتاب کے نزدیک دلیل ایمان کی بہی نہین پس کہتا ہون کہ نہ اس ساری مجموعہ کی کوئی سند ہی اور نہ یہہ سب الہامی بن سکتا ہے کیونکہ انجیل متی تو جہان سے گم ہوئی اور فقط ترجمہ یونانی اوسکا باقی ہے اور مرقس اور لوقا نہ حواری ہین اور نہ کلام اونکی الہامی پس یہہ تینون یقیناً حواریون کی لکہی ہوئی نہین تو ان تینون کو کلام نبوت کہنا صریح گردن انصاف کی مارنی ہے بلکہ یہہ تینون بمنزلہ اور تواریخ کے ہین غایت مافی الباب اتنا فرق ہے کہ لکہنے والے انکے مورخ دیانت دار تہے لیکن باوجود اس کے اور تاریخون کی نسبت الحاق اور تصرف کا انہین زائد تر شک ہے اور نامۂ دوم پطرس اور نامۂ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامۂ یہودا اور کتاب مشاہدات کو تو ہم کسیطرح الہامی نہین جانینگے اور حکم کونسل کا ہیچ کا تو ہمارے نزدیک صرف ایک کونسلی حکم ہے اور جیسا کتاب جوڈتہ اور کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب باروق اور کتاب الکلیز یاسٹیکس اور دونون کتابین مقابیس کے حق مین حکم اون کونسل والون کا فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسموع نہین ایسا ہی حکم اونکا ہمارے نزدیک بابت کتاب مشاہدات کے سمجہنا چاہئے اور لوقا کو نہ ہم حواری جانتے ہین اور نہ صاحب الہام اور کلام اوسکو ہم سند نہین بلکہ ہم موافق قول زونگلیس اور اور پروٹسٹنون کے کہتے ہین کہ کلام اوسکا غلطی سے پاک نہین اگر سب باتون سے قطع نظر کرین تو بصورتیکہ

ہمارے نزدیک انجیل اوسقدر ہے جو قول حضرت عیسیٰ کے ہین لیکن وے بہی جو بروایت احاد ثابت
ہین تو حکم اونکا ایسا ہوگا جیسے احاد کا ہمارے مذہب مین پس جبتک کوئی دلیل نقلی قطعی اور عقلی
قطعی مخالف اون قولون کے نہوگی تب تک مقبول ہین اور صورت مخالفت مین جسکی تاویل
ہوسکیگی وہ واجب التاویل ہوگا وگرنہ وہم راوی یا غلطی اوسکی پر محمول ہوکر متروک ہوگا اور
صدور غلطی اور وہم کا اون سے کچھ بہی بعید نہین جیسا اس باب مین اقرار انکے علمار محققین کا اوپر
گذرا اور کتنی بڑی غلطی تہی کہ حواری لوگ سمجہتے تہے کہ ہمارے طبقہ کے لوگون کی زندگی مین قیامت
آجاویگی اور جا بجا اسکی تصریح ان کے قولونمین پائی جاتی ہے چنانچہ نقل بعض اقوال کی اوپر گذری
اور سمجہتے تہے کہ نزول عیسوی تک یوحنا نہ مریگا باب ۲ یوحنا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ ۲۱ پطرس نے
اوسے (یعنی یوحنا کو) دیکہہ کے یسوع کو کہا اے خداوند اس شخص کو کیا ہوگا ۲۲ یسوع نے اس سے
کہا اگر مین چاہون کہ جبتک مین آؤن وہ یہین ٹہرے تو تجہے کیا تو میرے پیچہے چلا آ ۲۳ تب
بہائیون مین یہہ بات مشہور ہوئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا لیکن یسوع نے اوسے نہین کہا کہ وہ نہ مریگا مگر یہہ کہا
کہ اگر مین چاہون کہ میرے آنے تک وہ ٹہرے تو تجہے کیا انتہی تفسیر بارنس مین ہے کہ عیسیٰ کی لفظون
سے جو آسانی سے غلط سمجہی جاسکتے تہے یہہ غلطی اوٹہی کہ وہ نہ مریگا اور اس بات سے کہ یوحنا اور
حواریون کے پیچہے بہی زندہ رہا یہہ غلطی مضبوط ہوگئی اسلئے یوحنا نے مناسب جانا کہ اپنے مرنے سے
پہلے اس غلطی کو صحیح کردے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے غالباً عیسیٰ نے اس قول سے
عیوض لینا یہودیون سے مراد رکہا ہوگا لیکن حواریون نے غلطی خیال سے یہہ سمجہا کہ یوحنا
قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ بہشت مین اوٹہا لیا جائیگا پہر اوسی تفسیر مین ہے یہان سے سیکہو
کہ انسان کی روایت بے تحقیق اور اوس پر ایمان کا بنا کرنا اچہا نہین ہے یہہ ایک روایت تہی جو کہ
حواریون کی روایت تہی اور بات تہی جو بہائیون مین پہیلی ہوئی تہی اول کی تہی اور عام تہی اور
پہر بہی وہ جہوٹی تہی ایسے لکہی روایتون پر کتنا کم بہروسا ہے اور یہہ تفسیر روایتی تہی کوئی لکہی بات حضرت
عیسیٰ کی بہشت کی گئی تہی پہر بہی غلط تہی پہر حاشیہ مین اوسی تفسیر کے ہے کہ بسبب اس بات کے

کہ حواری خداوند کا آنا صرف انصاف کے لیے خیال کرتے ہتے لفظون کو غلط سمجھے جیسا کہ انجیل نویس خود بتلاتا ہے اور تفسیر ڈوالی اور جرد مینٹ مین ہے کہ خداوند کے اس اظہار مبہم سے بعض مریدون نے سمجھا کہ یوحنا کبہی نہ مریگا اور اون لوگو مین پایا جائیگا جو وقت نزول عیسوی کے زندہ ہین گے دیکہو ورس ۱۵ و ۵۲ باب ۱۵ نامہ اول کرنتہیون کا اور ورس ۱۷ باب ۴ نامہ اتہلینکیو نکا حالانکہ اصل معنے ان لفظون کے یہہ تہے کہ حواری غارت ہونے یروشالم تک زندہ رہیگا اور بہت سے فقرون مین کتب مقدسہ کے اوسکو آنے خداوند سے کہ نہایت بڑا انصاف اور گواہی اوسکی سبہ اور طاقت کی ہے تعبیر کیا ہے دیکہو متی کے ورس ۲ و ۳۰ باب ۲۴ کو اور صفحہ ۲۳۳ کتاب بیلی مین جو ۱۸۵۰ء مین لندن مین چہپی ہے مرقوم ہے دوسری غلطی جو پہلے عیسائیون پر لگائی گئی ہے یہہ ہے کہ وی امید قرب قیامت کے رکہتے تہے اور مین پہلی تقریر اعتراض کے اسیطرح کا ایک اور نمونہ پیش کرتا ہون کہ کہا ہے خداوند نے یوحنا کے حق مین پتیرس سے فرمایا کہ اگر مین چاہون کہ وہ میرے آنے تک یہین ٹہرے تو تجہے کیا اور لفظون کے معنے خلاف سمجہے گئے کہ یوحنا نہ مریگا اور بہائیون مین یہہ بات پہیل گئی خیال کرو اگر یہی بات عام رای عیسائیون کی ہو کر ہم تک پہنچتی اور سبب جس سے یہہ غلطی نکلی کہو یا جاتا اور کوئی آجکے دن اس غلطی کا حوالہ دیکر اس غلطی کے سبب دین عیسوی کے رد پر مستعد ہوتا تو یہہ بات بلحاظ اوس چیز کے جو ہمکو پہنچی بہت ہی بے انصافی ہتی اور جو لوگ کہتے ہین کہ انجیل یقین کراتی ہے کہ حواریون اور پہلے عیسائیون کو قیامت کے آنے کی اپنے ہی زمانہ مین امید تہی اونکو وہی خیال کرنا چاہیئے جو ہمنے درباب اس غلطی پرانی چند روزہ کے کہا اور اس غلطی نے اون کے فریبی ہونیکو روکا اور ایا اس بات مین مشکل اور سوال یہی ہے کہ جب ہمنے قبول کیا کہ حواریون کی رای قابل سہو کے تہی تو پہر ہم کس چیز پر بہروسا کرین اور اوسکے جواب مین منکرون کے مقابلے حامی دین عیسوی کو اتنا جواب کافی ہے کہ مجکو گواہی حواریون کی چاہیئے اور اونکی رای سے کچہہ غرض نہین اور اصل مطلب چاہیئے اور نتیجے مین امن مین ہون لیکن اس جواب مین دو ہوشیاریان اور بہی چاہئین تاکہ سب خوف بے تحقیقی جاتا رہے ایک یہہ کہ

کہ وہ غیب کی بات پولوس مقدس کی غیر صادق نکلی اور سب حواری جو پہلی صدی کے تہے سب پہلے مرگئے (یعنی مرگئے) اور ایک کو بہی وقت پہونکنے نرسنگے تک جیتے رہنا اور وقت نزول کے بدلیون پر چڑہ کے واسطے استقبال جناب مسیح کے جانا نصیب نہوا فائدہ تیسرا یہہ کہ یہہ قول بارنس کا اسلئے یوحنا نے مناسب جانا کہ قبل اپنی موت کے اس غلطی کو صحیح کردے مردود ہے کیونکہ اول یہہ انجیل تصنیف یوحنا ہی کی نہین بلکہ موافق قول محقق برٹشنیڈر اور اسٹاڈلن اور فرقہ الوجین کے کسی اور عیسائی کی ہے اور اگر تسلیم بہی کرین تو موافق تحقیق گروٹیس کے جو مسیحیون مین بڑا محقق مشہور ہے باب اکیسواں ہرگز تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ بعد موت یوحنا کے کلیسیا افسس نے اپنی طرف سے ملا دیا ہے پس اب اوس غلطی کے صحیح کرنے والے کلیسیا (یعنی جماعت) افسس ہے نہ یوحنا اور یوحنا تو اوسی عقیدے پر مرے ہون گے مگر جب عیسائیون نے دیکہا کہ یوحنا مر چکے اور نزول مسیح نہوا تو جرأت کرکے اس باب کو ملایا اور تاویل قول مسیح کی کی فائدہ چوتہا یہہ کہ جب وہ روایت جو انکی جو عیسائیون مین پہیلی ہوی اور رائج تہی جہوٹی ہے جیسا کہ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین بیان ہوا تو اب کوئی روایت انجیلون کی الہامی اور واجب الاعتقاد نہین ہوسکتی کیونکہ سب انجیل نویس حضرت عیسی ع کے اقوال کو اپنی سمجہہ کے موافق روایت بالمعنی کرتے ہین اور کوئی اونکے الفاظ کے ساتہہ نہین نقل کرتا اور حواریون کا کبہی کبہی غلط سمجہنا اور بعضی غلطیون پر مستمر رہنا ثابت ہے جیسا اوپر گذرا اور اسیطرح اور جا بہی بسبب مجمل ہونے قول مسیحی کے مطلب عیسوی کو نہین سمجہے اور بعض دفعہ ادب اور خوف کرکے پوچہا بہی نہین کچہہ شواہد اسکے بطور نمونہ کے سنئے اقوال جناب مسیح کا یہودیون کے جواب مین باب ۲ یوحنا مین یون منقول ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ء ۱۹ یسوع نے جواب دیکر اونہین کہا اس ہیکل کو ڈہا دو مین اوسے تین دن مین کہڑا کرونگا ۲۰ یہودیون نے کہا چالیس برس سے یہہ ہیکل بن رہا ہے تو اوسے تین دن مین بنائیگا ۲۱ پر اوس نے اپنے بدن کی ہیکل کی بات کہی تہی ۲۲ اسلئے جب وہ مردون مین سے جی اوٹہا تو اوسکے شاگردون کو یاد آیا

اوسنے اونہین سچ کہا تہا اور وے کتابون پر اور اوس کلمہ پر جو یسوع نے کہا تہا ایمان لائے انتہے
دیکہو موافق تصریح یوحنا کے اس قول کو نہ کوئی یہودیون سے کیا عالم اور کیا جاہل اور نہ کوئی حواریون
اور مریدون نے سمجہا تہا بلکہ بعد زندہ ہونے جناب مسیح کے حواریون نے سمجہا کہ ہیکل سے مراد
جسم عیسوی تہا ۶ باب یوحنا مین ہے ہندیہ ۱۸۱۲ء ۵۱ مین ہون وہ جیتی روٹی جو آسمان سے
اوتری اگر کوئی اوس روٹی کو کہائے ابد تک جیتا رہیگا اور روٹی جو مین دونگا میرا گوشت ہے جو مین
جہان کی حیات کیلئے دونگا ۵۲ تب یہودی آپسمین بحث کرنے لگے کہ یہہ مرد اپنا گوشت کیونکر ہمین
دیسکتا ہے کہ کہائین ۵۳ یسوع نے اونہین کہا مین تم سے سچ کہتا ہون اگر تم ابن آدم کا گوشت
نکہاؤ اور اوسکا لہو نہ پیو تم مین حیات نہین ہے ۵۴ جو کوئی میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا لہو
پیتا ہے حیات ابدی پاتا ہے اور مین اوسے پچہلے دن اوٹہاؤنگا ۵۵ کہ میرا گوشت فی الحقیقت
خوردنی اور میرا لہو فی الواقع نوشیدنی ہے ۵۶ وہ جو میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے
مجہہ مین بستا ہے اور مین اوس مین ۶۰ تب اوس کے شاگردون بہتون نے سنکے کہا کہ یہہ
سخت مشکل کلام ہے اوسے کون سچ سکتا ہے انتہے دیکہو یہان کسی یہودی کی سمجہہ مین نہ آیا اور
بہت مریدون سچ لئے اوسکو سخت مشکل سمجہا ۱۱ باب یوحنا مین ہے ہندیہ ۱۸۱۲ء اوسنے یہہ باتین
کہین پہر اوس نے کہا ہمارا دوست لعازر سو گیا ہے مین جاتا ہون کہ اوسے جگاؤن ۱۲ تب اوسکے
شاگردون نے کہا اے خداوند اگر وہ سوتا ہے تو چنگا ہوگا ۱۳ یسوع نے تو اوسکی موت کی کہی تہی پر
اونہون نے خیال کیا کہ اوسنے نیند کے چین کی فرمائی انتہے ایسا ہی شاگرد جناب یسوع کے
اونکے مطلب کو نہ سمجہے ۱۶ باب متی مین ہے تب یسوع نے اون سے کہا کہ خبردار فریسیون اور
زادوقیون کے خمیر سے پرہیز کرو ۷ اونہون نے اپنے دلمین گمان کرکے کہا کہ اوسکا سبب
یہہ ہے کہ ہمنے روٹیان ساتہہ نہ لین ۸ لیکن یسوع نے یہہ دریافت کرکے اون سے کہا کہ اے
کم اعتقادو تم اپنے دلمین کیون گمان کرتے ہو کہ یہہ روٹیان نہ لینے کے سبب سے ہے ۱۱ تم
کیون نہین سوجہتے کہ مین نے تم سے روٹی کے لئے نہین کہا کہ تم فریسیون اور زادوقیون

کے خمیر سے پرہیز کرو ۱۲ تب وے سمجھے کہ اوس نے اونہین روٹی کے خمیر سے نہین بلکہ فریسیون
اور زادقیون کی تعلیم سے پرہیز کرنیکو کہا ہ باب ۹ لوقا مین قول مسیح خطاب سب حواریونمین
یون ہے ۴۴ کہ ان باتون کو کانون سے سُن رکہو کہ ابن آدم خلق کے ہاتھہ مین گرفتار
کرادیا جائیگا ۴۵ پروے اس کلام کو نہ سمجھے اور یہہ اونپر پوشیدہ رہا تا نہووے کہ وے
اوسے دریافت کرین اور اونہون نے مارے ڈرکے اوس سے سوال کیا انتہے دیکہو یہان سب
حواری مطلب مسیح کو نہ سمجھے اور مارے ڈرکے سوال بہی نکرسکے ہ باب ۱۸ لوقا مین ہے ۳۱
پہر اپنے بارہ کو ساتہہ لیکر اونہین کہا کہ دیکہو ہم یروشالم کو جاتے ہین اور سب چیزین جو ابن آدم
کے حق مین نبیون کے وسیلے لکہی گئی ہین پوری ہونگین ۳۲ اسلئے کہ وہ عوام کے حوالے
کیا جائیگا اور لوگ اوس سے ٹہٹھے کرین گے اور اوسکے مُنہہ پر تہوکین گے ۳۳ اور اوسے
کوڑے مارین گے اور قتل کرین گے اور تیسرے دن وہ پہر اوٹہیگا ۳۴ اور وے اون
باتون سے کچہہ نسمجھے اور یہہ کلام اونپر پوشیدہ رہا اونہون نے اون باتون کو جو کہی گئی
تہین ہرگز نہ جانا انتہے اسیطرح بہی حواری کچہہ نہ سمجھے یہہ کہ عروج مسیح تک سب حواری
تعلیمات مسیح سے یہی سمجھے ہوئے تہے کہ بادشاہت مسیح کی دنیاوی ہے اور ہمکو بہی
سلطنت اور حکومت ملے گی پس اب کونسی دلیل ہے کہ باوجود روایت بالمعنے کرنیکے انجیلیون
سے اور جا غلطی سمجہہ مین نہوئی ہوگی اور مرقس اور لوقا نہ تو حواری ہین اور حال دیکہا ہوا
لکہتے ہین اور متی کی انجیل کا فقط ترجمہ یونانی موجود ہے پس ان تینون کی روایت مین
تو مثل روایت اور مورخون اور راویون کے خبر احاد کی ہے اب اس جا سے یہہ بات یقینی ہوئی
ہے کہ علماء فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس باب مین بہت ہی سچے ہین کہ حواریون کو منصب مقرر
کرنے کسی حکم شرعی کا نہتا اور سب حواریون نے بجدیکہ پطرس حواری نے بہی بعد عروج مسیح
کے آسمان پر بڑی بڑی غلطیان کی ہین اور پولوس غلطی کرنیمین سب کا سردار ہے
جیسا کہ نقل اون کے قولون کی چوتہی فصل مین ذیل بیان امر اول کے گذری

فائدہ پانچوان

**فائدہ پانچوان** یہہ کہ پیلی نے یہہ الزام منکرونکا تسلیم کر لیا کہ یقیناً حواری اور پہلے عیسائی غلطی سے یہی امید کرتے تہے کہ قیامت اونہین کے زمانہ مین آجائیگی اور اس غلطی کا یہہ جواب دیا کہ اونکی گواہی ہمکو چاہئے اور اونکی رائے سے کچہہ غرض نہین کہتا ہون مین کہ اس صورت مین منکرون کو بڑی گنجایش ہے اور اونکا قول پکّا نکلا اور موافق اقرار اس مجیب کے ثابت ہو گیا کہ کلام حواریونکا الہامی واجب التسلیم نہین بلکہ صرف بمنزلہ اور مورخون دیانت دار کے ہے اور شہادت مین بہی اونکی خوف سہو اور خطا کا ہے

فائدہ چھٹا

**فائدہ چھٹا** یہہ کہ قول پیلی کا حمایت دین عیسوی مین حواری کی ہر دلیل کی صحت اور ہر تشبیہ کے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہین الخ دلالت کرتا ہے کہ سب قول حواریون کے جو اوس مجموعہ عہد جدید مین مکتوب ہین الہامی نہین آپ کہتا ہون کہ جو حواریون نے اپنی طرف سے بطور تفسیر کے کلام عیسوی کے ساتہہ ملایا ہے ہرگز وہ بہی واجب التسلیم نہین بلکہ اگر الحاق اور بے سندی ہونے سے قطع نظر کرین تو اتنا ثابت ہوگا کہ اونکا گمان یون تہا خطا ہو یا صواب اور کچہہ اون تفسیرون کی تفصیل استفسار سولہوین کتاب استفسار مین ہوئی ہے

فائدہ ساتوان

**فائدہ ساتوان** یہہ کہ قول پیلی کا جو اونکے مقدمات سے نتیجہ نکلے وہ ہمیں واجب التسلیم ہے لیکن ہمپر واجب نہین کہ تمام مقدمات کو شرح کرین یا قبول کرین الخ قابل تعجب ہے کیونکہ جب مقدمات دلیل کے مقبول اور واجب التسلیم نہون تو نتیجہ اونکا کہانسے مقبول اور واجب التسلیم ہوگا اسی لئے برکس جو ایک فاضل عیسائی ہے حاشیہ اس قول پیلی پر لکہہ کر استہزا کرتا ہے اور کہتا ہے یہہ خیال نہایت نامعقول ہے کہ حواریون نے برے مقدمات استعمال کرکے نتیجہ نیک نکالا اور اوس مطلب مین جو خدا نے بیشتر الہام کیا تہا غلطی کی حالانکہ وے تازہ الہام کی تعلیم مین مصروف تہے اور اسیطرح یہہ خیال بہی کہ انہون نے ایک حصہ کتب مقدسہ کو دوسرے حصہ کی حالت لکہنے مین پلٹا اور جو شخص ایسے مقدمات کو استعمال کرے کہ اونکا یقین نہین دیانت دار نہین اور استعمال حواریون کا

اون مقدمات کو اثبات مسئلے دین عیسوی کے لئی ہر ایک عیسائی کیواسطی پوری سند اون مقدمات
کی صداقت کی ہے وگرنہ طریقہ دلیل کا بیفایدہ اور بدتر بلکہ قابل استہزا کے ہے انتہی اور
اس فاضل نے اگرچہ پیلی پر بہت لے دیے کی مگر کوئی وجہ اپنی طرف سے اچھی نہ لا سکا بہر حال
مقدمہ اور تینون مقصدون اس کتاب کے ناظر پر یہہ بات بخوبی واضح ہے کہ اس سب مجموعہ عہد
عتیق اور جدید کی جسکو بیبل کہتے ہین نہ کوئی سند متصل ہے اور نہ یہہ مجموعہ الحاق اور غلطی
اور تحریف سے خالی پس جب ہم حال اصل نسخون بیبل کا لکھہ چکے تو ہمکو کچھہ ضرور نہین کہ حال
اون ترجمون کا جو پادری اونکو انجیل اور توریت اور اور کتابون کا نام لگا کر تقسیم کرتے ہین
لکھین کیونکہ جب اصل کا وہ حال ہو تو فرع کا بطریقہ اولی بہت کچھہ حال خراب ہوگا مگر تنبیہا بھی
بعضے ترجمون مشہور اور معتبر کا ہم حال لکھدیتے ہین اور اورون کو اوسپر قیاس کر لو **پہلا**
جو سب سے بڑا ہے ترجمہ سیپٹو اجنٹ ہے اور اوسکی خرابی کا حال مقصد دوسرے کے آخر مین بیان ہوا
**دوسرا** ترجمہ لاطینی کہ فرقہ رومن کاتلک کا مدار ایمان ہے اور اوسکی خرابی کا بیان مقدمہ
کی فصل تیسری مین گذرا **تیسرا نسخہ** یونانی ارازمس کا جاننا چاہیے کہ پندرہوین صدی تک
انگلستان مین یونانی زبان کا کچھہ چرچا نتھا لیکن جب کہ سنہ ۱۴۵۳ مین اہل اسلام نے شہر
قسطنطنیہ کو فتح کیا اوسوقت اہل یونان مرزبوم یورپ کے مختلف ملکون کو نکل گئے اور کچھہ
انگلستان مین بھی آئے تھے تب سے اس زبان کا وہان بھی چرچا شروع ہوا اوبگیٹر
صاحب لکھتا ہے کہ سنہ ۱۴۵۳ مین جب ترکون نے شہر قسطنطنیہ کو لیا تب وہان کے رہنے
والے بہاگ گئے اور اون کے ساتھہ نسخے یونانی تھے اور سنہ ۱۵۱۶ مین ڈاکٹر فی بیکر نے علم یونانی
انگلینڈ مین داخل کیا انتہی اور سنہ ۱۵۱۶ مین ارازمس نے اپنا ترجمہ یونانی تیار کیا ولیم کار نیٹر
جو بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین کہتے ہین کہ اول اول جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ ارازمس
کا ہے جو سنہ ۱۵۱۶ مین بنایا گیا اور جن نسخون سے اوس نے وہ نسخہ تیار کیا وے صرف
چار ہی نسخے تھے اور اونمین سے بھی تین نسخے جنکو بہت استعمال کرتا تھا پورے نتھے بلکہ انمین

صرف عہد جدید کی کتابون کے جزو تہے اور کچہہ معتبر بہی نہ تہے اور وہ بعض یونانی مرشدون
کے کلام اور ترجمہ لاطینی سے صحیح کرتا تہا اور اگر کسیجا مین مطلب کہلتا تو اپنے خیال کے
موافق صحیح کر دیتا تہا اور حالت ان مصالح (یعنی قلت نسخون کی) سے جو ارازمس کے پاس تہا
یہہ ظاہر ہے کہ وہ کیسا ہی فاضل نہین ہوا اوسکا نسخہ بہت بہتر نہین ہو سکتا اور اوسنے پچہلے
طبعون مین بہت سی تبدیلیان کین گو اونمین بہت اچہی بہی تہین لیکن اصل اوسکے نسخہ مین فرق
نہین ہوا انتہی دیکہو موافق اقرار ولیم کارنٹر کے نسخہ ارازمس کا صرف چار ہی نسخون سے کہ اونمین
سے بہی تین ناقص تہے تیار ہوا تہا اور تصحیح اوسکی بعض بعض جا محض موافق خیال ارازمس کے
ہوئی تہی اور گو وہ فاضل فرکی ہو لیکن اوسکا نسخہ بسبب حالات مذکورہ کے اچہا نہتا چوتہا ترجمہ
ٹنڈیل صاحب کا انگریزی زبانمین اور اسکو ٹنڈیل صاحب نے نسخہ ارازمس سے جو تیسری بار مطبوع ہوا
تہا بنایا ہے اور جب حال اوسکی اصل کا اوپر گذرا تو بیان حال اس فرع کی حاجت نہین مگر اتنا
کہدیتے ہین کہ ایسا غلط تہا کہ سب نسخے اوس کے عہد سلطنت اڈورڈ ششم مین الزام غلطی کا لگاکر جلائے
گئے اور بشپ ٹنسٹل نے اس ترجمہ سے فقط ترجمہ عہد جدید مین دو ہزار خرابیان نکالین تہین
پانچوان ترجمہ جناب لوتہر مصلح دین عیسوی کا جو ڈچہ زبان مین تہا اور حال اوسکا یہہ ہے
کہ زونگلس بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس ترجمہ کے باب مین جناب مصلح دین کو یون لکہا تہا
اے لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بگاڑنے والا اور پلٹ دینے والا پاک کتابونکا
ہے تجہسے ہمین کتنی شرم آتی ہے کہ ہم ابتک تیری بیحد قدر کرتے تہے اور اب ایسا ثابت کرتے ہین
کہ تو ایسا ہے اور اوسکے عوض مین جناب مصلح نے ترجمہ زونگلس کو خارج کیا تہا اور دین کے
مقدمہ مین زونگلس کو احمق اور گدہا اور دجال اور فریبی کہتے تہے اور کگرمن صاحب اس ترجمہ
کے حق مین لکہتا ہے کہ یہہ ترجمہ عہد عتیق کی کتابون کا خصوصاً کتاب ایوب اور اون
پیغمبرون کی کتابونکا داغی (یعنی عیب دار) ہے اور کچہہ تہوڑا نہین اور ترجمہ عہد جدید
کا بہی داغی ہے اور کچہہ تہوڑا نہین اور بسرا اور اوسیانڈر ین جناب مصلح کو کہتے تہے کہ

کہ تونے ترجمہ غلط کیا ہے اور سٹافیلس اور ہیرس نے اس ترجمہ سے ترجمہ عہد جدید مین چودہ سو
خرابیان نکالین ہین کہ وے بدعتی ہین **چھٹا** ترجمہ بیزا کا جسکے اہل انگلستان پیرو ہین اور
حال اس ترجمہ کا یہہ ہے کہ ایکولمپیدیس اور علماء پیزرل کے کہتے ہین کہ یہہ ترجمہ بہت جگہہ مین
بد ہے اور بالکل روح القدس کے مخالف اور فاضل ہولینس کہتا ہے کہ بیزا حقیقت مین عبارت
متن انجیل کی تبدیل کرتا ہے اور کاسٹیلیو کہ کالونی مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیانڈر
کے وقف اور زباندان ہے اپنی کتاب مین جو درباب اثبات خرابیون ترجمہ بیزا کے لکہی ہے
ملامت کر کے کہتا ہے کہ اوسکی مین سب غلطیان نہ لکہو لگا اسلئے کہ اوسکے واسطے ایک بڑی
کتاب چاہیے **ساتوان** ترجمہ کاسٹیلیو کا اور اسکا حال یہہ ہے کہ بیزا کہتا ہے کہ یہہ
ترجمہ تو برا اور خراب اور الحادی ہے اور کاسٹیلیو نی جو اوسکے جواب مین ایک کتاب لکہی ہے
اوس کے مقدمہ مین لکہا ہے کہ بعض لوگون نے ہماری بیبل کے لاطینی اور فرانسیسی ترجمہ کو
صرف نالایق ہی نسمجہا بلکہ روح القدس کے ارادہ کے برخلاف سمجہہ کے رد کیا ہے **اٹھوان**
ترجمہ علماء زورک کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ لواتہرس اور موسی مین اپنی تاریخون مین لکہتے
ہین کہ فروشی روس نے اس ترجمہ کو چہاپ کر لوتہر کے پاس بہیجا تو لوتہر نے ناپسند کر کے واپس کیا
اور مردود ٹہرایا **نوان** ترجمہ ٹانگرین کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ الک ٹرادف سکسی نے
بڑے غصہ سے اوسے مردود ٹہرا کر خباب لوتہر کا ترجمہ اوسکی جا مقرر کیا **دسوان** ترجمہ
کتاب الصلوۃ کا جسمین ترجمہ بعض زبورونکا بہی تہا اور یہہ ترجمہ خاص انگلستان مین ہوا تہا
اور اسکا حال یہہ ہے کہ پروٹسٹنٹ لوگون نے بادشاہ جیمس اول کو ایک عرضی اس مضمون
کی دی تہی کہ ہماری نماز کی کتاب مین جو زبور داخل ہین اونمین عبری کے مخالف قریب
دو سو جگہہ کے زیادتی اور کمی اور تبدیلی پائی جاتی ہے اور اس سبب سے اونہون نے ایک
کتاب لکہی اور اوسمین سب غلطیان ترجمہ کی تبلائین اور اسیطرح اور ترجمون اور
انکے مفسرون کا حال ہے مولی نس کہتا ہے کہ کالون نے اپنی کتاب ہارمنی مین انجیل کی

عبارتون کو تہ و بالا کر دیا اور انجیل کے لفظون پر اندہیرا کیا اور متن مین عبارت بڑہا دی اور مستر کارلائل کہتے ہین کہ انگریزی ترجمون نے مطلب کو فاسد کیا سچ کو چہپایا اور جاہلون کو فریب دیا اور انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور ان لوگون کو نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹ زیادہ پسند ہے اور جب رینالڈ صاحب نے کلیسا انگلستان پر طعن کیا تب وائیٹکر نے بہی لاچار ہو کر یون لکہا کہ کارلائل صاحب یا بعض اور نے جو ہمارے ترجمہ بیبل کے خلاف مین لکہا ہے سو بفایدہ ہے اور کچہہ اوس سے مطلب نہین حاصل ہوتا لیکن البتہ بعض چیزین قابل اسکے ہین کہ درست کیجاوین اور لنڈن کے علماء نے بسبب پاس دین کے بادشاہ کو اس امر کی اطلاع دی کہ ترجمہ انگریزی بیبل کا ایسا خراب ہے کہ بعضی جا گہٹا دیا ہے اور بعضی جا بڑہا دیا ہے اور بعضی جا بدل دیا ہے اور بعضی جا روح القدس کی مراد کو پوشیدہ کر دیا ہے اور بعض نے اوس ترجمہ کے حق مین کہا ہے کہ یہہ بیہودہ اور بے معنی ترجمہ ہے اور بہت جگہہ مین روح القدس کی مراد کو پلٹ دیا ہے اور اسی سبب سے اکثر پروٹسٹنٹون نے اوسپر دستخط نہین کیئے چنانچہ بروٹن نے کہا تہا کہ مین البیتہ ترجمہ کی جسمین بہت زیادت ہے اور بہت سی کمی اور بعض جا مطلب کو پوشیدہ کرتا ہے اور بعض جا اولٹ دیتا ہے کیونکر سند دون مستر بروٹن نے کونسل کی لارڈ لوگون سے درخواست کی تہی کہ ایک نیا ترجمہ انگریزی تیار ہو کیونکہ جو اب انگلستان مین مروج ہے وہ غلطیون سے پر ہے اور بشپ لوگون سے کہتا ہے کہ تمہارا ترجمہ انگریزی مشہور ایسا ہے کہ عہد عتیق کی کتابون کی عبارت کو ۸۴۸ جگہہ اولٹتا ہے اور گروڑہا آدمیون کو عہد جدید کی کتابون کے رد کرنے اور دوزخ مین پڑنے کا سبب ہوا ہے کہتا ہو نہین عجیب یہہ ترجمہ انگریزی مدار ایمان کلیسون انگلستان کا تہا کہ جسکو علماء عیسائیون نے یہ لقب دیئے مطلب کا فاسد کرنے والا سچ کا چہپانے والا انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کرنے والا روح القدس کی مراد پوشیدہ کرنیوالا مراد روح القدس کی پلٹنے والا بیہودہ بیمعنی غلطیون سے پر کہ جسنے ۸۴۸ جگہہ عہد عتیق

کی عبارت کو اولٹ دیا اور کروڑون آدمیون کے لئے سبب ہوا کہ عہد جدید کو رد کرین ظاہرا
کارلائل صاحب اس بات مین بہت ہی سچے ہین کہ انگریزی مترجمون کو دوسرے ظلمت اور سچ سے جھوٹ
پسند زیادہ ہے کیونکہ اب بھی ہم جب ترجمون اردو اور فارسی اور عربی کے نسخے مختلف سالون
کے چھپے ہوئے لیکر آپس مین مقابلا کرتے ہین تب وے سب خرابیان جو اوپر مذکور ہوئین ہماری
نظر کے سامنے ہوتی ہین اور ترجمے عربی تو ایسے لغو ہین کہ اکثر جا اون سے صریح مطلب اولٹا
سمجھا جاتا ہے یقیناً اون کے مترجمون کو آشنائی زبان عربی سے نہین غریب مترجم کیا
کرین کہ وہ اون کے زبان نہین جب اپنی زبان مین وہ حال ہو جسکا بیان اوپر گذرا تو
دوسری زبان کی کیا شکایت اور بشپ منسٹل نے ٹنڈیل صاحب کے ترجمہ سے فقط عہد جدید
مین دو ہزار خرابیان نکالی تہین اور ڈاکٹر گریگری مارٹن نے خرابی ترجمون مین ایک کتاب
لکھی ہے اور مسٹر ال نے عہد جدید مین تیس ہزار اختلاف عبارت کے نکالے ہین اور ہمنے یہ سب
اقوال وارڈ صاحب کی کتاب اغلاطنامہ سے نقل کئے ہین اسجا پر کر ظریفانہ ایک قول لکھتا ہے
اور کہتا ہے پروٹسٹنٹ قائل ہین کہ مقدس کتابون کا خدا حافظ اور اوسمین غلطیان نہین
کیا پروٹسٹنٹ نے دریا اختلاف عبارت کے غل کیا ہے اور کیا کیپلس اپنی کتاب کو جو بابت
انکی اختلاف کے عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چھپوا سکتا ہے اور دین پروٹسٹنٹ
کا کہتا ہے کہ معجزے ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو ادنی سے ادنی عیب سے بھی باز
رکھا ہے لیکن یہہ مسئلہ اوس عمدہ فوج اختلاف عبارت کے مقابل جو تیس ہزار ہے کہڑا
نہین رہ سکتا انتہے اور انکے علمار کے اقرار کے موافق سب ترجمون مین کیا عربی
کیا لاطینی کیا یونانی کیا انگریزی کیا اور یہہ خرابی مثل وبا کے عام ہے کہ مفرد اور تثنیہ
اور جمع اور مرفوع اور منصوب اور مجرور اور مذکر اور مونث مین چندان کہ استعمال مین فرق
نہین ہوتا اور ایک کو دوسرے کے بدلے استعمال کرتے ہین پوپ اربانوس ہشتم نے جب
ترجمہ عربیہ بیبل کو غلطیون سے پر دیکھا اور بہت سے قسیسون اور راہبون اور عالمون

زباندان عبری اور یونانی اور عربی کو جمع کر کے سنہ ۱۶۲۵ع مین حکم کیا کہ اسمین اصلاح دیکر اسکو
نسخہ صحیح تیار کرو اور جب ان علما نے بڑی کوشش سے تیار کیا اور وہ بہی غلط رہا اسلئے
بطور عذر کے اول مین اوسکے کچھ عبارت مین مقدمہ لکہا جو وہ سب تفسیر مین منقول ہی اور
ہم اسجا القدر حاجت کے آخر سے اوسکے عبارت نقل کرتے ہین تجد انک فی هذا النقل
تجد شيئا من الكلام غير موافق قوانين اللغة بل مضادا لها كالجنس المذكر بدل
المؤنث والعدد المفرد بدل الجميع والجمع بدل المثنى والرفع مكان الجر والنصب
في الاسم والجزم في الفعل وزيادة الحروف عوض الحركات وما شابه
ذلك فكان سببا لهذا كله سذاجة كلام المسيحيين فصار هو نوع تلك اللغة المخصوص
ولكن ليس في اللسان العربي فقط بل في اللاطيني واليوناني والعبراني تغافلت
الانبياء والرسل والاباء الاولون عن قياس الكلام لانه لم يرد روح القدس ان تقيد
اتساع الكلمة الالهية بالحد والمضيقة التي حدتها الفرائض النحوية فقدم لنا الاسرار السماوية بغير فصاحة وبلاغة بكلمات بقوانين النحو
اسمین لیے عالم زباندان کئی امر کا اقرار کرتے ہین اول یہہ کہ اونکو اس ترجمہ مین بہی بعض کلام
ضد لغت عرب کی ہے اور یہہ بعض خدا کے فضل سے ایسا عام ہے کہ کوئی صفحہ بلکہ کوئی سطر
بہی اوس سب ترجمہ مین اس سے خالی نہوگی دوم یہہ کہ عذر مین دو سبب بیان کرتے ہین ایک
سادگی کلام مسیحیونکی کہ گویا اونکی عادت ہے کہ اپنی بول چال مین مذکر اور مونث اور مرفوع
اور منصوب اور مجرور اور مانند انکی مین تمیز نہین کرتے دوسرا یہہ کہ روح القدس اور اگلے
پیغمبرون اور حواریون نے عمداً اس بات سے چشم پوشی کی ہے کہ کلام ربانی قواعد نحوی کا
پابند ہو اب دیکہنا چاہیے کہ ان حضرات کی اس سادگی نے اٹہارہ سو برس مین کیا کچہ خاک
اوڑائی ہوگی اور موافق انکے اقرار کے یہہ بلا شل وبائی کے لاطینی یونانی عبرانی عربی سب مین
پہیلی ہوئی ہے اور حواریون سے تو ہمین کچہ تعجب اور شکایت نہین مگر غضب یہہ ہے کہ روح القدس
اور اگلے پیغمبرون کو بہی اس خرافات مین شامل کرتے ہین اور جب کوئی کلام قواعد نحو کے

خلاف اور جہت سادگی کے مخالف لغت کے بلکہ اوسکی ضد بولا جاویگا تو بلاشبہ غلط ہوگا اور
حاشا کہ کبھی یہہ مرضی پیغمبرون یا روح القدس کی ہو اور ہارنصاحب جلد اول اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۳۹
مین ورس ۴ باب ۱۷ کتاب اول سلاطین کو نقل کرکے اوسپر طعن منکرین اور جواب اپنے یون
لکھتا ہے کہ بعضے منکرون نے اسپر طعن کیا ہے کسطرح کوی جو ناپاک جانور ہین پیغمبر کے لیئے خوراک
لاتے لیکن اگر یہہ منکر اصل لفظ کو دیکھتے تو ایسا طعن نکرتے کیونکہ وہ لفظ اُدربم ہے اور معنے
اوسکے عرب جیسا کہ اوسی معنی مین ورس ۱۶ باب ۲۱ کتاب ۲ اخبار الایام اور ورس ۷ باب ۴ نحمیا
مین مستعمل ہے اور بریشت ربا ایک تفسیر علماء یہود کی کتاب پیدایش پر ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے
کہ سلف کے زمانہ مین بت شان کی نواحی مین ایک شہر تہا جہان اس پیغمبر (یعنے ایلیاہ) کو حکم چھپنے کا
ہوا تہا اور جیروم کہتا ہی کہ اوربم جو باشندے ایک شہر سرحد عرب کے ہین پیغمبر کو کہانا دیتے تہے اور
یہہ گواہی جیروم کی بڑی قیمتی ہے گو ترجمون لاطینی مطبوعہ مین لفظ کوے کا لکہا ہی مگر اخبار الایام
اور نحمیا نے اور جیروم نے اوربم کا ترجمہ عرب لوگ کیا ہے اور ترجمہ عربی سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس لفظ سے مراد آدمی ہین نہ جانور اور جارجی عنبر مشہور یہود کا بہی یہی ترجمہ کرتا ہے اور
کسطرح ہو کہ پاک پیغمبر جو شریعت کی اتباع پر بڑا گرمجوش اور بے باک نہ اوسکا حامی تہا خلاف
شریعت کے ناپاک جانورون سے مثل کوون کے گوشت پاتا اور کسطرح جان سکتا کہ یہہ..
ناپاک جانور پہلے گوشت لانے کی لاشون پر نہ ٹہرے ہونگی علاوہ اسکے برس دن تک
ایلیاہ کو روٹی اور گوشت پہنچا بس کسطرح ایسی خدمت اتنی مدت تک کوون کی طرف منسوب
ہو اسلیئے بڑا غالب یہہ امر ہے کہ اوربیا اور بو کے بعضے باشندون نے پیغمبر کی خوراک کا سرانجام
کیا ہوگا انتہی دیکہو اس جا ہارنصاحب دلائل عقلیہ اور تفسیرون یہود اور گواہی جیروم سے
تمسک پکڑکے کہتا ہے کہ اوربم کے معنی عرب لوگ کرنے چاہیئین کوے پس اسکے موافق ترجمے
سب مترجمون بلکہ شرح سب شارحین عیسائیونکی اسجا غلط ہے اور ورس ۴ باب ۱۷ کتاب اول
سلاطین کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء اور ایسا ہوگا کہ تو اوس نالے سے پیویگا اور مین نے

کوون کو حکم کیا ہے کہ تیری پرورش کرین انتہی اور اب جو ہمکو خدا کے فضل سے ثبات دعوی
تحریف سے فرصت ہوئی تو اپنے اقرار کے موافق جناب پادری فنڈر صاحب کی فصل تیسری
باب اول میزان الحق کا جواب لکہتے ہین اور چو پادریصاحب نے نسخہ مطبوعہ ۱۸۴۳ء مین بہی اکثر
جا مثل بعض مواضع مقدس کتابون کے تبدیل اور زیادت اور نقصان کرکے دوسری دفعہ
اوس نسخہ کو ۱۸۵۰ء مین چہپایا ہے اور صحیح اور درست اونکے نزدیک یہی نسخہ پچہلا ٹہرا ہے
اسلئے ہم اگلے نسخہ منسوخہ کو چہوڑکر اس نسخہ پچہلے صحیح سے لفظاً لفظاً عبارت کو نقل کرین گے و
باللہ التوفیق پادریصاحب اوس فصل مین لکہتے ہین **تیسری فصل** اس بات کے ثبوت مین کہ
محمدیون کا یہہ دعوی کہ کتب مقدسہ تحریف و تبدیل ہوئین باطل ہے کہتا ہون ہین کہ محمدیونکا
یہہ دعوی بلاشبہ حق ہے اور پادریصاحب کا باطل کہنا باطل ہے جیسا ناظر اس رسالہ پر مخفی
نہین پادریصاحب کہتے ہین قرآن اور اوسکے معتقد دعوی کرتے ہین کہ مسیحی اور یہودیون نے اپنی
مقدس کتابین تحریف کین اور اون آیتون کو جو محمد کی طرف اشارہ ہین نکالکر دوسرے لفظ اونکی
مقام پر رکہہ دئیے ہین اور اس سبب سے مقدس کتابین جواب اونکے یہان موافق اور رائج
ہین صحیح اور قابل اعتماد نہین ہان واجب و ضرور ہے کہ ہم بڑی دقت سے اس دعوی کے
تحقیق پر متوجہ ہووین کہتا ہون ہین کہ فی الحقیقت قرآن سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ
یہودیون ہم عہد حضرت صلعم سے بعضے مثل بنی قریظہ اور بنی نضیر وغیرہما کے تحریف لفظی یا معنوی کیا
کرتے تہے اور قرآن مین انہین پر بابت تحریف کے بیے دسے ہوئی ہے اور یہہ دعوی قرآنکا
بلاشبہہ سچا ہے اور اونکی تحریف لفظی اور معنوی ثابت ہوگئی ہے اگر پادریصاحب یا حامیون
پادریصاحب کو اس دعوی کے بطلان پر کوئی دلیل ہو تو پیش کرین اور دعوی اہل اسلام کا
یہی ہے کہ اس سبب سے مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی سند متصل نہین اور اس مجموعہ مین یقیناً الحاق
اور غلطی پائی جاتی ہے اور بعض بعض جا تحریف قصدی بہی ہوئی ہے اور حال ترجمون
قدیم اور جدید کا بلاشبہہ اصل سے بہی بدتر ہے اور اس دعوی کا اثبات اچہی طرح اس رسالہ مین

جواب فصل سیوم باب اول میزان الحق

ہوچکا اور ہرگز مسلمانون کا یہہ دعوی نہین کہ فقط اونہین آیتون مین تحریف ہوئی ہے جنمین محمدؐ
کی طرف اشارہ تہا بلکہ دعوی انکا عام ہے اور بسبب ثبوت الحاق اور تحریف کے وہ مجموعہ انکے نزدیک
قابل الاعتماد اور واجب الاعتقاد نہین رہا قول اونکا اور ضرور ہے کہ ہم بڑی دقت سے الخ محض
ایک سرسری وعدہ ہے کہ ہرگز اوسکو پادریصاحب نے پورا نہین کیا ورنہ کسطرح خیال کیا جاوے کہ اپنے
گہر سے خوب واقف ہوکر مسلمانونکے اوس دعوی کے ابطال پر کمر باندہتے پادریصاحب کہتے ہین کہ
جب کہ ہم محمدیون سے اس دعوی کا ثبوت چاہتے ہین تو تعجب ہے کہ اونمین سے کسی نے اب تک
اس دعوی کو معتبر دلیلون سے ثابت نہین کیا ہے اور وے ان چار سوالون کے جواب دینے مین
کہ آیا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابین کس وقت مین اور کن لوگون کی معرفت اور کیونکر
تحریف ہوئین اور پہر یہہ بدلے لفظ کون سے ہین اب تک مسیحیونکے قرضدار رہتے ہین اور سب محمدی صرف
دعوی بلا دلیل پیش لاکے حکومت کی راہ سے کہتے ہین کہ ایسا ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایسا ہی ہو
کیونکہ انجیل اور پرانے عہد کی کتابین قران کے موافق نہین اور قران مین بہی مسیحیون و یہودیونکی
مقدس کتابون کی تحریف کا اشارہ ہوا ہے لیکن جب تک کہ محمدی لوگ اپنے اس دعوی کو معتبر
دلیلون سے ثابت نکرین اور اون چار سوالون کا جواب ندیوین مسیحیون کو کچہہ ضرور نہین کہ اونکے
اس دعوی پر توجہ کرین اور جواب دین کیونکہ جس دعوی کے ثبوت کی معتبر دلیلین نہون وہ بیجا
اور بیفایدہ ہے بلکہ بغیر دلیل دعوی کرنا عقلمندون کا کام نہین **کہتا ہون قول** اونکا
جب کہ ہم الخ مخدوش ہے کیونکہ اس قول مین لفظ ہم اور لفظ محمدیون سے کیا مراد رکہتے ہین
آیا سب عیسائی سلفاً اور خلفاً جو بعد ظہور محمدؐ کے گذرے ہین اوسیطرح سب محمدی سلفاً اور خلفاً
یا عیسائیون سے خاص فرقہ پروٹسٹنٹ کا جسکا ظہور سنہ ۱۵۱۷ع مین ہوا اور محمدیون سے ہم عصر اونکے
یا عیسائیون اور محمدیون سے اپنے ہم عصر اگر پہلے شق مراد ہے تو کہتا ہون مین کہ بعد ظہور محمدؐ کے
اور اسیطرح آخر پندرہوین صدی تک نہ [illegible] یون اور اونکے متعلقون کا تہا اور وے
لوگ خود عہد عتیق کی کتابون کی نسبت گمان رکہتے تہے کہ یہودیون نے اونمین تحریف کی ہے

پس اوسوقت تک اونکے مقابلہ مین اہل اسلام کو اثبات تحریف کی حاجت نہ تہی اور سولہوین صدی
سے اب تک کا حال دونون احتمال باقی مین بیان ہوگا اور اگر دوسری شق مراد ہے تو کہنا ہو
کہ کوئی قدما پروٹسٹنٹون کا رسالہ مسلمانون کو نظر نہین آیا کہ اوسکے جواب مین درپے اثبات کے
ہوتے ہان یہہ نوشتہ تہا کہ جناب لوتہر پیشوائے اس فرقہ کی فرماتے تہے کہ یہہ جہوٹی راے
واجب الرد ہے کہ انجیلین چار ہین اسلیئے کہ انجیل یوحنا کی درست ہے اور نامہ یعقوب کا گہاس ہو
ہے اور ہم نہ قبول کرینگے موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو کیونکہ وہ تو دشمن عیسی ہے اور دس
حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین اور یہہ سب حکم قابل الاخراج اور سب بدعات کے چشمہ ہین
اور اسکو بیس شاگرد رشید جناب لوتہر کا ان حکمون کی تعلیم کو منع کرتا تہا اور اس شاگرد رشید سے جو
فرقہ انٹی نومینس کا نکلا اونکا عقیدہ یہہ تہا کہ توریت خدا کا کلام نہین اور جو لوگ اپنے تئین دس
احکام مین مصروف رکہتے ہین وے علاقہ شیطان سے رکہتے ہین وے سولی پاوین موسی کے
ساتہہ اور زونگلیس اور اور پروٹسٹنٹ کہتے تہے کہ پولوس کے نامون مین سب کلام پاک نہین
اور ڈاکٹر گود اور بشپ برنش اور جان کالون اور واہی ٹیکر جو بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے ہین
کہتے تہے کہ پطرس سردار حواریون کے نے اور اسیطرح اور حواریون نے بہی بعد نزول روح القدس
کے غلطی کہائی ہے اور اسیطرح اور قول علماء اس فرقہ کے تہے جنکے تفصیل مقصد تیسری کی چوتہی
فصل مین گذری ہان البتہ متاخرین پروٹسٹنٹون نے اس باب مین ناحق غل مچایا ہے اور جواب اونکا
شق سیوم مین آتا ہے اور اگر تیسری شق مراد ہے تو بالکل انصاف سے بعید ہے کیونکہ میزان الحق
اور تحقیق دین حق اور دو ایک رسالون کے پہلے جتنے رسالے پادریون کی تصنیف سے تہے
قابل اسکے نہ تہے کہ کوئی انکی طرف التفات کرے اور بعد انکے ظہور کے مسلمانون نے قلم اوٹہایا
اور جواب انکے مین مشغول ہوے اور کئی کتابین اونکی مباحثہ دینی مین مطبوع ہوئین اور ہوتی جاتی
ہین اور تہوڑے عرصہ مین پادری صاحبان ان رسالون کے جواب شافی اتنے دیکہین گے کہ
سیر ہو جاوینگے اور بالفعل یہی رسالہ انشاء اللہ اونکو دلیل معتبر نظر آویگا قول اونکا ان چار سو تو

جواب جسنیے ہین الخ مخدوش ہے کیونکہ قرضدار ہونا مسلمانون کا ان چار سوالون کے جواب کے
بابت محض پادریصاحب کا وہم ہے اسلیئے کہ اس وہی قرضہ کے بارہ مین پادریصاحب کے جمہور
سلف اور مقتدای دین عیسوی کے بہی بیچارہ مسلمانون کے ساتہہ شریک تہے اور وہی سلف
اپنی طرف سے اصالۃ اور مسلمانونکی طرف سے وکالۃ اس قرضہ کو ادا کرکے سبکدوش ہوگئے
تہے اور اونکے سبکدوش ہونے کی تصدیق خلف عیسائیون سے بہی بڑی بڑی محقق فاضلون
نے کی ہے اور قول انکے منقول ہوئے اگر پادریصاحب کو اوس دین کا ادا ہونا مشکوک ہے
یا خلاف انصاف کے یہہ دعوی منظور ہے تو ہم اب بہی پادریصاحب اور اور مسیحیون کو رسید
وصول اوس قرضے کی بخط سلف و خلف کی دکہلا دیتے ہین اس قرضہ کی کسوقت مین رسید
یہہ ہے کہ بعضی تحریفون کا تو زمانہ متعین ہے مثل تاریخون و اردات مندرجہ عہد عتیق کے کہ
موافق رائے عام قدما مسیحون کے یہودیون نے عبری مین قریب سنہ ایکسو تیس ۱۳۰ کے وہ تحریف
کی تہی اور مثل تحریف ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثناء کے کہ پانسو برس بعد وفات موسی ع کے موافق
مختار جمہور علماء عیسائی مذہب کے سامریون نے توریت سامری مین اور موافق مختار ڈاکٹر ہیلز
اور ڈاکٹر کینی کاٹ کے یہودیون نے عبری مین وہ تحریف کی تہی اور بہت تحریفون کا زمانہ
قدما اور متاخرین مفسر رسید دینے کے وقت مین دو جہت سے مقرر نہ کرسکے ایک یہہ کہ صدہا
سال تک ترجمہ سبٹوجنٹ واجب التسلیم فرقون مسیحیون مین تہا اور نسخے عبری اونکے پاس بہت
نہ تہے کہ اونہین معلوم رہتا دویم یہہ کہ جو سند متصل اون کتابون کے اونکے پاس نہ تہے
تو وے غریب لاچار تہے اور سوائے اس امر کے کہ کچہہ اٹکلون کہین کچہہ اونسے نہ بن آتا تہا
اور ظاہر یون معلوم ہوتا ہے کہ اکثر ایسی خرابیان اوس زمانہ مین ہوی ہونگی جس زمانہ مین
یہودیون نے بعضی کتابین پہاڑ ڈالین اور بعضی جلادین اور بہت سی کتابین گم کردین اور جب
قدما سے زمانہ ان کتابون کی بربادی کا متعین نہ ہوسکا تو یہہ غریب زمانہ زیادت یا نقصان
یا تبدیل حرفون اور جملون کا کیونکر متعین کرسکتے اور اس قرضہ کی کن لوگون کی معرفت رسید

یہہ ہے کہ یہودیون اور سامریون اور حضرات و بیدار بیجون اور کاتبون اور ملحدون کی معرفت اور اس قرضہ کی اور کیونکر تحریف ہوئین رسید یہہ ہے کہ اس قول سے اگر غرض یہہ ہے کہ سبب اوسکا کیا تہا تو جواب اسکا یہہ ہی کہ بعض جا حسد اور بعض جا بین شرارت یہود یا ملحدونکی اور بعض جا بین تغافلی کاتب کی کہ جنکی تفصیل اس رسالہ بین گذری اور اگر غرض یہہ ہے کہ کسطور سے ہوی تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ کسی جا زیادت اور کسی جا نقصان اور کسی جا تبدیل کے ساتہہ اور بعض جا اس تحریف سے تنبہ نہا کر ساری کتابونکو جلا دیا یا پہاڑ ڈالا اور بہت کتابین گم کر دین اور اس قرضہ کے اور پہیرے بدلے لفظ کو لیجئے بین رسید یہہ ہے کہ تاریخین واردات مندرجہ عہد عتیق کی جنکا ذکر پہلے اور دوسرے اور تیسرے اختلاف بین مقصد اول کی فصل تیسرے کے اندر گذرا اور لفظ گذرم کا بجای عیبال کے سامری بین بالعکس عبری بین جسکا بیان چوتہے اختلاف بین فصل مذکور کے اندر اور رسید قرضہ اول بین گذرا اور درس ۷ باب ۴ شمار کا توریت عبری اور سامری بین یا یونانی بین جسکا ذکر انیسوین اختلاف بین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ گلے کا بجائے گدریہ کے درس ۳ و ۸ باب ۲۹ کتاب پیدایش بین جسکا ذکر اکیسوین اختلاف بین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ جرونکا بجای قریہ اربع کے درس ۱۸ باب ۱۳ کتاب پیدایش بین اور لفظ دان کا بجای لیش کے درس ۱۴ باب ۱۴ کتاب پیدایش بین اور ان دونونکا ذکر سندوین اور گیارہوین بین مقصد اول کی فصل دوسری کی اندر گذرا اور لفظ ۷۰ کا بجای ستر کے ترجمہ سبٹواجنٹ اور انجیل بین جسکا ذکر روایت بارہوین بین مقصد اول کے اندر گذرا اور یہہ جملہ دونون ہاتہہ میری مانند شیر کے ہین بجای اس جملہ کے اونہون نے میرے ہاتہہ اور میرے پانو چہیدے عبری بین درس ۱۶ زبور ۲۲ بین جسکا ذکر پانچوین شاہد بین مقصد دوسرے کی فصل تیسری کے اندر گذرا اور درس ۶ زبور چالیسوین بین یہہ جملہ تو نے میرے کان کہولے عبری بین بجای اس جملہ کے تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا بالعکس یونانی اور انجیل بین جسکا ذکر چہٹے شاہد بین فصل مذکور کے اندر گذرا اور درس ۱۶ زبور ۱۱۹ بین یہہ جملہ گروہ شریرون نے مجہے گہیرا یا عبری بین

بجائے اس جملہ کے شہر یرون کے جالون نے مجھے گھیر جسکا ذکر نوین شاہد مین فصل مذکور کے
اندر گذرا اور ورس [۱۲] ۱۴ باب ۴۸ کتاب ایوب کا عبرین یا ترجمہ سپٹوجنٹ مین جسکا ذکر شاہد
سولہوین مین گذرا اور ورس ۳ و ۱۷ باب ۱۳ کتاب دوم اخبار الایام مین غالبا لفظ [۱۱] چار لاکھ
اور آٹھ لاکھ اور [۱۲] پانچ لاکھ کا بجائے چالیس ہزار اور اسی ہزار اور پچاس ہزار کے عبرین جسکا ذکر
شاہد اکتیسوین [۱۳] مین محصل مذکور کے اندر گذرا اور [۱۴] لفظ بیالیس کا بجائے بائیس کے ورس ۲ باب ۲۲
کتاب ۲ اخبار الایام مین جسکا ذکر شاہد اول مین مقصد دوسرے کی چوتھی فصل کے اندر گذرا اور
[۱۵] لفظ سات سو کا بجائے سات ہزار کے ورس ۴ باب ۸ کتاب ۲ سموئیل مین اور ورس ۱۸ باب ۱۰
اسی کتاب مین جسکا ذکر دوسرے اور تیسرے شاہد مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور [۱۶] لفظ سات برس کا
بجائے تین برس کے ورس ۱۳ باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین یا بالعکس ورس ۱۲ باب ۲۱ کتاب اول
اخبار الایام مین جسکا ذکر شاہد چوتھے مین گذرا اور [۱۷] لفظ بتیس کا بجائے تئیس کے ورس ۴ باب ۱۶
کتاب ۲ سلاطین مین اور [۱۸] لفظ بیالیس ہزار کا بجائے دو ہزار چالیس کے ورس ۶ باب ۲ کتاب القضاة
مین اور ان دونون کا ذکر چھٹے اور ساتوین شاہد مین گذرا اور [۱۹] لفظ دو ہزار کا بجائے تین ہزار کے
ورس ۲۶ باب ۷ کتاب اول سلاطین یا لفظ تین ہزار کا بجائے دو ہزار کے ورس ۵ باب ۴ کتاب ۲
اخبار الایام مین جسکا ذکر شاہد نوین مین گذرا اور [۲۰] لفظ تیسرے سال کا بجائے ساڑھے تین برس کے
ورس ۱ باب ۱۸ کتاب اول سلاطین مین یا بالعکس ورس ۲۵ باب ۴ لوقا اور ورس ۱۷ باب ۵ نامہ
یعقوب مین جسکا ذکر شاہد دسوین مین گذرا اور [۲۱] لفظ چالیس کا بجائے چار کے ورس ۷ باب ۱۵ کتاب ۲
سموئیل مین جسکا ذکر شاہد گیارہوین مین گذرا اور [۲۲] لفظ ہدر عزر کا بجائے ہدد عزر کے تین جا باب ۱۰
کتاب دوم سموئیل مین اور سات جا باب ۱۸ کتاب اول اخبار الایام مین اور [۲۳] لفظ عکن کا بجائے عکر کے
ورس ۱۰ باب ۷ یوشع مین اور [۲۴] لفظ اشبست کا بجائے یسبعام کے ورس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲
سموئیل مین اور [۲۵] لفظ عمی ایل کا بجائے الیعام کے ورس ۵ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ
عزریاہ کا بجائے عزیاہ کے ورس ۲۱ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین اور [۲۶] لفظ یہواخذ کا بجائے اخزیاہ کے

ورس ١٧ باب ٢١ کتاب ٢ اخبار الایام مین اور ورس [٢٩] ٤ باب ٤٦ یسعیاہ کا اور لفظ [٣٠] بہائی کا بجائے
چچا کے ورس ١ باب ٢١ کتاب ٢ اخبار الایام مین اور لفظ [٣١] بادشاہ اسرائیل کا بجائے بادشاہ یہودا کے
ورس ١٩ باب ٢٨ کتاب دوم اخبار الایام مین اور ورس [٣١] ١ باب ٣ ملاکیا کا اور ورس ٢ باب ٥ میکا کا
اور ورس ٨ و ٩ و ١٠ و ١١ زبور ١٦ کا اور ورس ١١ و ١٢ باب ٩ عاموس کا اور ورس ٧ و ٨ زبور
چالیسوین کا اور ورس ٤ زبور ١٠ کا اور لفظ [٤٣] پنیتس کا بجائے پچیس کے ورس ٩ باب ١ کتاب ٢
اخبار الایام اور لفظ [٤٤] چھیتس کا بجائے چھبیس کے ورس ١ باب ١٦ اوسی کتاب مین اور لفظ [٤٥] کا ٹہو لکنا
دو چاورس ٤٤ باب ٢ کتاب اول سلاطین مین اور یہہ لفظ [٤٦] کاٹ ڈالا بجائے اس لفظ کے مختن
کروائی ورس ٣ باب ٣٠ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ [٤٧] فیلپ کا بجائے ہیرود کے ورس ١٩
باب ٣ لوقا مین اور لفظ [٤٨] ابیاتہر کا بجائے اخیملک کے ورس ٢٦ باب ٢ مرقس مین اور لفظ یرمیاہ کا
بجائے زکریا کے ورس ٩ باب ٢٧ متی مین اور سطرح [٤٩] بہی کثرت سے ایک لفظ بدلے دوسرے لفظ
عہد عتیق اور جدید مین لکہا گیا ہے اور تفصیل اکثر کی اون موضع سے اس رسالہ کے مقصدون مین
گذری ہے اور جو تحریف سے مراد ہماری عام ہے خواہ اسطور ہو کہ ایک لفظ دوسرے کی جا رکہا
جاوے خواہ اسطور کہ بعضے الفاظ یا جملے بڑہائے جاوین یا گہٹائے جاوین اور کچہہ تہوڑی مثالیں
قسم اول کی مرقوم ہوئین تو مناسب یہہ ہے کہ اب مثالیں دونون قسمون اخیر کی بہی لکہی جاوین
پس کچہہ مثالیں قسم دوم کی یہہ ہین ورس ٣١ باب ٣٦ کتاب پیدایش کا اور ورس ١٤ باب ٣٢
کتاب شمار کا تمام باب ٣٤ کتاب استثنا کا اور یہہ جملہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے ورس ٦ باب ١٢ پیدایش
مین اور دوسرے جملے جنمین لفظ آجکے دن تک یا آج تک کا ہے ورس ٩ باب ٣ اور ورس ٩ باب ٥ اور
ورس ٢٨ و ٢٩ باب ٨ اور ورس ٢٧ باب ٩ اور ورس ١٣ باب ١٣ اور ورس ١٤ باب ١٤ اور ورس ٣ باب ١٥
اور ورس ١ باب ١٦ کتاب یوشع مین اور پانچ ورس اخیر باب ٢٤ کتاب یوشع کے اور ورس اول سے
ورس ٢٦ تک باب ١٢ نحمیا مین اور سات باب اخیر کی کتاب امثالین اور باب ٥٢ کتاب یرمیاہ
اور سینتیس باب کتاب یسعیاہ مین باب ٣٠ سے باب ٦٦ تک اور ورس ١١ باب ١٠ کتاب یرمیا کا اور یہہ جملہ

تا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہو ورس ۳۵ باب ۲۷ متی مین اور اسقدر عبارت جو آسمان پر
گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر
ورس ۷ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا مین اور یہہ جملہ زمین ورا اوسکی معموری خداوند کی ہے ورس ۲۸
باب ۱۰ نامہ اول کرنتہون مین اور لفظ بہی کا ورس ۸ باب ۱۲ متی مین اور لفظ دل کا ورس ۳۵
باب ۱۲ متی مین اور یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے ورس ۱۳ باب ۶
متی مین اور بارہ ورس باب ۸ و ۹ یوحنا مین ورا اور جا او مثالین قسم سوم کی یہہ ہین یہہ جملہ آؤ
میدان کو چلین ورس ۸ باب ۴ پیدایش مین اور لفظ رات کا ورس ۱۷ باب ۷ پیدایش مین اور یہہ جملہ وہ
برا تہا اوسکی نگاہ مین ورس ۳۲ باب ۱۵ پیدایش مین اور لفظ نطفہ ورس ۲۵ باب ۵ پیدایش مین
اور یہہ لفظ نجات ہمارے خدا کی ورس ۵ باب ۴ اشعیا مین ور مثل انکے اور ہم تحریف بالتبدیل اور
بالزیادت اور بالنقصان کا بہ نسبت بعضے حرفون یا جملون کے کیا شکایت کرین یہہ تو ایک عادت
اہل کتاب کی ہے جناب گرہمابین جنکی عظمت فرقہ کاتلک اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسلم ہے اور اسطرح اور
قدما مسیحی چلاتے تہے کہ تاریخون واروات مندرجہ عہد عتیق مین یہودیون نے قریب سنہ ۱۳۰ کے بسبب
دشمنی دین عیسوی کے تحریف کی ہے اور ڈاکٹر سہلر صحت تاریخون مندرجہ سامری کو قطعی دلیلون سے
ثابت کرکے عبرانی یہودیونکی تحریف کا قائل تہا اور ڈاکٹر کینی کاٹ سامریونکی دینداری کا لحاظ
کرکے حکم کرتا تہا کہ تحریف کا الزام جو محققون نے بیبل کے سامریون کو دیا ہے ایکا مر بے بنیاد ہے
بلکہ وہ الزام یہودیون کو دیا جاوے اور ڈاکٹر ہمفری کہتا تہا کہ یہودیون کے وہم نے عہد عتیق کی
کتابون کو کہی جا ایسا خراب کیا ہے کہ پڑہنے والا اوسکو بسہولت معلوم کرسکتا ہے اور کہتا تہا
کہ یہود کے عالمون نے بشارات مسیح کو بہت بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے اور ایک اور فاضل
پروٹسٹنٹ کہتا تہا کہ پرانے مترجم نے اور طرح لکہا ہے اور اب یہودی اوسکو اور طرح پڑہتے ہین اور
میرے نزدیک خطا کی نسبت طرف یہود کی کرنی قوی ہے اور آرجن تیسری صدی مین چلاتا تہا
کہ ہم غلطی کاتبون اور اونکی اوس بد دیانتی اور بیباکی کا جسکے ساتہہ اونہون نے متن کو صحیح کیا ہے

کیا شکایت کرین اور اونکی اوس بے قیدی کا حال جس سے اونہون نے کمی و زیادتی کی کیا
کہین اوریجن شہید عمل کرتا تہا کہ یہود نے کئی پیشین گوئیان نکال ڈالین اور اس قول عزرا کو
یہہ کہنا عید فصح کا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے پس سمجہو کہ اگر تم خداوند کو
اس نشان (یعنے کہانے) سے اچہا سمجہوگے اور اوسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی
اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومونکی ہنسائی کا سبب ہوگے
اور وائیٹیکر اور ڈاکٹر اے کلارک کہ دونون بڑے عالم محقق عیسائیون مین مشہور ہین اس باب مین
تصدیق جسٹن کی کرتے تہے اور ہارن صاحب بہی اس بات کے مقر ہین کہ بلاشبہہ بعضی خرابیان
قصداً اور یہودیون نے کی ہین اور بعد اونکے وہی خرابیان ترجیح دیجاتی ہین تاکہ اپنے دعوی کو
قوت دین یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین انتہی اور صدی اول سے دسوین صدی تک
جعلسازی اور جہوٹی کتابین بنانے کا چرچا تہا اور دوسری صدی سے ایسا جہوٹ جسمین بہتری
مذہب کی ہو عیسائیون مین مثل مستحبات دینے کے ٹہر گیا تہا پس ایک دو جملون کے گرانے
یا بڑہانے کا ہم کیا گلہ کرین حضرات اہل کتاب نے بیس بائیس کتابین انبیاء کی قصداً گم کردین اور
کتنی کتابین عہد عتیق مین اور قریب چہہتر انجیلون و نامون اور مشاہدات کے جعلی بنا کر کہڑی کردی
ہین جب دیانت کا یہہ حال ہو تو اس صورت مین اگر آیات و لفظ مفید اہل اسلام کے گرائے گئے
یا مضر اونکی بڑہائے گئے ہون تو کیا وہ نئی بات ہے ہرگز نہین قول اونکا اور سب محمدی حرف
دعوی بلا دلیل الخ محض تعصب کی راہ سے ہے شاید دلیل کوئی ایسا امر ہے کہ اوسکا وجود فقط پادری صاحب
کے ذہن مین ہے اور پس قول اونکا جب تک الخ جناب من اب تو غریب محمدیون نے معتبر دلیلون سے
ثابت کردیا اور چارون سوالون کا جواب دیدیا اب آپ اور اور مسیحی اس دعوی پر توجہ کیجیے
اور جواب دیجیے قول اونکا بغیر دلیل دعوی کرنا عقلمندون کا کام نہین کہتا ہون کہ یہہ سچ ہے لیکن مسلمان
ہرگز بے دلیل دعوی نہین کرتے اور جیسا یہہ عقلمندون کا کام نہین ویسا ہی سچے دعوی اور سچی دلیلون
سے چشم پوشی کرنا اور بیہودہ اون پر اعتراض سے پیش آنا بہی عقلمندون کا کام نہین پس آپ نے بہی

بمقتضاے عقل اور انصاف کے مثل اپنے بزرگون سلف کے چارون قرضے کی رسید پر دستخط کر دیجئے
ورگرنہ چاوسکے اور اوہونے کے گواہ آپ کے سلف ہین تو ہم کو کچہہ اندیشہ نہین **پادری** صاحب کہو نہ ہو
پوشیدہ نرہے کہ مسیحی لوگ بطریق اولے کہہ سکتے ہین کہ قران نے تحریف پائی ہے اور یہہ قران جواب
محمدیون مین مروج ہے اصل قران نہین ہے **کہتا ہوئین** کہ پادریصاحب نے دعوی تو موٹہہ بہر کے کیا
مگر حیف کہ اونسے بطریق اولی بہی جو قابل التفات ہو یہہ امر ثابت نہو سکا اسلئے اس باب مین ترکی و تکی
فقط اوسیقدر رہے جو یون ارشاد کرتے ہین کیونکہ پہلے تو اوسے ابوبکر نے اکہٹا اور مرتب کیا پہر عثمان
نے دوبارہ ملاحظہ کرکے اصلاح دی ہے حالانکہ شیعی لوگ ان اشخاص کو کافر اور بیدین جانتے اور کہتے
ہین کہ عثمان نے کئی سورتون کو جو علی کی شان مین تہین قران سے نکالڈالا اور فالی کی کتاب
دلبستان مین یون مسطور ہے کہ کہتے ہین کہ عثمان نے قران کو جلاکر بعض سورتین جو علی اور اوسکی اولاد کے
شان مین تہین نکالڈالین اور کتاب عین الحیات کے ۲۰۸ ورق ۲ صفحہ مین ایک حدیث مرقوم ہے کہ
امام جعفر نے فرمایا ہے کہ سورہ احزاب مین قریش کے اکثر مرد اور عورت کی برائیان تہین اور وہ صورت
بقر سے بڑی تہی لیکن کم کی گئی **کہتا ہوئین** کہ اسمین موافق مذہب اہل تشیع کے پادریصاحب نے دو
دعوی کئے ایک یہہ کہ معاذ اللہ ابوبکر اور عثمان کافر اور بیدین تہے دوئم یہہ کہ عثمان رض نے
کئی سورتون کو نکالڈالا ہے اور دعوی اول کو مشہور سمجہکر اوسکی کوئی تائید نلائے اور دعوی دوئم
کی تائید مین دو قول کتاب دبستان اور عین الحیات سے نقل کئے اور یہہ دونون دعوی الزاما اور
تحقیقاً بے بنیاد ہین اور اونکا جواب الزامی اور تحقیقی یہہ ہے **جواب الزامی** موشیم اپنی تاریخ
کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ مین لکہتا ہے کہ فرقہ ابیونی جو اول صدی مین تہا یہہ عقیدہ رکہتا تہا کہ حضرت
عیسی صرف ایک آدمی تہے او حضرت مریم اور یوسف نجار سے مثل اور آدمیون کے پیدا ہوئے تہے
اور اطاعت شریعت موسی کی فقط یہود یون ہی پر نہین بلکہ اور ون پر بہی واجب ہے اور عمل
کرنا اوسکے احکام پر نجات کے لیئے ضروری ہے اور چونکہ پولوس اس عمل کو ضروری نہین کہتا تہا اور
بڑے زور سے اس امر مین انکا مقابلہ کرتا تہا تو اوسکو بہت برا کہتے تہے اور اوسکی تحریرون کو ناقص

جواب الزامی
بیان حال فرقہ ابیونی

بہت ہی بے ادبی سے پیش آئے تہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی چہٹی جلد کے صفحہ ۳۸۳ مین قول اجرنا کا
یون نقل کرتا ہے کہ فرقہ ابیونی کے دونون گروہ کے لوگون نے پولوس کے نامجات کو رد کیا تہا اور
پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تہے پہر اوسی صفحہ مین قول یوسی بیس کا نقل کرتا ہے کہ یہہ
فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور اوسکو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا اور جلد دوسری کے
۳۷۶ صفحہ مین لکہتا ہے کہ قدما نے ہمکو اطلاع دی کہ یہہ فرقہ پولوس اور نامجات پولوس کو رد
کرتا تہا اور بل صاحب اپنی تاریخ مین اس فرقہ کے بیان حال مین لکہتا ہے کہ یہہ فرقہ سارے مقدس کتابون
عہد عتیق سے صرف توریت ہی کو مانتا تہا اور داود اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام
کے نام سے نفرت رکہتا تہا اور عہد جدید سے اونکے پاس فقط انجیل متی کی تہی اور اوسمین بہی بیجا
اونہون نے خرابی کی تہی اور دونون باب اول کے خارج کر دئے تہے اور بل صاحب فرقہ مارسیونی
کے بیان حال مین لکہتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ دو خدا ہین ایک خالق خیر کا اور دوسرا
خالق شر کا اور کہتا تہا کہ توریت اور سب کتابین عہد عتیق کی دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہین
اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہین پہر لکہتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ عیسیٰ بعد مرنے
کے جہنم مین اوترے اور وہان سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات دی کیونکہ
وے عیسیٰ کے سامہنے حاضر ہوئے اور اونہون نے اپنی زندگی مین خدا خالق شر کی اطاعت
نہ کی تہی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور اور قدماء نیکون کی روحون کو دوزخ مین رہنے دیا
کیونکہ اونہون نے گروہ اول کا خلاف کیا تہا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ خالق جہان کا
وہی خدا نہین جسنے حضرت عیسیٰ کو بہیجا ہے اسی لئے عہد عتیق کی کتابون کو الہامی نہ مانتا تہا
اور عہد جدید مین سے انجیل لوقا کو مانتا تہا اور اوسمین سے بہی دونون باب اول کو نہین مانتا تہا اور
پولوس کے نامجات سے دس نامے مانتا تہا لیکن انمین بہی جو اوسکے خیال کے مخالف تہا اوسکو رد کرتا
تہا اور لارڈنر آٹہوین جلد کے صفحہ ۴۸۴ مین لکہتا ہے کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابین
بالکل الگ کر دیا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ کتابین اوسکی بہیجی ہوئی ہین جو سارے گناہون اور برائیونکا

خالق ہے اور اوسکے پیرو کہتے تہے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بہیجی ہوئی نہین اسلیے کہ بہت سے
چیزین اول مین دوسرے کے مخالف ہین اور کہتے تہے کہ اول مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل
ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے اور اسیطرح متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہانکی
پیدا کرنے اور ساؤل کے بادشاہ کرنے سے پچہتایا پہر صفحہ ۴۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ مارسیونی
کے حال مین لکہتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت رکہتا تہا کہ عہد جدید کی ان کتابونکو
جنکو وہ مانتا تہا اون سب ورسونکو جنمین ذکر توریت یا اور پیغمبرونکا تہا یا اونمین ان کتابون سے
حوالا لیا گیا تہا یا اونمین حضرت عیسی کے آنے کی پیشین گوئی تہی یا اونمین باپ کو دنیا کا خالق
کہا تہا نکال کے بہت سے فقرے اپنی طرف سے لگا دیے تہے اور کہتے تہے کہ یہودیون کا
خدا اور ہے اور عیسی کا باپ اور اور عیسی آئین ایک کے مٹانے کو آیا تہا کیونکہ وہ انجیل کے مخالف
تہا پہر اوسی جلد مین بڑی تفصیل سے حال اونکا مرقوم ہے اور کچہہ تہوڑا اوس سے بطور خلاصہ کے
لکہا جاتا ہے کہ مارسیون عہد جدید سے کل گیارہ کتابین مانتا تہا اور ان گیارہون کو بہی
ناقص و تبدیل کی ہوئی اور انکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور باقی اور انجیل سے فقط انجیل لوقا کی
مانتا تہا اور نامہ لینے پولوس کے نامجات کو اور ان دونون قسمونسے بہی بہت کچہہ نکال ڈالا تہا
اور بہت جا الحاق کیا تہا اور بعض مواضع جو انجیل سے نکالے یا بدلے تہے یہہ ہین مواضع نکالے
ہوئے تمام باب اول اور دوم باب ۳ سے حال اصطباغ پانے مسیح کا یحیی سے اور نسب نامہ
باب ۴ سے حال امتحان کرنے شیطان کا مسیح کو اور حال جانے مسیح کا ہیکل مین اور پڑہنا کتاب اشعیا
باب ۱۱ سے تمام ورس ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ - اور یہہ لفظ سوا یونہ نبی کی نشان کے
باب ۱۲ سے ورس ۶ و ۲۹ - باب ۱۳ سے ورس اول سے چہٹے تک یعنے ۶ ورس - باب ۱۵ سے
ورس ۱۱ سے ۳۲ تک یعنی ۲۲ ورس - باب ۱۸ سے ورس ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ یعنے ۳ ورس -
باب ۱۹ سے ورس ۲۸ سے ۴۶ تک یعنے ۱۹ ورس - باب ۲۰ مین ورس ۹ سے ۱۸ تک یعنی ۱۰ ورس
باب ۲۱ سے ورس ۱۸ و ۲۱ و ۲۲ یعنے ۳ ورس - باب ۲۲ سے ورس ۱۶ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و

۴۷ و ۲۶ ورس سے ۲۴ باب ۔ ستالیون ورس سے ۲۳ باب ۔ ورس ۶ یعنے ۵۱ و ۵۰
اوران سب خرابیون کا حال الی فابینس نے لکھا ہے اور ڈاکٹر ل کہتا ہے کہ ورس ۴۸ و
۳۹ باب ۲ کو بھی نکال ڈالا تہا اور لارڈنر تیسری جلد مین فرقہ پالی کینز کے بیان حالمین قول
اگسٹائین کا یون نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ کہتا ہے کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دی اور عبرانی
پیغمبرون کے ساتہہ بولا سچا خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے شیطانون مین کا اور عہد جدید کی
مقدس کتابون کو مانتا ہے لیکن الحاق کا بہی قایل ہے اور جو اوسکی پسند آتا ہے لیتا ہے
اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جہوٹی کتابون کو اون پر سبقت دیکر کہتا ہے کہ یہہ کتابین
بالکل سچ ہین پہر لکھتا ہے کہ سب مورخونکا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ پالی کینز کا ہر وقت مین نقلی
کتابون عہد عتیق کو نہین مانتا تہا اور اعمال ارکلاس مین اوسکا یہہ عقیدہ لکھا ہوا ہے کہ شیطان نے
یہود کے پیغمبرون کو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسی اور یہود کے پیغمبرون سے بولا ہے اور
ورس ۸ باب ۱۰ یوحنا کو سند پکڑتے تہے کہ مسیح نے ان سب کو چور اور ڈکیت کہا ہے اور اعمال
حواریین کو خارج کر دیا تہا اور فاسٹس کہتا تہا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہیے کہ سب اون
چیزونکو مانو جو اوسمین لکہی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو کیا اون سب چیزون کو جو اوسمین
لکہی ہین یقین کرتے ہو بلکہ سوا اون پیشین گوئیون کے جو حقیقی ورس بادشاہ یہود کے جسکو تم مسیح
سمجہتے ہو نہین اور سوا بعض نصیحتون اخلاق کے تم زیادہ اوسکی قدر نہین کرتے بہ نسبت بولس کے جو
اوسکو گندگی خیال کرتا ہے پس تم کیون مین عہد جدید کے ساتہہ ایسا ہی نکرون کہ جو میری
نجات کے لئے عمدہ اور درست ہے اوسی مانون اور اون چیزون کو جو فریب سے تمہارے باپ
دادون نے الحاق کر دین ہین اور اوسکی خوبصورتی اور عمدہ پنی کو بدشکل اور خراب کر دیا ہے انکار کرون
کیونکہ یہہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسی نے لکہا ہے اور نہ انکے حواریون نے بلکہ ایک
مدت کے بعد کسی گمنام شخص نے لکہا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کہ اوسکو اون حالات
سے جو لکہتا ہے غیر واقف سمجہکر اعتبار نکرین حواریون اور حواریون کے رفیقون کے نام لگا دیے

اور اوسنے مریدون عیسیٰ کو بڑی تکلیف دی ہے کہ اونکے نام سے اون کتابون کو جنمین بہت
سی غلطیان اور تضاد بھی بنایا گیا یہہ برائی کرنے حضرت عیسیٰ کے مریدون کی جو باہم متفق اور
ایکدل تھے نہین ہے اور ہمنے یہہ دیکھکر یہہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ عقل اور
ادراک کے دریافت کرکے اون چیزون کو جو ایمان مین مفید اور صحیح اور اونکے باپ خدا کے
بزرگی کی عزت کے قابل ہین قبول کرین اور اون چیزون کو جو مفید اور قابل نہین رد کرین
اور جیسی حضرت عیسیٰ نے عہد عتیق مین بعض چیزون کو سکھایا اور اورون کو رد کیا اوسیطرح جیسے
روح القدس حق کی بابت عیسیٰ نے انجیل مین وعدہ کیا تھا ہمین سکھاتا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا رد
کرین اور کس لئے ہم وسیلہ روح القدس سے وہی نکرین جو تمنے وسیلہ مسیح سے عہد عتیق مین کیا
خصوصًا اوسحال مین جیسا کہ بیشتر کہا گیا کہ اوسکو نہ عیسیٰ نے لکھا اور نہ حواریون نے بالجملہ
جیسا تم عہد عتیق سے صرف پیشین گوئیان اور باتین اخلاق کی لیتے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی
اور یوم السبت وغیرہا کو رد کرتے ہو پھر کونسی بیہودگی اسمین ہے کہ ہم بھی عہد جدید سے صرف وہی
چیزین مانین جو عزت اسکے قابل ہین اور اونکو اوسنے یا اوسکے حواریون نے کہا ہے اور
خارج کرین اونکو جو حواریون نے جہالت سے کہا ہے یا جھوٹ اور بیحیائی سے اونکی طرف منسوب
ہوئین انتہی پس موافق لکھنے ہوشیم اور لارڈنر اور بل کے فرقہ ابیونی کا حضرت عیسیٰ کو صرف
آدمی اور بیٹا یوسف نجار اکا کہتا تھا اور اطاعت شریعت موسوی کی یہود اور غیر یہود پر واجب
اور پولوس کو بہت ہی برا اور توریت سے پھرا ہوا اور بیوقوف اور بد بتلاتا تھا اور اوسکے نامجات
کو رد کرتا تھا اور داود اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے نام سے نفرت رکھتا تھا اور موافق
لکھنے بل اور لارڈنر کے فرقہ مارسیونی کا کہتا تھا کہ دو خدا ہین اول یزدان جسنے انجیل بھیجی اور
دوسرا شیطان جسنے سب کتابین عہد عتیق کی عطا کین اور یہہ سب کتابین انجیل کی مخالف ہین اور
ان کتابون سے بہت ہی نفرت رکھتا تھا اور سب کو رد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہہ دوسرا جاہل اور [illegible]
ہے اور عہد جدید سے فقط انجیل لوقا اور دس نامجات پولوس کو مانتا تھا اور اسمین بھی بابکے باب

اور فقرے کے فقرے مردود بتلاتا تہا اور اعتقاد رکہتا تہا کہ بعد مرنے کے جب عیسی جہنم میں
اوترے تو اون لوگوں کی روح کو جنہیں جمہور عیسای اور یہودی کافر سمجہتے ہیں مثل قابیل
اور قوم لوط کے جہنم سے نجات دی اور اون لوگونکی روح کو جنہیں جمہور عیسای اور یہودی
انبیا اور نیک سمجہتے ہیں جہنم میں رہنے دیا کیونکہ گروہ اول پیرو تہے خدا کے اور گروہ دوم
پیرو شیطان کے تہے اور موافق لکہنے لارڈنر کے فرقہ مانی کئیز کا کہتا تہا کہ موسی اور سب
پیغمبرون عبرانی کا خدا جسنے توریت دی اور ان پیغمبرون کے ساتہہ بولا شیطان ہے اور
شیطان ہی نے ان سب پیغمبرون کو فریب دیا تہا اور ورس ۸ باب ۱۰ یوحنا میں ان
سب کو چور اور ڈکیت کہا ہے اور سب عہد عتیق کی کتابوں کو رد کرتا تہا اور عہد جدید
میں الحاق کا قائل تہا اور سب عہد جدید کو جیسا تسلیم نہ مانتا تہا اور بعضی جہوٹی کتابوں کو
بالکل سچی جانکر اسپر سبقت دیتا تہا اور کہتا تہا کہ کتابیں عہد جدید کی تصنیف حواریوں کی
نہیں بلکہ بعد مدت کے کسی گمنام شخص نے تصنیف کرکے حواریوں اور رفیقوں حواریوں کا
نام لگا دیا ہے اور یہہ کتابیں غلطیوں اور ضدوں سے بہری ہوی ہیں اسواسطے انمیں سے جو موافق
قاعدہ عقل کے درست ہو مقبول وگرنہ مردود ہے اور یہہ تینوں فرقے جو عدد اونکا موافق
عدد تثلیث کے کامل ہے مسیحی تہے اور زور شور سے سچے مسیحی ہونیکا دم بہرتے تہے گو
پادری صاحب اونکو بدعتی بتلاوین جیسا وے سب سلف پادری صاحب کو جو اونکے مخالف
تہے بدعتی بتلاتے تہے اب ہم پوچہتے ہیں کہ جو پادری صاحب بہتر فرقوں اسلامی سے ایک
فرقے کے قول کی جو وہ قول بہی اچہی طرح پورا نہیں جیسا عنقریب ظاہر ہوتا ہے سند لیکر
طعن کرتے ہیں تو کیا اقوال ان فرقونکے جنکا عدد موافق عدد تثلیث کے کامل ہے خیال
نکرینگے بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہہ ہے کہ الوہیت حضرت عیسی سے انکار کریں اور صرف
یوسف نجار کا بیٹا جانیں اور مفتاح الاسرار کو پہاڑ ڈالیں اور اسکی تصنیف سے جو گناہ ہوا
توبہ کریں اور عیاذاً باللہ موسی کے خدا کو شیطان اور جاہل اور متلون جانیں اور موسی

اور سب پیغمبرون عبرانی کو جو اہل اسلام کے نزدیک بہی رتبہ ان لوگونکا غریب ابوبکر اور عثمان
سے یقیناً بہت بڑا ہی رسول شیطان کی جانین اور عہد عتیق کی سب کتابون کو جو رتبہ
اونکا پادریصاحب کے نزدیک قرآن سے بڑہکر ہے کلام شیطانی کہین اور اعتقاد کرین
کہ نوح اور ابراہیم اور اور سب نبی پیرو شیطان کے تہے اور ارواح اونکی دوزخ مین ہین اور
قابیل اور قوم لوط کی ارواح جنت مین ہین اور باتفاق تینون فرقون کے عہد جدید بہی
بہت کچہہ مردود ہاین اور اگر پادریصاحب نے زعم مین ان فرقونکے قولون کو جمہور مسیحیونکے
قول یا انجیل کی مخالف سمجہتے ہین تو ویسا ہی بلاکم وکاست قول اہل تشیع کو بہی سمجہین جیسا
عنقریب جواب تحقیقی مین آیا ہے **جواب** تحقیقی ہم دعوی کرتے ہین کہ خلفاء کرام اور اور
صحابہ مہاجرین اور انصار عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیطرف کفر کا نسبت کرنا موافق
شریعت حقہ احمدی کے بالکل باطل ہے اور آیات قرانی اور اسیطرح اقوال ائمۃ علیہم السلام کے جو کتب
معتبرہ اہل تشیع مین منقول ہین اس وہم باطل کو بالکل رد کرتے ہین اور اسجا کچہہ آیات اور
اقوال کو نقل کردیتا ہون اول یہہ کہ آیہ ۱۰۰ سورہ توبہ مین ہے وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا
عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
یعنے جو لوگ قدیم ہین پہلے مہاجرین اور انصار سے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے (یعنی ایمان
اور طاعت سے) اللہ راضی ہوا انسے (اونکی طاعت اور نیک عملون کے سبب) اور وے راضی
اوس سے (یعنی سب چیزون پر جو دینی اور دنیاوی نعمتون سے اوسنے اونکو عطا کین ہین)
اور رکہے ہین واسطے اونکے باغ نیچے بہتی نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ ہی ہے بڑی مراد
ملنی جاننا چاہیے کہ جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہین وے قدیم کہلاتے ہین اور باقی اونکے
تابع پس ان آیہ مین اللہ تعالے پہلے مہاجرین اور انصار اور اسیطرح اونکے تابعین کا احسان
کے ساتھ مین چار باتین ارشاد کرتا ہے پہلے یہہ کہ اللہ اونسے راضی ہے دوسرے یہہ کہ

وے لوگ اللہ سے راضی ہین تیسرے یہہ کہ اللہ اونکو بہشت عطا کریگا چہارم یہہ کہ یقیناً وے
اوسمین ہمیشہ رہین گے اور بلاشبہہ ابو بکر رض اور عثمان رض باعتبار ایمان اور ہجرت کے
پہلے مہاجرین مین داخل ہین پس اونکے لئے چارون باتین ثابت ہین دوسرے یہہ کہ
سورہ توبہ مین ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً
عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ جو یقین لائے (اللہ پر اور اوسکے پیغمبر پر جو اوسکی طرف سے آئی) اور گہر
چہوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے
پاس اور وہی پہنچے مراد (دو جہانی) کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا اپنی
طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغون کی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کار ہا کرین
اونمین مدام اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ان آیتون مین اللہ تعالے نے مہاجرین اور
مجاہدین صحابہ کے حقمین پانچ باتین ارشاد کین پہلے یہہ کہ اللہ کے نزدیک و انکا بڑا درجہ ہے
دوسرے یہہ کہ اونہون نے اپنے دو جہان کی مراد پائی تیسرے یہہ کہ اللہ تعالے کی
مہربانی اون پر ہے چوتہے یہہ کہ خدا اونسے راضی ہے پانچوین یہہ کہ یہہ لوگ ابد الاباد
بہشت مین رہین گے تیسرے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ لیکن رسول اور جو ایمان لائے ہین
ساتہہ اوسکے لڑے ہین اپنے مال و رجان سے اور اونہین کو ہین خوبیان (دونون جہانکی
دنیا مین فتح اور غنیمت اور آخرت مین بہشت) اور وہی پہنچے مراد کو طیار رکہے ہین اللہ نے
اونکے واسطے باغ بہشتی ہین اونکے نیچے نہرین رہا کرین ہمیشہ اونمین یہی ہے بڑی مراد ملنی ان
آیتون مین اللہ تعالے نے اون لوگون کے حق مین جو رسول اللہ پر ایمان لائے اور
اونکے ساتہہ جہاد کیا تین باتین ارشاد کی ہین ایک یہہ کہ خوبیان دونون جہان کی اونکے

ہین دوسرے یہہ کہ دے اپنے مراد کو پہنچے تیسرے یہہ کہ آخرت مین جنت ہمیشہ کے لیے اونکو
نصیب ہوگی جو ثابت ہے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ
اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ
حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ
الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ
الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
ترجمہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان (کہ اللہ کی راہ مین لڑین) اور مال (کہ اللہ کی
راہ مین اوسکو خرچ کرین) اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر
مارتے ہین (دشمنون دین خدا کو) اور مرتے ہین (اونکے ہاتہہ سے) وعدہ ہو چکا اوسکے
ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ کیونکہ
وہ بڑا کریم ہے اور کریم وعدہ کو ضرور وفا کرتا ہے جیسا مشہور ہے ؎ خلاف وعدہ
محال است کز کریم آید ٭ لئیم گر نکند وعدہ را وفا شاید سو خوشیان کرو ای اسلام والون
اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے کیونکہ چیز فانی دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے
بڑی مراد ملنی (یہہ مسلمان ہین) توبہ کرنیوالے (بری باتون سے) بندگی کرنیوالے
(اخلاص کے ساتھہ) شکر کرنیوالے (نعمت اسلام پر) بے تعلق رہنے والے (بسبب روزہ رکھنے
یا ہجرت کے یا دل نہ لگانے والے دنیا کے ذوق مین) رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے حکم
کرنیوالے نیک بات کو (مثل ایمان اور بندگی کے) اور منع کرنیوالے بری بات سے (مثل کفر
اور اور گناہون کے) اور تہامنے والے حدین باندہی اللہ کی (یعنے بغیر حکم شرع کے کوئی
کام نہین کرتے) اور خوشخبری سنا ایمان والون کو (کہ اللہ نے اونکو ایسی اچھی صفتون سے
موصوف کیا) ان آیتون مین اللہ تعالے نے صحابہ مجاہدین کے لئے وعدہ کیا جنت کا اور کئی
نو صفتین اونکی بیان کین لیس بلا شبہہ ان لوگون مین یہہ صفات پائی جاتی تہین پانچوین

یہہ کہ آیتہ اکتالیسوین سورہ حج مین قول خدا تعالے کا مہاجرین کے حق مین یون ہے
اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝

ترجمہ وے کہ اگر ہم اونکو مقدور دین ملک مین کہڑی کرین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین بہلے کام کا اور منع کرین برے سے اور اللہ کے اختیار ہے آخر ہر کار کا یعنے یہہ امت دین قایم کریگی ایک مدت تک آخر اللہ ہی جانے پس اس آیتہ مین اللہ تعالے صحابہ مہاجرین کے حقمین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان لوگون کو حاکم کرین تو اونسے وے سب امور حسنہ صادر ہونگے اسمین شبہہ نہین کہ اون مہاجرین سے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علیؓ کو حاکم کیا پس چاہیے کہ وے سب امور حسنہ بہی اونسے ظہور مین آئے ہون نہین تو کلام خدا بے معنی ہوتا ہے پس یہہ آیتہ بہی صحت خلافت خلفاء راشدین کے ایک دلیل ہے اور حال حکومت اونکی کا سب جہان پر روشن ہے اور سچا ڈاکٹر ٹیلر کی لب التواریخ سے نقل کر دیتا ہون تاکہ عیسائیون کو زیادہ اوسکا اعتماد ہو دوسری جلد کے باب پہلے کی چوتہی فصل مین مرقوم ہے ابوبکر نے قران کی تدوین شروع کی اور محمدؐ کی طرف کی پیروی شرقی سلطان ہرقلیس کی فوج کو اوسنے ہزیمت دی اور یروشلم اپنے قبضہ مین لایا اور لبنان کے پہاڑ سے لیکر بحر روم تک سارے ملک کو مطیع کیا ابوبکر کے انتقال کے بعد عمر از راہ بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا اور ایک ہی خروج مین اوسنے ممالک سیریا اور فونیقی (مع فلسطین کے) اور میسوپوٹیمیا اور خالدیہ جو کہ یونان کی حملات سے متعلق تہے لے لیا دوسری تحریک مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا اور اوسی زمانہ مین اوسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیدیا کو مطیع کیا پہر پانچوین فصل مین ہے عمر کے خلیفہ عثمان نے ملک اکتریانہ اور ملک تاتار کے بعض دیار کو اپنے قبضہ مین لایا اور رہودس (یعنے روس) اور یونان کے جزایر کو لوٹ لیا اوسکے بعد ختن محمد (یعنے علی) خلیفہ ہوا جو اب تک محمدیون مین مکرم ہے انتہی چہٹے یہہ کہ آیتہ ۷۸ سورہ حج مین ہے وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ
مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

یعنے جہاد کرو اللہ کے واسطے (خدا کے دشمنون سے ظاہری ہو دین مثل کفار کے یا باطنی مثل نفس
اور شہوت کے) جیسا چاہیے جہاد کرنا (یعنے دل کی صفائی اور نیت کی خلوص سے) اوسنے
تمکو پسند کیا اور نہین رکہی تم پر دین مین کچہہ مشکل دین تمہارے باپ ابراہیم کا اوسنے نام رکہا
تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے (یعنے پہلے قرآن کے اگلی کتابونمین) اور اس قرآن مین
تا رسول ہو بتلانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے لوگون پر سو کہڑی کرو نماز اور دیتے
رہو زکوٰۃ اور بہروسا کرو اللہ پر (سب اپنے سارے کامونمین) وہ تمہارا صاحب ہے سو خوب
صاحب ہے اور خوب مددگار دیکہو اللہ تعالے اس آیہ مین صحابہ کو مسلمان کہتا ہے نہ کافر
اور بیدین ساتوین یہہ کہ آیہ ۵۵ سورہ نور مین وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي
ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ یعنے وعدہ دیا اللہ نے اون لوگون کو
جو (وقت نزول اس سورۃ کے) تمسے ایمان لائے اور کئے ہین نیک کام البتہ یقیناً خلیفہ
کریگا اونکو ملک مین جیسا خلیفہ کیا تہا اونسے اگلون کو (یعنے داؤد کو جیسا خدا تعالے
فرماتا ہے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور اسیطرح سلیمان وغیرہ کو) اور جما دیگا
اونکو دین اونکا جو پسند کر دیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی
کرینگے شریک نہ کرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچھے سو وہی لوگ ہین بے
حکم اور جو لفظ منکم مین ضمیر مخاطب کی اور دوجا ضمیر غایب کی صیغہ جمع کے ساتہہ واقع ہوئی
ہے اور جمع کا اطلاق تین سے کم پہ نہین ہوتا اس آیہ مین وعدہ ہے کہ اون صحابہ

جو اس آیۃ کے نزول کے وقت ایمان لا چکے تہے تین آدمی یا زاید ہین سے درجہ خلافت برمثل داود اور سلیمان کے پہنچین گے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا جو خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے اور اونکے وقتمین مسلمانون کو امن کامل حاصل ہوجائیگا اور مسلمان لوگ خالص بندگی خدا کی کرینگے اور اس وعدہ کو اللہ تعالے نے پورا کیا اور خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم کو درجہ خلافت کبری پر پہنچا کر دین احمدی کو شرقاً غرباً ظاہر کیا پس یہہ چارون بلاشبہہ سچے خلیفہ ہین اور انکے وقت مین جو دین ظاہر ہوا وہی دین ہے جو پسندیدہ خدا کا تہا اور کوئی اونمین سے کافر نہ تہا اور جو انکی خلافت کا منکر ہے وہ بے حکم ہے اٹہوین یہہ کہ اللہ تعالے آیۃ ۲۶ سورہ فتح مین اون مہاجرین اور انصار کے حق مین جو صلح حدیبیہ مین حاضر اور قریب چودہ سو کے تہے فرماتا ہے إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ یعنے جب رکہی منکرون نے اپنے دلمین پچ نادانی کی ضد پہر اوتارا اللہ نے اپنی طرف سے چین اپنے رسول پر اور اون مسلمانون پر اور لازم کردیا اونکو کلمہ تقوی کا (یعنے کلمہ شہادت کا لیکن وہ نہی جدا نہوگا) اور یہی تہے اسکے لائق اور اہل اسکے (غیرون کی نسبت) اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار تہین اللہ تعالے نے اون سب صحابہ کے حق مین جنمین ابوبکر اور عمر بہی یقیناً داخل ہین چار باتین فرمائین ایک یہہ کہ وے ایمان والے ہین دویم یہہ کہ نزول سکینہ مین رسول مقبول کے شریک تہے سیوم یہہ کہ کلمہ تقوی کا اونکو لازم تہا چوتہے یہہ کہ کلمہ تقوی کی اونکو لیاقت کامل تہی پس جو اونکو بے ایمان یا شل اسکے سمجہے قول اوسکا مخالف خدا کے اور بالکل مردود ہے نوین یہہ کہ آیۃ ۲۹ سورہ فتح مین ہے مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۝ یعنے محمد رسول اللہ کا ہے

اور جو اوسکے ساتھہ ہین (یعنے اصحاب اوسکے) زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو
دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین (کیونکہ اکثر وقت اونکا نماز ہی مین گذرتا ہے) ڈھونڈتے
ہین اللہ کا فضل (یعنے ثواب) اور اوسکی خوشی پانا اونکے مونہہ پر ہے سجدے کے اثر سے
اسمین اللہ تعالے مدح اونکی کرتا ہے کہ کافرون پر زور آور اور آپسمین محبت والے اور نماز مین
بڑے مشغول رہنے والے اور ثواب اور رضا خدا تعالے کے طالب ہین پس جو مدعی اسلام
ہوکر اونکو ایسا نہ سمجھے وہ بڑا خطا کار ہے دسوین یہہ کہ آیہ ساتوین سورۃ حجرات مین ہے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ یعنے پر اللہ نے
محبت ڈالی تمہاری دلمین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمہارے دلونمین اور برا لگایا
تمکو کفر اور گناہ اور بےحکمی وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اسمین صرح ہے کہ اللہ نے اصحاب
رسول اللہ کے دلون مین ایمان کی محبت اور خوبی اور کفر اور گناہ اور بےحکمی کی برائی
جما دی تہی اور اونکا چال چلن نیک تہا پس جو اونکو کافر اور بےحکم سمجھے وہ بلا شبہہ خود خطا
کار اور بےحکم ہے گیارہوین یہہ کہ سورہ حشر مین ہے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ
يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ
وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ
يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ یعنے واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنے والون کے
جو نکالے آئے ہین اپنے گہرون سے اور مالون سے (کہ کفار مکہ نے اونکو نکال دیا تہا اور مال
اونکا ضبط کر لیا تہا) ڈہونڈہتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی (یعنے اونکی ہجرت
تجارت یا اور دنیاوی غرض کے لیے نہین بلکہ محض خدا کی خوشنودی اور دوستی رسول کیلیے

اونہون نے اپنا وطن اور مال چھوڑ دیا ہے) اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی (اپنے
مال اور جان سے) وہ لوگ وہی ہین سچے (دین مین قولاً اور فعلاً) اور جو گھر پکڑ رہے ہین (یعنے
انصار) اس گھر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑکر آوے
اونکے پاس (اور نہین بوجھ سمجھتے اپنے اوپر بلکہ اپنے گھرون مین اوتارتے ہین اور اپنے اموال مین
شریک کرتے ہین) اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اس چیز سے جو اونکو ملے اور اول رکھتے ہین
اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بہوکہ ان آیتون مین اللہ تعالیٰ مہاجرین و انصار کی مدح
کرتا ہے اور اونکے حق مین چہہ باتین ارشاد کرتا ہے ایک یہہ کہ ہجرت ان مہاجرین کی طمع دنیا کے
لئے نہ تہی بلکہ محض خدا اور رسول کی دوستی کے سبب سے تہی دوسرے یہہ کہ وے اپنے مال
اور جان سے خدا اور رسول کے دین کے مددگار رہتے تہے تیسرے یہہ کہ دین مین قولاً اور فعلاً سچے تہے
چوتہے یہہ کہ انصار کو مہاجرین سے دوستی محبت تہی پانچوین یہہ کہ مہاجرین کو اگر کوئی چیز ملتی
تہی تو انصار خوش ہوتے تہے چھٹے یہہ کہ اپنے سے اونکو اول اور مقدم رکہتے تہے گو آپ
کیسے ہی حاجتمند ہون اور فی الحقیقت یہہ چہہ باتین علامت کمال ایمان مہاجرین و انصار کی
ہین ساتوین یہہ کہ آل عمران مین ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ یعنے تم ہو بہتر سب امتون سے
جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات پر (یعنے ایمان اور اطاعت رسول پر)
اور منع کرتے ہو ناپسند سے (یعنے کفر اور سب بری چیزون سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر
اسمین اللہ تعالیٰ صحابہ کو سب امتون سے بہتر اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے کرنیوالے اور ایمان
والے فرماتا ہے اور اسیطرح اور آیات ہین مگر خوف طوالت سے انہین بارہ پر جو موافق عدد بارہ
ہین سچ اور عدد بارہ اماموں علیہم السلام کے ہین اکتفا کرکے کچھہ قول ائمہ علیہم السلام کے جنکو
اہل تشیع بہی مانتے ہین اونہین کی کتابون سے نقل کردیتا ہون سنئے اول قول
حضرت علی رض کا نہج البلاغہ مین جو شیعون کے نزدیک کتاب معتبر ہے یون ہے لله در

فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنة وخلف البدعة ذهب نقی الثوب
قلیل العیب اصاب خیرها وسبق شرها ادّی الی الله طاعته واتقاه
بحقه رحل وترکہم فی طرق متشعبة لا یہتدی فیہ الضال ولا یستیقن المہتدی
یعنے انعام کرے خدا فلانے پر البتہ اوسنے کجی کو سیدہا کیا اور بیماریونکی اصلاح کی اور سنت کو
کہڑا کیا اور بدعت کو پیچہے ڈالا پاک دامن گیا کم عیب پائی اوسنے خوبی خلافت کی اور آگے
گیا فساد خلافت سے ادا کی خدا کیطرف بندگی اوسکی اور پرہیزگاری کی جیسی چاہیے تہی
کوچ کیا اور چہوڑ گیا راہون پیچ در پیچ مین کہ اونمین گمراہ رستہ نہین پاتا اور راہ پانیوالا
یقین کرتا ہے اور لفظ فلان سے موافق مختار اکثر شارحین نہج البلاغتہ کے جو امامیہ ہین
ابوبکر رض مراد ہین اور موافق مختار بعض کے عمر رض پس اس قول مین حضرت علی نے وہ صفتین
حضرت ابوبکر یا حضرت عمر کی بیان فرمائی ہین پس ان صفتونکا پایا جانا اون مین ضرور ہے
اور اونکی قوت ایمان کی دلیل دوسرا یہہ کہ کشف الغمہ مین جو تصنیف علی بن عیسی اربلی امامی
اثنا عشری کی ہے اور علماء امامیہ بہی اوسکو عالم معتمد جانتے ہین یون منقول ہے سُئل الامام
ابو جعفر علیہ السلام عن حلیة السیف هل یجوز فقال نعم قد حلّی ابوبکر الصدیق
سیفه فقال الراوی اتقول هکذا فوثب الامام عن مکانه فقال نعم الصدیق
نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق الله قوله فی الدنیا والاخرة
یعنے سوال کئے گئے امام ابو جعفر (یعنے امام محمد باقر) علیہ السلام تلوار کے زیور سے آیا جائز ہے پس
کہا امام محمد باقر رض نے ہان تحقیق ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تہا زیور سے پس کہا
راوی نے آیا تم کہتے ہو ایسا (یعنے کیا آپ بہی اونکو صدیق فرماتے ہین) پس اچہلے امام اپنی
جگہہ سے پس فرمایا ہان کہتا ہون مین صدیق ہان کہتا ہون مین صدیق ہان کہتا ہون مین صدیق جو کوئی نہ کہے اونکو
(یعنے ابوبکر کو) صدیق نہ سچا کیجو اللہ اوسکے قول کو دنیا و آخرت مین دیکہو اول امام محمد رض نے ابوبکر رض
کو صدیق فرمایا اور سایل جو شیعی تہا اوسنے بطور تعجب کے عرض کیا کہ آپ بہی اونکو صدیق کہتے ہین

امام رضہ نے اوسپر خفا ہوکر تین بار فرمایا کہ ہان ہین اونکو صدیق کہتا ہون اور جو اونکو صدیق
نجانے اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جھوٹا کیجو اور جب بموافق ارشاد امام محمد باقر رضہ کے ابوبکر سچے
صدیق ہین تو یقینًا منکر اونکی صدیقیت کا دو جہان مین جھوٹا ہے اور مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ
نبوت کے ہوتا ہے نظیر اسکی یہہ کہ حضرت علی کے خط کو جو امیر معاویہ کو لکھا تھا نہج البلاغہ کے شارحین
نے نقل کیا ہے اور اوسمین ابوبکر اور عمر رضہ کے حق مین یہہ عبارت ہے لعمری ان مکانہما من
الاسلام لعظیم وان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما اللہ باحسن ما عملا
یعنی اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونوں کا (یعنے ابوبکر اور عمر رضہ کا) اسلام مین بہت ہی
بڑا ہے اور تحقیق واقعہ اونکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام ہے اللہ دونون پر رحم کیجو
اور اونکے نیک عملو نکا بدلا نیک دیجو دیکہو حضرت علی اون دونون کا مرتبہ اسلام مین بہت بڑا
بتلاتے ہین اور دعائے نیک اونکی حق مین کرتے ہین پس جو اونکا رتبہ اسلام مین کمتر جانے
اور اونکی حق مین بددعا کرے وہ حضرت علی کی مخالفت پر کمر باندہتا ہے چوتہا یہہ کہ صاحب
فصول کا جو فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا بڑا عالم ہے امام محمد باقر رضہ سے ایک روایت یون نقل
کرتا ہے انہ قال لجماعۃ خاضوا فی ابی بکر وعمر وعثمان الاتخبرونی انتم من المہاجرین الذین
اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون
اللہ ورسولہ قالوا لا قال فانتم من الذین تبوؤا الدار والایمان
من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم قالوا لا قال اما انتم
فقد برئتم ان تکونوا احد ہذین الفریقین وانا اشہد انکم لستم
من الذین قال اللہ تعالی والذین جاءوا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا
انک رءوف رحیم یعنے تحقیق امام محمد باقر نے فرمایا واسطے ایک گروہ کے
جو کلام کر رہے تہے ابوبکر اور عمر اور عثمان کے حق مین کیا تم خبر نہین دیتے مجکو آیا تم مہاجرین
سے ہو جو نکالے گئے اپنے گہرون اور مالونسے ڈہونڈہتے ہوئے اسلئے ہین اللہ کا فضل ور اوسکی

رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی اوس گروہ نے کہا نہین امام نے فرمایا
پس تم اون لوگون سے ہو جو گہر پکڑ رہے ہین (یعنے انصار) اس گہر مین (یعنے مدینہ مین)
اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چہوڑ آوے اونکے پاس اوس
گروہ نے کہا نہین امام رضہ نے فرمایا تم آپ ہی تحقیق الگ ہوئے اس سے کہ ایک فرقہ ان دو
فرقون مین سے ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ تم نہین اون لوگون سے جنکے حق مین
اللہ تعالے نے فرمایا اور جو آئے اونکے پیچہے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بہائیونکو
جو ہمسے آگے پہنچے ایمان مین اور نہ رکہہ ہمارے دل مین بیر ایمان والونکا اے رب تو ہی ہے
نرمی والا مہربان دیکہو امام محمد باقر رضہ نے اس گروہ کو گمراہ اور دایرہ اسلام سے خارج فرمایا
**پانچوان** یہہ کہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ امام حسن عسکری رضہ کی طرف نسبت کرتے ہین یہہ روایت
موجود ہے ان اللہ اوحی الی ادم لیفیض علی کل واحد من محبی محمد وال محمد واصحاب
محمد مالو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدھر الی آخر لکانا کفار الاداہم
الی عاقبۃ محمودۃ وایمان باللہ حتے یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا من
یبغض ال محمد واصحابہ او واحدا منہم یعذبہ اللہ عذابا لو قسم علی مثل خلق اللہ لاھلکھم اجمعین
یعنے تحقیق وحی کی اللہ تعالے نے آدم کی طرف یہہ کہ البتہ محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کے دوستون مین سے
ہر ایک کو اسقدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالے نے زمانہ کی ابتدا سے
انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب کافر ہو تقسیم کرین البتہ اونکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہنچا دے
تاکہ اوسکے سبب جنت کے مستحق ہوجاوین اور البتہ جو دشمنی رکہتا ہو آل محمد اور اصحاب محمد سے
یا ایک کی اون سے البتہ عذاب دیگا اوسکو اللہ تعالے اوسقدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی برابر
تقسیم کرین تو سبکو ہلاک کر دے دیکہو یہان صاف ہے کہ محبت ساری آل اور اصحاب کی ضروری ہے
اور بغض ایک کا بہی ہلاک ہونے کا وسیلہ ہے اسی لیے مقام محبت مین او واحدا منہم نفرمایا اور مقام
بغض مین من اس کلمہ کو بڑہایا تاکہ معلوم ہوجاوے کہ محبت سبکی رکہنی چاہیے اور دشمنی ایک کی بہی منع ہے

ہونے کے لئے کافی ہی پس اس صورت مین اگر بر تقدیر کوئی نفسانیت اور تعصب بیجا سے خلاف آیات قرانی اور اقوال ائمہ علیہم السلام کے کہے تو اوسکے قول کی کیا سند ہو اور جب حال کفر اور ایمان ابوبکر اور عثمان رضہ کا معلوم ہو چکا تو اب حال تحریف قرآن کا مذہب فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مین سنیئے کہ دعوی تحریف قران کا اونکے جمہور اور علماء محقق کے نزدیک بالکل غلط اور بیہودہ ہے اور جو تھوڑے سے لوگ اوس فرقہ سے اسکے قایل ہوے ہین اونکا قول اون جمہور اور علماء محقق کے نزدیک ساقط عن الاعتبار ہے اور خوف طوالت سے اونکی علماء محقق کے قولون سے چند قول نقل کر دیتا ہون اول شیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بابویہ جو بڑا عالم اس فرقہ کا ہے رسالہ اعتقادات مین لکھتا ہے اعتقادنا فی القرآن ان القرآن الذی انزل اللہ تعالی علی نبیہ هو ما بین الدفتین وهو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک ومبلغ سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ وعندنا والضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فهو کاذب

انتہی یعنے اعتقاد ہمارا قران مین یہ ہی کہ تحقیق قران جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تھا وہ ہی ہے جو دو دفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتھ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اوسکی سورتین لوگون کے نزدیک ایکسو چودہ ہین اور ہمارے نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورت ہے اور سورۃ الفیل ولایلاف ایک سورت ہے اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہی کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن اس سے زاید تھا پس وہ جھوٹا ہے دیکھو یہان علامہ ابن بابویہ بھی صاف کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک قران یہی ہے اور اس سے کچھ کم نہین ہوا اور ہمارا اختلاف فقط شمار سورتون مین ہی اور بس اور جو ہمکو کہے ہی کہ یہہ لوگ قران مین کم ہو جانے کے قایل ہین وہ جھوٹا ہے ۲ سید مرتضی جو بہت بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا ہی کہتا ہے ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ

مجمع البیان [illegible]

اشتدت والدواعی توفرت علی نقله وبلغت الی حد لم تبلغ الیه فیما
ذکرناه لان القرآن معجزة النبوة ومأخذ العلوم الشرعیة والاحکام
الدینیة وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظه وحمایته الغایة حتی
عرفوا کل شیء فیه من اعرابه وقراءاته وحروفه وآیاته فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایة

یعنے البتہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہروں اور بڑے بڑے مشہور حادثوں اور واقعوں
اور عرب کے شعروں لکھے ہوئے کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن میں بڑی کوشش اور بہت سے
سبب تھے اور وے قرآن کے مقدمہ میں اوس حد تک پہنچے تھے جو مذکورہ میں اوس
حد کو نہیں پہنچے اسلئے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی علموں اور دینی حکموں کا اصل ہے
اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت اور نگاہداشت میں نہایت کے درجہ کو پہنچے ہیں یہانتک کہ جو
قرآن میں حرکتوں اور قراءتوں اور حرفوں اور آیتوں سے تھا اونہوں نے اوسکو معلوم
کر رکھا ہے پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگاہداشت میں کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوسمیں تغیر یا
نقصان ہو گیا ہو ٣ محمد بن الحسن حر عاملی جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع میں گذرا ہے اور اوسنے ایک
رسالہ اپنے بعضے ہمعصر کی رد میں لکھا ہے اوس رسالہ میں لکھتا ہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ
و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت و اعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل
میکردند آنرا و در عہد رسول خدا مجموع مولف بود انتہی ملخصاً یعنے جسنے حدیثوں اور تاریخوں
خوب دیکھا ہے وہ اس بات کو یقینی جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت اور اعلی درجہ تواتر پر تھا
اور ہزاروں صحابی اوسکو حفظ اور نقل کرتے تھے اور عہد رسول خدا میں جمع اور مولف ہو چکا
تھا اور اسیطرح اور علماء شیعہ کی تصریح ہے پس جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے قائل عدم
تحریف کے ہیں بلکہ شیخ صدوق نے کہا کہ جو ہماری طرف نسبت کرے کہ ہم کہتے ہیں کہ قرآن سے
کچھ کم ہو گیا ہے وہ جھوٹا ہے اور بعضے جو اسکے قائل ہوئے ہیں اونکا اوس فرقہ ہی میں کچھ اعتداد نہیں
اور ان غیر معتمدوں کا قول بہی ان کے عمل اور اعتقاد کے مخالف تھا کیونکہ وے بہی نماز اور تلاوت کے

وقت اسی قران کو پڑھتے اور سیکھتے تو اپنے مردوں کو بخشتے تھے اور خوب جانتے تھے کہ سب
اہل بیت نماز بغیر نماز مین اسی قرآنکو پڑھتے تھے اور اپنے لڑکے اور لڑکیون اور خادمون اور سب
علاقہ دارون کو اسی قرآن کی تعلیم کرتے تھے پس ان بعضون کا قول جو خود اونکے ہی عمل اور
اعتقاد اور اسیطرح اونکے فرقہ کے جمہور کے مخالف تھا بالکل قابل سماعت نہین اور اونکے قول کا
خود قران ہی مین رد موجود ہے آیۃ نوین سورہ حجر مین ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ
لَحَافِظُوْنَ یعنے تحقیق ہمنے آپ اوتارا اس قران کو اور تحقیق ہم اوسکے البتہ نگہبان ہین (یعنے
ہر وقت مین زیادت اور نقصان اور تحریف اور تبدیل سے) اور سورہ حم سجدہ مین ہے
لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ یعنے اسپر (یعنے
اس کتاب پر) باطل (یعنے تحریف اور تناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچھے سے (یعنی کسی
وجہ سے) اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی جب حال بطلان دونون
دعوی پادریصاحب کا معلوم ہوا اب حال اونکی دلیلون کا سنئے قول اونکا فانی کی کتاب
دبستان مین یون مسطور ہے الخ کہتا ہون مین اولا پادریصاحبنے اس حوالہ مین کچھہ
تہوڑی سی تحریف کی ہے کیونکہ عبارت دبستان کی بیان مذہب فرقہ اثنا عشریہ مین یون
ہے بعضے ازیشان گویند کہ عثمان مصاحف را سوختہ بعضے از سورہ ہا کہ در شان علی و فضل
آلش بود برانداخت پس پادریصاحب لفظ بعض کا ہضم کر گئے ثانیا یہہ کہ بعض وہ ہی ہین جنکا
فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مین کچھہ بھی اعتداد نہین اور جو صاحب دبستان نہ مسلمان ہین اور نہ
مسلمانون کے مذہب اور کتابون سے واقف اور سُنی سنائی باتین لکھتا ہے شاید اوس سے
کسی عالم اثنا عشری غیر معتبر نے کہدیا ہوگا قول اونکا اور کتاب عین الحیات کی الخ اقول علاوہ
کہ یہہ روایت احاد بسبب مخالفت ادلہ قطعیہ کے متروک اور مردود ہے اور علماء اثنا عشریہ کے
ہی اصول مین مقرر ہین کہ جو روایت احاد مخالف قطعی دلیل کی ہووے ماول یا مردود ہے
گو وہ روایت کافی کلینی کی ہو جو اونکے نزدیک اصح الکتب ہے ہووے مولوی دلدار علی مجتہد

۴۲ لا یاتیہ الباطل ای التبدیل والتناقض من بین یدیہ ومن خلفہ ای بوجہ من الوجوہ ۱۲ ازالہ

لکہنؤ کتاب صوارم مین ذیل عقیدہ ۱۲ اسکے لکہتے ہین و ما نمیگوئیم کہ ہر یک از احادیث کافی
کو روایات آن ضعیف و مجروح باشند قطعی الصدور اند چنانچہ شاہ ادعای آن میکنید و
ایضاً بر تقدیر قطعی بودن ہرگاہ آیات قرآنی منسوخ باشند و ماول جبر لعضی احادیث کافی
ماول نباشند بنابر مخالف بودن ان از اجماع و الاحادیث المستفیضہ اور کتاب فوائد الفقہ
مین ذیل مقدمہ ہشتم کے لکہتے ہین بالاتفاق میان علماء اسلام قاعدہ مقررہ است کہ انچہ
از آیات و احادیث کہ برخلاف قطعیات دلالت داشتہ باشد می اندازند اگر قابلیت
داشتہ باشد و الا ماول میسازند اور جب حال روایات کلینی کا اور سب روایات آحاد کا
ایسا ہو جیسا بیان ہوا پس ایک دو روایت احاد جمع الحیات اور مانند اوسکے متروک ہونے
مین کیا بعد لازم آتا ہے پادری صاحب کہتے ہین اور مشکاۃ المصابیح مین جو اہل سنت کی معتبر
و مشہور کتاب ہے کتاب فضائل قرآن کی پہلی فصل مین لکہا ہے کہ عن عمر بن الخطاب قال
سمعت ھشام بن حکیم بن حزام یقرء سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرءھا وکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اقرانیھا فکدت ان اعجل علیہ ثم امھلتہ حتی انصرف ثم لببتہ بردائہ فجئت بہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ھذا یقرء سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرأتنیھا
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ اقرء فقراءۃ التی سمعتہ یقراء فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال لی اقرء فقرءت فقال ھکذا انزلت ان ھذا القرآن
انزل علی سبعۃ احرف فاقرءوا ما تیسر منہ متفق علیہ و اللفظ لمسلم ۱۲
یعنے عمر ابن الخطاب کہتا ہی کہ مین نے ہشام بن حکیم ابن حزام کو سنا کہ وہ سورہ فرقان میری قرات
کے خلاف پڑہتا تہا حالانکہ مجکو وہ سورہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہائی تہی پس
قریب تہا کہ مین نے چاہا کہ جلد اوسے منع کردن لیکن مین نے اوسے مہلت دی یہان تک کہ
وہ پڑہ چکا بعد اسکے مین نے اوسکی چادر پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگیا اور
کہا یا رسول اللہ مین نے اس شخص کو سورہ فرقان ایک اور قرات سے پڑہتے سنا ہو خلاف

اوس قراءت کے جو آپ نے مجھے پڑہائی ہے تبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اوسے چھوڑ دے اور اوس سے کہا پڑہ پس اوس نے وہی قراۃ پڑہی جو مین نے اوس سے سنی تہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسیطرح نازل کی گئی ہے پہر مجھسے فرمایا کہ تو پڑہ پس مین نے بہی پڑہی فرمایا کہ اسیطرح نازل کی گئی ہے اور قران سات قراءت پر نازل ہوا ہے جس قراءت پر آسان ہو اوسیپر پڑہو یہہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے پہر تیسری فصل مین مرقوم ہے عن زید بن ثابت قال ارسل الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القران وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القران وانی اری ان تامر بجمع القران قلت لعمر کیف یفعل شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر هذا والله خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلک ورایت فی ذلک الذی رای عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتهمک وقد کنت تکتب الوحی لرسول الله صلی الله علیه وسلم فتتبع القران فاجمعه فوالله لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی من جمع القران قال قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال هو والله خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح صدر ابی بکر وعمر فتتبعت القران اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتی وجدت اخر سورة التوبة مع ابی خزیمة الانصاری لم اجدها مع احد غیره لقد جاءکم رسول من انفسکم حتی خاتمة براءة فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاه الله ثم عند عمر حیوته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاری

[illegible]

یعنے زید ابن ثابت لکہتا ہے کہ ابوبکر نے مقتل اہل یمامہ مین آدمی بہیجکر مجھے بلوایا مین گیا تو عمر بہی اوسکے پاس تہا ابوبکر نے مجھسے کہا کہ عمر نے میرے پاس آکر کہا کہ یمامہ کی لڑائی

دن قرآن کے قاری بہت مقتول ہوئے ہین ڈرتا ہون کہ اگر اور مقامون مین بہی
ایسا ہی مقاتلہ ہوگا تو قرآن مین سے بہت جاتا رہیگا مین ایسا بہتر جانتا ہون کہ تم
قرآن کے جمع کرنیکا حکم دو مین نے عمر سے کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کیا تم کیونکر کروگے اوسنے کہا خدا کی قسم یہہ اچہا ہے پس عمر تکرار یہی بات مجہسے
کہتا تہا حتی کہ اللہ تعالے نے میرے دل کو اوس امر پر آگاہ کیا اور وہ فایدہ جو قرآن کے
جمع کرنے مین عمر کو معلوم ہوتا تہا مجہے بہی معلوم ہوا اب زید کہتا ہے کہ ابوبکر نے مجہسے
کہا تم مرد جوان عاقل ہو اور سہو و تہمت سے مبرا ہو اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین وحی لکہا کرتے تہے پس تم قرآن کی تتبع کرکے اوسے جمع کرو خدا کی قسم اگر لوگ
مجہے ایک پہاڑ اوٹہانے کی تکلیف دیتے تو مجہہ پر بہاری نہ پڑتا جیسا قرآن کا جمع کرنا بہاری
پڑا مین نے اونسے کہا کہ جسکام کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کیا تم کیونکر کرتے ہو
اونہون نے کہا واللہ یہہ بہتر ہے پس ابوبکر نے مجہہ سے تکرار کہا حتی کہ اللہ تعالے نے
میرے دلکو بہی اوس امر کے فایدہ پر آگاہ کردیا جس پر ابوبکر اور عمر کے دلکو آگاہ کیا تہا
پس مینے قرآن کی تتبع اور تلاش کی اور خرما کے پتون اور پتہرون اور حافظ لوگون کے
دلون سے لیکر اوسے جمع کیا حتی کہ سورۃ التوبہ کی آخر کی یہہ آیت لقد جاءکم رسول
من انفسکم * خاتمہ براۃ تک ابی خزیمۃ انصاری کے سوا کسیکے پاس لکہی ہوئی
نپائی پس قرآن کے وہ اجزا ابوبکر کے پاس رہتے جب وہ اونہون نے وفات پائی تو عمر کے
پاس رہے اونکے بعد اونکی بیٹی حفصہ کے پاس رہے یہہ بخاری کی روایت ہے و عن انس
بن مالک ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اهل الشام فی
فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اهل العراق فافزع حذیفۃ اختلافهم فی القراءۃ
فقال حذیفۃ لعثمان یا امیر المؤمنین ادرک هذه الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتب
اختلاف الیهود والنصاری فارسل عثمان الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف

(ننسخ)

ننسخها فی المصاحف ثم نردها الیک فارسلت بها حفصة الی عثمان فامر زید ابن ثابت وعبد اللہ بن الزبیر وسعید بن العاص وعبد اللہ بن الحارث بن ہشام فنسخوها فی المصاحف وقال عثمان للرهط القرشیین الثلاثة اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیٔ من القرآن فاکتبوه بلسان قریش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصة وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق قال ابن شهاب فاخبرنی خارجة بن زید بن ثابت انه سمع زید بن ثابت قال فقدت ایة من الاحزاب حین نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یقرا بها فالتمسناها فوجدناها مع خزیمة بن ثابت الانصاری من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیه فالحقناها فی سورتها فی المصحف رواه البخاری

یعنے انس بن مالک کہتا ہے کہ حذیفہ ابن ایمان عثمان کے پاس آیا در حالیکہ وہ آرمینیہ میں اہل شام کے ساتھ اور آذربیجان میں اہل عراق کے ساتھ جہاد کر رہا تہا اور قاریوں کے مختلف قرارت سے ڈر کر عثمان سے کہا کہ ای امیر المومنین اس امت کی خبر لیجیے قبل اوس کے کہ وے کتاب میں خلاف کریں جیسے یہود و نصارا نے اختلاف کیا پس عثمان نے حفصہ کے پاس آدمی بہیجا کہ تم اجزا ہمارے پاس بہیجدو تا کہ ہم اوسکے متعدد نسخے لکہیں اور پہر تمہیں ہم پہیر دیں حفصہ نے وہ اجزا عثمان کے پاس بہیجدیے تب عثمان نے زید ابن ثابت اور عبد اللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبد اللہ ابن الحارث ابن ہشام کو مامور کیا اونہوں نے اوسکو متعدد نسخوں میں لکہا اور عثمان نے ان تینوں شخصوں (یعنے عبد اللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبد اللہ ابن حارث) سے جو قوم قریش تہے کہا کہ جب وقت تم تینوں شخص اور زید قرآن کے کسی امر میں اختلاف کرو تو اوسے قریش کے لہجہ پر لکہنا کیونکہ قرآن اونہیں کے

زبان مین نازل ہوا ہے پس انہون نے ایسا ہی کیا جبکہ اخر اکو متعدد نسخون مین لکہہ چکے
تو عثمان نے اوسے حفصہ کے پاس پہر بہیجا اور ہر طرف ایک ایک صحیفہ اون نسخون مین سے
جنہین اب لکہا تہا بہیجا اور اوسکے ماسوا جتنے قران کے صحیفے تہے انکے جلا دینے کا حکم دیا
ابن شہاب کہتا ہی کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجہے خبر دی کہ اوسنے زید ابن ثابت یعنی
اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ جسوقت قران کو ہمنے لکہا سورہ احزاب کی ایک آیہ جو مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے سنا تہا مجہہ لکہی ہوئی نہ ملی تب ہمنے اوسے ڈہونڈہا تو خزیمہ
ابن ثابت انصاری کے پاس پائی اور وہ آیت یہہ ہی من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا
اللہ علیہ - پس ہمنے اوسی سورۃ احزاب مین لاحق کرکے کتاب مین داخل کیا یہہ بخاری کی روایت
ہے کہتا ہون مین ان تینون حدیثون کو ہم مانتے ہین لیکن انکو پادریصاحب کے دعوی سے
کچہہ بہی مناسبت نہین کیونکہ اونکے زعم کے موافق ان حدیثون سے چار باتین نکلتی ہین جیسا
خود ہی لکہتے ہین آپ مشکوٰۃ کی ان حدیثون سے کئی ایک باتین ثابت ہوتی ہین پہلے یہہ کہ
خود محمدؐ کے وقت مین ایک شخص نے ایک آیت کو لیا اور دوسرے نے اوسی آیت کو ولیا پڑہا تہا دوسرے
یہہ کہ قرآن محمدؐ کے وقت مین ایک جلد مین جمع نہین ہوا تہا بلکہ ابو بکر نے آیات کو جمع کرنیکا
حکم دیا اگرچہ محمدؐ سے اس کام کے واسطے اوسکو حکم نہین ملا تہا بلکہ صرف مصلحت کی راہ سے
کیا تاکہ مبادا آیات گم ہو جاوین تیسرے یہہ کہ عثمان نے خلافت کے تخت پر بیٹہکر جب دیکہا
کہ لوگ پہر بہی قرآن کے پڑہنے مین فرق کرتے ہین اور ڈرا کہ قرآن مین آگے اور زیادہ
خرابیان ہون تو زید وغیرہ کو حکم دیا کہ قران کو دوبارہ صحیح کرین اور سب آیات قریش کی زبان میں
لکہین چوتہے اوسنے سب اگلے نسخے جمع کرکے جلا دئے اور اوس نئے نسخے سے اور نسخے لکہوا کر
سب جگہہ بہیجدئے اور اسطرح اوسکو مشہور کیا اب ہم پوچہتے ہین کہ عثمان نے کسواسطے اگلے نسخون کو
جلا دیا اگر وہ نیا نسخہ جو اوسنے مشہور کیا اور اب مستعمل ہے اگلے نسخون سے مضمون اور الفاظ مین
بعینہ برابر اور موافق تہا اور اوسنے صرف آیات اور سورتون ہی کی ترتیب ور ترکیب بدل دی

کی تہی تو کیا سبب تہا کہ انکو جلا دیا بلکہ لازم تہا اگر سب کو نہین تو بعض کو تو ضرور ہی رکھہ چہوڑتا تا
اگر کوئی کہے کہ تم نے قران کو تغیر دیا اور بدل ڈالا تو اون اگلے نسخون کو اوسکے سامنے رکھے
اور کہے کہ لو یہہ اگلے نسخے ہین دیکھو اور مقابلہ کرو تاکہ تمہین معلوم ہو کہ یہہ قرآن مضمون اور
الفاظ مین اگلی نسخون سے موافق اور مطابق ہے لیکن اس بات سے کہ عثمان نے ایسا نہین
کیا بلکہ سب اگلی نسخون کو جلا دیا تو کچہہ اور گمان نہین ہوتا مگر یہی کہ اگلے نسخون مین سے ہر ایک
اور طرح کا تہا یا یہہ کہ جیسا شیعہ کہتے ہین کہ اوسنے قرآن کو قصداً کم کیا اور بعض آیات مین
تغیر و تبدیل کی ہی اور اوس نسخہ کو جو حفصہ کے پاس تہا اور عثمان لے اوسکو پہیر دیا اوسکی
خبر کسیکو نہی اور نہ کسینے اوسکو پہر دیکہا شاید عثمان نے سن بعد اوسکے جلا دینے کا بہی حکم دیا
ہوگا اگر کسی محمدی پاس ہو تو اوسے ظاہر کرے تا اب کے قرآن کو اوس سے مقابلہ کرین اور معلوم
ہووے کہ یہہ اوس سے مطابق ہے کہ نہین اب اس صورت مین کہ شیعہ ایسا کہتے ہین اور اونکی
مشہور اور معتبر کتاب مین بہی ایسی باتین لکہی ہین تو ہر صاحب فہم و شعور کے دل مین قرآن کے
صحیح اور اصل ہونے کی بابت شک کلی ہوگی اگر محمدی ایسی باتین توریت و انجیل کی بابت مسیحیونکی
مشہور اور معتبر کتابون سے نکال لا سکتے تو البتہ اونکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئی
ہین بیجا نہوتا کہتا ہون مین قول اونکا پہلے یہہ الخ مخدوش ہے کیونکہ یہہ اختلاف فقط قرأت
مین تہا جیسا خود ہی پادریصاحب نے اول حدیث کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ وہ سورہ فرقان
میری قرأت کے خلاف پڑہتا تہا الخ اور یا رسول اللہ مینے اس شخص کو سورہ فرقان ایک
اور قرأت سے الخ اور قرآن سات قرأت پر نازل ہوا ہی الخ اور ہر ایک قاری نے اپنی
قرأت کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح کر لیا تہا اور ساتون قرأتین متواتر ہین
اور سبکی سب رسول اللہ سے منقول ہین پس پادریصاحب کی ذات سے بڑا تعجب ہے کہ اسکو اثبات
تحریف مین کیا سمجہکر نقل کرتے ہین ہان اگر یہہ اختلافات قرأت ایسے ہوتے کہ خدا تعالے
کیطرف سے ایک ہی عبارت نازل ہوتی اور آنحضرت نے بہی اوسکو ایک ہی طرح پڑہا ہوتا

اور بعد آنحضرت کے اوسکو لوگ بدل ڈالتے اور اور عبارتین اپنی طرف سے بناکے بڑہانے
لگتے اور عبارت قرآن کا تواتر ہی نہوتا بلکہ وہ عبارت لوگونکی عبارتون کے ساتہہ بالکل ایسی
مخلوط ہوجاتی کہ پہر تمیز نہوسکتی تو البتہ گفتگو کی گنجایش تہی اور پادری صاحب کا دعوی
بجا ہوتا لیکن یہہ بات نہین ہے یہہ امر تو عہد عتیق وجدید کے حصے مین آچکا ہے یعنے
اونمین ایسے اختلافات عبارت موجود ہین کہ جنمین معلوم نہین ہوتا کہ اونمین سے کونسی
عبارت اصل مصنف کی ہے اور کونسی ملحدون اور کاتبون کے وسیلہ سے یا دیندارون کی
طفیل سے نسخون مین داخل ہوئی چنانچہ ہارن صاحب جلد ۲ کے صفحہ ۳۲۵ مین لکہتا ہے
کہ جب دو عبارتین یا زیادہ مختلف ہون تو اونمین سے سچی ایک ہی ہوسکتی ہے اور باقی
یا قصدًا تحریف ہے یا سہو کاتب اور اصل کو ساختہ سے پہچاننا اکثر دشوار ہے پس جہان
ہوڑا سا ہی شبہہ ہوتا ہے تو اوسکو اختلاف عبارت کہتے ہین لیکن جب صریح معلوم ہو کہ
کاتب نے جہوٹ لکہا ہے تو اوسکو غلطی کاتب شمار کرتے ہین انتہی اس عبارت سے صاف
واضح ہے کہ ایسے اختلافات عبارت مین بجبر ظن وتخمین کے ہرگز کسی کلام کو اونمین سے
مصنف کی طرف یقینًا نسبت نہین کرسکتے اور اسطرحکا اختلاف عبارت کہ اہل اسلام کی
اصطلاح مین عین تحریف ہے (کیونکہ کلام غیر الہامی کلام الہامی کے ساتہہ ایسا مخلوط
ہوگیا کہ ہرگز متمیز نہین ہوسکتا) صرف دو چار ہی جگہہ نہین بلکہ بہت سے ہین چنانچہ ڈاکٹر
مل نے جو عہد جدید کے نسخہ ملایے تو ایسے تیس ۳۰ ہزار اختلافات عبارت کے نشان دیے
اور ڈاکٹر کریسبک نے جو اوس سے زیادہ نسخون یعنی تین سو نسخون کا مقابلہ کیا تو ڈیڑہ لاکہہ ایسے
ہی اختلاف عبارت کے بتلا دیے پس خیال کرنا چاہیے کہ اگر جہان کے سب نسخہ ملائے
جاوین تو خدا جانے کتنے اختلاف نکلین گے کس لئے کہ ابہی تو ہزارون نسخے ایسے موجود ہین
کہ اونکو کسینے ہی مقابلہ نہین کیا چنانچہ واٹیکن کتب خانہ کے نسخون مین سے صرف ۲۴ نسخے
ملائے گئے ہین اور فلارنس کے کتب خانہ مین ہی قریب ایکہزار نسخے کے موجود ہین لیکن وہ نہین

سے بھی صرف ٢٤ نسخے ملائے گئے ہین اور پارس کے نسخون مین سے بھی صرف ٤٩ نسخے مقابلہ ہوئے
ہین سوا انکے ملا جنیی نے بہت سے نسخون کا بیان کیا ہے کہ اونکا بھی مقابلہ نہین ہوا اور لطف
یہہ ہے کہ یہہ تین سو پچپن ٣٥٥ نسخے بھی عہد جدید کے پورے پورے نسخے نہ تھے بلکہ کسی مین تو تہوڑے
ورس اور کسی مین چند جزو اور کسی مین ایک انجیل اور کسی مین چارون انجیلین اور کسی مین نامے
پولوس کے غرض پرانے نسخون مین تو کوئی بھی پورا نہ تھا چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم یہان
چند اون نسخون کا ذکر کرتے ہین کہ جنہین علماء عیسائیون نے پرانا اور معتبر سمجھ کے اپنی
کتابون مین بیان کیا ہے سنئے اول کوڈکس کوٹیانوس اسمین چار جزو تھے جزو اول مین متی
کے ١٦ باب کے ورس ٥٧ سے ٦٥ تک یعنے ٩ ورس دوسرے جزو مین اوسی انجیل کے باب
٢٧ کے ورس ٢٦ سے ٣٤ تک یعنے ٩ ورس تیسرے جزو مین یوحنا کی انجیل کے ١٤ باب کے
ورس ٢ سے ١٠ تک یعنی ٩ ورس چوتھے مین اوسی انجیل کے باب ١٥ کے ورس ١٥ سے ٢٢ تک
یعنے ٨ ورس فقط پس کل ورس جو اس پرانے نسخہ مین موجود ہین ٣٥ تھے حالانکہ کل
ورس عہد جدید مین سات ہزار نو سو انسٹھہ ہین سو اب خیال کرنا چاہئے کہ کتنے ورسون کو
ایک نسخہ قرار دیا ہے دوسرا نسخہ کوڈکس تہری اسمین ٤ انجیلین و اعمال تھے اسمین بھی ٩٦
ورق بہت پہٹے اور خراب کئے ہوئے ہین جسمین سے دس کسی کاتب نے پیچھے سے لکھکر ملائے
ہین اور متی کے پہلے باب کے بیس ورق غائب تھے تیسرا نسخہ کوڈکس افریمی اسکا ذکر
کوڈکس واتیکانوس اور اسکندریہ نوس کے ساتھہ گذرا چوتھے نسخے مین صرف پولوس
کے نامے تھے اب ہم صرف اتنے نسخون پر اکتفا کرتے ہین جسکو زیادہ اسکی تفتیش منظور ہو
گریزبیک اور میکالس کی کتابون مین دیکھ لے پس اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ان
تین سو پچپن نسخون کو اگر پورے پورے نسخے بنائے جاوین تو غالبا سو سے بھی کم ہونگے
معہذا اگر ڈیڑہ لاکھ اختلافات عبارت کو سو نسخون پر تقسیم کرین تو ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار اختلاف
عبارت فی نسخہ پائے جاینگے اب ہم چند اختلاف عبارت بھی بطور نمونہ کے لکھتے ہین تاکہ

لوگ جانین کہ اونھین تمیز کرنا کہ کون کلام الہی ہے کیسا دشوار ہے مثلا خروج کے اکیسوین باب
کے آٹھوین ورس مین حضرت موسی ایک عبرانی کے باب مین جو لپنے بیٹی دوسرے کے
ہاتھہ بیچتا تھا اس خیال سے کہ وہ اوس سے نکاح کریگا یون حکم فرماتے ہین اگر وہ آقا اوسکا
جو اوسے اپنے نام زد نہین کرکے رہ گیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور حاشیہ
عبرانی نسخہ کی اور نسخے سے یون عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے اپنے
نام زد کرکے رہ گیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور یہی عبارت اب ترجمون مین
لکھی جاتی ہے ۲ کتاب احبار کے باب ۱۱ کے ورس ۲۱ مین اون چیزون کے بیان
جو بنی اسرائیل کے لئے پاک و حلال ہین عبرانی نسخہ کے متن مین یون مرقوم ہے پر تم
سب رینگنے والے پرندون مین سے جو چار پاؤن سے چلتے ہین اور اونکی پچھلی ٹانگین
اگلے پاؤن سے لپٹی ہوئی نہین ہین کہ وہ اونسے کود کر زمین پر چلتے ہین تم اونھین سے
کھاؤ اور اس جملہ کے عوض اور اونکی پچھلی ٹانگین اگلے پاؤن سے لپٹی ہوئی نہین ہین الخ
عبرانی نسخہ کے حاشیہ پر اور نسخون سے یہہ عبارت لیکے لکھی ہے اور اونکے پچھلی ٹانگین
اگلے پاؤن سے لپٹی ہوئی ہین الخ اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ ترجمہ
کرتے ہین چنانچہ ترجمہ انگریزی مہری و ترجمہ ہندیہ و فارسیہ مین یہی عبارت ترجمہ
ہوئی ہے ۳ کتاب احبار کے باب ۲۵ کے ورس ۳۰ مین یون لکھا ہے اور اگر
سال بھر کی مدت مین اوسکا فدیہ نہ دیا جاوے تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر نہین ہے خریدار
پاس اوسکے قرنون مین ہمیشہ تک اوسکا ہو وہ یوبل کے سال مین چھٹ نجائیگا اور
اس جملہ کے عوض تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر نہین ہے حاشیہ پر اور نسخہ کی عبارت
یون نقل کی ہے تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر ہے اور اسی عبارت کو اب ترجمہ کیا
جاتا ہے اب ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے اختلافات
عبارت کے جو آپسمین ایک دوسرے کے متناقض ہین پائے جاوین اور انھین سے کیسکو

بالجزم نہ کہا جا سکے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونون پر صدق و کذب کا احتمال
ہو تو بہلا اس صورت مین اوس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتین متعلق ہین کیونکر حکم قطعی ہو سکتا ہے
لہذا بہت سے مسئلون مین شبہ رہا مثلاً حلت اور حرمت کے مسئلہ مین کہ اب نہین معلوم
ہو سکتا کہ کونسے جانور حلال تہے آیا وہ جنکی پچہلی ٹانگین اگلے پاؤنسے لمبی ہوئی تہین یا وہ
جنکی ٹانگین اگلے پاؤن سے لمبی ہوئی نہ تہین کیونکہ دونو عبارتین موجود ہین یا مثلاً لونڈی
کی بابت کے مسئلہ مین کون شخص اوسے آزاد کرے آیا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نام زد کر لیا
ہے یا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نام زد نہین کیا کس لئے کہ اسمین بہی دونو عبارتین موجود ہین
یا مثلاً حضرت مسیح کی زانیہ عورت کو بے سزا دئیے چہوڑ دینے کا مسئلہ جو یوحنا کی انجیل
کے آٹہوین باب مین مرقوم ہے کیونکہ اوسمین بہی بہت سے اختلافات عبارت کے ہین
بلکہ بہت سے علماء عیسایہ نے اوسکی صداقت پر گفتگو کی ہے چنانچہ تفسیر سے مفصل مین
اونکا حال گذرا ہے اور بعض حصو اور مسئلہ بہی مشتبہ ہین لیکن بخوف طوالت انہون ہی پر
اکتفا کیا گیا اب پادری لوبو نگا یہہ کہنا کہ اختلاف عبارت سے کسی مسئلہ مین نقصان
نہین آیا کیسا پوچ ہوا اور جب اختلافات عبارت کا حال سن چکے تو اب اختلاف قرأت
کو سنئے کہ وہ کیسے ہین جاننا چاہئیے کہ ساتون قرات قرآن مین اختلاف اس قسم کا ہے
بعض قرات کی موافق فتحہ خالص اور بعض کے موافق امالہ کے ساتہہ اور بعض کے ادغام
اور بعض کے اظہار اور مانند انکے پڑہا جاتا ہے اور مضمون سب کا ایک ہے اور یہہ کچہ ایسا
اختلاف نہین کہ موافق بعض کے ایک حکم اور موافق دوسرے کے دوسرا حکم نکلے قول اونکا
دوسرا یہہ الخ یہہ بہی صرف پوچ ہے کیونکہ قرآن گو ایک جلد مین جمع نہین ہوا تہا لیکن
سب قرآن پتہرون کے ٹکڑون وغیرہ پر مرقوم تہا اور حضرت صلعم کے وقت مین جو بہت سے آدمی
وحی کے لکہنے والے تہے اور بہت صحابہ حافظ تہے قول اونکا تیسرا یہہ الخ یہہ بہی جہالت ہے
بلکہ حقیقت حال اتنی ہے کہ قرآن اصل مین موافق لغت قریش کے نازل ہوا ہے حضرت صلعم

الناس سے فراخی ہوگئی تہی اوسکے موافق خلافت عثمان رض تک پڑہتے رہے اور عثمان نے
اپنی خلافت میں جب دیکہا کہ بعضے اپنی قرات کو دوسری قرات پر ترجیح دیتے ہیں اور نزاع
بیہودہ کرتے ہیں اور یہہ بات بری تہی انہون نے اس نزاع کے رفع کرنے کے لئے
بمشورہ پچاس ہزار آدمیون کے مناسب جانا کہ سب موافق لغت قریش پڑہتے رہیں
اور اون صحیفون سے جو عہد ابوبکر رض میں لکہے گئے تہے موافق لغت قریش کے مصحف نقل
کرواکے اطراف میں بہیجے گئے اور جاننا چاہئے کہ یہہ اختلاف اور لغتون کا لغت قریش سے
ایسا تہا کہ لفظ التابوت موافق لغت قریش کے ت کے ساتہہ اور موافق قرات زید کے
جو انصار سے تہے ہاے ہوز کے ساتہہ پڑہا جاتا تہا اوسیطرح اور جا قیاس کرنا چاہئے
اوسیطرح عثمان رض نے اپنی طرف سے اصلاح نہیں دی ور اگر پادریصاحب امر مذکورہ کو
اصلاح کہتے ہیں تو کوئی محل طعن نہیں قول اونکا اور اوسنے صرف آیات الخ عثمان رض نے
آیتون کی ترتیب میں بہی دخل نہیں دیا بلکہ آیتون کی ترتیب وہی ہے جو حضرت ص کے
زمانہ میں تہی کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام کوئی آیہ قرآن کی لاتے تہے تو فرما دیتے تہے
کہ اسکو فلانی سورة میں بعد فلانی آیتہ کے رکہو اور وہ وہان رکہی جاتی تہی بہرحال
آیات میں بہی ترتیب زمانہ حضرت ص میں تہی اور اسی ترتیب سے پڑہتے تہے قول اونکا
تو کیا سبب تہا الخ سبب اسکا وہی تہا کہ بیہودہ نزاع اور ترجیح بعض قرات کے بعض پر اوٹہ
جاوے قول اونکا بلکہ لازم تہا کہ اگر سب کو نہیں الخ محض توہم ہے کیونکہ عثمان نے
کچہہ اپنے گہر میں بیٹہہ کے چپکے قرآن میں نہ بڑہا دیا تہا اور بسبب تواتر قرآن کے مسلمانون سے
یہہ امید نہ تہی کہ کوئی ایسا کہیگا اور غیر اسلام والون سے گو وہ قرآن کو نہیں مانتے کبہی
یہہ گمان بیہودہ بہ نسبت قرآن کے نہیں کیا تہا فقط پادریصاحب نے اپنی مذمت ٹالنے کو کہا
ہے قول اونکا جیسے شیعہ کہتے ہیں الخ اوپر گذرا کہ اونکے جمہور اور علماء محققین اس امر سے
انکار رکہتے ہیں اور اوس فرقہ سے جو تہوڑے سے لوگ مجہول اس امر کے قائل ہوئے ہیں

اوسی فرقے والی اونکو غیر معتبر اور اونکے قول کو باطل سمجھتے ہین مگر حیف کہ پادریصاحب ان
بعض کے قول کی سند پکڑلیے ہین اور اپنے فرقون سے فرقہ ابیونی اور مارسیونی اور مانی
کیس کے قولون کو نہین دیکھتے انصاف تو یہہ ہے کہ ان بعض کے قول کو اپنے اون تینون
فرقون کے قولون سے مقابلہ کرین قول اونکا اب اس صورت مین الخ شیعون مین سے
اونہین بعض مجہول غیر معتبر نے کہا ہے جنکو اونہین کے جمہور علما محققین نے جہٹلا دیا اور
فرقون اسلامی کا تو کیا ذکر اور اوسنے مُنکر پادریصاحب کے فرقون نے انبیاء اسرائیلی
اور عہد عتیق اور جدید کی کتابون کی نسبت کہا ہے اور سلینو نکی مشہور کتابون سے
تو پادریصاحب نے خاک بہی نہ نکالا تو سحال ہین یا پیادری شور جیسے پادریصاحب ہین
شک کلی رکہے تو مضایقہ نہین وگرنہ اور کوئی عیسائی جو منصف ہے ایسا ہرگز نہ کہیگا
کیونکہ حضرت عثمان رض اصحاب رسول اللہ تہے اور اونہون نے قران شریف کو بلا واسطہ
رسول مقبول سے خود صحیح کرلیا تہا اور وہ کل قران کے حافظ تہے اور جو صحابہ قران کے
جمع کرنے مین مصروف تہے خود کاتبان وحی تہے اور سواء انکے اور بہت صحابہ حافظ
تہے خصوصاً حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہ جو بعد اونکے مسند خلافت پہ بیٹھے اور اسی قران کے
موافق حکم کرتے رہے **قول** اونکا اگر محمدی ایسی باتین الخ **کہتا ہون** ہین کہ خدا انکو
کہ ایسی ضعیف حجتون سے کوئی محمدی یہہ دعوے کرے یہہ منصب عالی تو پادریصاحب کا ہے
اور بس بلکہ محمدیون کے پاس تو اثبات تحریف کے لیے بڑی بڑی قوی دلیلین موجود
ہین چنانچہ کچہہ تو اسی رسالہ مین بہی لکہی گئی ہین از انجملہ وہ کہ جمہور قدما عیسائیہ عبرانی
نسخہ کے محرف ہونے کے قایل تہے اور یہودیون کو تحریف کرنے کا الزام دیتے تہے
مثلاً یوستینوس شہید نے طریفون یہودی کے مقابلہ مین دعوی کیا کہ یہود نے عہد
عتیق سے کتنی پیشین گوئیان جو حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین تہین نکال ڈالین اور
ہارنصاحب نے بہی لکہا ہے کہ جسٹن اپنی کتاب مین بمقابلہ طریفون یہودی کے

دعوی کرتا ہے کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فسح کا کہانا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجہو اگر تم خداوند کو اس نشان یعنی کہانے سے اچہا سمجہو گے اور اوسپر ایمان لاوُگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہو گی اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاوُگے اور اوسکا وعظ نسنو گے تو تم غیر قومون کی ہنسائی کا سبب ہوگے اور وائتیکر اس فقرہ کی سچائی کا حامی ہے اور کہتا ہے کہ یہہ فقرہ عزرا کی کتاب کے باب ۶ کے ورس ۲۰ و ۲۱ کے بیچ مین تہا اور ڈاکٹر اے کلارک بہی اوسکی صداقت پر راغب ہی اور ڈاکٹر بربٹ صاحب کہ نسخہ عبری کا بڑا حامی ہے اپنی کتاب مین یون لکہتا ہے کہ البتہ اس باب مین مجہکو کچہہ شک نہین ہے کہ جسٹن نے طریفون کے ساتہہ مباحثہ کرنے کے وقت جن عبارتون کے نکال ڈالنے کا الزام یہودیون کو لگایا تہا گو اب عبری اور سپٹو اجنٹ کے نسخون مین نہین پائے جاتے ہین پر حقیقت مین جسٹن اور ارینیوس کے وقت مین دونون مین موجود اور کتاب مقدس کی جز وہین خصوصاً وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہہ کہتا ہے کہ وہ یرمیاہ کی کتاب مین تہی سلبر جیس جسٹن کے حاشیہ مین اور ڈاکٹر گریب ارینیوس کے حاشیہ مین یہہ لکہتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو اپنے پہلے خط کے چوتہے باب کے چہٹے ورس کے لکہنے کے وقت اس پیشین گوئی کا خیال تہا از انجملہ وہ کہ بزرگون کی تاریخ کی بابت جامعین تفسیر ہنری و اسکاٹ کے یون لکہتے ہین کہ گسٹائن ان تاریخون کی بابت یہود کو تحریف کا الزام دیتا تہا اور یہی رائے جمہور قدما کی معلوم ہوتی ہے از انجملہ وہ کہ ان کتابون میں یقینی الحاق ہوئے ہین جیسا تینون مقصدونکی دوسری فصل مین گذرا ہے از انجملہ وہ کہ ان کتابون سے کچہہ ورس ہی غایب ہوگئے ہین سوا اسکے ہم کیا شکایت کرین اہل کتاب نے تو کتنی کتابین ہضم کر ڈالین اور بعض جلادین اور بعض پہاڑ ڈالین جیسا کہ اس کتاب مین گذرا ہے از انجملہ وہ کہ صرف عہد جدید کی کتابون مین ڈیڑہ لاکہہ ایسی اختلاف عبارت کیے ہین کہ جنمین سے ایک کو بہی بالجزم مصنف کی عبارت نہین

کہہ سکتے ہین اور اسی طرح اور بہت سی دلیلین ہین کہ اونمین سے کچھہ اس کتاب مین لکہی
گئی ہین اور یہہ باتین محمدیون نے صرف معتبر کتابون سے ثابت ہی نہین کین بلکہ اونہون
نے تو پادریصاحب سے ہی ساتہہ آتہہ جا تحریف اور نسخ اور اختلاف عبارت کے
تسلیم کروالئے لہذا پادریصاحب اب بمقتضائے انصاف یہہ کہا کرین کہ محمدیون کا یہہ ادعا
کہ کتب مقدسہ تحریف ہوگئے ہین بیجا نہین ہے کیونکہ جو وجوہ ثبوت کہ پادریصاحب
طلب کرتے سہے محمدیون نے اونسے بڑہ کر پیش کردئے پادریصاحب کہتے ہین اب
اگرچہ کچھہ لازم نہین کہ محمدیونکے اوس دعوی بلادلیل پر توجہ کرین پر اسلئے کہ یہودیون
اور مسیحیونکی مقدس کتابونکی تحریف ہونیکا دعوی بہت مشہور ہے پس ہم اون محمدیونکی
خاطر جو حق جو ہین اوس دعوی پر غور کرکے معلوم کرادین کہ آیا مقدس کتابونکی تحریف
کسی وقت ہوئی ہے یا نہین **کہتا ہون** کہ دعوی محمدیون کو بلادلیل کہنا محض ایک
تعصب کی بات ہے اور اس تعصب کا لحاظ کرکے گو ہم کو ہی چاہئے تہا کہ ہم ایسے متعصبونکے
قولون کی طرف التفات نکرین مگر بلحاظ عیسائیون حق جو کے پادریصاحب کی دلیلونکے
ابطال پر متوجہ ہوتے ہین پادریصاحب کہتے ہین ہان ایسی تحریف کے زمانہ کے لئے
قرآن کی آیتون مین کچھہ خبر ہے چنانچہ سورہ انبیاء مین لکھا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا
رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنے ہم نے تجہہ سے پہلے کسیکو
نہین بہیجا مگر اون آدمیون کو جنسے اپنے ارادے بیان کئے پس اہل ذکر یعنے اہل کتاب سے
پوچھو اگر تم اوسے نہین جانتے۔ اور پہر سورہ یونس مین لکھا ہے کہ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ
مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ یعنے اگر تو اون خبرون کے
حق ہین جو ہمنے تیرے لئے نازل کین شک رکہتا ہے تو اون لوگون سے پوچھہ جنہون نے
تجہہ سے پہلے کتاب کو پڑہا ہے پس قرآن کے ان مقامون سے ثابت ہوتا ہے
کہ محمد کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین تحریف نہین ہوئی تہین نہین تو

اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ خدا ان آیتوں میں حکم کرے
کہ مسیحیوں اور یہودیوں کی کتاب پر متوجہ ہو اور شک کے وقت اون سے پوچھو کیونکہ
نہیں ہو سکتا کہ خدا کسیکو ایسی کتاب کیطرف جو تحریف ہوئی رجوع کرے مگر اس شرط پر
کہ معلوم کیا ہو کہ اس کتاب کے کون کونسے لفظوں میں تحریف ہوئی ہے حالانکہ
قران میں کوئی بات ایسی نہیں جسسے معلوم ہو کہ نئے اور پرانے عہد کی کتابوں کے کون
مقام اور کون آیتیں تحریف ہوئی ہیں بلکہ صرف یہہ کہا ہے کہ مسیحیوں خصوصاً یہودیوں
نے اپنی مقدس کتابیں تحریف کیں چنانچہ سورہ بقر میں لکھا ہے کہ یَا بَنِی اِسْرَائِیْلَ لَا
تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنے اے بنی اسرائیل سچ کو
جھوٹھہ نکرو اور سچ کو نہ چھپاؤ جس حال میں کہ اوسے جانتے ہو۔ اور اسی سورہ کی دوسری
جگہہ میں لکھا ہے کہ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ
یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَہٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ وَہُمْ یَعْلَمُوْنَ یعنے کیا چاہتے ہو کہ وے
لوگ یعنے یہودی تم پر یقین لاویں اور حالانکہ انمیں سے ایک فرقہ نے خدا کا کلام
سنا بعد اوسکے تحریف کی اور یہہ ہی سمجھنے اور جاننے کے بعد کیا ہے۔ ان دونوں
آیتوں میں تحریف بلا تعین وقت ایک عام معنی سے بیان ہوئی ہے اب ہم ان
آیتوں کو لاتے ہیں جنمیں تحریف کے زمانہ اور وقت کا اشارہ ہوا ہے چنانچہ سورہ
بینہ میں لکھا ہے کہ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی
تَاْتِیَہُمُ الْبَیِّنَۃُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً فِیْہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْہُمُ الْبَیِّنَۃُ
یعنے اہل کتاب اور مشرکوں نے حق سے مونہہ نہ پھیرا جب تک کہ روشن دلیل یعنی قرآن
اور پیغمبر یعنے محمد خدا کی طرف سے اون پاس نہ آئے کہ وے مقدس کتابوں کو جنمیں
مضبوط حکم آئے ہیں اون سے بیان کریں اور اون لوگوں نے جنکو کتاب ملی تھی

جدائی نہ کی مگر اوسکے بعد کہ اونہین روشن دلیل پہنچی پس اگر ہم بالفرض مان لین کہ
قران کا یہہ دعوی سچا ہے تو اس آیت سے یہہ نکلتا ہے کہ یہودی اور مسیحیون نے
اپنی مروج کتابون کو محمدؐ کے ظاہر ہونے اور تعلیم کے شروع کرنے کے بعد تحریف کیا ہے
نہ پہلے کہتا ہون نہین کہ ان آیتون کے نقل کرنے سے پادریصاحب نے اپنے زعم مین
قرآن سے تین مطلب ثابت کیئے ایک یہہ کہ رسول اللہ کے زمانہ ظہور تک اہل کتاب
کی مقدس کتابین محرف ہوئی ہین دوسرا یہہ کہ قرآن مین تحریف ایک معنی عام
سے بیان ہوئی ہے تیسرا یہہ کہ رسول اللہ کے ظہور کے بعد تحریف اون کتابون
مین ہوئی ہے اور پہلے مطلب کے ثابت کرنے کے لیئے دو آیتین نقل کین لہذا ہم ان
دونو آیتون کو معہ ترجمہ کے نقل کرکے خوب توضیح اونکی کردیتے ہین تا کسیکو شبہ
نرہے آیۂ ساتوین سورۂ انبیا کی یون ہے وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ
اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے اور پیغام نہین بھیجا ہمنے تجھہ سے آگے
مگر یہی مردون کے ہاتہہ کہ حکم بھیجتے تھے ہم اونکو (یعنے وے سب آدمی ہی تھے
نہ فرشتے) سو پوچھو (اس بات کو کہ وے آدمی ہی ہوتے تھے نہ فرشتے) اہل
کتاب سے اگر تم نہین جانتے اور اس آیہ کو کچھہ بھی پادریصاحب کے مدعا سے ربط
نہین کیونکہ یہہ آیت جواب ہے اون مشرکون کے قول کا جو آیۂ ۳ اوسی سورۂ
مین یون منقول ہے هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ
یعنے یہہ شخص (یعنے محمدؐ) کون ہے ایک آدمی تمہین سا (یعنے کہاتا پیتا چلتا پہرتا) پہر
کیون پڑتے ہو جادو مین (یعنے جو یہہ خارق عادات اور معجزے دکہلاتا ہے سب جادو
ہین) آنکہون دیکہتے پس مشرک لوگ اس شبہ مین تھے کہ پیغمبر لوگ فرشتے ہونے چاہیئے
نہ آدمی اور محمد جو ہماری مثل کہاتا پیتا پہرتا چلتا آدمی ہے تو یہہ پیغمبر نہوگا اور سب
معجزے اوسکے جادو ہونگے اور مشرکون کو خیبر اور مدینہ کے یہودیون سے بڑا ارتباط

تہا اور محمدؐ کی نبوت باطل کرنیکو اونسے مشورہ کیا کرتے تہے اور ایسے امرون مین اونکے
قول مان لیا کرتے تہے اوسپر اللہ تعالے نے آیہ ساتوین مین الزاماً فرمایا کہ تم
اپنے دوستون یہود سے پوچہہ لو کہ اگلے نبی آدمی تہے یا فرشتے اور آیہ آٹھوین
مین فرمایا وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝
یعنے اور نہ بنائے تہے ہمنے اونکو (یعنے پیغمبرون کو) ایسے بدن کہ وے کہانا نہ کہاوین
اور نہ تہے رہ جانے والے (یعنے کہانا بہی کہاتے تہے اور موت بہی اونکو آئی)
پس سیاق آیہ کی یہی غرض ہے کہ یہہ شبہہ مت کرو اور دوستون یہودیون سے پوچہہ لو
کہ اگلے نبی آدمی تہے یا فرشتے کہاتے پیتے تہے یا نہین اور یہہ بات تو یہودیون کو
خوب معلوم تہی کہ مقدس کتابین محرف ہون پس پادری صاحب نے اس آیہ کو تو ناحق
نقل کیا ہے اور غلطی کہا کہ آیہ مین کاف اپنی طرف سے بعد لفظ ارسلنا کے بڑہا دیا ہے
اور آیہ ترانوین سورہ یونس کی یون ہے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ
الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ یعنے سو اگر تو ہے شک مین (اے سامع) اوس چیز سے جو اوتاری
ہمنے تیری طرف تو پوچہہ اونسے جو پڑہتے ہین کتاب تجہسے آگے اور اس آیہ مین شاید اللہ تعالے
شک اون لوگون کا اوٹہاتا ہے جو مقتضائے بشریت کبہی ایسے خلجان مین پڑتے تہے
کہ قرآن مین بعضے ایسی باتین ہین جو ہماری عقل سے بعید معلوم ہوتی ہین مثل زندہ
ہونے مردون کے دن قیامت مین اور مانند اسکے اور بعضی باتین ایسی ہین جو انتظام
دنیاوی سے متعلق ہین اور بعض قصے اگلون کے ہین تب یہہ قرآن کلام خدا نہین ہے
اور کلام خدا کا اور ڈہب کا ہوتا ہوگا پس اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اگر تم کو یہہ شک
ہے تو تم اہل کتاب سے پوچہہ لو کہ خدا کا کلام جو نبیون پر اوترتا تہا اس قسم کا ہوتا تہا
یا نہین اور اس بات کو یہود اور نصاری خوب جانتے تہے گو مقدس کتابین محرف
ہون پس اس آیت سے بہی مثل آیہ اول کی یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ زمانہ ظہور

رسول تک مقدس کتابین محرف نہین ہوئی تہین **قول** اونکا پس قران سے
ان مقامون سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین
تحریف نہین ہوئی تہین **کہتاہون** کہ یہہ محض زعم پادریصاحب کا ہے ان آیتون
سے یہہ مدعا ثابت نہین ہوتا جیسا اوپر بیان ہوا **قول** اونکا نہین تو اگر بالفرض
قرآن سچا ہو تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا ان آیتون مین حکم کرے کہ مسیحیون اور یہودیون
کی کتاب پر متوجہ ہو **کہتاہون** ان آیتون مین یہودیون اور مسیحیون کی کتاب
کیطرف متوجہ ہونیکا ہرگز حکم نہین ہے **قول** اونکا اور شک کے وقت اون سے
پوچہو **کہتاہون** کہ جن باتون کے پوچہنے کا حکم ہے وے باتین انکو معلوم نہین
تہین اونہون نے بے دیانتی سے بہت کچہہ مقدس کتابون مین تحریف کی ہو **قول**
اونکا کیونکہ نہین ہوسکتا کہ خدا کسی کو ایسی کتاب کیطرف جو تحریف ہوئی رجوع
کرے **کہتاہون** سچا خدا کسیکو کتاب محرف کیطرف رجوع کرنیکو نہین کہتا
یہہ تو پادریصاحب کا محض وہم ہے اور بس کیونکہ وہ باتین جنکے پوچہنے کا حکم ہوا
ہے کتاب کی تحریف و عدم تحریف پر موقوف نہین بلکہ وہ اون لوگون کو زبانی
روایت سے معلوم ہوسکتی تہین اور دوسرے مطالب کے ثابت کرنیکے لئیے یہہ دو
آیتین سورہ بقر کی نقل کرتے ہین اول آیہ ٤٢ جو یون ہے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ
بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ یعنے اور مت ملاؤ صحیح مین غلط اور یہہ کہ چہپاؤ سچ کو
جانکر اور اس آیہ مین اپنی طرف سے پادریصاحب نے بطور اصلاح کے یہہ لفظ یا
بنی اسرائیل جو شروع اوس رکوع مین تہا بڑہا دیا کیا کرین کہ پادریصاحب سے
عادت کی موافق ایسا امر سرزد ہوگیا ہے اسلئے کہ پہلے بہی ایسا کچہہ انجیل مین بہی بطور
عادت کے کرتے ہین اور اس آیہ مین اگرچہ شان نقام محرف کا نہین بنایا گیا مگر
بلا شبہہ بنی اسرائیل پر بابت تحریف کے ملامت ہے اور کوئی ایسا کلام نہین کہ جس سے

یہہ ثابت ہو کہ قبل زمانہ محمدؐ کے تحریف مقدس کتابون مین نہین ہوئی دوسری
آیہ ۲۷ جو یون ہے لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ یعنے اب کیا تم مسلمان توقع رکہتے ہو کہ وہ
مانین تمہاری بات اور ایک لوگ تہے اونمین کہ سنتے کلام اللہ کا پہر اوسکو بدل
ڈالتے بوجہ کر اور اونکو معلوم ہے (کہ ہم جہوٹ اور افترا باندہتے ہین پس جب انکے
سلف کا یہہ حال ہو تو انسے تحریف کا ہونا کیا محل تعجب ہے) اور اس آیت مین بہی اگرچہ
تصریح نشان مقام محرف کی نہین مگر اتنا تو بیان ہوا ہے کہ اہل کتاب کی سلف کا
ایک فرقہ تحریف کیا کرتا تہا اگر خلف بہی کرین تو کیا تعجب ہے اور اس صورت مین یہہ
آیہ پادریصاحب کی غرض اصلی کے مخالف پڑی ہے پادریصاحب نے اسکو بہی عبث
نقل کیا آور بتیسرے مطلب کے ثابت کرنیکے لئے سورۂ بینہ کی آیات کو نقل کرتے ہین
کہتا ہون کہ ان آیتونکا ترجمہ دو طور پر ہے اول سطور پر جسکو اکثر مفسر احتمال
اول کرکے لیتے ہین اور شاہ عبد القادر صاحب نے بہی اپنے ترجمہ مین اوسکو لیا ہے یعنے
نہ تہے وے لوگ جو منکر ہوے کتاب والے (یعنے یہودی اور مسیحی اور مشرک والے۔
(یعنے بت پرست) باز آنے والے (یعنے اپنے دین اور بری رسمون اور برے عقیدون سے
مثل عدم اعتقاد نبوت جناب مسیح کے جیسا یہود کو تہا اور اعتقاد تثلیث کے جیسا انکو
تہا اور مانند انکے) جب تک نہ پہنچی اونکو کہلی بات ۲۔ ایک رسول اللہ کا پڑہتا ورق
پاک ۳۔ اونمین لکہی کتابین (یعنے سورتین) مضبوط ۴۔ اور نہین پہوٹے وے
جنکو ملی کتاب (یعنے اپنے دین اور رسمون اور عقیدون سے سطور پر کہ بعضون نے
اونکو چہوڑکر اسلام قبول کیا اور بعضے تعصب سے اونہین پر قایم رہے) مگر جب کہ
آچکی اونکو کہلی بات (یعنے رسول اللہ اور قران) اور شاہ عبد القادر صاحب رحمہ
آیہ اول کے ترجمہ کے آخر مین حاشیہ پر بطور فایدہ کے یون لکہتے ہین حضرت سے
پہلے سب دین والے بگڑ گئے تہے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور اب چاہیے کہ کسی حکیم یا

کسی ولی کی یا بادشاہ عادل کے سمجہائے اوپر آوین سو ممکن نہ تہا جب تک ایسا رسول نہ
آوے یعنی عظیم القدر سا تہہ کتاب اللہ کے اور مدد قوی کے کہ کئی برس مین ملک ملک ایمان
سے بہر گئے لیکن ان آیتون کا حاصل اتنا ہی کہ کیا اہل کتاب اور کیا اہل شرک اپنے دین سے
بری رسمون سے بدون مبعوث ہونے رسول زبردست کے باز آنے والے نہ تہے اور بعد اوسکے
مبعوث ہونے کے اہل کتاب سے جو مخالف ہوا اوسکی مخالفت ضد کی راہ سے ہی اور بعض
ان آیتون مین سے پادری صاحب کو کچہہ بہی استدلال کی جگہہ نہین اور دوسرے طور پر ترجمہ آیت
پہلی اور چوتہی کا یون ہے ا نہ تہے وے لوگ جو منکر ہوئے کتاب والے اور مشرک
باز آتے (یعنی اپنے وعدے سے جو پہلے مبعوث ہونے پیغمبر کے کرتے تہے کہ جب مبعوث
ہونگے تو ہم ایمان لاوینگے اور ان رسمون بری اور اپنے دین کو چہوڑ دینگے) جب تک
کہ پہنچی اونکو کہلی بات ہے۔ اور نہین ہوئے وے جنکو ملی کتاب (یعنی اپنے اوس دعوی
سے جو کرتے تہے) مگر جبکہ آچکی اونکو کہلی بات اور بعضو مین ان آیتون سے اتنی بات معلوم
ہوتی ہے کہ اہل کتاب کو حضرت کے مبعوث ہونے کے پہلے انتظاری تہی اور یہہ بات تو
جب ہی صادق آتی ہے جب کہ اکثر بشارات حضرت کی تحریف سے محفوظ ہون اور
یہہ ہمارے دعوی کو مخالف نہین کیونکہ ہم نہین کہتے کہ مقدس کتابون کی اہل کتاب نے
ساری عبارت اول سے آخر تک محرف کر ڈالی ہے اور کوئی لفظ یا حرف کلام نبوت
کا اونمین باقی نہین بلکہ سچا دعوی اونکا وہی ہی جو اوپر بیان ہوا اور ان آیتون سے
ہرگز یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ مقدس کتابون مین پیشتر زمانہ رسول اللہ کے
کسی مواضع مین تحریف نہین ہوئی **قول** اونکا لیس اگر بالفرض مان لین کہ قران کا
المختص ایک تو ہم ہے اور ہرگز اوس آیت سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی جسکو پادری صاحب
سمجہا عنقریب گذرا پادری صاحب کہتے ہین مصنف کتاب استفسار نے یہی آیت
مذکورہ کا مضمون ۴۳۵ صفحہ مین اسطرح بیان کیا ہی کہ نبی سابق الانتظار کے تشریف

رکہنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکہنے مین مختلف و متفرق نہین ہوئے مگر جبکہ یہہ بہی آیا
ان مضمون کی راہ سے البتہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی آخر الزمان کی بشارتون مین
اوسکے ظہور کے زمانہ تک کچہہ تحریف و تبدیل نہین واقع ہوئی ورنہ وے اوسکے منتظر
نہونے اسطرح پر کہ جب وہ آویگا تو ہم مانینگے اور اوسپر ایمان لاوینگے سو اسکا جواب
یہہ ہے کہ اس استدلال سے درصورتیکہ صحیح اور درست کیا جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ
صرف نبی کے لئے جو بشارتین ہین اونمین تحریف و تبدیل نہین واقع ہوئی مگر بعد ظہور
اوس نبی کے نہ یہہ کہ بیبل بہر مین اور کہین کسیطرح کی خرابی نہین ڈالی گئی مگر بعد ظہور
اوس نبی کے تمم کلام اب ہم یہہ کہتے ہین کہ مصنف استفسار کی یہہ تقریر عین ہمارا
مطلب ہے کیونکہ درحالیکہ اون آیتون مین جنہین محمدی بشارتین کہتے ہین تحریف و
تبدیل واقع نہوئی تو اور آیات مین کسلئے ہوئی **کہتا ہون** کہ یہہ جواب صاحب
استفسار کا تنزلی ہے جیسا کہ اوسکا یہہ قول کہ استدلال سے درصورتیکہ صحیح اور درست
کہا جائے صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہہ
استدلال ہے صحیح اور درست نہین کیونکہ ان آیات کے دو معنی ہین اور معنی اول
قوی اور یہہ قاعدہ ہے کہ جس عبارت کے دو معنی ہون اور ایک اونمے جو مقصود
مستدل کے مخالف ہے قوی ہو یا دونون برابر ہون تو اوس سے استدلال
پورا نہین ہوتا اسی لئے صاحب استفسار نے بعد لکہنے معنی اول کے کہا تہا اور جب ایک
معنی اس آیہ کے یہہ ٹہیرے تو یہہ دعوی پادریصاحب کا کہ قران سے اونکا مطلب
ثابت ہوتا ہے غلط ہو گیا اور اگر اس سے تنزل کرین اور استدلال کو درست مان لین
تو جواب اسکا وہ دیا جو پادریصاحب نے نقل کیا اور وہ جواب کسی طرح مفید
پادریصاحب کو نہین اور **قول** اونکا تو اور آیات مین کس لئے ہوئی بالکل مہمل ہے
کیونکہ یقیناً اور آیات بے شمار مین تحریف ہوئی ہے اور بہت ایسی آیتون کو ہم مفصل

اونکے سببون کے اس رسالہ مین بیان کرچکے ہین اب پادریصاحب اپنی طرف سے جو جایز
اور اون آیتون کی تحریف کا عذر گہڑلین گو اہل انصاف کے نزدیک جایز ہو یا نہین
پادریصاحب کہتے ہین اول یہہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کی کسی بات مین کسی وقت تحریف
واقع نہین ہوئی آگے چلکر بیان و مدلل ہوگی اور قران کے مفسر ہی کہتے ہین کہ سبھی
اور یہودی محمد کے ظاہر ہونے کے منتظر تہے لیکن ظاہر ہونے کے بعد عداوت کے
سبب اوسی رو گردان ہوگئے اور اکثر اون آیتون کو جنمین محمد کے آنیکا اشارہ تہا اپنی
مقدس کتابون سے نکال ڈالا تا کہ ویسے اسطرح اپنی بے ایمانی کے واسطے ایک عذر بناوین
لیکن جب قران مین اس دعوی کی کوئی دلیل مذکور نہین ہے اور بلحاظ اون سببونکے
جو ہم بعد ذکر کرینگے قران کو بے دلیل نہین قبول کرسکتے تو نہین ہوسکتا کہ صرف قرانکے
دعوی پر اس بات مین ہم سکوت اختیار کرین بلکہ لازم ہے کہ جب قران مین اس دعوے
کے ثبوت کرنیکے لیے کوئی دلیل نہین تو تلاش کرین اور دیکہین کہ شاید ہم اس طرف سے
اس دعوے کے سچا ہونیکے واسطے کوئی معتبر دلیل پاوین اور اسطرح سے حقیقت کو دریافت
کرین **کہتا ہون** قول اونکا کسی بات مین کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی محض
ایک دروغ بیفروغ ہے اور بہت شاہد اسکے کاذب ہونیکے پہلے بیان ہوچکے **قول** اونکا
اور قران کے مفسر الخ کہین قران کے مفسر یہہ بات نہین لکہتے کہ ساری بیبل مین محمد کے
ظہور سے پہلے کسی موضع مین تحریف نہین ہوئی تہی اور نہ یہہ بات کہ بعد ظہور کے اون
سارے یا اکثر آیتونکو جنمین آنیکا اشارہ تہا مقدس کتابون کے سارے نسخون سے جو سارے
جہان مین پائے جاتے تہے نکال ڈالا ہے پادریصاحب کو چاہیے کہ ایک دو تفسیر کا
حوالہ دیوین **قول** اونکا شاید ہم اسطرف سے الخ بحمد اللہ کہ پادریصاحب جیسے بیان اس
دعوی کے سچا ہونے مین شک کرتے ہین ویسی ہی لکہتے کہ کوئی دلیل اچہی انکے ہاتہہ نہین لگی
جیسا عنقریب کہلجاتا ہے پادریصاحب کہتے ہین اس مطلب کی تحقیق کے وقت پہلا

سوال یہہ ہے کہ آیا مسیحی و یہودی ایسے کام کے لئے کوئی جہت یا سبب رکہتے تہے یا نہین
کیا مقدس کتابونکی تحریف کرنے سے اونہین کچھہ فایدہ ملا یا محمد اور اوسکی اُمت کے آگے
عزت دار ٹہہرے یا دولت حاصل کرتے تہے یا خلیفون اور اسلام کے بادشاہونکے ہاتہون
چین سے گذران کرتے یا اس کام کے باعث خدا کی رضامندی اونکے شامل حال ہوئی ہرگز
نہین بلکہ بالفرض اگر مقدس کتابون کو تحریف کرتے تہے تو کیا اس جہان مین اور
کیا اوس جہان مین خلاف مطلب حاصل کرتے تہے چنانچہ اس جہان مین اس سبب سے
کہ محمدیون نے مقدس کتابونکی تحریف ہونیکا گمان کیا اور اس تحریف کو اونکی بے ایمانیکا
باعث سمجہا ہے مسلمانونکی عملداری کے ہر ایک ملک مین جسمین مسیحی و یہودی رہتے ہین
بہت سا ظلم اور بڑا ہی عذاب مسلمانون سے اوٹھایا اور اوٹہاتے ہین اور وہ جو قیامت
کا عذاب ہے اوسکی بابت مقدس کتابون مین صاف خبر دی ہے کہ خدا کے کلام مین
کمی بیشی کرنیوالے بڑے عذاب مین پڑینگے چنانچہ موسی کی پانچوین کتاب کے ۴ باب
کی ۲ آیت مین لکہا ہے کہ تم اس بات مین جو مین تمہین کہتا ہون نہ کچھہ زیادہ کیجیو نہ کم
تا کہ تم خداوند اپنے خدا کے حکمونکو جو مینے تم تک پہنچائے حفظ کرو۔ پہر مکاشفات کی ۲۲
فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت مین لکہا ہے کہ مین ایک شخص کے لیئے جو اس کتاب کی نبوت کی
باتین سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہون کہ اگر کوئی ان باتون مین کچھہ بڑہاوے تو خدا اُن
آفتونکو جو اس کتاب مین لکہی ہین اوسپر بڑہاویگا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی
باتون مین سے کچھہ نکال ڈالے تو خدا اوسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس اور اون
باتون سے جو اس کتاب مین لکہی ہین نکال ڈالیگا۔ پس اس حال مین کسطرح خیال کیا
جائے کہ مسیحی و یہودیون نے یکبارگی بے سبب و بے جہت ایسا کام کیا ہو باوجودیکہ
خوب جانتے تہے کہ اسطرح کا کام اونکو اس جہان مین مسلمانون کے ظلم اور اوس جہان مین
خدا کے غضب مین گرفتار کریگا اور اسکے برخلاف اگر محمد سے ضد نہ کرتے اور اوسکا کہا مان لیتے

تو محمدیون کے ظلم سے بچ کر مسلمانون کی ولایت مین آرام سے رہتے اور محمدؐ کے جہاد و
غزوات مین عزت و اعتبار حاصل کر کے دشمنونکی لوٹ کے مال مین سے بہی حصہ پاتے پس
اگر فی الحقیقت مسیحی اور یہودیونکی مقدس کتابون مین محمدؐ کی خبرین ہین تو البتہ انہین
کوئی سبب نہ تہا کہ محمدؐ کا انکار کر کے اپنی کتابون مین تحریف کرین اور یہہ جو مسیحی اور
یہودیون نے محمدؐ کو قبول نکیا اور اوسکے نہ قبول کرنے کے سبب نہایت سختیان اوسکے اور
اوسکے تابعدارون سے اوٹہائین اسکا باعث صرف یہہ تہا کہ انکی کتابون مین اوسکی کچہہ خبر
نہ تہی اور انہون نے اوسکی تعلیم کو بہی مقدس کتابون کے موافق نپایا **کہتا ہون**
کہ یہہ تہدیدات جو اس سوال مین مذکور ہین محض بیجا ہین کیونکہ مسلمان ہرگز مدعی اسکے نہین
کہ تحریف فقط بعد ظہور محمدؐ کے ظہور مین آئی ہے اور بس بلکہ اونکا دعوی عام ہے جیسا
کہ بیان ہوا علاوہ اسکے فایدہ عام ہے خواہ نفس الامر مین ہو خواہ تحریف کرنے والے
کے زعم مین اور خلقت کو اپنا دین چہوڑنا گو برا ہی ہو مشکل ہوتا ہے اور اکثر آدمیون کو
اپنی بات کی پچ گو ناحق ہو سچ ہوا کرتی ہے اور ان لحاظون سے بہت حرکتین بیہودہ
کر بیٹہتے ہین اور اونکو مفید سمجہتے ہین **قول** اونکا چنانچہ موسی کی پانچوین کتاب کے
چوتہے باب کی ۲ آیت مین لکہا ہے **کہتا ہون** جب مقدس کتابون مین باب کے
باب اور فقرے کے فقرے الحاقی ہین اور اونکے الحاقی ہونے پر علماء عیسائیہ کا اقرار ہے
مثل تمام ۳۴ باب کتاب استثناء کی اور ورس ۱۴ باب ۳ کتاب استثناء اور پانچ ورس اخیر باب
۲۴ کتاب یوشع کے اور مثل لفظ آجکے دن تک کے جو بیسون جگہہ عہد عتیق کی کتابون مین
واقع ہے اور مثل ۲۶ ورسون باب ۱۲ تکملہ کے اور سات باب اخیر کتاب امثال کے اور
باب نون ۵ کتاب یسعیاہ کے اور غیر انکے کے جنکی تفصیل مفصلاً اس رسالہ مین گذر چکی پس اب
کونسی دلیل ہے کہ یہہ ایک آیتہ الحاقی نہو جائز ہے کہ یہودیون نے خوب تحریف کر کے
اس آیتہ کو عوام کے بہکانے کے لیے بڑہا دیا ہو **قول** اونکا بہر مکاشفات کی ۲۲ فصل کی

۱۸ و ۱۹ آیت مین لکہا ہے الخ **کہتا ہون** کہ اخیر چوتہی صدی تک کتاب مکاشفات کی
جمہور عیسائیونکے نزدیک واجب التسلیم اور الہامی نہ تہی اوراسمین ہی شبہ تہا کہ تصنیف یوحنا
کی ہے اور بہت عالمون فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس کتاب کو جعلی اور جہوٹی سمجہا ہے اور سیریانی
کلیسون اور اسیطرح عرب کے کلیسون نے اسکو نہین مانا اور بعض علماء کے نزدیک یہہ کتاب تصنیف
سرن تہس ملحد کی ہے جیسا شرحا فصل دوسری مقدمہ مین گذرا پس اگر یہہ بات
لکہی ہی ہو تو محرفون کے نزدیک اسکا کیا اعتبار نہ ہاوے تو اسکو ایک بیہودہ کلام سمجہتے
ہے اور اگر کونسل کارتہیج نے ۳۹۷ء مین تین سو برس تخمینا کے بعد اسکو کتاب الہامی مانا
تو اسکا کچہہ اعتبار نہین اوسنے تو کتاب جودیتہ اور کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس
اور کتاب باروق اور کتاب اکلیزیاسٹیکس کو بہی الہامی کتابون مین داخل کرکے
واجب التسلیم کرادیا تہا اور ابتک رومن کاتہلک اونکو الہامی مانتے ہین اور پادریصاحب اور
تمام فرقہ پادریصاحب کا اون کتابون کو الہامی نہین مانتے پس جیسا ان کتابون کے
حق مین پادریصاحب اور فرقہ پادریصاحب کے نزدیک حکم اس کونسل کا مردود ہے
اسیطرح ہمارے نزدیک حکم اس کونسل کا کتاب مشاہدات کے حق مین سمجہا جاوے **قول**
اونکا اس حال مین کسطرح ہوا الخ **کہتا ہون** کہ اگر مان لین کہ یہہ ورس الہامی
تہے تو بہی تحریف بعید نہین جیسا باوجود موجود ہونے اوسی ورس ۲ باب ۱۱ کتاب استثنا کے
موافق رائے جمہور عیسائیونکے پانسو برس بعد وفات موسیٰ کے سامریون یہہ ورس ۴ باب ۲۷
کتاب استثنا مین اور اسیطرح بزرگونکی عمر کے برسونکی تعداد مین اور اور جا تحریف کی ہے
اور موافق رائے قدما عیسائیون کے یہودیون نے تعداد برسون اور اور جا مین
جسکی تفصیل اس رسالہ مین گذری تحریف کی ہے اور آدمی نے جب بے ایمانی پر کمر باندہی
اوسکو ایک دو ایسی قول کب روک سکتے ہین **قول** اونکا اسکا باعث صرف یہہ تہا الخ
یہہ ظلم ہم یہود ہی حضرت عیسیٰ کے حق مین کہتے ہین کہ ہرگز عیسیٰ وہ مسیح نہین جسکی

دوسری میں پادریصاحب سے

اور اوسنے محض جہوٹا دعوی مسیح ہونے کا کیا ہے اور اوسکی تعلیم بہی ہماری مقدس کتابونکی
موافق نہین پادریصاحب کہتے ہین قطع نظر اس سے کہ مقدس کتابونکی تحریف ہونیکا کوئی
سبب نہ تہا اگر کبہی کوئی ایسا نالایق فکر کرتا بہی تو اوسکا انجام ممکن نہ تہا کیونکہ محمدؐ کے وقت مین
بلکہ اوس سے کتنے برس آگے مسیحی دین اکثر ملکون مین پہیلا تہا اسطرحپر کہ اناطولی اور شام
اور یونان اور مصر اور امریکہ کے اوپر طرف والے سب مسیحی تہے اور سوائے اسکے عرب
اور عجم اور ہندوستان مین بہی مسیحی رہتے تہے اور اطلیہ اور فرنس اور ہسپانیہ اور
انگلش کے ملک کے رہنے والون اور جرمنی کے ملک کے اکثر حصہ کے لوگون نے دین مسیحی کو
قبول کیا تہا پس یہہ ہزارون مسیحی جو دور اور نزدیک ملکون کے چارون طرف تہے
کسطرح ہو سکتا تہا کہ ایسے بڑے کام کے لیے متفق ہون اور اوسکے سوائے یہودی
اور مسیحی ہمیشہ آپسمین ایسی عداوتین رکہتے تہے کہ کبہی ممکن نہ تہا کہ وے ایسے کام مین سب
یکدل ہو جاوین اور بالفرض اگر متفق ہوتے بہی تو دونون طرف ایسے ایسے لوگ
بہی تہے جو اس بات کو ظاہر کرکے پردہ فاش کر دیتے **کہتا ہون قول** اونکا
کوئی سبب نہ تہا الخ بیان سب کا رسیدون مین گذرا **قول** اونکا تو اوسکا
انجام ممکن نہ تہا الخ بلحاظ ان خرابیون کے جو مقدمہ کی تیسری فصل مین بیان ہوئین
دسوین صدی تک انجام اوسکا ممکن تہا خصوصا ساتوین صدی تک تو بہت ہی ممکن
اور آسان تہا اور بلاشبہہ اکثر مواضع مین علمائے محققین عیسائی مذہب کے اقرار کی موافق
تحریف واقع ہوئی ہے پادریصاحب کہتے ہین اور اسکے سوا محمدؐ کے وقت مین اور
اوسکے زمانہ سے پیشتر خود مسیحی بہی ایسی غیرت اور آپس کی محبت اور نگہبانی مین پڑے تہے
کہ جب کبہی ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تعلیم مین کچہہ برخلافی پائی اوسی وقت بیان و
ظاہر کر دیا پس ظاہر ہے کہ ایسی کوشش و باریک بینی اور اسقدر طرفداری کے ساتہ کیونکر
ہو سکتا تہا کہ وے سب دور و نزدیک کے رہنے والے اپنی مقدس کتابونکی تحریف

پادریصاحب سے تیسری میں

کرنے کے لئے جمع اور متفق ہوئے ہوں اور فرض کیا کہ اگر بعضے مسیحی مثلاً وے جو
عرب و شام مین رہتے تھے انجیل کی تحریف کرنے مین قدم بڑہاتے ہی تو دوسری
ولایت کے مسیحی جلد اس بات کو دریافت کرکے ظاہر کر دیتے لیکن اگلون کی تواریخ
مین جنمین اگلے مسیحیونکے سب احوال کی کیفیت اور اونکی آپس کی بحث و تکرار جو بیجا و
نامناسب حرکتین تہین صاف بیان ہوئی ہین ایسی تحریف کی کچہہ خبر نہین اسلئے فقط اتنا
۱۰ سمجہا جاتا ہے کہ انکے جہگڑونکا سارا سبب یہہ تہا کہ بعضے معلمون اور مفسرون نے
کتب مقدسہ کی بعض آیات کو اور طرح اور بعض نے اور طرح شرح کیا ہے مگر کتب
مقدسہ کی تحریف ہونیکی بات کبہی کچہہ بحث اور جہگڑا انہین پڑا پس ان باتون سے
ظاہر و یقین ہے کہ ممکن نہ تہا کہ کوئی کتب مقدسہ کو تحریف و تبدیل کرے۔ جیسا کہ
اب محمدیون کے لئے غیر ممکن ہے کہ اوس سب غیرت و تعصب کو جو اونکے مختلف فرقونمین
اب واقع ہے چہوڑ کر سارے قرآنون کو جو نزدیک اور دور کے ملکون مین محمدیونکے
پاس ہین تحریف کرنیکے واسطے جمع کرین اور تحریف کرکے اسطرح چہپین کہ کچہہ معلوم نہووے
اور مسیحی بہی اس بات سے آگاہ نہون پس جیسے کہ یہہ بات ناممکن ہے اسیطرح مسیحیونکے
واسطے بہی محمد کے وقت اور اور ایام مین اپنی مقدس کتابین تحریف کرنا محال و غیر ممکن
تہا کہتا ہو علی کہ محمد کے زمانہ مین اور پیشتر اونکے زمانہ سے خود حضرات مسیحی آواز
بلند سے چلاتے تہے کہ یہودیون نے عہد عتیق کی مقدس کتابون مین تحریف کی ہے
**قول** اونکا جیسا کہ اب محمدیونکے لئے غیر ممکن ہے الخ یہہ قیاس مع الفارق ہے
کیونکہ قرآن مین بسبب متواتر ہونے ہر ہر لفظ کے او بسبب ہونے عبارت اوسکے
اعلی درجہ بلاغت مین تحریف کسی کی چل نہین سکتی تہی اور مقدس کتابون مین کہ نہ
اونکے الفاظ بطور تواتر کے منقول ہین اور نہ اونکی عبارت اعلی درجہ بلاغت پر ہے
تحریف کی گنجایش تہی خصوصاً اون خرابیون کا لحاظ کرکے جنکا ذکر فصل ۳ مقدمہ مین

پادری صاحب کی چھٹی دلیل

گذرا پادری صاحب کہتے ہین اور یہہ بات کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس کتابین
حقیقت مین تحریف و تبدیل نہین ہوئین اگلے نسخون کی طرف رجوع کرنے سے صاف
ظاہر و ثابت ہوتی ہے کیونکہ اب مقدس کتابونکے ایسے نسخے موجود ہین جو محمدؐ کے زمانہ
سے بہت پہلے یونانی زبان مین جو انجیل کی اصل زبان ہے قلم سے پوستین کے کاغذ پر
مرقوم ہوکر اب تک برقرار ہین کہ اون مین سے بعضون مین پرانے اور نئے عہد کی
سب کتابین لکھی گئین اور بعضون مین صرف کئے حصے نئے اور پرانے عہد کی کتابونکے
لکھے گئے ہین چنانچہ اون مین سے ایک جلد جو ہجرت سے دو سو پچاس برس پہلے لکھی
گئی اور ہمارے وقت تک باقی اور اوسکا نام قدکس واطیکانوس ہے شہر روم
واقع ولایت اطالیہ کے کتب خانہ مین ہے اور ایک اور جلد جو ہجرت سے دو سو برس پہلے
لکھی گئی شہر لندن مین موسام برطانیہ کے کتب خانہ مین موجود ہے اور اوسے
قدکس الکسندرینوس کہتے ہین پھر ایک اور جلد کہ اوسی کتاب کی مانند پرانی ہے پارس
شہر کے ایک کتب خانہ مین موجود ہے اور اوسے قدکس افریمی کہتے ہین اور ان
نسخون کے سوا اسطرح کے اور بہت نسخے مسیحیونکے پاس ہین کہ محمدؐ سے پہلے اور بعضے اوسکے متصل
اور بعضے اوسکے بعد یونانی و عبری زبان مین لکھے گئے تھے اور جو کہ عبری زبان مین
لکھے گئے پرانے عہد کی کتابین ہین اسلئے کہ وے دراصل اوسی زبان مین لکھی گئین اور
اون سب نوشتون کا سارا احوال یہان بیان کرنا ضرور نہیں جان کے ہمنے اسی قدر ظاہر
کرنے پر کفایت کی اور اگر اون نسخون کو جو محمدؐ سے پہلے لکھے گئے اون نسخون سے جو بعد
لکھے گئے اور کتب مقدس کے ان نسخون سے جو اب مسیحیون مین رائج ہین ملادین اور مقابلہ
کرین تو ثابت ہوتا ہے کہ قدیم نسخے باہم موافق اور اس زمانہ کے مروج نسخون سے
مطابق ہین چنانچہ اس راہ سے بھی ظاہر اور روشن ہے کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس
کتابون مین کبھی کچھہ تحریف نہین ہوئی کہتا ہون مین کہ اسحا پادری صاحب نے

پرانے نسخون سے دلیل پکڑی ہے اور اون نسخون مین عیسائیون کے نزدیک باعتبار قدامت
کے اگرکچہ خاک دہول اعتبار رکہتے ہین تو یہی تین نسخے ہین قدکس واطیکانوس اور
قدکس الکسندرینوس اور قدکس افریمی جنکو پادری صاحب نے صراحۃً ذکر کیا اور حال
دونون اول کا مشروحًا مقصد دوم کے آخر مین بیان ہوا اسلئے ان دونو نکا حال
اسجا بطور اجمال کے اور پچہلے کا حال بطور تفصیل کے لکہا جاتا ہے **قول** اونکا چنانچہ
اونمین سے ایک جلد جو ہجرت سے دو سو پچاس برس پہلے لکہی گئی الخ محض دعوی بلا دلیل
ہے اور ہرگز ایسی قدامت اس نسخہ کی اب تک کسی اچہی دلیل سے ثابت نہین ہوئی بلکہ خود
علمار محققین عیسائیون مین خلاف ہے بعضے اخیر چوتہی صدی کا اور بعضے پانچوین صدی کا
اور بعضے چہٹی صدی کا اور بعضے ساتوین صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور ہر ایک انکلون
کا غذ وغیرہ کا لحاظ کر کے کہتا ہے کہ شاید فلانی صدیکا لکہا ہوا ہوگا اور باوجود اسکے
وہ نسخہ بسبب پرانے پن کے بہت ہی خراب ہوگیا تہا اور حرف اوسکے اکثر جگہہ سے بالکل
مٹ گئے تہے اوسمین از سر نو لکہے گئے ہین اور عبارتین کی عبارتین اوسمین داخل ہوئی ہین
اور بعض جا جا کسے لفظونکو چہیل ڈالا ہے **قول** اونکا اور ایک اور جلد جو ہجرت سے
دو سو برس الخ یہہ بہی مثل اول کے ایک دعوی بلا دلیل ہے اور اوسمین بہی علمار عیسائیہ کا
خلاف ہے بعض اوسکو چوتہی صدیکا اور بعضے ساتوین صدیکا اور بعضے آٹہوین صدیکا
اور بعضے دسوین صدیکا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور ہر ایک انکلون کا تا ہے اور مونٹ
فاکن کہتا ہے کہ چہٹی صدی سے پہلے کا کوئی نسخہ لکہا ہوا نہین نہ قدکس الکسندرینوس اور
نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور میکالس کہتا ہے کہ یہہ نسخہ آٹہوین صدی کے قبل کا لکہا ہوا
نہین اور اودن کہتا ہے کہ دسوین صدی کا لکہا ہوا ہے اور بہت علمار عیسائی نے اس
نسخہ کی بڑی مذمت کی ہے اور یہہ نسخہ اور قدکس واطیکانوس آپسمین ایسے مختلف ہین کہ کوئی
دو نسخہ آپسمین ایسے مختلف نہین **قول** اونکا پہر ایک اور جلد کہ اوسی کتاب کی مانند پرانی ہے

پارس شہر کے الخ یہہ نسخہ بھی پادریصاحب کے نزدیک ہجرت سے قریب دسو برس پیشتر کا لکھا ہوا ہے مگر یہہ بھی پادریصاحب کا ایک دعوی ہے اور لیس نارلصاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے صفحہ ۹۴ و ۹۵ مین پرانے نسخون عہد جدید کے بیان مین لکھتے ہین کہ عہد جدید کے اندر اس نسخہ مین بہت سے نقصان جنکو وٹسٹین نے اولا ظاہر کیا اور میکالس اور گریس بیک نے شانیا وٹسٹین کے اظہار سے نقل کیا ہے پائے جاتے ہین علاوہ اون نقصانون کے بہت جا سے پڑھا ہی نہین جاتا اور وٹسٹین خیال کرتا ہے کہ یہہ نسخہ ایک اون نسخون مین سے ہے جو اسکندریہ مین ترجمہ سریانی کے مقابلہ کے لئے جمع کئے گئے تہے لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہین اور روس ۷ باب نامہ عبرانیون پر ایک حاشیہ لکھا ہوا اوس سے وہی محقق استدلال پکڑتا ہے کہ یہہ نسخہ قبل پانسو بیالیس کے لکھا گیا ہے لیکن اوسکی دلیلون کو میکالس فیصل نہین سمجھتا اور خود اتنا کہتا ہے کہ پرانا ہے اور بشپ مارش ساتوین صدی کا لکھا ہوا کہتا ہے اور اسکی عبارت ترجمہ لاطینی سے ملتی ہے لیکن کوئی دلیل نہین کہ اوسنے خراب کرکے ترجمہ لاطینی کے موافق بنا لیا ہے اور اس نسخہ مین بہی محقق نے تبدیل کی ہے اور گریس بیاک سمجھتا ہے کہ یہہ تبدیل اوس نسخہ کے لکہے جانے کے بعد بہت عرصہ کی پہنچی ہوئی ہے اور اوسنے بہت سی پرانی عبارتون کو چھیلا ہے انتہی ملخصا پس اس نسخہ مین اول تو صرف عہد جدید ہے اور اوس مین بہی بہت سے نقصان پائے جاتے ہین اور باوجود اوسکے بہت جا سے پڑھا ہی نہین جاتا اور کوئی دلیل اس امر کی بہی نہین کہ کونسی صدی کا لکھا ہوا ہے اور بشپ مارش ساتوین صدی کا لکھا ہوا بتلاتا ہے اور بعد مدت کے کسینے اوسمین تحریف بہی کی ہے اور بہت سی پرانی عبارتونکو چھیل بہی ڈالا ہے پس جس صورت مین کہ کوئی اچھی دلیل نہین کہ یہہ تینون نسخے کس عہد کے لکھے ہوئے ہین بلکہ بقول بعضے عالمون عیسائی مذہب کے پہلا نسخہ ساتوین صدی کا اور دوسرا آٹھوین یا دسوین صدی کا اور تیسرا ساتوین صدی کا لکھا ہوا ہے

اسصورت مین یہہ دعوی پادریصاحب کا کہ پہلا اڈہائی سو برس اور تیسرا اور دوسرا دو سو برس ہجرت کے پہلے کا لکہا ہوا ہے کیونکر مانا جاوے اور ظاہر یہہ ہے کہ جو حضرات عیسائی ہین دسوین صدی تک جعل کا بڑا زور تہا اور دوسری صدی سے ایسے جہوٹ کا بولنا اور ایسے فریب کا دینا جسمین دین عیسوی کی بہبودی ہو علماء مسیحی مین بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہر گیا تہا کسی پوپ یا متعلقین پوپ نے کہ حال انکی دیانت اور امانت کا پادریصاحب اور اونکے فرقہ کو بہت کچہہ معلوم ہے اسلام کی روز بروز ترقی دیکہکر ایسے نسخے جعلی بنا کر کہدیا ہوگا کہ یہہ نسخے ہجرت کے قبل کے لکہے ہوئے ہین تا عوام عیسائی انکے جال مین آجادین اور اس جعل کی کیا شکایت ہے عیسائیون نے بہت سے انجیلون وغیرہا کہڑ کے تیار کر دی ہین جیسا عبارت موشیم سے جو نقل اوسکی مقصد تیسری کی پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہے پادریصاحب کہتے ہین اوپر کا مطلب ثابت کرنیکے واسطے ایک اور دلیل ان معلمون اور دین کے خادمونکی کتابون سے جو حواریون کے بعد تہے حاصل ہوتی ہے اور یہہ مسیحونکے مشہور معلم محمد سے بہت مدت آگے ہوئے اور بہت سی کتابین لکہین کہ انمین سے اکثر اب تک مسیحونکے درمیان موجود ہین اب اس جگہہ ہم انمین سے کئی ایک اشخاص کا ذکر کرکے اونکے زمانون کو بہی معین کرتے ہین اسطرح پر کہ سنہ مسیحی کی پہلی اور دوسری صدی مین کلمنس نامی اسقف اور یکنا ثیوس اور پولیکارپس شہید اور ایرینیوس اور کلمنس الکسندریہ اور ترطولیانوس نے کتنی کتابین تصنیف کین کہ اب تک انمین سے بعضی تمام اور بعضی کسیقدر موجود ہین اور ان معلمون مین سے بعض تو حواریون کے شاگرد اور بعض حواریون کے شاگردونکے شاگرد تہے غرض کہ مسیح کے نو برس بعد سے دو سو برس تک یعنی سنہ ہجری کے چار یا پانچ سو برس پہلے اونہون نے یہہ کتابین لکہین اور پہر سنہ مسیحی کے تیسری صدی مین یعنی سنہ ہجری کے تین سو برس پہلے اوریگنس و کپریانوس نے بعضی کتابین بنائین

جو اتبک ہین اور اسیطرح یہہ اشخاص یعنی اپنیپیوس و آلیفرم شاہی و آمبروشیوس و پالیکور
وخریسوسطموس و ہیرونیموس و اگوستینوس ہی جو مسیحی قوم مین بڑے مشہور معلم تہے سنہ ۹۰
سنہ ۵۰۰ پانسو مسیحی مین یعنی سنہ ہجری سے ۲۰۰ و ۱۰۰ برس آگے بہت سی کتابین بنا کر
چہوڑ گئے جو اب تک باقی ہین اور وے سب کتابین مسیحی دین کے بیان مین لکہی گئین
اور اکثر اونمین سے نئے اور پرانے عہد کی کتابونکی شرح و تفسیر پر شامل ہین اور سبب
پرانے اور نئے عہد کی کتابونکے بہتیرے مقام اونمین لکہی ہین اور مقدس کتابونکے
وے مقام جو اونمین ہین اگر ہم انکو کتب مقدسہ کے اون نسخون سے جو اب مسیحیون مین
رائج ہین مقابلہ کرین تو وے سب آیتین جنکا ذکر ان معلمون نے اپنی کتابون مین
کیا ہے ٹہیک ویسے ہی ہین جیسے اب مسیحیونکے مروج نسخون مین لکہی ہین پس اس سے یہی
بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کسی وقت مین تحریف نہین ہوی اور اس انجیل کے سوا جو اب
مسیحیون کے پاس ہے کوئی اور انجیل نہ تہی اور اصل انجیل یہی ہے کہتا ہون کہ یہ جو
پادریصاحب مشایخ کی کتابون سے دلیل لاتے ہین مگر یہہ دلیل ہی ضعیف ہے اور
صورت تسلیم مین ہرگز مسلمانونکے دعوی کو جنکا بیان اوپر گذرا منافی نہین اور جو
انہون نے پانچوین صدی کے علماء تک جنکے قولون مین قوت دیکہی ہے اونکے
نام یہان لکہے ہین پس حقیقۃً مسیحیون مین بڑی سند انہین کے قول کی ہے اور ہم بسبب
خوف طوالت سے فقط کلیمنس اور اگناشیوس کا جو صدی اول کے علماء اور حواریون کے
شاگرد کہلاتے ہین اور پادریصاحب نے بہی انکو بڑا معتبر سمجہکر اول لکہا ہے حال لکہدیتے
ہین علاوہ اسکے جو دوسری تیسری صدی سے حضرات مسیحیون مین مذہب عیسوی کی بہبودی
کے لئے جہوٹ بولنا بمنزلہ استحباب ہی کے ٹہر گیا تہا تو اونکے قول کی صداقت مین بہی
شک ہے اور بڑا سندی اول پادریصاحب کے نزدیک کلیمنس ہے جو روم کا اسقف
تہا اور حال اوسکا یہہ ہے کہ اوسکا صرف ایک ہی خط ہے جو کلیسیہ روم کی طرف سے

گر انہونکے کلیمنس کو لکھا تھا اور اوسکے سال تحریر مین خلاف ہے مگر کسی قول کے موافق
وہ سال سنہ ۹۶ء سے تجاوز نہین کرتا کیونکہ وہ خط آرچ بشپ آف کنٹربری کے نزدیک
ما بین سنہ ۶۴ء و سنہ ۷۰ء کے اور لیکلارک کے نزدیک سنہ ۶۹ء مین اور ڈاڈول کے نزدیک
سنہ ۶۴ء مین لکھا گیا ہے اور ڈوپین اور ٹلی منٹ کہتے ہین کہ سنہ ۹۱ یا ۹۳ تک کلیمنس
بشپ ہی نہوا تھا اور موافق مختار لارڈنر کے سنہ ۹۶ء مین مرقوم ہوا ہے پس ولہی
امر کی سند نہین کہ کونسے سنہ مین لکھا گیا ہے باوجود اوسکے اوس سارے خط مین کسی
جا سے صاف نہین سمجھا تھا کہ وہ سچا کسی انجیل کا حوالہ لیتا ہے بلکہ جو چند عبارتین اوسکی
اتفاقاً کسی انجیل کی عبارت سے مضمون مین کچھہ موافق پڑ گئی ہین اونکی بابت علماء
عیسائی نے زبردستی دعوی کیا کہ ان عبارتون کو ان انجیلون سے لیا ہوگا گو حوالہ
صریح نہین دیا اور ہم اول بطور نمونہ کے ایک عبارت نقل کرکے بحکم ان لوگونکا ظاہر
کر دیتے ہین اور بعد اوسکے دو اور عبارتین جنکو کتب اسناد والے بڑی سند سمجھتے ہین
اور اوسنے بڑہ کر اوس خط مین کوئی عبارت سند کے لائق نہین اسی لئے بیلی نے اپنی
کتاب مین بطور تصریح کے اونہین دو کو لیا ہے قول فیصل کے اس باب مین انکی
معتبر کتابون سے نقل کر دیتے ہین مسٹر جونس کہتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کلیمنس نے
اس فقرے مین جو عیسی کو پیار کرتا ہے اوسکو چاہیے کہ اوسکے حکم پر عمل کرے حوالہ درس
۱۵ باب ۱۴ یوحنا کا لیا ہے انہی جاننا چاہیے کہ وہ درس یون ہے ترجمہ سنہ ۱۸۴۲ء اگر
تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو سچا اگرچہ سب لفظون مین موافقت نہین
مگر تاہم مسٹر جونس نے محض اس لحاظ سے کہ ان دونون فقرون مین باعتبار مضمون کے
کچھہ اتحاد ہے دلیل پکڑی کہ کلیمنس نے سچا یوحنا کی انجیل سے حوالہ لیا ہے اور اپنے گمان
مین یہہ ایک سند وجود انجیل یوحنا کی اوس وقت مین نکالی اور یہہ تو محض ایک وہم ہے
کیونکہ موافق کسی قول کے سال تحریر خط کلیمنس کا سنہ ۹۶ء سے تجاوز نہین کرتا اور یہی

مسٹر جونس کہتا ہے کہ یوحنا نے اپنی انجیل سنہ ۹۸ع مین لکھی ہے جیسا ہارن صاحب اپنی تفسیر کی
چوتھی جلد کے صفحہ ۳۰۷ مین لکھتا ہے کہ یوحنا نے موافق مختار کریزاسٹم اور اپی فانیس کے
قدما سے اور موافق مختار ڈاکٹر مل اور فی بری شیس اور لیکلارک اور بشپ ٹاملائین کے
متاخرین سے سنہ ۹۷ع مین اور موافق مسٹر جونس کے سنہ ۹۸ع مین اپنی انجیل کو لکھا ہے
انتہی پس جبکہ اوسکے نزدیک وہ انجیل سنہ ۹۸ع مین تصنیف ہوئی ہے تو سنہ ۹۶ مین یا اوس سے
پہلے کلیمنس نے کسطرح اوس سے حوالہ لیا ہے بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ جو کلیمنس صحبت یافتہ حواریون
کا تہا اور بارہا اوسنے اونکا وعظ بہی سنا تہا تو یہہ بات بہی وعظ مین کبہی دفعہ سنی ہو گی
اور اوسنے سنی بات کو لکہا ہوگا علاوہ اسکے یہہ بات کچہہ سننے پر ہی موقوف نہین بلکہ امر
بدیہی ہے کہ محب وہی ہوتا ہے کہ اپنے محبوب کے حکمون پر عمل کرتا ہے نہین تو دعوے
محبت کا غلط ہے پس جائز ہے کہ کلیمنس نے یہہ بات اپنی طرف سے لکہی ہو اور کوئی دلیل
نہین کہ ہن فقرہ کو انجیل یوحنا سے لیکر لکہا ہے اور اگر مجرد مناسبت سے گو تہوڑی ہو
نقل ثابت ہوجاتی ہے تو لازم آتا ہے کہ اکثر فقرے جو انجیل مین اقوال مسیحی کے اندر
پائے جاتے ہین حکما اور بت پرستونکی کتابون سے منقول ہوئی ہون اور ملحدونکا
یہہ طعن کہ انجیل مین جو تین چار باتین اخلاق کی اچھی پائی جاتی ہین اونہین کتابون سے
منقول ہین بجا ہووے صاحب اکسیہومو لکہتا ہے کہ وے عمدہ اخلاق مندرجہ عہد جدید
کے جن پر عیسائی بڑا فخر کرتے ہین لفظاً لفظاً کنفیوشس کی کتاب اخلاق سے جو قریب
چہہ سو برس کے پیشتر مسیح سے تصنیف ہوئی ہے منقول ہین مثلاً ذیل خلق ۲۴ کے یون
مرقوم ہے دوسرے سے وہ کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہی تم سے کرے اور نہ کرو وہ جو تم
نہین چاہتے کہ وہ تمسے کرے اور تمکو صرف اسی خلق کی حاجت ہے اور یہہ سب خلقون کی
اصل ہے اور ذیل خلق ۱۵ کے مرقوم ہے اپنے دشمن کی موت نچاہ کہ وہ خواہش عبث ہے
اور اوسکی زندگی خدا کے اختیار مین ہے اور ذیل خلق ۵۳ کے نیکی کا بدلہ نیکی سے

ساتھہ کرو اور کبھی بدی کے بدلہ مین بدی نکرو اور ذیل خلق ۳۴ کے ہے ہم دشمن ہے
اعراض بدون انتقام لینے کے کرسکتے ہین اور طبیعت کے خیال ہمیشہ گنہگار نہین انتہی
پس حق یہہ ہے کہ مجرد مناسبت سے نقل نہین ثابت ہوتی اور وہ دعوی لحد ونکا غلط
ہے اور سچا لارڈنر نے انصاف کیا اور مسٹر جونس کی حمایت اچھی نسمجھی اور اپنی تفسیر کی
جلد دوسرے کے صفحہ ۴۹ مین لکھا ہے کہ مین سمجھتا ہون کہ اس حوالہ مین شبہ ہے کیونکہ کلیمنس
بسبب وعظ اور صحبت حواریون کے ہبات سے خوب واقف تہا کہ اقرار عشق عیسوی کا اونمین
پر خدمت کرتا ہے کہ اوسکے حکمون پر عمل کرین انتہی اب حال اون دو بڑی سندی
عبارتونکا سنئے اول یہہ کہ باب ۱۳ اوس نامہ مین یون واقع ہوا ہے اور رحم کرین جیسا
کہ لکھا ہوا ہے اسلئے روح القدس نے اسطرح کہا ہے کہ دانا آدمی اپنی دانائی پر فخر نکرے
خصوصاً یاد رہین خداوند یسوع کے الفاظ جو بردباری اور مجاہدہ کی تعلیم کے وقت یون
فرماتے تہے رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے بخشو تاکہ تم بخشے جاؤ جیسا تم کروگے ویسا ہی
تمہارے ساتھہ کیا جائیگا جیسا تم دوگے ویسا ہی تمہین دیا جائیگا جیسی تم عیب گیری
کروگے ویسی ہی تمہاری عیب گیری کیجائیگی جیسی تم مہربانی دکھاؤگے ویسی ہی تمکو
مہربانی دکھائی جائیگی اور جس پیمانہ سے تم ناپوگے اوسی پیمانہ سے تمہارے لئے ناپا جائیگا
انتہی علماء عیسائی اسطرح کہتے ہین کہ کلیمنس نے یہہ الفاظ ورس ۳۶-۳۷-۳۸ باب ۶
لوقا اور ورس ۱-۲-۱۲ باب ۷ متی سے نقل کئے ہین اور عبارت باب ۶ لوقا کی یون
ہے ۳۶ پس اسیطرح تم جیسا تمہارا باپ رحیم ہے رحیم ہو ۳۷ نکتہ چینی نکرو
تب تمہاری نکتہ چینی نکیجائیگی اور گناہ ثابت نکیا کرو تو تمہارے گناہ ثابت نکئے جاوینگے
بخشو کہ تم بخشے جاؤگے ۳۸ دو کہ تمہین دیا جائیگا اچھا پیمانہ داب داب کے اور ہلا ہلا
کے سنہا سنہ بہرا ہوا تمہاری گود مین رکہدینگے اسلئے کہ جس پیمانہ سے تم پیمایش کرتے
ہو اوسی سے پہر تمہارے لئے پیمایش کیجائیگی اور عبارت باب ۷ متی کی یون ہے

ہدایہ ۱۸۴۲ء ۱- نکتہ چینی نکرو تاکہ تمہاری نکتہ چینی نکی جاوے ۲ کیونکہ جو نکتہ چینی تم
کروگے ویسی ہی تمہاری نکتہ چینی کیجائیگی اور جس پیمانہ سے تم پیمایش کرتے ہو اوسی سے
تمہارے واسطے بھی پیمایش کیجائیگی ۱۲ پس جو جو سلوک تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں
تم بھی اونسے وہی کرو کہ شرع اور انبیا یہی ہیں انتہی دوسری عبارت یہہ ہے جو کلیمنس نے
باب ۴۶ اوس نامہ میں نقل کی ہے یاد رکہو خداوند یسوع مسیح کے الفاظ اسلئے اونسے
کہا ہے کہ اوس آدمی پر افسوس (جسکی طرف سے جرم آوے) اوسکے لئے یہہ بہتر تہا کہ وہ
پیدا نہوتا اس سے کہ وہ میرے کسی پسندیدہ کو دکہہ دیوے اوسکے لئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا
پاٹ اوسکی گردن میں باندہ کر سمندر میں ڈبویا جاتا اس سے کہ وہ میرے کسی ایک کو چہوٹے
بچوں سے دکہہ دیوے انتہی کہتے ہیں کہ یہہ فقرے ورس ۲۴ باب ۲۶ متی اور ورس ۶
باب ۱۸ متی اور ورس ۴۲ باب ۹ مرقس اور ورس ۲ باب ۱۷ لوقا سے منقول ہوئے ہیں اور
عبارات اون ورسون کی یون ہے ہدایہ ۱۸۴۲ء ورس ۲۴ باب ۲۶ متی کا ابن آدم جیسا
کہ اوسکے حق میں لکہا ہے چلا لیکن اوس شخص پر جسکے ہاتہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے
واویلا ہے اوس شخص کیلئے یہہ بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا ورس ۶ باب ۱۸ متی کا پر جو کوئی
کہ ایک کو ان لڑکون سے جو میرے معتقد ہیں ٹہوکر کہلاوے یہہ اوسکے لئے بہتر تہا کہ
ایک چکی کا پاٹ اوسکی گردن میں باندہ جاتا اور وہ دریا میں تہ تک پہنچایا جاتا ورس
۴۲ باب ۹ مرقس کا اور جو کوئی ان چہوٹون میں جو مجہہ پر اعتقاد رکہتے ہیں ایک کو ٹہوکر
کہلاوے اوسکے لئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا پاٹ اوسکے گلے میں لٹکایا جاتا اور وہ دریا
میں ڈبویا جاتا ورس ۲ باب ۱۷ لوقا کا اگر چکی کا پاٹ اوسکی گردن میں لٹکایا جاتا اور دریا
میں پہینک دیا جاتا تو اوسکے لئے اوس سے یہہ بہتر ہوتا کہ وہ ان چہوٹون میں سے
ایک کو ٹہوکر کہلاوے انتہی اور لارڈنر بعد نقل اس عبارت کلیمنس ورحوالہ درسون
انجیل کے اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۷ میں لکہتا ہے کہ جنے مقابلہ میں کہی

انجیل نویسون کے الفاظ اسلیئے رکہدیے ہین تاکہ ہرشخص خوب سمجہہ لے لیکن عام حال
یہہ ہے کہ اس عبارت کا جزو اخیر ورس ۲ باب ۶ لوقا سے لیا گیا ہے انتہی دیکہو دونون
جاہین سب فقرون کے اندر کلیمنس کی عبارت انجیلون کی عبارت سے توافق لفظی
نہین رکہتی اور بعض فقرون مین مضمون مین پورا اتحاد نہین نکلتا کیونکہ ایک فقرہ عبارت
اول کلیمنس کا اقوال مسیح سے یون ہے رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے اور ورس ۳۶
باب ۶ لوقا مین یون ہے پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہے رحیم ہو اور یہہ فقرہ جیسے تم مہربانی
دکہاوگے ویسی ہی مہربانی تمکو دکہائی جائیگی کلیمنس کی عبارت مین ہے اور متی
اور لوقا مین نہین پایا جاتا اور یہہ فقرہ اور گناہ ثابت نکیا کرو تو تمہارے بہی گناہ
ثابت نکئے جائینگے لوقا مین ہے اور کلیمنس مین ندارد ہے اور حال دوسری عبارت کا
بہی ایسا ہی کچہہ خراب ہے پس دعوی نقل کا محض بیجا ہے اسلیئے کہ اگر انجیل سے نقل
کرتا تو نام اوسکا لیتا اور اگر نام نہ لیتا تو عبارت مین موافق ہوتا اور اگر یہہ بہی نکرتا تو
ادنی درجہ یہہ تہا کہ اوس سب مضمون مین تو موافقت رکہتا البتہ دونون جا سے اتنی بات
ثابت ہوتی ہے کہ کلیمنس کے نزدیک یہہ قول ارشاد جناب مسیح کے تہے اور جو کلیمنس صحبت
یافتہ حواریونکا اور حواریون کی صحبت سے مثل حواریون اور اور مریدونکے واقف
تہا تو کہان سے ثابت ہو سکتا ہے کہ اوسنے انجیل متی یا لوقا یا مرقس سے دیکہہ کر لکہا ہے
اسی لیئے اس دعوی سے بسبب بشپ مرش نے فارغ خطی دی اور کہا کہ کلیمنس نے حوالہ نہین لیا
لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد دوسری مین دونو عبارتون کے حق مین لکہتا ہے کہ جنہون نے
ہمارے خداوند کے حواریون اور اور مریدون کی صحبت پائی تہی اور ہمارے خداوند کے
مسئلون اور تاریخون سے ایسے واقف تہے جیسے انجیل نویس ونکے ملفوظات کے دیکہنے
سے اکثر ایک مشکل واقع ہوا کرتی ہے جب تک ونکے حوالے صریح اور ظاہر نہون اور
یہان وہ مشکل یہہ ہے کہ آیا کلیمنس ان جگہون مین اون الفاظ عیسوی کی طرف

رجوع کرتا ہے جو مکتوب تہے یا اگر نہتو نکو وہ الفاظ عیسوی یاد دلاتا ہے جو اوسنے
اور اونہون نے خداوند کے حواریون اور اور مریدون سے سنے ہونگے لیکلرک
اول کو اختیار کرتا ہے اور بشپ پیرسن دوسریکو اور مین اس بات کو مانتا ہون کہ پہلے
تینون انجیلین اسوقت سے پہلے لکہی گئی ہین اور کلیمنس نے اگر رجوع کیا ہو تو ہوسکتا ہے
گو لفظون اور عبارت مین خوب موافقت نہین رکہتا لیکن یہہ بات کہ اوسنے رجوع
بہی کیا ہے آسان نہین کہ فیصل ہو جاوے کیونکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جو انجیلونکے
لکہے جانے سے پہلے ان چیزون سے خوب واقف تہا اور بعد اونکے لکہے جانے کے
بہی ممکن ہے کہ اسی طور سے کہ پہلے اوسکی بیان کی عادت تہی بدون رجوع کے
طرف انجیلون کے اون چیزونکا جنسے وہ خوب واقف تہا بیان کرتا ہو لیکن دونون صورتونمین
انجیلون کی سچائی خوب مضبوط کرتا ہے اسلیئے صورت رجوع مین تو مقدمہ صاف ہے
اور صورت عدم رجوع مین بہی انجیلون کی تصدیق ہے کیونکہ یہہ الفاظ موافق بلکہ
اونکے جو وہان لکہے ہین اور ایسے مشہور تہے کہ وہ اور گر نہی اونکو جانتے تہے پس کلیمنس نے
سمجہو یقین کرایا کہ ہمارے انجیل نویسون نے الفاظ عیسوی کو جنکو بردباری اور ریاضت کی
تعلیم کے وقت ہمارے خداوند نے فرمائے تہے ٹہیک ٹہیک اور سچ سچ لکہا ہے اور یہہ
الفاظ لائق اسکے ہین کہ بڑے ادب سے یاد رکہے جاوین اور اگرچہ بیان مشکل ہے
لیکن پہر بہی مین خیال کرتا ہون کہ اکثر فضلاء کی رائے لیکلرک کی رائے کے موافق ہے
البتہ پولوس ورس ۳۵ باب ۲۰ اعمال مین اسطرحسے بعض کو یون نصیحت کرتا ہے یاد رکہو
الفاظ خداوند یسوع کے جو اوسنے کہا ہے کہ دینا لینے سے زیادہ تر مبارک ہے اور
مین یقین کرتا ہون کہ یہہ عام مانا گیا ہے کہ پولوس اسجا کسی لکہے ہوئے کی طرف رجوع
نہین کرتا بلکہ صرف بعضے اون الفاظ عیسوی کیطرف جو اون سے یہہ اور رہ وقت
تہے مگر اس سے یہہ نہین لازم آتا کہ ایسا طور رجوع کا ہمیشہ ایسا ہی سمجہا جاوے بلکہ

یہہ طور لکھے ہوئے اور غیر لکھے ہوئے کیطرف استعمال مین آسکتا ہے اور ہم پاتے
ہین پولیکارپ کو کہ یہی طور استعمال مین لاتا ہے اور غالبًا بلکہ یقینًا لکہی ہوئی انجیلونکی
طرف رجوع کرتا ہے انتہی کہتا ہون نہین کہ انکے علماء کے نزدیک ہرگز یہہ امر بطور یقین
کے نہین ثابت ہوسکتا کہ کلیمنس نے انجیلون سے ان عبارتون کو نقل کیا ہو اور بشپ
پیرسن تو صاف اس امر کا انکار کرتا ہے اور حق بھی اسیکی طرف ہے کیونکہ اولًا تو کلیمنس
حالات مسیحی اور اقوال مسیحی سے خوب واقف تہا ثانیًا عبارت اور لفظون مین بہی
موافقت نہین ثالثًا کوئی امر ایسا اوسکے کلام مین نہین کہ اوس سے سمجہا جاوے کہ
اوسنے حوالہ لیا ہے دیکہو یوسیبیس مقدس بہی مثل کلیمنس کی درس ۳۵ باب ۲ اعمال
مین لکہتے ہین باوجود اسکے باتفاق علماء مسیحی کے کسی لکہے ہوئے کیطرف رجوع نہین
کرتے پس ایسا ہی کلیمنس کو سمجہو اور وہ جو لارڈنر کہتا ہے کہ صورت دوسری مین بہی
انجیلون کی تصدیق ہے الخ بہت ہی عجیب ہے کہ بعض فقرون کے مضمون مین موافق
ہو جانے سے کہان تمام انجیلون کی تصدیق نکل سکتی ہے بالفرض اگر تصدیق ہی ہو
تو فقط اسقدر ہوگی کہ یہہ فقرے ان انجیلون مین قول عیسوی سے منقول ہوئے ہین
اور وہ جو کہتا ہے کہ اور ہم پاتے ہین پولیکارپ کو کہ یہی طور استعمال کرتا ہے الخ مردود ہے
کیونکہ جو پولیکارپ بہی تابعی اور یوحنا کا شاگرد اور مثل کلیمنس کی سب حالات مسیحی سے
واقف تہا تو حال اوسکا مثل حال کلیمنس کے ہے اور جس جا یہی طور استعمال کرتا ہے
اوسیجا ہم کہتے ہین کہ وہ بہی مثل کلیمنس اور یوسیبیس کے لکہی ہوئی انجیلون کی طرف رجوع
نہین کرتا پس بحمد اللہ کہ جو بمنزلہ السلم لیسئہ کے اور بڑی سندی پادریصاحب کا تہا اوسکے
کلام سے کچہہ بہی سند انجیلون کی نہ نکلی اب حال دوسرے کا سُنیے کہ وہ بڑی سندی
اگناطیوس ہے جو ۳۷ برس بعد عروج مسیح کے انطاکیہ کا اسقف ہوا تہا اور یہہ شخص تابعین
حواریون سے ہے لارڈنر اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکہتا ہے کہ یوسی بیس اور

جیروم نے اوسکے سات خط کا ذکر کیا ہے اور انکے سوا اور خط بھی اوسکی طرف
منسوب ہین کہ جنکو جمہور علما رجعلی سمجھتے ہین اور میرے نزدیک بھی ظاہر یہی ہے اور ان
سات خطون کے دو نسخے ہین ایک بڑا دوسرا چھوٹا اور سوائے سٹر وسٹن اور دو چار
اوسکے تابعین کے سبکی یہی رائے ہے کہ نسخہ بڑے مین الحاق ہوا ہے اور نسخہ چھوٹا اسکی
قابلیت رکھتا ہے کہ اوسکی طرف منسوب ہو اور مینے جو غور سے دونون نسخونکا مقابلہ
کیا یہہ بات معلوم ہوئی کہ چھوٹے نسخہ مین الحاق کرکے بڑا نسخہ بنالیا ہے اور یون نہین
کہ چھوٹا نسخہ بڑے نسخہ سے مختصر کرلیا ہو اور جولئے قدما کے ہی چھوٹے نسخے سے مناسبت
بہ نسبت بڑے نسخہ کے زیادہ رکھتے ہین باقی رہا یہہ سوال کہ آیا خطوط مندرجہ چھوٹے نسخہ
کے بھی حقیقت مین اگناٹیوس کے ہین یا نہین اسمین بڑا جھگڑا ہے اور بہت بڑے بڑے
محققون کے قلم اس امر مین کام آئے ہین اور مین جانبین کی تحریر کو دیکھ کر اس سوال کو
مشکل سمجھتا ہون اور میرے نزدیک اتنی بات ثابت ہے کہ یہہ خطوط وہی ہین جنکو یوسی
بیس نے پڑھا ہے اور اُرجن کے وقت مین موجود تھے اور بعض فقرے ٹھیک زمانہ اگناٹیوس
کے مناسب نہین تو یہہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ اونہین الحاقی مانین نہ یہہ کہ اونکا
لحاظ کرکے اون سب خطونکو رد کردین خصوصاً صورت کمیابی نسخون مین جسمین ہم اب مبتلا
ہین اور جو بڑے خطون مین کسی ایرین نے الحاق کیا ہے اسیطرح ہوسکتا ہے کہ
چھوٹے خطون مین بھی کسی ایرین یا کسی دیندار یا دونون نے دست اندازی کی ہوگی
گو میرے نزدیک اوس دست اندازی سے بڑی خرابی نہین آئی انتہی ملخصاً اور کتاب
بیلی کا محشی اوسکے حاشیہ مین لکھتا ہے کہ پچھلے دنون مین اگناٹیوس کے تین خطون کا
ترجمہ سریانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیورٹن نے طبع کیا ہے اور اس نسخے ملفوظ سے
قریب تحقیق کے اس امر کو کردیا ہے کہ چھوٹے خطون یونانی مین جنکو اشر نے درست
کیا ہے الحاق ہوا ہے اور بعد اسکے چار دلیلین اسکی ذکر کرتا ہے جسکو منظور ہو اوسمین دیکھ لے

اور جب حال ویسے خطون کا یہہ ہو تو ہم کو اوسکے فقرہ نکی الفلک کے جواب دینا ضروری نہین بلکہ کہتا ہو کہین کہ جب سب علماء مسیحی سوائے دو تین عالمون کے اگناٹیوس کے بڑے خطونکو بالاتفاق غیر معتبر سمجہتے اور کہتے ہین کہ اونمین کسی اریین نے الحاق کیا ہے تو اس صورت مین اونکی مسیحونکی نزدیک بہی کچہہ سند نہین باقی رہے چہوٹے خط اونکے جعلی اور عدم جعلی ہونے مین بہت بڑے بڑے محققون مین جہگڑا ہے پس اونکا بہی اگناٹیوس کے خط ہونا ہمارے نزدیک مسلم نہین بلکہ اونکو بہی دوسری تیسری صدیمین کہ جسمین جہوٹ بولنا اور فریب دینا بہبودی دین عیسوی کے لئے منجملہ مستحبات کے ٹہر گیا تہا کسی نے بنا لیا ہوگا اور ان سات خطون اگناٹیوس کی کیا حقیقت ہے قریب ستّر انجیلون وغیرہا کے حضرت مسیح اور مریم اور حواریون کی طرف سے جعلی بنائی گئین تہین تو اگر مان بہی لین تو بہی علماء عیسائی کے نزدیک یہہ مسلم ہے کہ ان چہوٹے خطون مین کئی فقرے الحاقی ہین اور لارڈ نر نے اقرار کیا ہے کہ یقیناً نسخے اون خطون کے بہت کمیاب ہین اور ممکن ہے کہ انہین بہی کسی اریین یا کسی دیندار یا دونون نے الحاق کیا ہو اور جب یہہ مسلم ہوا اور حضرات دیندار بہی اپنی عاقبت سوارنے کو ایسے امر کے درپے تہے تو اون خطون کا پہر کیا اعتبار رہا جایز ہے کہ بعض فقرے اس قسم کے بہی حضرات دینداروں نے الحاق کر دئے ہونگے بہر حال بحمد للہ کہ صدی اول مین علماء سے توکیکے کلام مین سند ان انجیلون کی نہ نکلی اور دو بڑے سندی پادری صاحب کے کلامون سے کچہہ بہی ان انجیلون کی سند نہ ثابت ہوی اور سارے مجموعہ عہد جدید کی سند کے تو کیا معنی پادری صاحب کہتے ہین اور اگر کوئی یہہ دعوی کرے کہ جب محمد کے وقت مین کتب مقدسہ قدیمہ کو تحریف کیا تو اون مسلمانون کی کتابون کو بہی تحریف کر ڈالا سو اسکے واسطے ہمارا یہہ جواب ہے کہ پہلے تو اس دعوی کے ثابت کرنے کی کوئی دلیل نہین محض دعوی ہے اور بس دوسرے

جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہین کہ مسیحیونکو کوئی سبب نہ تہا کہ محمدؐ کے وقت مین پرانے اور نئے عہد
کی کتابون کو تحریف کرین اسیطرح ان قدیم کتابون کے تحریف کرنیکا بہی کوئی سبب نہ تہا تیسرے
جسطرح محمدؐ کے وقت مین کتب مقدسہ کے سارے نسخونکا تحریف کرنا غیر ممکن تہا اسیطرح یہہ دعوی
بہی ہرگز واقع نہین ہوسکتا اور جیسے کہ اب فی زماننا اون سب کتب دینیہ کی جو محمدیون کے
پاس ہین تحریف کرنا اور اون مقامونکا جنمین محمدؐ کے واسطے اشارے ہین نکال ڈالنا غیر ممکن
ہے ایسے ہی محمد کے وقت مین مسیحیونکی بیشمار کتابونکی تحریف بہی ممکن نہ تہی کہتا ہون کہ اول
مسلمان اس بات کے قایل نہین کہ مقدس کتابین پہلے محمدؐ کے تحریف نہین ہوئین تا کہ یہہ کلام
پادریصاحب کا التفات کے قابل ہو لہذا تینون جواب پادریصاحب کے مردود ہین کیونکہ نہ تو
دعوی مسلمانونکا بے دلیل ہے اور نہ یہہ بات سچ ہے کہ مسیحیونکو کوئی سبب نہ تہا چنانچہ صدق
ان دونون امرونکا اس رسالہ کے ناظر کو خوب معلوم ہے اور نہ یہہ بات سچ ہے کہ اونکی تحریف
ممکن نہ تہی دیکہو بڑی کتاب مجموعہ خطوط اگناٹیوس کی جمہور علماء اور محققین عیسائی کے نزدیک
جعلی و محرف ہے اور لارڈنر اوسمین فرقہ ایرین کی تحریف کا قایل ہے اور چہوٹی کتاب
مجموعہ خطوط کی بہی بعض محققین کے نزدیک جعلی ہے اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہین
لیکن موافق تحریر لارڈنر کے اوسمین بہی الحاق ہوا ہے اور شبہہ دست اندازی فرقہ ایرین یا
دیندار عیسائیون سے خالی نہین اور بلاشبہ ان مشایخ کی کتابون کے نسخے بہی بہت ہی
قلت سے پائے جاتے تہے قطع نظر اسکے ڈیونیشیس بشپ آف کورنتہہ دوسری صدی مین
باواز بلند چلاتا تہا کہ مین نے بہائیون کی خاطر سے خط لکہے تہے لیکن ان شیطان کے خلیفون
نے میرے خطونکو خراب کیا پس کیا تعجب ہے کہ بعض نے کتب مقدسہ کو بہی خراب کرنیکا
ارادہ کیا ہو چنانچہ اسکا حال مفصلاً آگے گذر چکا ہے تو اب ذرا خیال کرنا چاہیے کہ جب
عیسائیون نے ڈیونیشس کی عین حیات ہی مین اوسکے خطوط کا یہہ حال کیا ہو تو اوسکی
موت کے بعد تو خدا جانے کیا کچہہ خاک اوڑائی ہوگی اور ایسا ہی کچہہ اور مشایخ کی

کتابون کا ہی حال ہے جیسا کہ لارڈنر کے قول سے مفہوم ہوتا ہے پادری صاحب لکہتی ہیں
قطع نظر ان سب باتون سے محمدؐ کے مرنیکے بعد عمر خلیفہ نے اوسوقت کے مسیحیونکے کئی ایک
بڑے بڑے کتب خانہ اپنے قبضہ مین کر لئے ان مین سے شام کی ولایت مین قیصریہ کا کتب خانہ
اور مصر مین اسکندریہ کا کتب خانہ تہا ان کتب خانون مین کتب مقدسہ کے قدیم نسخے اور
اکثر مسیحی معلمونکی کتابین تہین جیسا کہ اگلی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس اس صورت مین
محمدیونکو آسان تہا کہ مقدس کتابون کے قدیم نسخے اور قدیم معلمون کی کتابین ظاہر
کرکے تحریف کا دعوی ثابت کرتے حالانکہ کتب خانون کے چہین لینے کے بعد عمر نے انکے
جلا دینے کا حکم دیا اور اوسوقت کے اور محمدیونکا بہی یہہ حال تہا کہ جو پرانی کتابین
پاتے تہے برباد کرتے تہے سو اس برباد کرنے مین یا تو پرانی کتابونکی قدر نہین جانتے یا یہہ
سمجہتے تہے کہ اونکا مضمون قران کے خلاف ہونے پر گواہی دیتا ہے اور یہی قدیم کتابونکو
برباد کرنا محمدیون کی ایسی بیخبری کا باعث ہوا ہے کہ وے مسیحیونکے اگلے حالات اور تعلیمونکی
کیفیت وحقیقت سے جو محمدؐ کے پہلے تہے اتنی خبر و آگاہی نہین رکہتے کہ ایسے ایسے دعوی
کرتے ہین مثل دعوی تحریف کتب مقدسہ وغیر ذالک اور اس لئے کہ محمدی قدیم کتابین
اور مسیحیون کی تاریخون سے کچہہ اطلاع نہین رکہتے پہر اونکے واسطے تواریخ سے دلیل لانا
مشکل ہے اور سوا اسکے محمدیون نے اون کتابون کی تلاش وجستجو اب تک نہین کی جو فرنگستان
کے مسیحیونکے پاس ہین لیکن اس زمانہ کے محمدی اگر باپ دادونکے تعصب کو کنارے کرکے
انصاف کی راہ سے ایام گذشتہ کا عوض کیا چاہین تو فرنگستان مین جاکر وہان کے
کتب خانونکو دیکہین کہ اون مین کتب مقدسہ کے وے پرانے نسخے اور مسیحی معلمون کی
وے کتابین جو ہم نے ذکر کین دیکہہ سکتے ہین اور اگر اون کتابونکی زبان سیکہہ لین
تو اونکا پڑہنا بہی اون پر آسان ہو جائیگا اور اون کتب خانون مین ایسی کتابین بہی
بہت پاوینگے جنہین یہہ مطالب جو ہم نے اس فصل مین لکہے مفصل ومشرح مذکور ہین اور

کتب سابق الذکر کے قدیم ہونیکی اسناد ہی اونمین بتفصیل بیان ہوئی ہے کہنا یہہ ہی
کہ اوسوقت تک صدہا فاضل یہودی اور عیسائی مسلمان ہوچکے تہے اور اونہون نے
اسلام کی حقیقت پر اپنی کتابونکی موافق گواہی دی تہی اور اوسوقت عیسائیون مین
بڑا زور شور پوپ کی حکومت کا تہا اور اوسکے متعلقین خود عبری کتابون مین عہد
عتیق کی تحریف کے قایل تہے تو محمدیونکو کچہہ ضرور نہ تہا کہ ان کتابونسے کچہہ ثابت کرتے
رہا امر جلا دینے کا سو اوسکا حال یہہ ہی کہ اون کتب خانون مین ہر قسم کی کتابین تہین
پس جو علم فلسفی کی تہین اونکے جلا دینے مین کچہہ ہی ہرج تہا زمانہ پولوس مقدس مین
بہی اس قسم کی کتابین قیمتی پچاس ہزار روپیہ کی اون لوگون نے جو پہلے یہودی یا
یونانی تہے پہر مسیحی ہوگئے تہے جلا دی تہین اور اوسپر نہ پولوس مقدس نے اونکو منع
کیا تہا اور نہ یہہ کہا تہا کہ ان کتابون کو رہنے دو تاکہ جو مسیحی نہین ہوئے اون پر اونسے
ڈہونڈکر دلیل پکڑی جاویگی اور نہ پہونک دینے پر کچہہ طعن کیا تہا باب ۱۹ اعمال مین ہے
شہادت ۱۸ ۱۹ اور بہترون نے اونمین سے جو ایمان لائے تہے آگے اپنے کامونکو قبول
دیا اور ظاہر کیا ۱۹۔ اور بہتون نے جو جادو کرتے تہے اپنی کتابین اکٹہی کرکے لوگونکے
آگے جلا دین اور جب اونکی قیمت کا حساب کیا تو پچاس ہزار روپے ٹہرے انتہی پس
اس جہت سے عمرؓ پر کچہہ بہی الزام نہین اور جو کچہہ دینی تہین اکثر ترجمے تہے اور جو سب
فساد سے خالی نہین تو اونکا جلا دینا بہی کچہہ قابل طعن نہ تہا کتاب وارڈ مطبوعہ سنہ ۱۸۴۱ع
کی جلد تفسیر مین ہے کہ جب جلا دینے ترجمہ وکلف کا حکم نکل چکا ٹنڈل نے سنہ ۱۵۲۶ع مین ایک
کتاب لکہی اور سنہ ۱۴۲۸ع مین ایک کونسل بیٹہی اور اوسکے حکم سے وکلف کی ہڈیان اکہاڑکر جلائی
اور دریا مین بہائی گئین اور سنہ ۱۵۲۶ع مین کارڈنل وسی اور اور بشپ لوگون نے حکم کیا
کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے اور ممانعت کے واسطے اس مضمون کا اشتہار اپنے اپنے
علاقونمین جاری کیا کہ لوتہر کے بعضے پیرون نے ترجمہ غلط کیا ہے اور خدا کے کلام کو

جہوٹے ترجمہ اور الحادی حاشیون سے خراب کیا ہے اسلئے وہ ترجمہ جسکے پاس ہو تیس
دن کے اندر وہ انکے جنرل کے پاس حاضر کرلے ورنہ کلیسیا سے نکالا جاویگا اور تہمت
بدعتی ہونے کی اوسکو لگے گی اور اسی سال مین ٹونسٹل بشپ لندن اور ٹامس مور نے
عنقریب تمام نسخون کے خرید کرکے پال کراس مین جلادیے اور سنہ ۱۵۲۹ء مین ٹونسٹل
نے معرفت آگسٹن پیکنٹن سوداگر کے اوس ترجمہ کے نسخے خرید کرکے مقام چیپ سائڈ
مین علانیہ جلادیے بعد اوسکے جب ٹنڈل نے نظر ثانی کرکے پہر دوبارہ سنہ ۱۵۳۴ء مین
مطبوع کرایا اور معرفت جان ٹنڈل اپنے بہائی اور اورون کی اوسکو پوشیدہ پہیلایا
اوسپر بشپ لندن نے اون پہیلانے والون کو طلب کیا اور تشہیر کرکے اونہین کے ہاتہ
سے سب نسخونکو چیپ سائڈ مین جلوایا اور اٹہارہ ہزار اٹہ سو چالیس پونڈ اور دس پیس
اون پر جرمانہ ہوا کہ جسکے ہمارے ملک کی رواج کی موافق ایک لاکہ اٹہاسی ہزار چار سو روپیہ
اور ساڑہے چہہ آنے تخمینا ہوتے ہین اور سنہ ۱۵۴۶ء مین بادشاہ ہنری ہشتم کا حکم ہوا کہ ترجمہ
ٹنڈیل اور کوورڈیل کا اور اسیطرح اور کتابین جنکی پارلیمینٹ نے اجازت نہین دی اور
فرت اور وکلف وغیرہما کی کتابین نہ پڑہی جاوین بلکہ جلا دینے کے لئے ملکی اور کلیسیونکے
افسرون کے حوالہ کیجاوین چنانچہ بشپ لندن کے حکم کے موافق پال کراس مین جلائی گئین اور
سنہ ۱۵۴۲ء مین نماز کی کتاب معہ انجیل کے جلائی گئی اور سنہ ۱۵۵۵ء مین ایک اشتہار اس مضمون کا
جاری ہوا کہ بدعتی کتابین نہ کہین بہیجی جاوین اور نہ پڑہی جاوین اور نہ کوئی اپنے
پاس رکہے پہر اوسی جلد مین ہے کہ ہارینی کی شیشن کی تہیوڈورٹ کے وقت مین موجود
تہی اور سب کلیسون مین پڑہی جاتی تہی لیکن اوسنے اوسکے سب نسخون کو غارت کردیا
تاکہ انجیل کو اوسکی جگہہ قایم کرے انتہی اور فرقہ پروٹسٹنٹ نے جسمین پادری صاحب داخل
ہین اپنی ابتداء تسلط مین فرقہ کاتہلک کے بہت سے کتب خانون کو جو غالبا اونمین بہت
کتابین تہین جلادیا ہے کہ آج تک کاتہلک ونکی باعث غم کرتے ہین پس اگر مطلقاً

کسی کتاب کا جلا دینا قابل الزام ہے تو عیسائی لوگ بدرجہ اولی ملزم ٹھہرینگے اور
عیسائی لوگ جو حضرت عمرؓ پر تہمت لگاتے ہین وہی تہمت بلکہ اوس سے زیادہ اون پر
اولٹی پڑےگی کیونکہ حضرت عمرؓ نے تو محرف کتابین کہ جنہین وہ خود ہی ایسا سمجھتے
تہے جلوائین ہین بخلاف عیسائیون کے کہ اونہون نے وہ کتابین غارت کین کہ جنہین وے
لوگ خدا کا خالص کلام جانتے تہے **قول** اونکا لیکن اس زمانہ کے محمدی اگر باب
مادونکے اہل **کہتا ہون** کہ غریب محمدیون کو فرنگستان مین جانے اور اون نسخون کے
دیکھنے کی حاجت نہین کیونکہ آپ کی کتب اسناد کے مصنفون نے باوجودیکہ اونکی حامی
ہین بہت کچھ اونکی حال سے ہمکو مطلع کر دیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور اونکی تحریر کے
موافق دعوی پادری صاحب کا ایک مغالطہ ہے اور ممکن نہین کہ پادری صاحب بطور
حجت کے یہہ بات ثابت کر دین کہ وے نسخے محمدؐ سے پیشتر کے لکہے ہوئے ہین پادری صاحب
کہتے ہین جس حال مین ہم دلیل لاچکے کہ مقدس کتابین نہ محمدؐ کے وقت مین اور نہ اوسکے
بعد تحریف و تبدیل ہوئین پس ہم نے محمدیون کے دعوی کے خلاف ہونیکو بجواب
شافی ثابت کر دیا اور اب ہو سکتا تہا کہ ہم بے تامل اس مطلب کو چہوڑ کر دوسرے
باب کے مطالب بیان کرتے لیکن درحالیکہ بعضے محمدی کبہی کبہی قران کے معنی نہ سمجہنے سے
یا تعصب و کج بحثی کی راہ سے کہتے ہین کہ کتب مقدسہ محمدؐ کے وقت سے پہلے تحریف ہوئی
ہین اور حالانکہ ایسی بات قران کے بہی برخلاف ہے مگر اب ہم اس بحث کا بہی مختصر جواب
دینگے اسطرح سے اولاً مخفی نرہے کہ جو کچہہ ہم نے اب تک پرانے او نئے عہد کی کتابونکے
تحریف نہونے کی بابت ذکر کیا اس بحث کے رد مین بہی جواب کافی ہے کیونکہ ہم
ذکر کر چکے کہ مسیحیون مین کتب مقدسہ اور قدیم معلمونکی کتابونکے ایسے نسخے اب تک
موجود ہین جو محمدؐ کے زمانے سے کچہہ مدت آگے اور بعضے اون مین سے خود حواریون
کے زمانے کے نزدیک لکہے گئے اور یہہ بہی ہم نے اونہین جگہون مین بیان کیا ہے

کتب مقدسہ کے وہی قدیم نسخے اون نسخون سے جو اب مسیحیون کے درمیان ہین خوب ملتے
ہین پس صاف معلوم ہوگیا کہ کتب مقدسہ محمدؐ سے پہلے اور ہر وقت ایسی ہی تہین جیسے
اب ہین دوسرے یہہ کہ اگلے مسیحیون نے حواریون کے وقت سے تین سو برس تک
مسیح پر ایمان لانے اور انجیل قبول کرنے کے سبب یہودیون اور بت پرستون سے
بہت ظلم اور دکہہ سہے چنانچہ لوگ اونسے دشمنی رکہتے اور دکہہ دیتے اور اونکا مال
متاع زبردستی سے چہین لیتے تہے اور اون رنجون اور مصیبتون مین صرف ایک اتنی
تسلی اونکے لئے باقی تہی کہ مسیح پر اعتقاد اور انجیل کے مضمون سے تسلی دلی اور
خوشحالی روحانی اونہین حاصل تہی پہول کی خاطر خاش خار کے متحمل ہوتے اور جو رنج
رنج سہتے تہے لہذا اس دنیا مین اونکا بڑا خزانہ یہی انجیل تہی اور بس سو اسی سبب اپنی دولت
مال اور ہر چیز خوشی سے دیڈالتے تہے تاکہ اس خزانہ کی نگہبانی کرین یہان تک کہ بعض
اون مین سے اپنا قتل ہونا اس سے بہتر سمجہتے تہے کہ بت پرست اونکی انجیل کو جلادیوین
پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایسے مسیحی اپنی کتب مقدسہ کی تحریف تبدیل پر راضی ہوے
ہون اس صورت مین ایسی عجب واہیات بحث درمیان مین لانا بڑی بیخبری اور کم عقلی ہے
پس بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ سے پہلے بلکہ حواریون کے زمانے تک ہی کبھی مسیحیونکی
مقدس کتابون کے تحریف ہونیکا اتفاق نہین ہوا اور پرانے اور نئے عہد کی کتابین
جیسی اصل مین تہین اب تک ویسی ہی ہین کہتا ہو محقق قول اونکا پس ہم محمدیونکے
دعوی کو الخ مخدوش ہے اور ہرگز مسلمانونکا یہہ دعوی نہین کہ زمانہ محمدؐ تک تمام مقدس
کتابونکے نسخے تحریف سے مصئون اور پاک تہے اور فقط بعد زمانہ ظہور رسول اللہؐ کے
اونمین فقط بشارتون رسول اللہ کے اندر تحریف ہوئی اور بس بلکہ اونکا دعوی
عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا اور جب دسوین صدی عیسوی تک جہوٹ اور جعلسازی کا
بازار بہت ہی گرم تہا تو بلاشبہ وہان تک بہت کچھہ خرابیان اون کتابون مین ہوئے

ہین **قول** اونکا لیکن درحالیکہ بعضو بعضے محمدی قران کے معنے نہ سمجہنے سے یا تعصب
اور کج بحثی کی راہ سے الخ **کہتا ہون** کہ غریب محمدی تو قرآن کے معنے سمجھتے ہین اور
انہون نے تعصب اور کج بحثی نہین کی مگر پادریصاحب یا تو بسبب عدم مہارت زبان
عربی کے قران کے معنی غلط سمجہہ گئے ہین اور اسی سبب سے قرآن کے غلط معنی سمجہے ہین
اکثر پادریصاحب غلطی کہاتی ہین جیسا کہ ازالۃ الشکوک کے مقدمہ کے اندر اور اور
جا مصرح ہوا ہے اور دعوی مسلمانونکا وہی عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا **قول**
اونکا مگر اب ہم اس بحث کا مختصر جواب دینگے الخ لہذا ہم بہی پادریصاحب کی دونون
وجہون کا مختصر جواب دیتے ہین کہ کوئی نسخہ پرانا مقدس کتابونکا ایسا نہین کہ جسپر
یقین کیا جاوے کہ زمانہ رسول اللہ سے پیشتر کا ہو اور فقط گمان پادریصاحب کا
ہمارے کام کا نہین اور اگلے قرنون مین ہی تحریف ہو گئی ہے **قول** اونکا اس تمیز
ایسی بحث اور بحث درمیان ہین الخ مسلمانونکا دعوی تو بفضل اللہ صحیح اور پادریصاحب
کی بحث اور بحث بیجا ہے پہر خود ملاحظہ فرمایئے کہ بیخبر اور بے عقل کون ہے **قول** اونکا
پس بالیقین معلوم ہوتا ہے الخ جب تحریف کا ہونا پہلے زمانہ محمد سے ثابت ہو گیا تو یہہ
یقین حقیقۃً جہل مرکب ہوا اور پس **پادریصاحب** کہتے ہین خلاصہ بعضو شخصونکے اس قول پر
ہی ہم متوجہ ہو کر تحقیق کرتے ہین کہ گویا یہودیون نے مسیح کے وقت مین دشمنی کے سبب
اون مقامون کو جنمین مسیح کا اشارہ تہا پرانے عہد کی کتابونسے نکال ڈالا اسکا جواب
یہہ ہے کہ جسطرح محمدیون کا وہ اگلا دعوی بے دلیل تہا اسیطرح یہہ دعوی بہی ثابت نہین
ہوا بلکہ صرف ایک خیال ہے بے بنیاد کیونکہ اگر یہودی مسیح کی خبرین اپنی مقدس کتابونسے
نکال لیتے تو پہلے اون آیتون کو نکال لیتے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہین کہ مسیح جسکا
وعدہ یہودیونکو دیا تہا یسوع ہے مثلاً اشعیا کی ۷ فصل کی ۱۴ آیت اور اوسی کتاب کی
تمام فصل اور دانیال کے ۹ فصل کی ۲۴ آیت سے ۲۷ تک اور موسی کی پہلی کتاب کی ۴۹

فصل کی ۱۳ آیت سے ۲۱ تک اور میخا کی ۵ فصل کی ۲ آیت اور زکریا کی ۱۲ فصل کی
۱۰ آیت اور ۲۲ زبور کی ۱۶ اور ۱۸ آیت سوا اسکے ورحالیکہ خدا نے یہودیونکو
تاکید کے ساتھ فرمایا تہا کہ اپنی کتابون مین کچھہ کمی بیشی نکرین جیسا کہ موسی کی ۵
کتاب کی ۱۲ فصل کی ۳۲ آیت مین لکہا ہے پس اس حکم کے موجب یہودی کتب مقدسہ
کی محافظت پر ایسے متوجہ ہوئے ہین کہ اونہون نے پرانے عہد کی ہر ایک کتاب کے
تمام لفظ اور حرف گن گن کر جمع کیے ہین کہ مبادا ایک لفظ یا ایک حرف کم و بیش ہوجائے
اور اگر پرانے عہد کی کتابون کے وے نسخے جو مسیحیون پاس موجود ہین اون نسخون سے
جو یہودیون مین رایج ہین مقابلہ کیے جاوین تو ثابت ہوتا ہے کہ بلا کم و بیش ٹہیک ٹہیک
آپسمین موافق ہین - پہر پہلے مسیحی اکثر یہودی تہے پس اگر یہود کے معلم مسیح کے زمانہ
مین یا اوس سے پہلے پرانے عہد کی مقدس کتابون کو تحریف کرتے تو وے البتہ اس
بات سے آگاہ ہو کر مسیحی ہونے کے بعد اوسکو ظاہر کرتے حالانکہ مسیحیونکی کتابون مین
کچھہ خبر نہین ہے کہ یہودیون نے مقدس کتابون کی ان پیشین گوئیون کو جو مسیح کی طرف
اشارہ تہین نکال ڈالا ہو ہان مگر مسیحی دین کے پہلے معلم فقط یہی سچا دعوی کرتے
ہین کہ یہودیون نے اون آیات کو جنمین یسوع مسیح کا اشارہ ہے نالایق اور نامناسب
طور پر تفسیر اور خلاف بیان کیا ہے **کہتا ہے محقق** قول اونکا بعضے شخصونکی الخ مخدوش
ہے کیونکہ بعض نہین بہہ تو قدمائے مسیحیونکی عام راے تہی کہ عبری کے بعض مواضع مین یہود
قصداً تحریف کی ہے اور بڑے بڑے آپ کے مشایخ نے تحریف کا الزام یہودیون کو دیا ہے
اور جسٹن شہید نے تو کئی پیشین گوئیان پیش کی ہین کہ یہودیون نے انکو مقدس کتابونسے
نکال ڈالا ہے اور اسیطرح اور مشایخ کا یہی حال ہے جیسا کہ کریزاسٹم نے کہا ہے کہ یہود نے
بہت سی کتابین گم کردین اور بعض پہاڑ ڈالین اور بعض جلا دین اور اگسٹاین نے الزام
دیا کہ یہودیون نے بزرگون کی عمر کی تاریخون کو بدلا ہے پس اگر پادری صاحب کے

نزدیک یہودی پاک دامن ہین تو اونکے پیشوا محرف و مفتری ہتے کہ اپنی طرف سے پیشین گوئیان گہڑکے پیش کرتے اور کہتے ہتے کہ یہہ مقدس کتابون مین ہین اور یہودیون نے انکو نکالڈالا ہے ہمکو اگر ارشاد ہو تو یہودیون کو پاکدامن سمجہکر نسبت تحریف کی آپکے منقدایون کی طرف کیا کرین **قول** اونکا تو پہلے اون آیتونکو نکالتے جو صریح اور صاف گواہی دیتے ہین الخ **کہنا ہون مین** کہ اولا صریح اور صاف ہونیکیلئے کہ اونمین سے ایک ہی ایسی صریح نہین ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے مثلاً اشعیا کے ساتوین باب کی ۱۴ آیت کے معنی مین خود علماء اہل کتاب کو خلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اس درس مین حضرت اشعیا اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے اور کہتے ہین کہ وہ لڑکا جنیگی اور وہ لڑکا اچہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ احاذ کے دشمن پامال ہوجاوینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر بشپ نے بہی لکہا ہے اور یہی معنی قرین قیاس بہی ہین کیونکہ ربط کلام اسی بات کو مقتضی ہے اور درس ۱۶ بہی اس بات کی تصدیق کرتا ہے ورنہ اس درس کے کچہہ معنی نہونگے کیلئے کہ حضرت اشعیا بادشاہ احاذ کی تشفی کرتے اور کہتے ہین کہ اوس لڑکے کے ہوتے ہی چند روز بعد اوسکے دشمن ہلاکت کو پہنچینگے لیکن یہان اگر حضرت مسیح مراد لیے جاوین تو بہلا احاذ کو کیا تشفی ہوتی کیونکہ اوسکے زمانہ سے حضرت عیسی تک ساتہہ سو برس سے بہی زیادہ فاصلہ ہے قطع نظر اسکے درس ۸ مین اوسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اس مدت کے اندر ہونی چاہئین نہ یہہ کہ ساتہہ آٹہہ سو برس کے بعد ہون لیس باقی رہا وہ لفظ کہ جسکے معنے کواری ترجمہ ہوئے ہین اور وہ عیسائیون کے زعم مین گویا بڑی قوی دلیل ہے سو اوسی لفظ کو سمیکس اور اکیلا اور تہیودوشن نے جوان عورت ترجمہ کیا ہے اب اعتراض یہہ پیشین گوئی کسی حالت مین ایسی صریح نہین کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے اور دوسری پیشین گوئی جو باب ۵۲ اشعیا مین ہے اوسمین بہی خلاف

بعض کہتے ہین کہ اسجگہہ حضرت شعیا حضرت یرمیا کے غم کا بیان کرتے ہین اور تیسری خبر دانیال کے
نوین باب کی ہی حضرت مسیح پر صادق نہین آتی کیونکہ اون میعاد معینہ کے اندر حضرت عیسی کا
ہرگز خروج نہین ہوا بالفرض اگر یہہ ہی مان لین کہ دن سے یہان برس مراد ہے جیسا کہ عیسائی
لوگ اب توجہ کرتے ہین گو حقیقت مین یہہ ہی اون لوگونکا محض ایک تحکم ہے تو ہی یہہ خبر حضرت
عیسی پر نہین جمتی کیونکہ ورس ۲۵ مین اونکے آنیکی میعاد ۶۹ ہفتہ کہ جسکے ۴۸۳ دن ہوتے ہین
مقرر ہوئی ہتی پس اگر ان دنکو برس ہی قرار دین تب ہی پہلے فرمان سے کہ بادشاہ فارس نے
عزرا کو دیا تہا حضرت مسیح تک اتنے برس نہین ہوتے بلکہ بحساب اوسکے ۵۳۶ برس ہوتے ہین
اور بعض مورخ کے نزدیک تو اوس فرمان سے حضرت عیسی تک چہہ سو برس کے قریب گذرے
ہین علاوہ برین آیت ۲۴ مین تو ذکر ختم نبوت کا ہے تو اس صورت مین حواریون کی نبوت پہر کہان سے
ثابت ہوگی لہذا عیسائی لوگون کو چاہیے کہ اس دعوی سے خانخطی [?] دین اور چوتہی پیشین
گوئی جو عیسائیون کے زعم مین بڑی قوی دلیل ہے یعنے حضرت موسی کی پہلی کتاب کی
خبر سو وہ ہی حضرت عیسی پر کئی وجہ سے نہین جم سکتی اول یہہ کہ سبط یعنے ریاست کی جو عبارت
لاگوزر یعنی حاکم کے لفظ ہیات پر مقتضی ہین کہ حضرت مسیح کے آنے تک اوس قوم مین حکومت
رہے حالانکہ ایسا نہین ہوا کیونکہ چہہ سو برس پیشتر وہ سب کی سب قوم قید ہو کر بابل کو گئی
اور اسیطرح مصریون اور رومیونکی غلامی کرتی رہی اور انٹیوکس کے وقت مین تو بڑی بلا مین
مبتلا تہی دوئم یہہ کہ بالفرض اگر یہہ ہی ہم تسلیم کرلین کہ لفظ عصا اور حاکم سے شناخت قوم
مراد ہے جیسا اب عیسائی لاچار ہو کر تاویل کرتے ہین تب ہی کچہہ بات نہین بنتی کیونکہ یہہ بات
تو حضرت عیسی کے بعد تک ہی جاری رہی چنانچہ تاریخون سے خوب واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک تک عرب مین یہود بہت ملکون پر قابض اور خود مختار اور آزاد تہے تا آنکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اونپر ایسی تباہی آئی کہ پہر اونمین کوئی حاکم نہین ہوا اور
جہان ہین وہان دوسری قوم کے مطیع ہو کر رہتے ہین پس اس پیشین گوئی سے اگر رسول اللہ

پیدایش ۴۹ باب آیت ۱۰

صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیے جاوین تو مضائقہ نہین سیوم یہہ کہ لفظ شیلوہ کے معنے مین
اختلاف ہے لاطینی ولگیت مین (وہ جو بہیجا جانے کو ہے) ترجمہ ہوا ہے اور سپٹوا جنٹ مین
چیزین جو اوسکے لیے رکہین ہین یا وہ جسکے لیے وہ رکہا ہے ترجمہ کیا ہے اور سریانی مین آدہی
لفظ کا وہ جسکا وہ ہے ترجمہ ہوا ہے اور عیسائیون کا مشہور اور بڑا محقق و مفسر لیکلرک اوس
لفظ کا اوسکا انجام یا موقوف ہونا ترجمہ کرتا ہے پس اسحالت مین تو یہہ خبر حضرت عیسی پر
ہرگز نہین جمتی بہرحال یہہ بہی پیشین گوئی ایسی صریح نہین ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم
جاوے باقی رہین اور تین پیشین گوئیان کہ جنکو پادری کیسیانے صریح جانکر یہان نقل کیا ہی
سو اونکا حال ایسے ہی بدتر ہی کیونکہ میخا کی عبارت مین وعدہ ہی کہ شخص موعود حاکم
ہوگا اور حضرت عیسی حاکم نہ تہے پس اسی سبب یہود حضرت عیسی کو مسیح برحق نہین جانتے
کیونکہ اونکے زعم مین مسیح دنیا مین بادشاہت اور داودی سلطنت کو قایم کریگا اور اوسکے
وقت مین سب ۱۲ قومین بنی اسرائیل کی جمع ہوکے ایک جگہہ رہینگے اور حواری بہی حضرت
عیسی کی نسبت اونکی زندگی بہر دنیاوی بادشاہت کا خیال کرتے رہے اور زکریا کی خبر مین
بہی کوئی ایسا لفظ نہین کہ جو حضرت عیسی پر جچے کیونکہ اوسمین اللہ تعالے خود متکلم ہے اور ۲۲
زبور مین حضرت داود اپنا حال بیان کرتے اور خدا تعالے سے مناجات کرتے ہین پس اوسکو
حضرت عیسی سے کیا علاقہ چنانچہ ورس ۱۸ کی شرح مین ارچہ بکین راندالف نے لاچار ہوکر
یون لکہا کہ اتنا تو صحیح ہے کہ داود کے دشمنون نے اوسکا مال لوٹ لیا اور اوسکا اسباب
خراب کیا اور گرتین صاحب نے بہی ورس ۱۶ کی شرح مین لکہا ہے کہ ایک معنی کرکے تو یہہ
الفاظ حضرت داود پر جچتے ہین لیکن حضرت عیسی پر پورے ہوتے ہین بہرحال انہین سے بہی کوئی
پیشین گوئی ایسی صریح نہین کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے تسپر بہی لطف یہہ ہی کہ یہود
نے بعض کو انمین سے بہی تحریف کرڈالا مثلاً ۲۲ زبور کو کہ جسکا ذکر صفحہ ۹۶ مین گذرا ہے
اور میخا کے ۵ باب کا ۲ ورس جسکا کیتہولک فادر صفحہ ۸ مین گذرا اور وہ اپنال کی شہر

مین ایک رہا دیکر اوسکو ایسا لگاڑ ڈالا کہ اب ہرگز حضرت عیسی پر نہین جم سکتی چنانچہ ڈاکٹر
بریٹ اوس رسالہ مین جو ہارن کی تیسری جلد مین ہی لکھتا ہے ثانیاً اگر صحیح ہونا اونکا بائبل
لیوین تو پہر یہہ کیا ضرور ہے کہ جو بعض جا ایسی خبرین رہ گئی ہون تو کسی جا اونسے تحریف ظاہر ہو
مین نہ آئی ہو کسلیے کہ جائز ہے کہ بعضی صحیح خبرین لکا اڑالی ہون جیسا ہارن کہتا ہے اور
بعضی محض قدرت خدا سے اونکے الزام کے لیئے باوجود اونکی ایسی بے ایمانی کے رہ گئی ہون
ثالثاً بعض مواضع مین اب ہی یقیناً آپکے متاخرین مفسرین نے لاچار ہو کر تحریف کا اقرار
کیا ہے جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا **قول** اونکا یہودی کتب مقدسہ کی محافظت پر الخ
**کہتا ہون مین** کہ کسوقت مین اونہون نے ایسی محافظت پر توجہ کی ہے اگر پہلے
ولادت مسیح کے یا اول صدیون مین کی ہوتی تو پہر کیون اون کتابون مین خرابیان
پڑتین کہ کچھہ کچھہ کا اونہین سے آپکی سند کی کتابون مین اقرار ہوا اور مضطرب قول
بولے گئے کیونکہ ایسی محافظت مین ممکن نہ تہا کہ سب جہانکے نسخون مین غلطی ہوجاتی کہ
جسکو بعض جا کاتبونکے سر پہر اور بعض جا اورون کے سر پر تہوپی جاتی ہے اور اسیطرح الحاق
فقرون مین یقیناً معلوم ہوتا کہ فلانے وقتمین فلانے شخص نے فلانی جگہہ مین فلانہ لفظ
یا فقرہ لاحق کیا ہے حالانکہ کسیکو اسناد کی کتابون کے مصنفون سے یہہ بات ثابت نہین
آئی اور یہہ ہی ممکن نہ تہا کہ ایسی محافظت مین اصل عبارت مصنف کی کسی ایک نسخہ مین اول
سے آخر تک محفوظ نہ تہی حالانکہ ہارن صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی ایک نسخہ مین اول سے
آخر تک سب کی سب اصل عبارت مصنف کی محفوظ نہین رہی اور اگر ایسی محافظت اب پچہلے
زمانے مین کی ہے تو مسلم مگر کس کام کی کیونکہ ۱۴ صدی تک تو اسطرح کے باب اور ورس ہی
نشان نہین ہوئے تہے تو حروف کے گنے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ حقیقت حال یہہ ہی کہ اسحاق
ناتہان یہودی نے ۱۵ صدی مین ورس کا نشان دیا ہی چنانچہ اسکا حال ہارن صاحب
نے جلد ۲ کے ۱۵۶ صفحہ مین بیان کیا ہے پس اسکے بعد بالفرض اگر محافظت ہوئی ہی تو

کیا یہود تو اپنا کام پہلے ہی کر چکے تھے **قول** اونکا پہر پہلے مسیحی الخ **لکہتا ہون** کہ اون بیچارون نے تو بہتیرا پکار پکار کر کہا کہ یہود نے تحریف کی ہے جیسا جسٹن اور کریزاسٹم اور اگسٹاین اور رقدباء کا حال گذرا ہے **قول** اونکا حالانکہ مسیحیونکی کتابون الخ اونکا علم اور فضل خوب روشن کرتا یا اونکی دیانت و صداقت کو ظاہر کرتا ہے کسلئے کہ یہودیون کی تحریف کرنے کا حال تو جسٹن اور کریزاسٹم اور اگسٹاین وغیرہ کی کتابون مین موجود ہے اور اون سے اور متاخرین لوگون نے نقل کیا مثلاً ہارن اور جامعین تفسیر ہنری اور سکاٹ اور ڈاکٹر بریٹ اور ممفرڈ اور واٹسن وغیرہ نے پس مین پوچہتا ہون آیا پادریصاحب نے اینمین سے کوئی کتاب دیکہی ہے یا نہین صورت اول مین تو پادریصاحب کی دیانت و صداقت کا حال روشن ہوتا ہے کہ باوجود جاننے کے حق کو چہپاتے ہین اور صورت دوم مین افسوس کی بات ہے کہ پادریصاحب کا حال تو یہہ ہو کہ اپنی مشہور کتابون سے بہی خبر نہین رکہتے پہر مسلمانون سے مقابلہ آکے قران شریف کی خلاف واقع تفسیر کرکے مفسرون کو نام رکہتے ہین سبحان اللہ چہوٹا مونہہ بڑی بات لیس کس برتے پر پادریصاحب مسلمانونکے رد مین کتاب لکہنے پر مستعد ہوئے یہہ مونہہ اور یہہ رسالہ یاد خوف کی جائی ہے عجب زمانہ آیا کہ جیسے ہاتہہ مین قلم کاغذ ہوتا ہے جو چاہتا ہے سو لکہتا ہے پادریصاحب کہتے ہین اور مسیح یا حواریون نے بہی کسی جگہہ کوئی بات نہین کہی کہ یہودیون نے اپنی مقدس کتاب مین تحریف کی ہون بلکہ اوسکے برعکس گواہی دی ہے کہ عہد عتیق کی مقدس کتابین سب کی سب خدا کا کلام ہین اور اوسکے پڑہنے اور مطالعہ کرنیکا حکم دیا ہے اسطرح کہ مسیح نے یوحنا کی ۵ فصل کی ۳۹ آیت مین فرمایا ہے کہ کتابون مین ڈہونڈہو کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ اون مین تمہارے لیے ہمیشہ کی زندگی ہے اور یہہ وہی ہین جو میرے لئے گواہی دیتے ہین اور دوسرے تیموتیوس کی ۳ فصل کی ۱۶ آیت مین لکہا ہے کہ ساری کتاب (یعنی عہد عتیق کی ساری کتاب) الہام سے ہے

اور تعلیم اور الزام اور سدہارنے اور راستبازی مین تربیت کے واسطے فایدہ مند ہے اور متی کی ۵ فصل کی ۱۷ و ۱۸ آیتون مین مسیح نے یہودیون سے کہا۔ کہ یہہ خیال مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابین منسوخ کرنے آیا مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا کیونکہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نجائے ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچہہ پورا نہو پہر جیسا کہ یوحنا کی ۵ فصل کی ۴۶ و ۴۷ آیتون مین لکہا ہے اون سے فرمایا کہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجہہ پر بہی ایمان لاتے اسلیئے کہ اوسنے میرے حق مین لکہا ہے لیکن جب تم اوسکے لکہے ہوئے پر ایمان نہین لاتے تو میری باتونکو کیونکر یقین کروگے۔ اور متی کی ۲۲ فصل کی ۳۱ و ۳۲ آیتون مین کہا ہے کہ مردونکے جی اوٹہنے کی بابت خدا نے جو تمہین فرمایا کیا وہ تم نے نہین پڑہا کہ مین ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون خدا مردونکا نہین بلکہ زندونکا خدا ہے پہر یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۵ آیت مین یہودیونکی نسبت فرمایا کہ اونکے پاس خدا کا کلام آیا اور لوقا کے ۲۴ باب کی ۲۵ آیت سے ۲۷ تک اپنے شاگردون سے کہا۔ کہ اے نادانو اور نبیونکی ساری باتونکے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور نہ تہا کہ مسیح دکہہ اوٹہاوے اور اپنے جلال مین داخل ہو اور موسی اور سب نبیونکی وے باتین جو سب کتابون مین ہین شروع سے اونکے لیئے بیان کین۔ اور لوقا کے ۱۶ باب کی ۲۹ و ۳۱ آیتون مین مرقوم ہے کہ مسیح نے ایک تمثیل مین فرمایا کہ ابراہیم نے اوس سے (یعنے دولتمند سے) کہا اونکے پاس موسی اور نبی ہین چاہیئے کہ وے اونکی سنین پہر فرمایا کہ جب وے موسی اور نبیونکی نسنینگے تو اگر مردون مین سے کوئی اوٹہے اوسکی نہ مانینگے کہتا ہون مین کہ مسیح اور حواریون نے تو کہین یہہ بہی نہین کہا کہ سامریون نے اپنے توریت کے نسخہ مین تحریف کی بس چاہیئے کہ پادریصاحب کے نزدیک وہ بہی غیر محرف ہو حالانکہ جمہور علماء پروٹسٹنٹ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ اونہون نے عیبال کی جاگہ گرزیم بنا لیا ہے اور جو کلام

عشرہ مین ایک حکم اپنی طرف سے گہڑکے داخل کر دیا پس حضرت مسیح اور حواریون کا اس
امر مین خاموش رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہین ہو سکتی
**قول** اونکا بلکہ اوسکے برعکس گواہی دی الخ **کہتا ہون** کہ پادریصاحب کا ان
درسون سے استدلال کرنا کئی وجہ سے مخدوش ہے اولاً یہہ کہ عہد جدید کی کتابین بے
سند اور غیر متواتر ہین اور اونمین الحاق ہوا ہے اور وہ محرف بہی ہو گئین لہذا اونسے
سند پکڑنا محض بیجا ہے ثانیاً یہہ کہ اگر بالفرض یہہ بہی مان لیا جاوے کہ ان خاص
درسون مین تحریف نہین ہوئی اور یہہ الحاق بہی نہین ہین تب بہی انسے عہد عتیق کی سند
نہین ہو سکتی کیونکہ اونمین سے ایک درس مین بہی نہ سب کتابون کے نام ہین اور نہ اونکی
تعداد نہین بتلائی گئی پس کیونکر معلوم ہو کہ وہ کتابین جنکی طرف اون درسون مین اشارہ
ہے یہی کتابین ہین جو اب عیسائیون مین مستعمل ہین اور جو شاید پادریصاحب یہہ کہین کہ
یہودیون کے یہان بہی کتابین الہامی مانی جاتی ہین تو یہہ بہی غلط ہے کیونکہ حضرت
عیسی کے ہمعصر یہود کتاب دانیال کو وحی سے لکہی ہوئی نہ جانتے اور نہ دانیال کو پیغمبر جانتے
تہے اور کتاب استیر بہی قدمار علمائے عیسائیہ کے نزدیک مشتبہ تہی چنانچہ ملیٹو کی قانونی کتابونکی
فہرست مین بہی داخل نہین ہے اور کتاب حزقیل پر بہی سنہدرم کے علمار کا شبہہ تہا کہ
قانون مین داخل کیجاوے یا نہین چنانچہ ان کتابونکا مفصل حال مقدمہ کی فصل اول
مین گذرا ہے اور یوسیفس جو بڑا مورخ مشہور ہے اور جسکی گواہی عہد عتیق کے بابت بڑی
معتبر سمجہی جاتی ہے اور وہ سنہ عیسوی مین گذرا صرف اتنا ہی لکہتا ہے کہ ہمارے یہان
ہزارون کتابین نہین ہین کہ ایک دوسرے کی مخالف متناقض ہون بلکہ ہمارے یہان
صرف بائیس کتابین ہین اور اونمین تمام اگلے زمانون کا حال ہے اور روے الہامی سمجہی
جاتی ہین پانچ اونمین سے موسی سے آئی ہین سو اونمین آیئن اور عالم کی پیدایش سے
موسی کی موت تک کا احوال ہے اور اوسکی موت سے بادشاہ ارطخشیر تک پیغمبرون نے

اپنے اپنے وقت کا حال ۱۳ کتابون مین لکہا اور باقی ۴ کتابین خدا کی حمد وثنا پر شامل ہین پس اس گواہی سے اگر یہہ تسلیم بہی کیجاوے تو صرف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یوسیفس حضرت موسی کی ۵ کتابین تصنیف بتلاتا اور اونہین مانتا بہی ہے لیکن اس سے یہہ نہین ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ یہی پانچ کتابین ہین یا وہ پانچ کتابین لفظاً لفظاً ان کتابون کی موافق نہین بلکہ اوسکی تاریخ سے تو اسکے برخلاف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بزرگون تاریخونکے حال مین گذرا ہے اور باقی کتابون کی نسبت تو اس گواہی سے کچہہ سند نہین نکل سکتی کیونکہ یوسیفس کہتا ہے کہ موسیٰ کی موت سے بادشاہ اردشیر کے زمانہ تک سب پیغمبرون نے ۱۳ کتابون مین حال لکہا ہے اور باقی ۴ کتابین حمد وثنا پر شامل ہین پس سب مل کے ۲۲ ہوئین حالانکہ اب موسیٰ کی پانچ کتابون کے سوا عہد عتیق مین ۳۴ کتابین ہین قطع نظر اس سے ایوب کی کتاب کو بعض علما حضرت موسی سے پہلے کی تصنیف بتلاتے ہین چنانچہ اسکا حال مفصلاً مقدمہ کی پہلی فصل مین بیان ہوا ہے علاوہ برین اوسوقت مین اور بہت کتابین تہین اور اونہین قدما عیسائیہ نے مانا ہی ہے مثلاً ٹوبیاس و جوڈتھ اور وزدم اور باروق اور اکلیزیاسٹیکس وغیرہ گو اب وہ ساختہ ٹہر کے پروٹسٹنٹونکے نزدیک واجب التسلیم نہین ہین پس ہوسکتا ہے کہ یہان وہ ہی مراد ہون لہذا فرقہ رومن کاتہلک اور گریک کو اون کتابون کے قانونی ہونے کے لئے یہہ ایک بڑی سند ہوگی قطع نظر اس سے بہت سی کتابین اب گم ہین پس کیا وجہ کہ اون کتابون کیطرف گواہی کا اشارہ نہو کیونکہ وہ ہی یوسیفس مورخ جسکا عیسائیون کو بڑا اعتبار ہے حضرت حزقیل کیطرف دو کتابین منسوب کرتا اور کہتا ہے کہ حزقیل نے یروشلیم کے غارت ہونے اور صدقیا کے بابل کو نہ دیکہنے کی بابت پیشین گوئی کر کے اوس ملفوظ کو یروشلیم مین بہیجدیا لیکن اب وہ ملفوظ کہان ہے اور اسیطرح اور بہی کتابین گم ہین چنانچہ اونکا حال دوسرے مقصد کی پہلی فصل مین گذرا ہے ثالثاً یہہ کہ بالفرض اگر یہہ بہی ہم تسلیم کر لین کہ ان درسون مین انہین کتابونکی

طرف اشارہ ہے تو بھی اسنے عہد عتیق کی عدم تحریف کی سند نہین ہو سکتی اور یہہ گواہی
ہمارے دعوی کے مخالف نہین پڑ سکتی کیونکہ ان ورسون سے صرف اتنا ہی ثابت ہوگا
کہ یہہ کتابین اوسوقت مین مروج اور یہودیون کے یہان واجب التسلیم تہین چنانچہ ہیلی کہ جسکی
کتاب کو پادری صاحب نے بھی بڑا مستند جانکر حل الاشکال کے صفحہ ۱۵۵ مین کتاب اسناد مین
ذکر کیا ہے اپنی کتاب کے تیسری حصہ کے تیسرے باب مین یون لکہتا ہے کہ ہمارے شفیع
نے بلا اشتباہ آیتین موسوی کو من جانب اللہ کہا ہے اور مین اسبات کو مشکل سمجہتا ہون
کہ اوسکا اعجاز اور وجود اوسکی طرف سے ہو خصوصا اسحال مین کہ یہودی لوگ جو مذہب مین
آدمی اور اور چیزون مین مثل فن لڑائی اور صلح کے لڑکے تہے توحید خدا کے ساتہہ چمٹے
ہوئے ہون اور اونکے مسئلے خدا کے باب مین بہتر ہون اور اور لوگ بہت معبودون کے
قائل ہون اور بلا اشتباہ ہمارے شفیع نے اکثر اونکے پرانے لکہنے والون کی نبوت کو تسلیم کیا ہے
اور اس حد تک ہم عیسائیونکو جاننا واجب ہے اور سب عہد عتیق یا ہر ہر فقرہ کی سچائی
اور اصل ہونے ہر کتاب کے اور تحقیق پر لکہنے والے کے لئے دین عیسوی کو مدعا علیہ کرنا نہایت
توہین نہین کہتا لیکن بلا ضرورت تمام سلسلہ کو مشکل مین ڈالنا ہے یہہ کتابین عام پڑہی
جاتی تہین اور ہمارے شفیع کے ہمعصر یہودی مانتے تہے اور اوسنے اور اوسکے حواریون نے
معہ تمام یہودیون کے اونکی طرف رجوع کیا ہے اور اشارہ کیا ہے اور استعمال مین لائی ہین
پہر بہی اس استعمال اور رجوع سے اور کچہہ نتیجہ سوا اسکے نہین نکلتا کہ جہان حضرت عیسی نے
کسی پیشین گوئی کے حق مین صاف کہدیا ہے کہ من جانب اللہ ہے وہ تو الہامی ہے ورنہ فقط اتنا
ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت مین یہہ کتابین مشہور اور مسلم تہین اور اسصورت مین ہماری مقدس
کتابونکی یہود کی کتابون کے لئے خوب گواہی ہے مگر اس گواہی کی خاصیت بہی سمجہنی
چاہئے کہ وہ یقینا مختلف ہے اوس سے جو بعض دفعہ بیان کی گئی ہے یعنی اسنے کام حضور
ہر معاملہ اور ہر رسم کا بلکہ ہر کام کی علت کا بہی معہ قیاس اوس علامت کے مقصود

نامہ مین کہتا ہے تم نے ایوب کا صبر سنا ہی اور خداوند کا مطلب دریافت کیا ہی باوجود اوسکے
علمائے عیسائی مذہب مین ایوب کے حال کی حقیقت بلکہ وجود ایسے شخص پر بہی ہمیشہ نزاع
اور گفتگو رہی ہے اور یعقوب کی گواہی اتنی ہی خیال کی گئی ہے کہ اوس وقت مین یہہ کتاب
تہی اور یہودی مانتے تہے اور پس اور پولوس اپنے دوسرے نامہ تیمتی مین ایسی ہی مناسبت
رکہتا ہے اور جس طرح یاناس و یمبراس نے موسی کی مخالفت کی اوسیطرح وے صدق کے
مخالف ہین اور یہہ نام عہد عتیق مین نہین پائے جاتے اور معلوم نہین کہ پولوس نے انکو کسی
جہوٹے ملفوظون سے لیا ہے یا باعتبار روایت کے معلوم کیا ہے لیکن کسینے یہان خیال نہین
کیا کہ پولوس اسجا سند ملفوظ سے لیتا ہے اگر وہ احوال لکہا ہوا تہا جسکو اوسنے نقل کیا یا وہ
اپنے تئین بمدعا علیہ سچائی اس روایت کا کرتا ہے چہ جائیکہ اوسنے ان سوالون کے
سبب اپنے تئین مبتلا کیا ہو کہ اوسکی تاریخ اور رسالت اسحال کے تحقیق پر موقوف ہے کہ آیا یاناس
و یمبراس موسی کے مقابلہ مین آئی تہی یا نہین پہر کس سبب چاہئے کہ اور احوالون کی
تحقیق کیجاوے اور میری اس تقریر سے یہہ غرض نہین کہ اور فقرے یہودیون کی تاریخ کے
بہ نسبت تاریخ ایوب اور یاناس و یمبراس کی بہتر گواہی نہین رکہتے بلکہ مین اور طرح خیال کرتا
ہون اور میری مراد یہہ ہے کہ رجوع کرنا عہد جدید مین کسی فقرہ عہد عتیق پر اوس فقرہ کی صداقت
ایسی مقرر نہین کر دیتا کہ اوسکے باعتبار مین یا اوسکی دلیل خارجی مین جو اوسکے اعتبار کی بنیاد ہے
تحقیق کی حاجت نہو اور جائیز نہین کہ یہودیون کی تاریخ کی نسبت یہہ قاعدہ مقرر کرین کہ چاہئے
کہ ہر بات یہود کی کتابون کی سچی ہو و گرنہ وے سب کتابین جہوٹی ہین کیونکہ یہہ قاعدہ کبہی
دوسری کتاب کے واسطے مقرر نہین ہوا اور اس امر کا بیان اسلئے مین نے ضرور سمجہا کہ والٹیر اور اوسکے
شاگردون کی پچہلے دنون سے یہہ رسم غالب ہو گئی ہی کہ وے دین عیسوی پر یہود کی
بغل مین ہو کر حملہ کرتے ہین اور اونکی بعض اعتراض اونکے ترجمہ کرنے اور بعض مبالغہ کرنے
سے ناشی ہوتے ہین لیکن اونکے اعتراضون کا مبنی یہی ہے کہ حضرت مسیح اور پہلے معلمونکی

گواہی موسیٰ اور اوڈ پیغمبر و نکی رسالت پر ہر بات اور ہر ہر جزو یہودیونکی تاریخ کی تصدیق کرتی
ہے اور دین عیسوی پر عہد عتیق کے ہر حال کی سچائی کی ضمانت واجب ہوا تہی دیکھو لوقا
اقرار چیلی کے مسیح اور حواریون کی گواہی اور اونکے رجوع سے یہودیون کی کتابون کی
طرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جہان کسی پیشین گوئی کے حق مین صاف کہدیا ہے کہ یہہ منجانب
اللہ ہے وہ تو الہامی ہے ورنہ یہہ سمجھنا چاہئے کہ اوسوقت مین یہہ کتابین مشہور تہین اور
رجوع سے کسی فقرہ کیطرف صداقت اوس فقرہ کی یا صداقت اوسکی دلیل کی ایسی ثابت نہین
ہوتی کہ اوسمین تحقیق کی حاجت نہو جیسا کہ قول یعقوب پادری یوس کا اسپر دلالت کرتا ہے اور
چیلی مسیح کہتا ہے دیکھو باب ۲۲ وجہ سے جسکا بیان مقدمہ کی پہلی فصل مین گذرا ایوب کی
کتاب مین اختلاف ہے اگر یعقوب کی گواہی کافی ہوتی تو کیون اسقدر اختلاف پڑتا رابعاً یہہ
کہ اگر بفرض محال یہہ بہی ہم مان لین کہ چیلی نے ہی بیان غلط سمجھا اور پادری صاحب ہی
ٹہیک کہتے ہین تب بہی ہمارے دعوے کو اس گواہی سے کچہہ بہی نقصان نہین پہنچ سکتا کیونکہ
اسصورت مین صرف اتنا ہی ثابت ہوگا کہ حضرت عیسیٰ کے عہد تک وہ کتابین محرف نہین ہوئی
تہین اور اونمین یہود نے تصرف نہین کیا تہا لیکن کرنیز اسٹم اور اگسٹائن اور جسٹن کی گواہی کو جو
آگے گذری ہے پادری صاحب کیا کرین گے جو دعوی کرتے ہین کہ یہود نے بعد حضرت عیسیٰ کے
تحریف کی ہی اور ڈاکٹر کینی کاٹ اور بشپ والٹن جو پرانے نسخون کے نہ ملنے کی وجہ یون بیان
کرتے ہین کہ یہودیون کی کونسل نے ساتوین آٹہوین صدی کے قبل کے لکھے ہوئے نسخون کو
غلطی کا الزام لگاکر جلوادیا پس اس سے یہہ گمان کہ یہودیون نے ضرور تحریف کی ہے خوب
مضبوط ہوتا ہے بہرحال یہہ گواہی جسے پادری صاحب اپنے زعم مین بہت ہی معتبر سمجھے ہوے
تہے کچہہ بہی ہمارے دعوی کے منافی نہین نکلی اور اوس سے عہد عتیق کی کتابون کی ذرا بہی
سند نہین ہوتی لیکن تعجب کی بات ہے کہ باوجود اس بیان کے پادری صاحب کچہہ اور ہی راگ
گاتے ہین ذرا سنئے وہ کیا خوب اوپچ لیتے ہین **پادری صاحب** کہتے ہین لیس ان آیتون مین

مسیح نے کہلا کہلی اقرار کیا اور گواہی دی کہ پرانے عہد کی کتابین جو اون دنون یہودیون
مین مستعمل تہین حق اور صحیح اور خدا کی طرف سے ہین اگر یہودی اونہین کچہہ دخل وتصرف یا تحریف
وتبدیل کرتے تو مسیح ایسے امر قبیح کو مشہور کر کے تحریف کی ہوئی آیتین سب بتا دیتا اور
اونہین صحیح ہی کر دیتا۔ اور اس بات سے یہہ ہی نکلتا ہے کہ جب کہ بنی اسرائیل بابل مین قید
ہوئے اوسوقت ہی کتب مقدسہ تحریف وتغیر سے بچی رہی ہین کیونکہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ
ایسا ہوا ہو اور مسیح نے اوس امر کی حقیقت بیان نہ کر کے جہوٹی حامی بہری ہو الحاصل کتب
عہد عتیق کی صحت اور حقیقت کے لیئے مسیح کی گواہی ایک بڑی دلیل ہے اس صورت مین
ادعاء مذکورہ کی کچہہ اصل نہین اور خوب یقین ہے کہ یہودیون نے اپنی کتب مقدسہ کو نہ مسیح
کے عہد مین تغیر وتبدیل کیا نہ بابل مین قید ہونے کے زمانہ مین بلکہ اب تک ویسی ہی ہین جیسی
خدا کے ہان سے پیغمبرون کی معرفت اونہین ملی تہین **کہتا ہون مین** کہ مسیح نے تو کہین بہی
کہلا کہلی گواہی نہین دی چنانچہ اسکا بہی حال گذرا ہے **قول** اونکا اگر یہودی اونہین
کچہہ دخل وتصرف یا تحریف وتبدیل کرتے تو مسیح الخ **کہتا ہون مین** پہر مسیح نے سامریون
کے اوس امر قبیح کو کہ اونہون نے توریت مین تحریف کی تہی مشہور کر کے محرف آیتین کیون
نہ بتا دین اور اونہین صحیح کیون نہ کر دیا پس درحالیکہ اونہون نے ایسا نہین کیا تو پادری صاحب
کی تقریر کے موافق لازم آتا ہے کہ توریت سامری بہی غیر محرف ہو حال آنکہ یہہ بات جمہور
علماء یہود وعیسائیہ کے خلاف ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسی کا اس امر مین خاموش رہنا
کچہہ عدم تحریف کی دلیل نہین ہو سکتا **قول** اونکا اور اس بات سے یہہ ہی نکلتا ہے الخ
**کہتا ہون مین** کہ پادری صاحب نتیجہ تو خوب نکالتے ہین لیکن افسوس یہہ ہے کہ اونہین کے
علماء اونکو اس نتیجہ کی بابت جہٹلاتے ہین لیسٹ ہارسلی جو عیسائیون مین بڑا فاضل ہے اور
اوسکی کتاب بڑی مستند سمجہی جاتی ہے تیسری جلد کے ۲۰۵ صفحہ مین یون لکہتا ہے یہہ بات
یقیناً بہت درست ہے کہ عبرانی متن بخت نصر کے ہیکل کو غارت کرنے کے بعد بلکہ شاید کچہہ

بیشتر سے بہی ون نقلون مین جو لوگون کے پاس تہین بہت بڑی تحریف کی حالت مین
تہا بنسبت اسکے کہ اوسکا یہہ حال عزرا کی تصحیح کے بعد کبہی ہوا ہو اتہی اسی حال مین یہہ بات
ثابت ہوگئی کہ وہ نسخے جو لوگون کے پاس تہے سو محرف تہے اور اصل نسخہ بخت نصر کے وقت مین
غارت ہوگیا چنانچہ بشپ مارسلی بہی اوسی صفحہ مین لکہتا ہے کہ اصل نسخہ کہو یا گیا اور ملنر کی
کتاب کی عبارت بہی نقل ہوچکی ہے کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اصل نسخہ بخت نصر کے
وقت مین غارت ہوا اور عزرا کا صحیح کیا ہوا نسخہ انتہی یوکس کے وقت مین ضایع ہوا تو
اب بالبداہت یہہ بات ظاہر ہوئی کہ جتنے نسخے باقی رہے ہین سو سب کے سب محرف ہین
اسی لئے ہارن صاحب کہتا ہے کہ اب کسی نسخہ مین مصنف کی سب عبارت نہین ہے بلکہ سب
جہان کے نسخون مین پہیل رہی ہے **قول** اولکا کیونکہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ اگر کہتا ہو کہ
مسیح نے توکہین بہی اون کتابون کی یہہ حامی نہین بہری ہے کہ وہ غیر محرف ہین بلکہ
بعض درسون کے مضمون سے تو یہودیون کی بے ایمانی خوب ظاہر ہوتی ہے چنانچہ ورس
۴۶ و ۴۷ باب ۵ یوحنا اور درس ۲۹ و ۳۱ باب ۱۶ لوقا وغیرہ ہان یہہ بات مسلم ہے کہ ان
کتابون مین کہ جنکا عیسائیون نے عہد جدید نام رکہا ہے یہہ نہین بیان ہوا ہے کہ حضرت
عیسی نے یہودیون کو تحریف کی بابت الزام دیا لیکن حضرت عیسی کے اس امر مین خاموش رہنے
سے یہہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ کتابین محرف نہین ہین کیونکہ اسحالت مین سامری توریت کے
لئے بہی یہی بات لازم آویگی کسلئے کہ حضرت عیسی تو اوسکے حق مین بہی سامریہ عورت کے سامنے
خاموش رہے حالانکہ اسی ذکر کا وہان پہ بڑا موقع تہا کیونکہ اوس سامری عورت نے اوسی
پہاڑ گذرم کے حق مین کہ جسکی بابت سامریون پر تحریف کا الزام دیا جاتا ہے یون کہا تہا
(ورس ۲۰ باب ۴ یوحنا) ہمارے باپ دادون نے اس پہاڑ پر سجدہ کیا اور تم کہتے ہو کہ وہ مقام جہان
چاہئے کہ لوگ سجدہ کرین یروشلم مین ہے لیکن اسکے جواب مین حضرت مسیح نے الزام تحریف کا نہ
دے کے صرف اتنا ہی کہا ورس ۲۱ یسوع نے اوسے کہا اے عورت میری بات کو سچ جان کہ

وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ میں اور نہ یروشلم میں باپ کو سجدہ کروگے پس اس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس امر میں حضرت مسیح کو خاموشی منظور تھی لہذا سامریہ عورت کی
بات پر قدح نہ کی اور اوسسے یہہ نہ کہا کہ تم لوگون نے تحریف کی ہے اور حق وہی ہے جو
یہود کہتے ہین تو اب بخوبی ظاہر ہوا کہ حضرت مسیح کا خاموش رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام
نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہین بن سکتا لہذا پادریصاحب کا اس بات سے عدم تحریف
کے لیے استدلال کرنا اور نتیجہ نکالنا سب پوچ ہے مخفی نہرہے کہ اب آگے پادریصاحب نے کتاب
استفسار پر چند اعتراضات کر کے اپنی دانست مین مصنف استفسار کے نقض کو مرتفع کیا ہے
اور اس خیال محال مین کئی ایک صفحہ اپنی کتاب کی سیاہ کیے اور اپنی اوقات ضایع
کی ہے سو ہر چند وہ اعتراضات قابل التفات تو نہ تھے اور نہ یہہ دل چاہتا تھا کہ ایسی لغویات
کے جواب مین مصروف ہوکر اپنی تضیع اوقات کرون لیکن اس جہت سے کہ اس رسالہ مین میزان الحق
کی ساری فصل کا جو تحریف کے باب مین ہے جواب لکہا گیا ہے مناسب معلوم ہوا کہ کچہہ اون
باتون کا اجمالی جواب لکہدون کیونکہ ان سب باتون کا تفصیلی جواب صاحب استبشار نے
لکہا ہے اور عنقریب پادریصاحب کی نظر سے گذریگا پادریصاحب کہتے ہین پوشیدہ ۵۲۸/۵۱
نرہے کہ کتاب استفسار کے مصنف نے بڑی جد وجہد کی ہے تاکہ خواہ نخواہ کتب عہد عتیق وجدید کا
تحریف ہونا ثابت کرے اور جتنے اعتراض کو اس بات پر بعبارت طول وطویل اپنی کتاب مین
اوسنے پیش کیے ہین اون سب کا خلاصہ بارہ دلیل ہین ۴۲۷ صفحہ سے ۴۴۰ تک لکہا ہے
مگر تعجب یہہ ہے کہ اون بارہ دلیلون مین جنہین مصنف نے نہایت معتبر جانا اور جابجا اون پر
رجوع کیا ہے صرف ایک ہی دلیل بجا اور مطلب کے موافق ومناسب ہے باقی کوئی دلیل کتب
مقدسہ کی تحریف سے علاقہ نہین رکہتی جو جابجا ثبوت تحریف ہو اس تفصیل سے کہ پہلی اور دوسری
تیسری اور پانچوین دلیل مین تو وہی ایک اعتراض پیش کیا ہے یعنے انجیل نری کلام اللہ نہین
ہے بلکہ آدمیون اور رسولونکا کلام ہی جابجا داخل ہے اور ساتوین اور آٹھوین اور نوین اور

دسوین دلیل مین پہر اسی مطلب کا ذکر کیا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ توریت و انجیل کی بعضی آیتون کو خلاف بیان کرکے اپنے مطلب کے موافق بنا لیا بس یہہ آٹھہ دلیلین صرف اسی ایک بات پر رجوع کرتی ہین کہ بیبل مین غیرون کا کلام ملا اور اسمین خرابیان ہوگئی ہین اور بہت جگہہ یہہ ہی کہا ہے کہ یہہ خرابیان ابتدا سے بلکہ اون کتابون کی تالیف کے وقت سے پڑی ہین جیسا کہ ۴۰۲ و ۴۳۰ و ۴۳۵ و ۴۵۹ وغیرہ صفحون مین اسی قسم کی باتین لکہی ہین سو بالفرض اگر مصنف کا دعوی درست بہی ہو تب ہی اس سے یہہ بات نہ ہوگا کہ کتب مقدسہ مین تحریف واقع ہوئی بلکہ یہہ پایا جائیگا کہ وے کتب کلام الہی نہین ہین مگر شخص محمدی توریت و انجیل کے کلام اللہ ہونے سے منکر نہین ہوسکتا ہے اور تحریف صرف اوس وقت ثابت ہوگی جب صبر دلیلون سے مدلل ہوجاوے کہ اب کی کتابین اگلی کتابون کے موافق و مطابق نہین ہین حالانکہ اسبات کے اثبات مین اون دلیلون کے درمیان ایک حرف بہی نہین ہے امر واقعی تو یون ہے کہ کتب مقدسہ ہر وقت ایسی ہی تہین جیسی اب ہین اور مصنف نے بہی امتحان اس بات کی گواہی دی ہے چنانچہ اوسنے مواقع مذکورہ مین اقرار کیا ہے کہ وہی خرابیان جنکو اوسنے دلیل تحریف بنایا ہے ابتدا سے اور تالیف کے وقت سے ہوئی ہین لیکن وے کتابین اگر ابتدا سے ایسی ہی تہین جیسی اب ہین تو ظاہر ہے کہ تحریف و تبدیل نہین ہوئین اور یہہ کہنا کہ ابتدا سے کلام غیر داخل ہوا ہے تو یہہ وہی بات ہے کہ توریت و انجیل کلام اللہ نہین حالانکہ محمدی اتنا نہین کہہ سکتا ہو لیکن صاحب استفسار کی سب دلیلین بیجا ہین اور پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ اون مین سے صرف ایک دلیل مطلب کے موافق و مناسب ہے اور باقی دلیلون کو تحریف سے کچہہ علاقہ نہین سراسر لغو و بیجا کیونکہ تحریف عام ہے خواہ قصداً ہووے خواہ بسبب عدم تواتر کے سہو کاتبان وغیرہ سے وقوع مین آوے القصہ کسیطرح ہو الیہ مفہوم یہہ ہے کہ اوس کتاب مین کسی غیر کی عبارت داخل ہو جاوے اور صاحب استفسار

یہی یہی مطلب ہے اس صورت مین جائے تعجب ہے کہ پادریصاحب پہر کیونکر کہتے
ہین کہ اون دلیلون کو تحریف سے کچہہ علاقہ نہین قول اونکا سو بالفرض الخ ہرگز
درست نہین ہے کیونکہ یہہ قاعدہ کلیہ ٹہر رہا ہے کہ جب کوئی کتاب کسی مصنف کی تصنیف
ثابت ہو اور پہر اوسمین ایسے جملے پائے جاوین جو اوسکی تصنیف سے نہ معلوم ہووین خواہ
باعتبار ابتدار زمانہ کے ہون خواہ بنظر محاورہ کے تو ان جملون کو بیشک الحاق جانینگے
اور یہہ سمجہینگے کہ یہہ جملہ کسی نے پیچہے سے ملائے ہین نہ یہہ کہ کل کتاب کو ان جملون کی باعث
رد کرکے یہہ بات کہدین کہ یہہ ساری کتاب اصل مصنف کی تصنیف نہین ہے چنانچہ مارش صاحب
پہلی جلد کے صفحہ ۱۰۸ مین لکہتا ہے کہ محققین اور قاعدہ دانون کے کہنے سے کہ ایلیڈ اور اوڈیسی
مین چند ورس الحاقی ہین کسی نے اون کتابون کو ہومر کی تصنیف ہونے سے انکار نہین کیا
اور لارڈنر جلد دوم کے صفحہ ۷۶ مین اگناشیس کے خطون کے چہوٹے نسخے کے حال مین لکہتا
ہے کہ جو عبارتین اگناشش کے ٹہیک ماننے کے مناسب نہ معلوم ہون تو اس بات سے کہ
اون سارے خطون کو رد کردین یہہ بات معقول ہے کہ اون فقرات کو الحاقی جانین اور
اسیطرح یوسیفس کی تاریخ کو بہی اوسکی تصنیف ہونے سے کوئی شخص انکار نہین کرتا گو اوسمین بہی
الحاق ہوا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک الحاقی مانا گیا ہے جیسا کہ لارڈ
نر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اور علی ہذا القیاس قدما کی تصنیفات سے بہی
کوئی منکر نہین ہے گو اون لوگون کی کتابین بہی الحاق سے خالی نہین ہین پس جب
یہہ بات ثابت ہوئی کہ کوئی کتاب الحاق ہونے کے باعث مصنف کی تصنیف سے خارج نہین
ہو جاتی بلکہ یہہ بات سمجہی جاتی ہے کہ اوس کتاب مین تحریف ہوئی ہے لہذا صاحب استفسار
کی آٹہون دلیلین بجا ہین اور پادریصاحب کا جواب سراسر بیجا لیکن اگر پادریصاحب کے نزدیک
یہہ بات نادرست ہے اور انکے نزدیک یہی بجا ہے کہ الحاق ہو جانے کے باعث کتاب مصنف
کی تصنیف نہین رہتی تو ہمارا کیا نقصان ہے پادریصاحب بہت سے قدما کے کلام سے

ناتھہ دھوبیٹھے اور اونھون نے بہت ہی بیجا کیا جو اگناتیش کے کلام سے سند پکڑی کیونکہ اسکے خطون مین تو یقینی الحاق ہوا ہے جیسا کہ لارڈنر اور پیلی کی کتابون مین مفصل لکھا ہے علی ہذا القیاس کتب عہد عتیق اور عہد جدید سے بھی دست بردار ہون کیونکہ اونکی الحاق مین کسیطرحکا شک و شبہہ باقی نہین ہے چنانچہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے مقصد مین اسکا ثبوت کیا گیا ہے **قول** اونکا اگر شخص محمدی توریت و انجیل کے کلام اللہ ہونے سے الخ ناواقفی یا محض مغالطہ دہی کی راہ سے ہے کیونکہ محمدی تو اوس توریت و انجیل کے قایل ہین جو حضرت موسی اور حضرت عیسی علی نبینا و علیہما السلام کے اوپر نازل ہوئی تہین نہ اس مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کے جسمین بہت سی ایسی کتابین ہین جنکے مصنفون کا بھی ٹہکانا نہین **قول** اونکا تحریف صرف اوسوقت ثابت ہوگی الخ کہتا ہون مین ہرگاہ الحاق ثابت ہوگیا تو ثبوت تحریف کے لئے اب اور کسی دلیل کی حاجت باقی نہین کیونکہ اگلے نسخونکا ابکے نسخون سے فرق ثابت ہوگیا **پادریصاحب** کہتے ہین چوتہی دلیل مین کہا ہے کہ انجیل کی روایتون مین اختلاف ہے اور گیارہوین دلیل مین کہا ہے کہ بیبل کے ترجمے جو مختلف بولیون مین کئی ہین مطابق نہین ہین لیکن اس سے یہی ثابت نہین ہوتا کہ کتب مقدسہ مین تحریف و تبدیل ہوئی ہے اگر انجیل کی روایتون مین فی الحقیقت اختلاف معنوی نکلتا تو اس سے یہہ ثابت ہوتا کہ انجیل حق اور خدا کی طرف سے نہین ہے نہ یہہ کہ تحریف ہوئی اور اون اختلافون سے جو ترجمون مین واقع ہوئے ہین صرف مترجمین کا سہو معلوم ہوگا نہ یہہ کہ کتب مقدسہ کے اصل نسخون مین اختلاف پڑ گیا ہو تحریف جیسا کہ مذکور ہوا صرف اس حالت مین ثابت ہوگی کہ اصل نسخہ یونانی و عبرانی کے درمیان اختلاف معنوی ہو اور بارہوین دلیل مین مصنف نے محمدؐ کے قول کو تحریف کی دلیل بنایا ہے لیکن اوردونکے نزدیک محمدؐ کا قول دلیل نہوگا جبتک کہ اوسکی رسالت معتبر اور صحیح دلیلون سے ثابت نہوگی پس یہہ دلیل بھی بیجا اور بے مطلب ہے کہتا ہون مین کہ پادریصاحب کا جواب جب درست ہوتا کہ صرف ترجمون ہی مین نقصان پایا جاتا حالانکہ یہہ بات نہین ہے بلکہ اصل یونانی و

عبرانی نسخے باہم مختلف ہین چنانچہ ڈاکٹر مل صاحب نے عہد جدید کے چند نسخے مقابلہ کرنے سے
تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دیئے اور ڈاکٹر گریس باخ نے ڈیڑہ لاکھ جیسا انکا
مفصل حال اسی فصل مین گذر چکا ہے پس آب پادری صاحب کو چاہئے کہ اپنے قول کے موافق
تحریف کا اقبال کرین کیونکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخون کا باہم مختلف ہونا اظہر من الشمس ہے
چنانچہ پادری صاحب نے بہی نسخ متعددہ مین تیس ہزار اختلاف عبارت کے کہ جسے وہ
سہو کاتب سے تعبیر کرتے ہین مجمع عام مین سب کے سامنے قبول کر لئے بلکہ اوسکے بعد خط مورخہ
۱۸- اپریل مین بصراحت ایسا کچہہ لکہا ہے کہ تحریف خوب طرح ثابت ہوگئی صاحبو ذرا انصاف
سے ملاحظہ کرو مین اوس عبارت کو نقل کر دیتا ہون وہ یہہ ہے پہر ادعائے تحریف کے
جواب مین ہماری بات یہہ تہی کہ تحریف و تبدیل از سہو کاتبان وغیرہ نکتون اور حروف
اور لفظون مین اور بعض آیتون مین ہی ہوا ہے اور یہہ کہ ہمارے علماء نے قدیم نسخون
سے تیس ہزار غلطیان اسطرحکی نکالی ہین انتہی اور پہر خط مورخہ ۱۴- اگست مین لکہتے ہین
تان مین ویریوس ریڈنگ یعنے کاتبون کے سہو کا مقر ہوا انتہی اور بشپ مارسلی جلد سیوم
کے صفحہ ۲۸۱ و ۲۸۲ مین کتاب ہوشع کے باب مین یون لکہتا ہے مگر آرچ بشپ نیوکم مقر ہے
کہ محرف عبارتون سے جو متن مطبوعہ کو خراب کئے ہوئے ہین بڑی مشکلات واقع ہوتی
ہین گو بشپ مارسلی آرچ بشپ نیوکم کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے لیکن پہر خود ہی یون
لکہتا ہے اور یہہ کہ پاک متن نے تحریف پائی یہہ بات تو بلاشبہ ہے اور اختلاف نسخون سے
بہ ظاہر ہے اسلئے کہ مختلف عبارتون مین صرف ایک ہی درست ہوسکتی ہے اور یہہ بات بہی
غالب بلکہ مین کہتا ہون کہ عنقریب بیقین کے ہے کہ خراب سے خراب عبارت بعض دفعہ چہپی
ہوئی متن مین راہ پا گئی ہین مگر یہہ کہ ہوشیع کی کتاب مین عہد عتیق کی اور کتابون سے
زیادہ تحریفات ہین مجہے اسکی کوئی دلیل نظر نہین آتی اور مین اس بات کا انکار کرتا ہون
کہ کسی جگہہ اتنی بہت تحریفات ہین یا ختم ہوئی ہین کہ اوس کتاب کی عبارت کے مبہم ہونیکی

سبب تھی ہوں انہی پس اب پادریصاحب کو عدم تحریف کے دعوی کے لئے کونسی دلیل باقی رہی کیونکہ جس آڑ میں وہ چھپتے تھے وہ آڑ تو اب جاتی رہی لیکن باوجود اسکے پادریصاحب کچھہ اور بھی کہتے ہیں شاید پادریصاحب کو اوسوقت یہہ خیال ہوگا کہ ہماری کتابوں سے کسیکو خبر ہوگی جو ہمیں اوسکے سامنے اقبال کرنا پڑیگا پس اس گھمنڈ میں پادریصاحب کہتے ہیں باقی رہی چھٹی دلیل سو ایک ہی مطلب کے موافق اور مطابق ہے اور وہ یہہ ہے کہ سرکلیس ہارونی نے جو مسیحی معلموں میں سے تھا اور جس نے پوپ اُربانوس ثامن کے زمانہ میں بیبل کے عربی ترجمہ کو صحیح کیا دیباچہ میں کہا ہے کہ کاتبوں کے سہو سے کتب مقدسہ کے اصل نسخہ عبرانی و یونانی میں ایک تھوڑا سا خلل پڑ گیا ہے چنانچہ معلم مذکور کا قول کتاب استفسار کے ۳۲ صفحہ میں نقل ہوا ہے۔ کہ من سہو الکاتبین فی اصل العبرانی والیونانی نقص یسیر او غلط صغیر الخ۔ یعنے کاتبوں کے سہو سے اصل کتاب عبرانی و یونانی میں تھوڑا سا نقصان و غلطیاں تھوڑی سی ہیں۔ اب اگرچہ مصنف مذکور نے مبالغہ کی راہ سے تھوڑے خلل کو بہت سا بیان کیا اور کج فہمی سے اوسکو فساد و تحریف کی دلیل بنایا اور ۱۷ صفحہ میں کہا ہے کہ ہرگاہ حمایت کرنیوالا اوس کتاب کا تھوڑے سے نقصان اور فساد کا اقرار کرتا ہے تو واقع میں نہ معلوم کتنا تھا جسکو وہ تھوڑا لکھتا ہے مگر اس سے بھی تحریف و تبدیل ثابت نہوگی کیونکہ ہر عارف و منصف کو معلوم و یقین ہے کہ کاتبوں کے سہو سے کتاب کی تحریف و تبدیل ثابت نہیں ہوتی سہو کاتب تو قرآن کے نسخوں میں پایا جاتا ہے لیکن اس سبب سے کوئی یہہ نہ کہیگا کہ قرآن تحریف پا گیا پوشیدہ نہ رہے کہ اس زمانہ کے مسیحی معلموں نے ہزار طرح سے محنت کرکے قریب و بعید سے کتب مقدسہ کے سارے پرانے نسخے جو اب تک موجود رہتے آئے جمع کرکے بڑی دقت سے مقابلہ کیا تاکہ معلوم ہو جاوے کہ کاتبوں کے سہو سے کتب مقدسہ کے مضمون و مطلب میں خلل پہنچا ہے کہ نہیں سو اس مقابلہ سے ظاہر و ثابت ہو گیا کہ اگرچہ تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ میں جو حواریوں کے عہد سے

کتب مقدسہ کے چھپنے وقت تک منقضی ہوا کاتبوں کا سہو از قسم تبدیل اعراب و حروف کے اور بعضی جگہہ الفاظ کا بھی مقدم موخر ہو جانا بہت سا وقوع مین آیا ہر سب نسخے مطالب و مضمون مین موافق و مطابق ہین چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق و یکسان ہین پس اس تحقیقات سے ہی ثابت ہوا کہ نئے اور پرانے عہد کی کتب مقدسہ نے کسی وقت تحریف و تبدیل نہین پائی اتنے ہی ہین جو قدیم سے تہین اور ظاہر ہے کہ کتاب کی تحریف صرف اوسوقت ثابت ہوتی ہے کہ اوس کتاب کے معتبر اور مشہور نسخون مین اختلاف پایا جائے چنانچہ قدیم نسخے کچہہ اور ہون اور ابکے مروج نسخے کچہہ اور جیسا کہ بالفرض اگر کوئی کہے کہ درصورتیکہ قرآن مین سہو کاتب پایا جاتا ہے اور بعض اعراب و حروف و الفاظ کی قراءت مین اختلاف ہے مثلاً سورۂ یوسف کے اوایل مین یرتع و یلعب کی جگہہ لفظ نرتع و نلعب پایا گیا اور ایسے ہی سورۃ الحج کے وسط مین بعض قرآن مین صواف کی جگہہ لفظ صوافن واقع ہے اور سورۃ الفرقان کے وسط مین لفظ بشرا کی جگہہ نشرا ہے اور سورۂ قاف کے آخر بعض قرآن مین توعدون کی جگہہ یوعدون پایا جاتا ہے اور سورۂ تکویر کے آخر بعض قرآنین بضنین کی جگہہ بظنین ملتا ہے خلاصہ قرآن کے دو نسخون معہ تفسیر کے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سورۂ یوسف سے سورۂ تکویر تک ۳۳ لفظ ہین جنمین حروف کا ایسا ہی اختلاف پڑ گیا ہے جیسا مذکور ہوا اور شک نہین اگر قرآن کے سو دو سو نسخے دیار قریبہ و بعیدہ سے جمع کرکے اول سے آخر تک مقابلہ کئے جاوین تو کاتبون کی صدہا غلطیان نکلینگی اور ایسے اور مشہور اختلافون کے جو اعراب مین ہین پس اگر کوئی کہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مین تحریف و تبدیل ہوئی ہے تو کیا محمدی کہینگے کہ درحالیکہ باوجود اختلاف مذکورہ کے سب قرآن احکام و مطالب مین باہم موافق و مطابق ہین تو تیرا یہہ اعتراض بیجا و بے بنیاد ہے پس جبتک کہ محمدی لوگ ایک ایسا قدیم و معتبر نسخہ جو روایات و احکام اور نصایح وغیرہ مین ابکی مروج کتب مقدسہ کے برخلاف ہو پیش نہ کرین ہم سمجھینگے انکا جواب ہی

اونکے سارے اعتراضون پر جو وے بیبل کی تحریف کی بابت کرتے ہین وہی اونکا سا جواب
ہوگا - اور اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے ویسا کہے جیسا مصنف استفسار نے ۹۴۴ و
۹۵۴ وغیرہ صفحون مین کہا ہے کہ محال ہے کہ سچ مچ ہین ایسی کتاب اور ایسے قدیم نسخے
جنکا ذکر ہوا اتبک موجود ہون تو ایسی بات کا یہہ جواب ہے کہ فرنگستان مین جا کر مذکورہ
کتب خانون کی سیر کرے تا اون کتابون کو اپنی آنکہون سے دیکہہ لے اور اگر ضروری علم
اور بولیان سیکہہ لے تو اون کتب خانون مین وے کتابین ہی اوسی ملین گی جنمین وے
اسناد بیان ہوئی ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وے قدیم کتابین اوسی اگلی زمانے مین
لکہی گئی ہین اور اگر یہہ بات اوسے منظور نہو تو واقف کارون کی بات مانے اور بیجا گفتگو
نہ کرے کہتا ہون مین سبحان اللہ پادریصاحب نے کیا چہوٹا نقصان سمجہہ لیا ہے اگر یہہ
نقصان تہوڑا ہی سا ہے تو بڑے نقصان کا خدا حافظ مقام غور ہے کہ تین سو چین نسخون
مین جو پورے پورے نسخے ہانے سے قریب سو ہی کے ہون گے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت
کے نکلے جو بتقسیم مساوی فی نسخہ ڈیڑہ ہزار ہوتے ہین اونمین سے ایک کو بہی مصنف کی
اصل عبارت بالیقین قرار نہین دے سکتے چنانچہ اسکا مفصل حال آگے گذرا ہے - پس کیا
پادریصاحب کو ذرا ہی حیا و شرم نہین ہے جو صاحب استفسار پر کہ اوسکا قیاس بہت ہی
حق اور سچا تہا طعن وتشنیع کرتے ہین قول اونکا مگر اس سے ہی تحریف و تبدیل ثابت
ہو گی الخ کہتا ہون مین پادریصاحب کیا سمجہتے ہین جو ایسی لغو باتین کہی جاتے ہین ہان
اگر تحریف کا مدار صرف سہو کاتب ہی پر قرار دیا جاتا تو البتہ یہہ بات کہنے کی گنجایش تہی سہو
کاتب تو اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص الف لکہنے کا ارادہ رکہتا تہا سہوًا ب لکہہ گیا یا ل
لکہنا چاہتا تہا سہو سے م لکہہ گیا اور علی ہذا القیاس سو اسطرح کی سہو کاتب قابل اصلاح ہین یا
اور ممکن ہے کہ درست ہو جاوین بشرطیکہ اصل عبارت مصنف کی کسی نسخہ مین محفوظ ہو
جسکو یقینًا معلوم ہو یا جیسے ویریوس ریڈنگ جسکو پادریصاحب سہو کاتب کہتے ہین اور

جسکی تعریف باربار آچکی ہے کہ یہہ وہ عبارتین ہین جنمین نہین معلوم ہوسکتا کہ انمین سے
مصنف کی عبارت کونسی ہے اور بنائی ہوئی کونسی البتہ انکا صحیح ہونا محال ہے علاوہ اسکے
یہہ اختلافات صرف کاتبون کے سہو سے وقوع مین نہین آئے بلکہ قصداً بدعتیون اور
دینداروں نے بھی بہت سا تصرف کیا ہے جیسا کہ ہارن صاحب نے دوسری جلد کے آٹھوین
باب مین ویریوس ریڈنگ کے بیان مین لکھا ہے کہ اونکے وقوع کے چار سبب ہین اول
سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کئی وجہ سے ہوسکتا ہے پہلی وجہ یہہ کہ لکھانے والے
نے خود کچھہ کا کچھہ بتلایا یا لکھنے والے نے بتلانے والے کی بات نہ سمجھکر کچھہ کا کچھہ لکھدیا۔
دوسری وجہ یہہ کہ عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عیوض سہو
دوسرا لکھا گیا تیسری وجہ یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجھا یا لکیر کو جسپر لکھتا تھا اسکو
حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب نہ سمجھکر عبارت بنادی اور یون غلطی کی چوتھی وجہ یہہ
کہ کاتب کہین سے کہین لکھہ گیا اور جب مطلع ہوا تو بچاتا کہ چھیلے پس جہان سے چھوڑ دیا تھا
پھر وہین سے لکھنا شروع کیا اور جو عبارت کہ لکھہ چکا تھا اوسکو بھی رہنے دیا پانچوین
وجہہ یہہ کہ کاتب نے کچھہ چھوڑ دیا اور بعد کچھہ لکھنے کے خیال آیا تو اوس چھوٹی ہوئی عبارت
کو لکھہ لیا پس اس صورت مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ چلی گئی چھٹی وجہہ یہہ
ہے کہ کاتب کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی پس کچھہ عبارت رہگئی۔
ساتوین وجہ یہہ کہ کاتب نے الفاظ مخفف اور کوتاہ کو کچھہ کا کچھہ سمجھکر پورا لفظ لکھدیا
اور اسطرح غلطی ہوئی آٹھوین وجہہ یہہ کہ جہالت یا غفلت کاتبون کی ویریوس
ریڈنگ کے وقوع کا بڑا منشا و منبع ہوئی ہے کہ اونہون نے حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن
سمجھکر داخل کرلیا دوسرا سبب غلطی کا نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی
اور وہ بھی کئی طرح پر ہے اول یہہ کہ حرکات اور شوشہ حروف کے اوڑگئے اور مٹ
ہوگئے ثانیاً یہہ کہ حرکات اور شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تھے پھوٹ کر اس

سفحہ کے حروف کے ساتھہ اسیو مل گئے کہ انکا جزو سمجھے گئے ثالثاً یہہ کہ کوئی فقرہ کسی
نسخہ مین چھوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ مین بے نشان لکھہ دیا سو اس سے دوسرے
لکھنے والیکو غلطی ہوئی ۔ اور معلوم ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو کہان داخل کرنے تغییرا
سبب اختلاف کا خیالی تصحیح اور صلاح ہے اور یہہ بہی کئی صورت پر ہوئی اول یہہ کہ کاتب
نے کسی عبارت کو جو حقیقت مین ناقص نہ تہی ناقص سمجہا یا مطلب کے سمجہنے مین غلطی کی یا
خیال کیا کہ اوس عبارت مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تہا یا وہ قاعدہ
کی غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی دوم بعض محققون
نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین کی بلکہ عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظون
یا الفاظ مترادف کو جنکا فرق اونکو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑا دیا سیوم
سب سے زیادہ صورت یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا اور اسطرحکا تصرف
انجیلون مین خصوصاً ہوا اور پولوس کے نامون مین اسکے سبب اکثر الحاق ہوا تاکہ
عہد عتیق سے جو حوالے اوسنے دئے ہین سپٹوجنٹ کے موافق ہون چہارم بعض
محققین نے عہد جدید کو ولگیٹ (یعنے لاطینی) ترجمہ کے موافق بنادیا چوتہا سبب
اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کے لئے کی ہووے عام اس سے
کہ تحریف کرنیوالا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم بدعتیون مارسیون سے زیادہ کسی پر
تحریف کا الزام نہین دیا گیا ہے اور نہ کوئی ایسی حرکت ناشائستہ کے سبب اوس سے
زیادہ ملامت کا مستحق تہا سوا اسکے یہہ بہی تحقیق بات ہے کہ بعض تحریفات قصدی
اون لوگون نے کی ہین جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد اونکے وہی تحریفات ترجیح
دیجاتی تہین تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچہہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہو وہ جاتا رہے
انتہی ملخصاً مخفی نہ رہے کہ ہارن صاحب نے ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونے کے سبب
سببون کے ساتھہ بہت سی مثالین بطور نمونہ کے لکھی ہین مگر اون سب کا بیان موجب

تطویل سمجھکر یہان چھوڑ دیا گیا ہے پر کئی نمونے جو ہارلنصاحب نے فاق صاحب کی کتاب سے دیندارون کے تحریف کرنے کی بابت ذکر کئے ہین نقل کئے جاتے ہین مثلاً ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا جسکا ذکر اوپر ہوچکا اور ورس ۸ باب ۱ متی مین یہہ الفاظ قبل اسکے کہ وے ہم بستر ہون اور ورس ۲۵ مین لفظ اوسکا پہلوٹا بیٹا بعض نسخون مین قصداً چھوڑے گئے ہین تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہہ نہ پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتھون مین بجاے بارہ گیارہ بنائے گئے ہین تاکہ پولوس پر جھوٹ کا الزام عاید نہ ہونے پاوے کیونکہ یہوداسخریوطی مرچکا تھا اور ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس مین کچھ لفظ چھوڑ دیے گئے اور بعض مرشدون نے بھی اون الفاظ کو رد کیا ہے کیونکہ اونکو یہہ خیال تھا کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے موید تھے اور ورس ۳۵ باب اول لوقا مین کچھ لفظ سریانی اور فارسی اور عربی اور اتھیوپک اور اور ترجمون کے نسخون مین اور بہت سے مرشدون کے حوالون مین فرقہ یوٹیکنیس کے مقابلہ مین بڑہائے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسے کے دو صفتون کے ساتھہ متصف ہونے کا منکر تھا پس ناظرین انصاف کرین کہ عبارت مرقومہ بالا کی روسے کوئی دقیقہ تحریف ہونے مین باقی رہا یا نہین ظاہر و آشکارا ہے کہ تحریف کی جتنی صورتین وہم و قیاس مین گذرتی ہین ہارلنصاحب نے سبکا بیان کر دیا اور سات صحیح مثالین بتلاکے یہہ دکھلایا کہ سب صورتون سے کتب مقدسہ مین تحریف واقع ہوئی ہے پس اس صورت مین کہ دیندارون اور بدعتیون نے قصداً تحریف کی اور کاتبون کے وہم سے بھی وقوع مین آئی یعنی کبھی تو حاشیہ کی عبارت متن مین داخل ہو گئی اور کبھی متن کی عبارت خارج کر دی گئی کبھی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے خلاف سمجھکر کچھ کا کچھ بنا دیا اور کبھی عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا کبھی دیندارون نے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی اور کبھی بدعتیون نے حسب دلخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو بھلا اب کونسی صورت تحریف کی باقی ہے اگر پادری صاحب وقوع تحریف کی اور کوئی صورت جانتے ہون

تو ذکر کرین نہین تو ایسی لغو باتین کہکر کیون لوگون کو لپٹتے اور پر ہنسواتے ہین ذرا تو
دلمین سوچین اور خدا کا خوف کر کے خیال کرین کہ وہ کس جہ اور کونسی دلیل سے دینداروں
اور بدعتیون کی قصدی تحریف اور محققین کی قیاسی اصلاح اور کاتبون کے وہمی تصرف کو
سہو کاتب مین داخل کر کے کہتے ہین کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت نہوگی بہلا یہہ کیا
انصاف کی بات ہے معلوم ہوا کہ پادریصاحب سا نامنصف بہی کوئی نہوگا اور جو ایسے
ہی پادریصاحب ان ساری باتون کو جنکا ذکر ہوا سہو کاتب کہینگے تو بہی ہمارا کچہہ نقصان نہین
ہے کیونکہ اسصورت مین ہمارے اور پادریصاحب کے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہیگی
یعنے جسے ہم تحریف کہتے ہین اوسکا پادریصاحب سہو کاتب نام رکہتے ہین گو مقصود دونون کا
ایک ہی ہے لیکن ایسی ایسی بڑی خرابیون کو تہوڑا سا خلل قرار دیکر صاحب استفسار پر درشت
کلامی کرنی پادریصاحب کی حرکت بیجا ہے اور پس **قول** اونکا سہو کاتب تو قرآن
کے نسخون مین بہی پایا جاتا ہے الخ خدا جانے پادریصاحب کو کچہہ خوف خدا بہی ہے یا
نہین جو ایسی ایسی باتین کہنے پر آمادہ ہوگئے ہین نہین معلوم پادریصاحب کا یہہ کہنا ناواقفیت
کی راہ سے ہے یا محض مغالطہ دہی کے لئے ایسا کہتے ہین اگر نادانستہ ایسا کہتے ہین تو معذور
ہین پر دلکو یقین تو نہین آتا کہ پادریصاحب سا آدمی ایسی ایسی ادنی ادنی بہی باتون سے
جنکو لڑکے جانتے ہین ناواقف محض ہون اور اگر مغالطہ دہی کے لئے ایسا کہتے ہین تو خدا
اونکو شرماوے اور سیدہی راہ پر لگاوے بہلا صاحبو ذرا سوچو تو سہی کہ قرآن مین ایسے
سہو کاتب کا واقع ہونا کب ممکن ہے کیونکہ قرآن شریف کے الفاظ تو کیا بلکہ حروف
اور حرکات بہی متواتر منقول ہوتے چلے آئے علاوہ اسکے وہ کتابین جنمین قرآن شریف
کی آیات اور حروف اور حرکات وسکنات وغیرہ کا حال مذکور ہوا وہ کتابین بہی عہد صحابہ سے
متواتر راویون کے ذریعہ سے اس زمانہ تک چلی آتی ہین ان سب باتون کے سوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے آج تک لاکہون آدمی ہر زمانہ مین حافظ ہوتی آئے ہین

اور قران شریف سینہ بسینہ ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہوتا رہا پس اب اگر کوئی کاتب کسی نسخہ مین بالفرض کچھہ غلطی کرے تو اوسکی تصحیح کیسی آسان ہے اور ہم اوسے یقیناً صحیح کرسکتے ہین بخلاف کتب مقدسہ کے کہ اونکی کسی طرح تصحیح ممکن نہین کیونکہ نہ اونکا تواتر منقول ہے اور نہ اہل کتاب کبہی حافظ ہوئے تو بہلا اس صورت مین قران شریف مین ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونے کی کب گنجایش ہے اگر پادریصاحب ایک جگہہ بہی ویریوس ریڈنگ یعنی ایسے اختلاف عبارت کو جسمین یہہ شبہہ ہووے کہ اونمین کونسی عبارت اصل ہے اور کونسی بنائی ہوئی بتلادین جیسا ہمنے کتب مقدسہ کی بنسبت دعوی کرکے ثابت کردیا تو اونکا دعوی البتہ درست اور بجا ہے پر یہہ بات ہرگز ممکن نہین لیکن مونہہ سے ایسا کہنا اور لغویات بکنا پادریصاحب کی ہی دیانت داری ہے **قول** اونکا پوشیدہ نرہے کہ اس زمانہ کے مسیحی معلمون نے الخ کہتا ہون سبحان اللہ پادریصاحب کیا سچ ہین انکو شرم ہی نہین آتی کہ ان چار پانچ سطرون مین صریحاً کئی مغالطے دیئے اور جہوٹ بولے ہین اول یہہ کہ پادریصاحب کہتے ہین کہ سارے پرانے نسخے جواب تک موجود رہتے آئے جمع کرکے بڑی دقت سے مقابلہ کیا حالانکہ یہہ صریح جہوٹہہ ہے کیونکہ ہزارون نسخے ابہی ایسے ہین کہ انکا آج تک کبہی مقابلہ نہین کیا چنانچہ اسکا حال صفحہ دوسوستر ٢٧ مین گذرا **دوسرے** یہہ کہ پادریصاحب کہتے ہین کہ کاتبون کا سہو از قسم تبدیل اعراب اور حروف کے اور بعض جگہہ الفاظ کا مقدم و موخر ہوجانا بہت سا وقوع مین آیا اور یہہ صریح مغالطہ ہے اور پادریصاحب نے اوسکو مخفی رکہا ہے کیونکہ نہ صرف الفاظ مین تقدیم و تاخیر ہوئی بلکہ بہت سی آیتون مین تحریف واقع ہوئی ہے چنانچہ خود پادریصاحب ہی خط مرقومہ ١٤ اگست ١٨٤٤ع مین صرف عہد جدید مین پندرہ آیتین مشتبہہ بتلا چکے ہین **تیسرے** یہہ کہ پادریصاحب کہتے ہین ہر سب نسخے مطالب و مضمون مین موافق و مطابق ہین چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق

اور یکسان ہین اور یہہ بہی دروغ فاش ہے کیونکہ نسخون مین بہتیرے احکام اور روایتون
مین فرق ہے چنانچہ اوسکا حال صفحہ ۲۷۰ مین بیان ہوا **قول** اونکا جیسا کہ بالفرض
اگر کوئی کہے الخ آنگہہ پادریصاحب نے دو چالاکیون کو کار فرمایا ہے ایک یہہ کہ اختلاف
قرائت کو کاتب کی غلطیون کے ساتہہ ملا کر لکہا ہے دوسرے یہہ کہ قرآن شریف مین
کتب مقدسہ کی طرح ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونیکا خیال کیا ہے حال آنکہ متعلق صفحہ
ساتون قرائتین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر منقول ہین جیسا کہ آگے بدفعات ۲۶۹ و ۲۷۰
ذکر ہو چکا ہے **قول** اونکا جب تک کہ محمدی لوگ الخ کہتا ہون ہین کہ محمدیون پر یہہ
بات واجب و لازم نہین ہے کہ وے کوئی ایسا نسخہ پیش کرین جیسا پادریصاحب مانگتے
ہین کیونکہ جب وے الزاماً اور تحقیقاً ثابت کر چکے کہ یہہ مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کا یعنیہ
وہ توریت و انجیل نہین ہے جو حضرت موسی اور حضرت عیسی پر نازل ہوئی تہین کیلئے کہ
اوسمین کلام غیر الہامی بہی ملا ہوا ہے بلکہ مجموعہ عہد جدید کا تو غیر الہامی ہونا ثابت ہو چکا
اور رو سے خود عیسائی علماء کے اقوال سے سند لا کر ثابت کر چکے کہ اگلے نسخون اور
اسکے نسخون مین باہم فرق بین ہے تو اس صورت مین پادریصاحب پر واجب و لازم ہے
کہ یہہ بات ثابت کرین کہ یہی مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کا حضرت موسی اور حضرت عیسی پر
نازل ہوا تہا اور اوس وقت کا کوئی نسخہ پیش کرکے مقابلہ کرین اور دکہلاوین کہ اوسمین
اور اسکے نسخہ مین کچہہ فرق نہین ہے نہ یہہ کہ اولٹے محمدیون سے ایسی کتاب مانگتے ہین **قول**
اونکا اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے الخ پادریصاحب کو صاحب استفسار کا قول کیون
ایسا ناگوار گذرتا ہے یہہ بات کچہہ بیچارے مصنف استفسار ہی نے نہین کہی بلکہ علماء عیسائی
اون قدیمی نسخون کو کوئی نوساتوین اور کوئی دسوین صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے متعلق صفحہ [illegible]
مفصلاً مذکور ہو چکا پہر اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہوگیا پادریصاحب
کہتے ہین وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیون کی بابت بارہ دلیل کے

ضمن مین اور اپنی کتاب کے اور مقامون مین بہی کہا اور ادعا کیا ہے سو اس قسم کے سارے
اعتراضون کے لئے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب ہے جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونیکی
بابت انجیل مین مندرج ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا پس درحالیکہ مسیح نے توریت کی صحت
وحقیقت پر گواہی دی ہے تو ظاہر و ثابت ہو گیا کہ وے خرابیان جو مصنف موصوف
نے ذکر کی ہین توریت مین نہین پائی جاتین بلکہ محض اوسکی وہم ہین ہین اور بس ایسا کہ
اوسنے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً خلاف تفسیر بیان کیا ہے اور اسیطرح مصنف نے
انجیل کی اون آیتون کو بہی جنہین اپنی دلیل بنایا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ہو چنانچہ کتاب
حل الاشکال مین کہ کتاب استفسار کا جواب ہے بتفصیل مسطور و مذکور ہوا اب اس جگہہ
اتنی ہی بات پر کفایت کرینگے کہ انجیل کی آیتون اور روایتون مین اختلاف معنوی نہین
ہے جیسا کہ کتاب مذکور مین مفصل لکہا گیا اور انجیل و توریت مین کسی جگہہ نہین کہا کہ توریت
مین یا انجیل مین تغیر و تبدیل یا دخل و تصرف کیا ہے بلکہ صرف یہہ کہا ہے کہ یہود و نصاری
کے جہوٹے معلمون نے توریت و انجیل کی تعلیم مین دخل و تصرف کرکے اونکے احکام و تعلیم کے
خلاف بیان کیا اور بعضی دفعہ فریب کی راہ سے الہام و نبوت کا بہی دعوی کیا لہذا ان آیتون
سے بہی مصنف کا مطلب حاصل نہین ہوتا کہتا ہون مین مسیح نے تو کہین بہی عہد عتیق کے
غیر محرف ہونے کی گواہی نہین دی اور نہ وہ درس جو پادریصاحب نے اوپر نقل کیے ہین
عہد عتیق کی کتابون کی عدم تحریف کی سند ہو سکتی ہین جیسا کہ ہم وہان ثابت کر چکے ہین
**قول** اونکا اب اسجگہہ الخ یہہ پادریصاحب کا دعوی بلا دلیل ہے جیسا کہ تیسرے مقصد کی
تیسری فصل مین مدلل و مبین ہوا **قول** اونکا اور انجیل اور توریت مین الخ الحمد للہ کہ یہان
پادریصاحب تحریف معنوی کا تو اقبال کرتے ہین رہی تحریف لفظی سو وہ اول تو اونہین
درسون سے جو صاحب استفسار نے نقل کیے ہین ثابت ہے علاوہ اسکے ہم بوجوہ و دلایل
کافی اونکو ثابت کر چکے بار بار تکرار کی حاجت نہین **پادریصاحب** کہتے ہین اور وہ

صفحہ ۳۷ سطر ۳

مصنف نے بیبل کے ترجمون کو اپنے مطالب کے لئے دلیل ٹہرا کر کہا ہے کہ درحالیکہ ترجمے
باہم متفق نہین تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل نسخون مین ہی اختلاف واقع ہوا ہے سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ اولا ظاہر ہے کہ ترجمون مین تہوڑا بہت فرق ہوگا کیونکہ ایک مترجم نے
دوسرے سے بہتر ترجمہ کیا ہوگا جیسا کہ قران کے فارسی اور اردو ترجمون مین ہی فرق
ہے اگرچہ قران کے ترجمے صرف تحت اللفظ ہین مگر باوجود اس فرق کے پہر ابواب
اور بیبل کا اصل مطلب سب ترجمون مین وہی ہے ثانیا اگر بالفرض کسی مترجم نے خلاف
ترجمہ کیا ہو تو اس سے اصل کو کیا نقصان ہوگا دیکہو اگر محمدی علمارین سے کوئی قرانکا
ترجمہ کرے یا قران کے دو ترجمون مین اختلاف ظاہری واقع ہو اور مسیحیون مین سے کوئی
کہے کہ اس بات سے قران مین تحریف ثابت ہوتی ہے تو کیا محمدی نہ کہینگے کہ جبتک یہہ
عربی نسخوں سے مطابق ہین تو تیرا اعتراض محض بیجا اور تعصب ہے اور جبتک تو اصل زبان
نہ سیکہہ لے ترجمہ کے باب مین کچہہ مت بول بس یہی جواب ہمارا جواب ہے الحاصل یہہ دعوے
ہی مصنف کے مطلب کو مفید نہوگا کہتا ہون مین پادریصاحب کا یہہ جواب اسوقت
بجا ٹہرتا کہ صرف ترجمون ہی مین اختلاف پایا جاتا حالانکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخون
مین فرق ہے جیسا اوپر ثابت ہوچکا علاوہ اسکے بڑی غضب کی بات ہے کہ پادری لوگ
انہین لغو ترجمون کو کلام الہی قرار دیکر جا بجا بانٹتے پہرتے ہین اور انکو کچہہ شرم نہین
آتی کہ ہر ترجمہ کے عنوان پر لکہدیا کرتے ہین کہ اصل عبری سے ترجمہ کیا گیا پادریصاحب
کہتے ہین اور نبی کے حق مین ہمارا اعتقاد یہہ ہے کہ نبی وحواری اگرچہ اور امور مین قابل
سہو ونسیان ہوتے ہین لیکن پیغام کی تبلیغ وتحریر مین معصوم ہین اس جہت سے انبیا
وحواریون کا لکہا نسیان وسہو سے مبرا ہے اگر انکی کتاب مین کسیکو کہین اختلاف یا
محال عقل معلوم دے تو یہہ انکی عقل وفہم کے نقص کی دلیل ہے یہہ کلام کے نقص کی
کیونکہ عقل تو کتاب کی محکوم ہے حاکم نہین ہے اور پرانے اور نئے عہد کی سب کتابین الہام

الہام انبیاء و حواریون کی معرفت لکھی گئی ہے انجیل کے ان تین باب کے سوا یعنی
مرقس اور لوقا اور اعمال کی کتاب جو مرقس اور لوقا حواریون کے شاگردون کی معرفت
بموجب حکم و امداد پطرس و پولس حواری کے مرقوم ہوئی ہین اور اسی سبب سے یہہ بھی
کتب الہامی ہین اور اگرچہ پرانے عہد کی بعضی کتابون کے لکھنے والے کا نام معلوم نہین ہے
لیکن مسیح کی گواہی سے اور اون دلائل سے جو کتب اسناد مین لکھی ہین معلوم و
یقین ہوتا ہے کہ وے کتب بھی الہام کی راہ سے اگلے نبیون مین سے کسی کے وسیلہ
سے لکھی گئی ہین اور حق و صحیح ہین جاننا چاہیے کہ سب نبیونکا نام بھی نہین لکھا گیا چہ جائے
کہ سب کا کام اور احوال بیان ہوا ہو۔ اور انبیا و حواریون نے بعض قول کو قال اللہ
کے تحت مین داخل کیا ہے اور بعض کو غائب کے صیغہ سے لکھا ہے اور بعض وحی اور
رویا کی راہ سے اور بعض نصیحت و تعلیم کے طور پر مرقوم کیا ہے اور بعض کو گذارشات کی طرح
پر جو انہون نے آپ دیکھا یا اورون سے سنا اور گذارشات کی نسبت الہام کی راہ سے اونہین
معلوم ہو گیا ہے کہ کونسی گذارش کتاب مین داخل کرین اور حق و باطل مین فرق
کرین اور مضمون و عبارت کو کس ترتیب سے لکھین پس اس مضمون سے گذارشات و
روایات بھی کلام الٰہی ہین خلاصہ ہم مسیحی لوگونکا اعتقاد یہی اور الہام کے حق مین یہی
جو بیان ہو کہتا ہون مین یہہ اعتقاد صرف پادری صاحب ہی کا ہے نہ اور عیسائیونکا اور
نہ یہہ بات کتب مقدسہ سے معلوم ہوتی ہے بلکہ عہد عتیق کی کتابون سے تو اسکے برخلاف
معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بڈھی نبی کا قصہ تیسرے مقصد کی چوتھی فصل مین گذر چکا ہے اور
اسیطرح علماء عیسائی نے بھی لکھا ہے کہ حواری لوگ غلطیان کرتے تھے جیسا کہ واکی
بیکر وغیرہ کے قول اوسی فصل مین ذکر ہوئے قول و لکا اور پرانے اور نئے عہد کی
سب کتابین۔ الخ ایک دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ مقصد مذکور کی فصل مذکور مین عہد جدید کا
حال تو بتشریح تمام لکھا گیا ہے کہ وہ الہامی نہین ہے اور یہہ لوقا اور مرقس کی انجیل

پطرس اور پولوس کی مدد سے نہین لکہی گئین رہا مجموعہ عہد عتیق سو اوسکا حال یہہ ہے
کہ اکثر علماء ورد زن لمر اور ڈ وانیہ اور شلر اور شو ڈر وغیرہ کا یہہ عقیدہ ہے کہ موسیٰ کی
پانچون کتابین الہام سے نہین لکہی گئین چنانچہ ہارن صاحب نے جلد دوسری کے صفحہ ۴۹۸
اور ۵۱۸ مین بہی اسکا ذکر کیا ہے سو جب حضرت موسیٰ کی کتابون کی نسبت علماء مسیحیہ کا
یہہ اعتقاد ہے تو اور باقی کتابونکا کیا ذکر کیا جاوے کہ اونمین سے اکثرون کے مصنفون
اور زمانہ تصنیف کا بہی ٹہکانا نہین باقی رہا یہہ دعوی کہ حضرت مسیح نے عہد عتیق کی کتابون
کی صداقت کی نسبت گواہی دی ہے سو اسکا ذکر صفحہ ۵۲۳ مین آچکا ہے پادری صاحب
کہتے ہین اور اگر تو سوال کرے کہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ محمدؐ اور اوسکے تابعدار ایسے جہوٹے دعوی
مین پڑے ہون کہ گویا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابین منسوخ و تحریف ہوگئی ہین
اور ایسے دعوی کا سبب کیا ہوگا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ایسا دعوی کرنا اونکو ضرور تہا کیونکہ اگر
نہ کرتے تو البتہ محمد کی باتون سے صاف خلاف ظاہر ہوتا اس لیئے کہ وہ ایک طرف سے اقرار
کرتا تہا کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابین خدا کی جانب سے ہین اور دوسری طرف سے اون
کتابون کی تعلیمات کے برخلاف بیان کرتا پس اس صورت مین تدبیر صرف اسی مین ٹہری
کہ یہہ دعوی درمیان مین لاوے کہ نئے اور پرانے عہد کی کتابین تحریف اور قرآن کے
ظاہر ہونے سے منسوخ ہوگئی ہین اور یہی سبب ہے کہ وے کتابین قرآن سے موافقت نہین
رکہتین تاکہ اس طریق سے اپنے تئین ظاہری خلاف سے چہڑا دے اور اپنے کلام کو حق ٹہرادے
اور اس دعوی کو قوت دینا محمد اور اوسکے تابعدارون کو اتنا مشکل نہ تہا کیونکہ عرب کے
بت پرست مسیحیون اور یہودیون کی کتابون سے بیخبر تہے اور ہرچند کہ شروع مین جیسا کہ قرآن
سے بہی ثابت ہوتا ہے مسیحی اور یہودی محمد کی دعوت کے جواب مین بہت گفتگو کرتے
تہے لیکن جب کہ بہت سے لوگ اوسکے مطیع ہوگئے اور بزور شمشیر قوت پائی پہر کسیکو مقابلہ
مین گفتگو کی طاقت نہ رہی پس محمد کا دعوی مشہور و منتشر ہوگیا مگر ظاہر ہے کہ حقیقت کا ثابت

کرنا اور زور سے نہین ہوسکتا کہتا ہون مین پادری صاحب نے اس مقام پر ملحدانہ
گفتگو کی ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ یہان اسی قسم کی تقریر سے اوسکا جواب دیا جاوے
مثلاً اگر تو سوال کرے کہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ پولوس اور اوسکے تابعدار ایسے جہوٹے
دعوی مین پڑے ہون کہ گویا عہد عتیق کی کتابین پرانی اور نکمی ہوگئی ہین سو ایسے
دعوی کا سبب کیا ہوگا تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ایسا دعوی کرنا اونکو ضرور تہا کیونکہ اگر
نہ کرتے تو پولوس کی باتون سے خلاف ظاہر ہوتا کیونکہ وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تہا
کہ سب کتاب الہام سے ہے اور دوسری طرف سے ان کتابون کی تعلیمات کے خلاف
بیان کرتا تہا پس اس صورت مین تدبیر صرف اسی مین ٹہری کہ یہہ دعوی درمیان مین لاوے
کہ پرانے عہد کی کتابین منسوخ اور نکمی ہین اور اونمین نجات نہین کیونکہ اگر اونمین نجات
ہوتی تو دوسرے کی کیا حاجت تہی تاکہ اس طریق سے اپنے تئین ظاہری خلاف سے چہوڑاوے
اور اپنے کلام کو حق ٹہراوے اور ایسا ہی کچہہ حضرت عیسی کی نسبت ہی کہنے والا کہہ سکتا ہے
پس جب پادری صاحب جو کچہہ اس تقریر کا جواب دینگے وہی ہمارا جواب ہوگا اور یہہ جو پادری صاحب
کہتے ہین کہ اسلام بزور شمشیر پہیلا ہے سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ بالاتفاق یہہ بات ثابت ہے
کہ جہاد کا حکم ہجرت کے بعد یعنے نبوت سے تیرہ چودہ برس کے بعد ہوا ہے اور اس عرصہ
مین ہزارون آدمی مسلمان ہوچکے تہے چنانچہ سیل صاحب نے ہی لکہا ہے کہ مدینہ مین
قبل ہجرت کے کوئی گہر باقی ہوگا جسمین کوئی مسلمان نہو اور پہر دوسری جگہہ لکہتا ہے
کہ یہہ بات محض تہمت ہے جو کہتے ہین کہ اسلام صرف تلوار ہی کے زور سے پہیلا کیونکہ بہت
بلاد ایسے تہے جہان تلوار کا نام ہی نہین لیا گیا اور اسلام پہیل گیا اور اگر پادری صاحب کو
کچہہ جہاد کی نسبت کلام ہووے تو حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داود کا معاملہ
فلسطینین اور اموری اور قنعانی وغیرہ کے ساتہہ ہوا ہے اوسکو دیکہین اور خدا سے ڈر کر
ایسی لغو باتین نہ کرین جیسا ہم ازالۃ الاوہام مین یہہ سب حال لکہہ چکے ہین اور صاحب

استفسار نے بھی لکھا ہے پادری صاحب کہتے ہیں غرض کہ اس باب کے مطالب جنکا ذکر محمدیوں کی
دعوے کے جواب میں ہو چکا اگر ہم مختصر طور پر پھر اونکو بیان کریں تو انہیں دلیلوں سے صاف
ثابت و ظاہر ہے کہ محمدیوں کے دعوے بالکل بے اصل و بے بنیاد ہیں بلکہ یقین کلی ہے کہ پرانے
اور نئے عہد کی کتابیں نہ محمد کے وقت میں نہ اوس سے پہلے نہ پیچھے یعنی کسی وقت میں نہ تحریف و
تبدیل اور نہ کبھی منسوخ ہوئیں اور نہ ہونگے کیونکہ آسمان و زمین ٹل جائینگے پر خدا کا
کلام نہیں ٹلیگا پس وہ محمدی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان مقدس کتابوں میں خدا کا غیر
منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا جسکے حکم وامر سارے لوگوں سے اور خود اوس سے بھی نسبت
رکھتے ہیں ہاں صاف دل محمدی شخص کو لازم ہے کہ اس الہامی کلام کی تعلیمیں حاصل کرنے
میں کوشش کرے نہیں تو جو شخص خدا کے کلام جاننے اور اوسکے حکموں پر عمل کرنے میں سستی
اور غفلت کریگا خدا کے غضب میں پڑیگا اسلیے ہم نے صاف دل محمدیوں کی رہنمائی کو دوسرے
باب کے لکھنے پر توجہ کی اوس میں انجیل اور پرانے عہد کی عمدہ تعلیموں کو مختصر طور پر بیان کرکے ثبوت
پہنچاینگے کہ مقدس کتابیں اون شرطوں کو جنہیں ہم نے الہام الٰہی کی پہچان کے واسطے
شروع رسالہ میں لکھا ہے پورا کرتی اور آدمی کی روح کی خواہش و اقتضا حاصل کرکے اوس
حقیقی نیکبختی کو پہچانتے ہیں چنانچہ ان باتوں سے ہر طرح معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ انجیل اور پرانے
عہد کی کتابیں خدا کا کلام ہیں **کہتا ہوں میں** کہ مسلمانوں کا دعوے تو ہرگز بے اصل
نہیں البتہ پادری صاحب کا یہ کہنا کہ اونکا دعوے بے اصل ہے محض بیجا و بے اصل ہے چنانچہ
ناظرین پر یہ بات بخوبی واضح و آشکار ہو جاویگی **قول** اونکا یعنی کسی وقت میں نہ تحریف
و تبدیل نہ کبھی منسوخ ہوئیں الخ مخدوش ہے کیونکہ تحریف ہونا تو یقینی ہے جیسا اس کتاب
میں ثابت و بیان ہوا رہی احکام کی منسوخیت سو اسکا حال بھی پادری صاحب ذرا سن لیں کہ
توریت کے احکام دین عیسوی میں بہتیرے منسوخ ہو گئے مثلاً یوم السبت کہ جسکی عزت کا حکم
اور ماننے کی تاکید عہد عتیق کی کتابوں میں جا بجا لکھی ہے جیسا ورس ۱۰ باب ۲ کتاب

پیدایش مین یون مرقوم ہے اور خدانے ساتوین دن کو مبارک کیا اور مقدس ٹھہرایا
اسلیئے کہ خدانے اوس دن اپنے سب کام سے جو کیا اور بنایا تہا آرام پایا پہر خروج کے ۲۰ باب کے
۱۰ ورس مین یون حکم دیا گیا ہے لیکن ساتوان دن خداوند تیرے خدا کا ہے اوسمین کوئی کچھ کام
نکرے نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا خدمت کرنیوالا نہ تیری خدمت کرنیوالی نہ تیری مواشی
نہ تیرا مسافر جو تیرے دروازہ کے اندر ہے اسلیئے کہ خداوند نے چہہ دن مین آسمان و زمین
دریا اور سب جو کچھ کہ اونمین ہے بنائے اور ساتوین دن آرام کیا اسواسطے خداوند نے یوم
السبت کو مبارک کیا اور اوسے مقدس ٹھہرایا اور پہر اوسی خروج کے ۳۱ باب کے ۱۳ ورس
مین یون مرقوم ہے تو اسرائیل کو امر کر اور اونکو کہہ کہ تم میرے سبت کو مانو اسلیئے کہ یہہ میرے
اور تمہارے درمیان تمہارے قرنون مین نشانی ہے ۱۶ پس بنی اسرائیل سبت کو مانین اور اوسے
پشت در پشت عہد ابدی جانکے اوسمین ثبات کرین اور پہر استثنا کے باب ۵ کے ورس ۱۵ مین
اسکی تاکید کی گئی ہے یاد کر ہو کہ تو مصر کی زمین مین غلام تہا اور خداوند تیرا خدا اپنے
زور آور ہاتہہ اور بالا دستی سے تجہکو وہان سے نکال لایا اسلیئے خداوند تیرے خدا نے تجہکو
فرمایا کہ سبت کے دنکی محافظت کر اور خروج کے ۱۶ باب کے ۲۹ و ۳۰ ورس مین یون حکم
دیا گیا ہے دیکہو ازبسکہ خداوند نے تمکو سبت دیا اسلیئے وہ تمہین چہٹے دن دو دن کی روٹیان
دیتا ہے ہر ایک شخص اپنی جگہہ گوشہ گیر رہے ساتوین دن کسیکو رخصت نہ ہے کہ اپنی جگہہ سے
باہر جاوے چنانچہ لوگون نے ساتوین دن آسایش کی اور خروج کے ۳۱ باب کے ۱۴
ورس مین اس روز کے نہ ماننے والون کی سزا کی نسبت یون حکم ہوا ہے ۱۴ پس تم سبت کو
مانو اسلیئے کہ وہ تمہارے لیئے مقدس ہے جو کوئی اسکو پاک نہ جانے وہ مارڈالا جاوے
جو اوسمین کچھ کام کرے وہ اپنی قوم سے کٹ جاوے اور ۳۵ باب کے ۲ ورس مین یون
حکم ہے چہہ دن تک کاروبار کیا جاوے اور ساتوان دن تمہارے لیئے روز مقدس
خداوند کی راحت کا سبت ہوگا جو کوئی اوسمین کام کریگا مارڈالا جاویگا چنانچہ یہہ حکم

قتل کرنے کی سزا جو سبت کے نہ ماننے والون کے لیے تجویز ہوئی تہی اوس زمانہ مین جاری
بہی ہوگئی جیسا گنتی کے ۱۵ باب کے ان ورسون سے ظاہر و آشکار ہے ۳۲۔ اور جب بنی اسرائیل
بیابان مین تہے اونہون نے ایک شخص کو دیکہا کہ وہ سبت کے دن لکڑیان جمع کرتا تہا ۳۳
تب وے اوسکو جو لکڑیان جمع کر رہا تہا پکڑ کے موسی اور ہارون اور ساری جماعت کے پاس
لائے ۳۴۔ اونہون نے اوسے قید مین ڈالا کیونکہ اونکو بیان نہین کیا گیا تہا کہ اوسے
کیا کیا جاوے ۳۵ تب خداوند نے موسی کو فرمایا کہ یہہ شخص مار ڈالا جاوے ساری جماعت
خیمہ گاہ کے باہر اوسے پتہراو کرے ۳۶ چنانچہ ساری جماعت اوسے خیمہ گاہ کے باہر لیگئی
اور اوسے سنگسار کیا کہ وہ مر گیا جیسا خداوند نے موسی کو فرمایا تہا اور اسیطرح یوم السبت کی
فضیلت حضرت موسی کے بعد بہی جاری رہی چنانچہ نحمیا ۹ باب کے ۱۴ ورس مین یون فرمایا
ہے اور اپنا مقدس سبت اونہین سکہلایا اور اپنے بندے موسی کے ہاتہہ سے اونہین احکام اور حقوق
اور فرائض فرمائے اور حزقیل کے باب ۲۰ کے ۱۱ و ۱۲ ورس مین یون حکم دیا گیا اور مین نے اپنے
حقوق اونہین دیے اور اپنے احکام اونہین جتائے ان چیزون پر آدمی اگر عمل کرے تو اونسے جیئیگا اور
مین نے اپنے سبت بہی اونہین دیے کہ وے میری اور انکے درمیان نشان ہووین تاکہ وے
جانین کہ مین خداوند اونکا مقدس کرنیوالا ہون اور یرمیا کی معرفت یون فرمایا باب ۱۷ ورس
۲۲۔ اور تم سبت کے دن اپنے گہرون سے بوجہہ نہ لیجاؤ اور کسیطرح کا کام نکرو بلکہ سبت کے دن کو
مقدس جانو جیسا مین نے تمہارے باپ دادونکو فرمایا ۲۷ لیکن اگر میری نہ سنوگے کہ سبت کے دن کو
مقدس جانو اور سبت کے دن یروشلم کی پہاٹکون سے بوجہہ لیکر داخل نہ ہو تب مین اوسکی پہاٹکون مین
آگ لگاؤنگا جو یروشلم کے محلونکو کہا جائیگی اور نہ بجہیگی اور عہد جدید سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
عیسی نے بہی اسکی فضیلت قایم رکہی چنانچہ متی کے ۱۹ باب کے ۱۶ ورس مین لکہا ہے اور دیکہو ایک نے
آکے اوس سے کہا اے اچہے استاد مین کونسا اچہا کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷۔
اوسنے اوس سے کہا کہ تو کیون مجہے اچہا کہتا ہے کیونکہ اچہا تو کوئی نہین مگر ایک خدا پر اگر تو زندگی

مین داخل ہوا چاہے تو حکمون پر عمل کر پس حکمون کے لفظ سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اوس سے
وے احکام عشرہ مراد ہین جو موسی کی معرفت دئیے گئے تہے بلکہ مرقس کے ۱۰ اور لوقا کے ۱۸
باب سے بہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی اور متی کے ۲۴ باب کا ۲۰ درس سو تم دعا مانگو کہ تمہارا بہاگنا
جاڑے مین یا سبت کے دن نہوا تہی باوجودیکہ سبت کے ماننے کے لئے اسقدر تاکیدات اکیدہ
عہد عتیق کی کتابون مین مرقوم تہین اور حضرت عیسی نے بہی یوم السبت کے ماننے اور نہ ماننے کا
حکم بصراحت نہین دیا پر ان آیتون سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اونکے نزدیک بہی یوم السبت
واجب الاتباع تہا کیونکہ وہ بہی احکام عشرہ مین داخل ہی تیسرا یہ پولوس مقدس نے اوسکو منسوخ
کر ڈالا چنانچہ کلیسیون کے خط کے ۲ باب کے درس ۱۴ مین لکہا ہی اور حکمون کا دستخط جو ہمارے
مخالف تہا مٹا ڈالا اور اوسکو بیچ مین سے اٹہا کر صلیب پہ کیلین جڑین ۱۶ پس کوئی کہانے
پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت تمہین گنہگار نہ ٹہراوے ۱۷ کہ یہ آنے والی
چیزون کے سایہ ہین پر بدن مسیح ہی پر کرٹے اور ڈاکٹر ڈوئتی درس ۱۶ کی شرح مین یون
لکہتے ہین یہودیون کے درمیان تین قسم کے دن محافظت کئے جاتے تہے ایک تو یہی
یعنی سال کا پہلا دن کہ یہان اسکو عید کے لفظ سے تعبیر کیا ہی دوسرے تو یہی جو ہر مہینے کی
پہلی تاریخ ہوتا تہا اور جسے یہان نیا چاند کہا ہی تیسرا دیگی جو ہفتہ مین ایکبار ساتوین دن
ہوا کرتا تہا اور اسکو یہان سبت کا دن کہا ہی تمام یہہ منسوخ ہوئے بلکہ یہودیون کا ساتوین
دن کا سبت ہی اور خداوند کا دن یا عیسائیون کا پہلے دن کا سبت اسکی جگہہ قایم ہوا اور
جامعین تفسیر ہنری اور اسکاٹ اسی درس کی شرح مین لکہتے ہین چونکہ حضرت عیسی نے رسوماتی
سبتون کو منسوخ کر دیا اب کوئی آدمی غیر قومونکو اسکے لحاظ نہ کرنے سے الزام نہ لگاوے اور
بشپ مانسلی اس درس کی شرح مین یون لکہتا ہی لیکن یہودی کلیسا کی سبت موقوف ہوئی
اور نہ عیسائیکو اپنے سبت کی حفاظت مین فریسیون کے وہمون پر چلنا ضرور ہی اور ہاسوبر
اور بیافان لکہتے ہین کہ اگر تمام آدمیون اور دنیا کی تمام قومون پر یوم السبت کی حفاظت

واجب ہوتی تو وہ ہرگز منسوخ نہ ہوتا جیسا کہ حقیقت مین منسوخ ہو گیا اور عیسائیونکو لازم
ہوتا کہ پشت بہ پشت اسکی حفاظت کرتے جیسا انہون نے شروعین یہود کی تعلیم و تواضع کے
سبب کیا تہا پہر ختنہ کا حکم جسکی تاکید شدید عہد عتیق مین لکہی ہے اب عیسائیون نے اوسکو بالکل
اڑا دیا الاحال آنکہ وہ حکم دائمی تہا جسکے منسوخ ہونے کے مسلمان لوگ بہی ہرگز قائل نہین ہین
جیسا پیدایش کے ۱۷ باب کے ان درسون مین لکہا ہے ۱۰ اور عہد جو میرے اور تمہارے درمیان
اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان جسے تم یاد رکہو گے یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ
کیا جائے ۱۱ اور اپنے بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میرے
اور تیرے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے جب وہ آٹھہ دن کا ہو ختنہ کیا
جائیگا کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ۱۳ تیرے خانہ زاد کو
تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسمون مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ
جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جائے کہ اوسنے میرا عہد توڑا اور یہہ حکم
حضرت مسیح کے عہد مین بہی جاری رہا اور خود مسیح اپنی پیدایش کے آٹہوین دن مختون ہوئے
بلکہ پولوس کے زمانہ تک بہی اوسپر عمل جاری رہا کیونکہ خود پولوس نے تمتہی کا ختنہ کرا دیا
جیسا کہ باب ۱۶ اعمال مین مصرح ہے ۱ وہ دربا اور لسطرہ مین پہنچا اور دیکہو وہان طیمطیوس
نامی ایک شاگرد تہا جسکی مان یہودن تہی جو ایمان لائی پر اسکا باپ یونانی تہا ۲ اور وہ
لسطرہ اور اقونیم کے بہائیون کے نزدیک نیک نام تہا ۳ پاؤل نے چاہا کہ اوسے اپنے ساتہہ
لیچلے تو اوسکو لیجا کے اون یہودیون کے سبب جو اون جگہون مین تہے اوسکا ختنہ کیا
کیونکہ وے سب جانتے تہے کہ اوسکا باپ یونانی تہا سو صرف انہین دو حکمون پر
منحصر نہین بلکہ توریت کے سارے احکام اور بالکل رسوماتی آئین حضرت عیسی کے عہد مین اور
اونکے بعد حواریون کے زمانہ مین بہی جاری رہے جیسا اعمال کے ۲۱ باب مین مرقوم ہے
۱۸ اور دوسرے دن پاؤل ہمارے ساتہہ یعقوب کے یہان گیا اور سب بزرگ وہان اکہٹے تہے

۱۹۔ اور اونہین سلام کرکے اوسنے جو کچھہ خدانے اسکی خدمت کے وسیلہ غیر قومون مین کیا
تہا برابر بیان کیا۔ ۲۰۔ اور اونہون نے یہہ سنکر خدا کی تعریف کی اور اوسے کہا بہائی تو دیکہتا
ہے کہ کتنے ہزار یہودی ہین جو ایمان لائے اور سب شریعت پر بہت گرم ہین ۲۱۔ اور اونہون
نے تیرے حق مین سنا ہی کہ تو غیر قومون مین سب یہودیون کو سکہاتا ہی کہ موسی سے
پہر جاوین کہ کہتا ہے اپنے لڑکون کا ختنہ نکرو اور شریعت کے دستورون پر نہ چلو ۲۲
اب کیا کیا چاہئے لوگ ہر حال مین جمع ہونگے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہی ۲۳ سو یہہ جو ہم تجہے
کہتے ہین کر ہمارے ہان چار شخص ہین جنہون نے منت مانی ہی ۲۴۔ اونہین ساتہہ لیکر آپ
کو اونکے ساتہہ پاک کر اور اونکے لیئے کچہہ خرچ کر کہ اپنا سر منڈاوین تو سب جانینگے کہ جو تیرے
حق مین سنا کچہہ نہین بلکہ تو آپ درست چلتا اور شریعت کو مانتا ہی ۲۶ تب پاؤل نے اون
شخصون کو ساتہہ لیا اور دوسرے دن آپکو اونکے ساتہہ پاک کرکے ہیکل مین داخل ہوا
اور خبر دی کہ جب تک اونمین ہر ایک کی نذر چڑہائی جاوے پاک ہونے کے دن آخر ہونگے
پس ان ورسون سے بخوبی واضح و آشکار ہی کہ احکام شریعت موسوی پولوس کے زمانہ مین
بڑے زور شور سے جاری تہے یہان تک کہ پولوس مقدس کو بہی ظاہرا انکا اتباع
کرنا پڑا گو دل مین کچہہ اور عقیدہ رکہتا تہا جیسا کہ آگے بیان ہوتا ہی عبرانیون کے خط کے
درس ۱۳ مین ہی کہ جب اوسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانا ٹہرایا اور وہ جو پرانا اور دنی ہوتا ہے
مٹنے کے نزدیک ہی بائبل صاحب اس درس کی شرح مین لکہتا ہی صریح ظاہر ہے کہ خدا نے
اور پہر رسالت کے اقرار کرنے سے پرانے اور زیادہ نقصان والیکو منسوخ کرنیکا ارادہ
رکہتا ہی لہذا یہودیونکا رسوماتی مذہب موقوف ہوتا اور دین عیسوی اوسکی جگہہ قائم کیا
جاتا ہی اور پہر مقدس پولوس نامہ عبرانیون کے ۱۰ باب مین یون فرماتے ہین اسلئے شریعت
جو آنیوالی نعمتون کی پرچھائین ہین اور اون چیزون کی حقیقی صورت نہین اون
قربانیون سے جو وے ہر سال ہمیشہ گذرانتے اونکو جو وہان آتے ہین کبہی کامل نہین

کر سکتے ۲ نہین تو وے قربانی گذارنے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایک بار پاک ہوکر آگے
کو اپنے تئین گنہگار نجانتے ۳ پر قربانیان برس برس گناہون کو یاد دلاتی ہین ۴ کیونکہ ہو نہین
سکتا کہ بیلون اور بکریون کا لہو گناہ کو مٹا دے ۵ اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوئے کہتا ہے
کہ قربانی اور نذر کو تونے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور ان
قربانیون سے جو بدن کے لئے ہین تو راضی نہوا ۷ تب مین نے کہا دیکہہ مین آتا ہون میری
بابت کتاب کے دفتر مین لکہا ہے تاکہ خداوند تیری مرضی بجالاؤن ۸ پہلے جب کہا کہ قربانی اور نذر اور
سوختنی قربانی اور گناہ کی قربانی کی خواہش تونے نکہی نہ اونسے خوش ہوا اور یہی قربانیان
شریعت کی موافق گذرانی جاتی ہین ۹ تب اوسنے کہا کہ دیکہہ اے خداوند مین آتا ہون کہ
تیری مرضی بجالاؤن تو وہ پہلے کو مٹاتا تاکہ دوسرے کو ثابت کرے پائیل صاحب ورس ۹ و ۸
کی شرح مین یون لکہتا ہے کہ حواری ان دو ورسون مین دلیل لاتا ہے کہ یہودیون کی قربانیون
کے بالکل غیر کافی ہونے کے لئے ان ورسون مین اشعار ہے اور اسلئے مسیح نے انکے نقصانون کے
پورا کرنے کے واسطے موت کی تکلیف اپنے اوپر گوارا کی اور اوسنے ایک بات کرنے سے دوسرے
کا استعمال منسوخ کیا اسیطرح عبرانیون کے ۷ باب مین یون فرماتے ہین ۱۱ اگر لیوئی والی
کہانت سے کاملیت ہوتی کہ لوگ شریعت سے اسکے پابند تہے تو کیا احتیاج تہی کہ دوسرا کاہن
ملک صدق کے طور پر ظاہر ہو اور ہارون کے طور پر نہ کہلاوے پس اگر کہانت بدل جاوے
تو شریعت کا بہی بدل ڈالنا ضرور ہوگا بشپ ہال ورس ۱۲ کی شرح مین یون لکہتا ہے
کہ جو کہانت احکام الہی اور توریت کا چہوٹا جزو نہ تہی اور اوسکا کام یہہ تہا کہ آئین کی حفاظت
اور خبرداری اسکی رہے کیجاوے اسلئے ضرور پڑا کہ جب کہانت بدل گئی تو آئین بہی ضروری
بدلا جاوے اور ڈاکٹر میکنائٹ اسی ورس کی شرح یون کرتا ہے کہ توریت کے موافق
کہانت کا کار جانورون کی قربانی گذراننے اور عابدون کے بدن کو اونکے رسوم کر کے
نجاسات شرعی سے پاک کرنے پر مشتمل تہا تاکہ وے لوگ جماعت عام مین خدا کی عبادت

کرین لیکن جب ایک کاہن ملک صدق کے طور پر آیا اور جسکا یہہ کام تھا کہ عابدون کے دلون
کو نہ حیوانون کی قربانیون بلکہ اپنی قربانی سے پاک کرے تب کہانت بدلی اور حیوانونکی
قربانی اور اسرائیلیون کے بدن کو غسل وغیرہ کے وسیلے پاک کرنے کے باب مین جو آئین
تہے ضرور کر بدلی یعنی بالکل موقوف کیئے گئے ہین اور ہنری اور سکاٹ کی تفسیر مین درس ۱۱ سے
۲۵ تک کی شرح مین یون لکہا ہی کہ کہانت اور شریعت جس سے تکمیل نہین ہو سکتی موقوف
ہوئی ایک نیا کاہن اوٹہا اور ایک نئی معافی قایم ہوئی جس سے سچے یقین کرنیوالے
کامل ہوت اور پہر گلیتون کے خط کے تیسرے باب مین پولوس مقدس یون فرماتے ہین
۱۰ کیونکہ وے سب جو شریعت کے عمل پر بہروسا رکہتے ہین لعنتی ہین کہ لکہا ہی جو کوئی ان
سب باتون کے کرنے پر کہ شریعت کی کتاب مین لکہی ہین قایم نہین رہتا لعنتی ہی ۱۱ پر یہہ
بات کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سی راستباز نہین ٹہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے
راستباز ہوا سوہی جیئیگا ۱۲ پر شریعت کو ایمان سے کچہہ نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جسنے اسکے
حکمون پر عمل کیا سو انہین سے جیئیگا ۱۳ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سی چہڑایا
کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنتی ہوا کیونکہ لکہا ہی کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا سو ہے ۱۴ تا کہ
ابرہام کی برکت غیر قومون تک یسوع مسیح سے پہنچے تا کہ ہم ایمان سے اوس روح کو جسکا وعدہ
ہے پاوین لارڈنر صاحب ان درسون کو نقل کرکے نوین جلد کے ۴۵۵ صفحہ مین یون لکہتا
ہی کہ مین خیال کرتا ہون کہ اس جگہہ حواری کی یہہ مراد و معنی ہے اور یہہ وہ ہی جو وہ اکثر تعلیم
کرتا ہی یعنی حضرت عیسی کی موت اور صلیب سی شریعت منسوخ ہوئی یا بیفایدہ ہوگئی پہر صفحہ
۴۸۸ مین لکہتا ہی ان جگہون مین حواری صریحا یہہ بیان کرتا ہی کہ شریعت کے رسومانی
احکام کا منسوخ ہونا عیسی کی موت کا نتیجہ ہی اور گلیتون کے خط کے باب ۲ مین پہر فرماتے ہین
۲۰ مین مسیح کے ساتہہ صلیب پر کہینچا گیا لیکن زندہ ہون پہ تو ہی مین نہین بلکہ مسیح مجہہ
مین زندہ ہی اور زندگی جو اب جسم مین زندہ ہون سو خدا کے بیٹے پر ایمان سے زندہ ہون

جسنے مجھسے محبت کی اور آپ کو میرے بدلے دیا ۲۱ مین خدا کے فضل کو بیجا نہین ٹھہراتا کیونکہ راستبازی
اگر شریعت سے ملتی ہے تو مسیح بیفایدہ موا ڈاکٹر ہمنڈ ورس ۲۰ کی شرح مین یون لکھتے ہین اوسنے
میرے لئے اپنی جان دیکر موسی کے آئین سے مجھے مخلصی دی اور ورس ۲۱ کی شرح مین یون کہتے
ہین یہہ آزادی اسی لئے مین استعمال کرتا ہون اور نجات کے لئے شریعت پر بہروسا نہین کرتا اور
نہ موسی کے احکام کو ضرور سمجھتا ہون اسلئے کہ وہ تو گویا مسیح کی انجیل کو بیفایدہ کرتا ہی اور ڈاکٹر
وٹبی ۲۱ ورس کی شرح مین یون لکھتا ہی کہ اگر ایسا ہو تو مسیح کا مرنے نجات کو خرید کرنا کچھہ ضروری
نہ تہا اور اوسکی موت مین کچھہ خوبی نہ تہی اور پائیل یون لکھتا ہی کہ اگر یہودیون کی شریعت
ہمین بچاتی اور نجات دیتی تو مسیح کی موت کی کیا ضرورت تہی اور اگر ہماری نجات کے لئے
شریعت ایک جزو ہے تو مسیح کی موت اوسکے واسطے کافی نہ ٹہری انتہی اور اسیطرح پولوس مقدس
نے اور بہت سی جگہہ کہا ہے اور علماے عیسائی نے اونکا اقتدا کرکے اون ورسون کی ویسی ہی
شرح کی ہی مثلاً پولوس ورس ۱۸ باب ۷ نامہ عبرانیہ مین یون لکھتا ہی ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ع پس
اگلا حکم کمزور اور بیفایدہ ہونے کے سبب منسوخ ہی انتہی الغرض پولوس کے ان اقوال سے جو
اوپر مذکور ہوئے اور اور علماء عیسائی کی شرح و تفاسیر مذکورہ الصدر سے ہر عاقل و صحیح الفہم پر
یہہ بات بخوبی ثابت ہو گی کہ احکام توریت کے منسوخ ہوئے پس پادریصاحب کا یہہ کہنا کہ
کتب مقدسہ نہ کبھی منسوخ ہوئے ہین نہ ہونگی کلیۃً لغو ہو گیا اور اب بجز اسکے چارہ نہین کہ پادری صاحب
اون چند اوراق کو جو اونہون نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری فصل مین نسخ کی بابت
سیاہ کئے ہین بالکل نکال ڈالین کیونکہ اول تو اوس فصل کی بنا ہی فاسد ہی کیونکہ پادریصاحب
شروع ہی مین کہتے ہین کہ قران اور اوسکے مفسرین دعوی کرتے ہین کہ جسطرح زبور کے
آنے سے توریت اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی الخ پہر صفحہ ۲۰ مین لکھتے ہین
اسحالت مین محمدیونکا دعوی بے اصل بیجا ہی جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونو
منسوخ کرتی ہی الخ حالانکہ یہہ صریح بہتان ہی کیونکہ قران شریف مین کسی جگہہ یہہ نہین آیا ہی

کہ زبور کے سبب سے توریت منسوخ ہوئی اور نہ کہین یہہ لکھا ہی کہ انجیل کے ظاہر ہونے سے
زبور منسوخ ہوئی اور نہ کوئی مفسر اسبات کا قایل ہے بلکہ اسکے برخلاف تفسیر عزیزی مین
سورۂ البقر کی ۸۱ آیت وَلَقَدْ آتَیْنَا مُوسَى الْكِتَابَ الآیۃ کی تفسیر کے نیچے ایسا لکھا ہی اور موسی
کے پیچہے بہیجے اور رسولون کو بہیجا جو حضرت یوشع اور حضرت الیاس اور حضرت الیسع اور
حضرت شموئیل اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور
حضرت یونس اور حضرت عزیر اور حضرت حزقیل اور حضرت زکریا اور حضرت یحیی وغیرہم
چار ہزار آدمی تہے اور یہہ سب موسی علیہ السلام کی شریعت پر گذرے ہین اور انکے بہیجنے
سے اوسی شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تہا جو بنی اسرائیل کی سستی اور کاہلی سے
مندرس و متروک اور انکے علماء بد کی تحریفات کے سبب متغیر ہو چلی تہے اور سورۂ نسا کی
۱۶۱ آیت کی تفسیر کے ذیل مین اس قول کے نیچے وَآتَیْنَا دَاوُودَ زَبُورًا تفسیر حسینی مین یون
لکہا ہی اور ہمنے داؤد کو کتاب دی جسکا نام زبور تہا وہ کتاب جناب الہی کی حمد وثنا پر
مشتمل اور اوامر و نواہی سے خالی تہی بلکہ داؤد علیہ السلام کی شریعت وہی توریت کی شریعت
تہی انتہی جیسا مباحثۂ دینی کے پہلے حصہ مین مفصل لکہا ہی اور پادریصاحب سے بہی جلسہ مین
اسکے روبرو عرض کیا گیا دوم جو کچہہ پادریصاحب عقلی اعتراض کرکے مسئلہ نسخ کی بابت
قباحتین نکالتے ہین سو وہ سب کی سب پولوس مقدس کے سر پڑتی ہین الحاصل جیسا پادری صاحب
کا دعوی عدم تحریف کی بابت لغو نکلا ویسا ہی جو کچہہ اونہون نے نسخ کی بابت لکہا ہی
یعنی میرا یہ قول او نکا کیونکہ آسمان و زمین ٹل جائینگے پر خدا کا کلام نہین ٹلیگا جو درس
۳۵ باب ۲۴ متی یا درس ۳۳ باب ۲۱ لوقا کی طرف اشارہ ہی سو اسکو انکے دعوی سے کچہہ بہی نسبت
نہین کیونکہ وہ درس خاص اوس پیشین گوئی سے جو اوسی باب مین بیان ہوئی ہی علاقہ رکہتا ہی
جیسا کہ بشپ پیرس کہتا ہی کہ اوسکی مراد یہہ ہی کہ میری یہہ پیشین گوئیان یقیناً پوری ہونگی
اور دین اسٹان ہوپ یہہ کہتا ہی کہ اگرچہ آسمان اور زمین اور سب چیزون کی نسبت

تبدیل کے قابل نہیں ہیں تو بھی ایسی استوار نہیں ہیں جیسی میری پیشین گوئیاں ان چیزونکی
بابت استوار ہیں وے سب مٹ جائینگی پر میری باتیں ان پیشین گوئیون کی بابت ہرگز نہ ٹلینگی
اور جو بات کہ اب میں نے بیان کی ہی اوسکا ایک شوشہ مطلب سے متجاوز نہوگا انتہی علاوہ اسکی توریت
کی بابت بھی حضرت مسیح کا قول متی کے ۵ باب میں یوں منقول ہی ورس ۱۷ ایہہ گمان مت کرو کہ میں
توریت اور نبیونکی کتابون کو منسوخ کرنے کو آیا ہون میں منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ پورا کرنیکو آیا
ہون سو اوس میں تمسے سچ کہتا ہون جو وقت تک کہ آسمان اور زمین نیست نہون ایک لفظ یا
ایک شوشہ توریت سے ہرگز منسوخ نہوگا جبتک سب پورا نہووے۔ حال آنکہ احکام توریت کے
بلاشبہ منسوخ ہوے جیسا کہ پولوس مقدس اور اور علماء کے اقوال اوپر گذرچکے اور شاید پادری صاحب
اسکے جواب میں اپنی عادت کے موافق عوام الناس کے مغالطہ دہی کے لئے یہہ کہیں کہ وہ احکام
منسوخ نہیں ہوے بلکہ مسیح کے آنے سے انکی تکمیل ہوئی تو اس صورت میں ہم کہتے ہیں کہ اولاً یہہ
جواز مسئلہ نسخ کا منافی نہیں ثانیاً یہہ کہ جو احکام حضرت مسیح کے آنے سے پہلے منسوخ ہوئے
اونکا کیا جواب ہوگا جیسا ورس ۳۰ باب ۲ کتاب اول سموئیل میں عالی کی نسبت یون حکم ہوا ہے
سو خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہی کہ میں نے تو کہا تھا کہ تیرا گہر اور تیرے باپ کا گہر ہمیشہ میرے آگے
کام کیا کرے پر اب خداوند بولا کہ کبھی مجھکو گوارا نہوگا کیونکہ وے جو مجھکو تعظیم کرتے ہیں میں اونکو
بزرگی دونگا اور وے جو میری تحقیر کرتے ہیں بے قدر ہونگے۔ بشپ پاٹرک اس ورس کی یون
شرح کرتا ہی کہ خدا نے اس حکم کو جو اوسکو اور اوسکے کنبے کے لئے پشت در پشت سرداری کہانت ہونیکے
کے لئے دیا تھا منسوخ کر دیا یہہ عہدہ حضرت ہارون کے بڑے بیٹے الیعازر کے لئے مقرر ہوا تھا اور
اونکے بڑے بیٹے فینحاس کو پہونچا اسکے بعد ہارون کے چھوٹے بیٹے ایتامار کی اولاد عالی کو منتقل ہوا
جیسے اب پھر الیعازر کے کنبے کو بسبب گناہ بنی عالی کے منتقل ہوا یعنی اور پھر ابتدا اخبار میں یون
حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص سوائے خیمہ گاہ کے اور کہیں ذبح نہ کرے اور اگر کوئی
کہیں اور بھی ذبح کریگا تو اوس شخص پر خون کی تہمت ہوگی اور وہ شخص مار ڈالا جاویگا لیکن باب ۱۲

استثناء کے بموجب یہہ حکم منسوخ ہوا اور صاحب جلد اول کے ۱۹۹ صفحہ مین ان دونون کا ذکر کرکے
لکھتا ہی کہ ان دونون فقرون مین ظاہرا تناقض واقع ہی لیکن یہہ خیال کرنے سے کہ آئین
موسوی بنی اسرائیل کی حالات کے موافق کم و بیش کئے جاتے تھے اور وہ آئین ایسے نہ تھے
کہ کبھی بدلے نہ جاوین اسکی توجیہہ بہت آسانی سے ہو سکتی ہی پہر لکھتا ہی کہ اونکی (یعنی بنی اسرائیل کی
ہجرت کے چالیسوین سال فلسطین مین داخل ہونیسے پہلی استثنا کے باب ۱۲ کے ورس ۱۵ و ۲۰ سے تا ۲۲
مین جو حکم دیا گیا موسی نے اوس حکم کو صاف منسوخ کیا اور اجازت دی کہ فلسطین مین داخل ہوتے
ہی گائے بیل بہیڑ وغیرہ جہان چاہین وہان ماہین اور کہا وین انتہی ملخصا اسکی سوا اور بہت سے
احکام ہین جو حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے پہلے منسوخ ہو گئی ہین جنکا بیان یہان بموجب
تطویل سمجھکر چھوڑ دیا گیا پر کتاب ازالۃ الشکوک مین اکثر اونکا ذکر ہوا ہی جسکو دیکھنا ہو اوس کتاب
مین دیکھے پس اس صورت مین پادری صاحب کا یہہ قول پس وہ محمدی شخص جو حقیقت کا طالب
ہے ان مقدس کتابون مین خدا کا غیر منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا کیا لغو ہو گیا الحاصل
اگر ہم ان وجوہ و دلایل کو جو کتب مقدسہ کی محرف و منسوخ ہونے کی بابت اب تک مذکور ہوئین
مختصر طور پر پہر بیان کرین تو اونہین دلیلون سے صاف ثابت و ظاہر ہی کہ محمدیون کا دعوی
ٹہیک اور سچا ہی اور عیسائیونکا یہہ دعوی کہ کتب مقدسہ نہ کبھی منسوخ ہوئین نہ محرف سراسر لغو اور
بے بنیاد بلکہ یقین کلی ہی کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابین ہر وقت مین یعنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پہلے اور پیچھے تحریف اور تبدیل ہوئین پس وہ عیسائی شخص جو حقیقت کا طالب ہے
ان کتابون کو محرف اور منسوخ پائیگا اسلئے اوسکو لازم ہی کہ اون کتابونسے ہاتھ اوٹھا کر اپنی نجات کی
راہ ڈہونڈنے اور سچے دل سے قرآن شریف پر ایمان لاکر نجات حاصل کرے لہذا ہم اس فصل کو
تمام کرکے صاف دل عیسائیونکی ہدایت کے لئے خاتمہ کے لکھنے پر متوجہ ہوتی ہین جسمین دین عیسوی کا
حال مجملا بیان کرینگے کیونکہ تفصیلا لکھنے کے لئے بڑی کتاب چاہئے ہان اگر زمانہ فرصت دیگا
تو اس باب مین ایک مستقل رسالہ لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی

# خاتمہ

[illegible]

طبریوس قیصر کے جلوس کے پندرہوین برس جب پنتیوس پلاطس یہودیہ کا حاکم اور ہیرود جلیل کا
بادشاہ اور اسکا بہائی فلپ ایتوریہ اور ملک تراخونیتی کا بادشاہ اور لیسانیاس ابلینی کا بادشاہ
تہا اور حنان اور قیافا سردار امام تہے تب خدا کا کلام بیابان مین یحیی بن زکریا کو پہنچا
پس وہ یہودیہ کے بیابان مین وعظ کیا اور لوگون کو ایک آنیوالی کی خوشخبری دی
کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اور لوگون کو اصطباغ دینا شروع
کیا اور اوسی عرصہ مین حضرت مسیح بہی گئے اور اوسنے اصطباغ پایا لیکن جب یحیی کی زیادہ
شہرت ہوئی اور اوسنے ہیرود کو کچہہ ملامت کی تو اوسنے اونکو قید کر دیا حضرت مسیح نے
جب اونکے قید ہونے کا حال سنا تو جلیل مین آئے اور ناصرہ کو چہوڑ کر کفرناحوم مین آ رہے
اور اوسوقت سے مسیح نے بہی وہی وعظ کرنا اور کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہت نزدیک ہوئی اور یہودیون کی طرف متوجہ رہے اور اونہین کو وعظ و نصیحت کر کے
دین عیسوی کیطرف ترغیب دیتے رہے کیونکہ وہ خاص اونہین کے لئے بہیجے گئے تہے جیسا کہ خود مسیح نے
ایک کنعانی عورت کو جسنے انکو اپنی بیٹی کے تندرست ہونیکی استدعا کی صاف جواب دیا کہ مین
سوائے اسرائیل کے گہرانے کی گمراہ بہیڑون کے پاس بہیجا نہین گیا ہون اور ایسا ہی حکم حواریون
کو بہی دیکر روانہ کیا کہ تم قوموں کیطرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل نہونا بلکہ بہ تخصیص
اسرائیل کی گمشدہ گوسپندونکی طرف جاؤ چنانچہ اسیطرح حضرت مسیح یہودیون کی ہدایت مین
مصروف رہے اور تہوڑے سے لوگ ویز ایمان لائے پر اکثر یہودی لوگ اونکو دکہہ دینے اور آزار
آخر کار یہود اسخریوطی کو ہمراہ لیکر اور حضرت عیسی کو گرفتار کر کے سردار کاہن کے پاس
لیگئے اوسنے ایک بہانہ سے عدالت مقرر کر کے تجویز کی کہ عیسی قتل کیا جاوے اور اسلئے اونہین
پنتیوس پلاطس کے پاس بہیجا کہ وہ اونکو قتل کا حکم دے ایک مسیح کے حواریون اور شاگردون نے
اونکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل نہین سمجہا تہا اور اونکا سست ایمان دنیوی نعمتون اور
فائدونکی امید مین لگا تہا اونکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بہاگ گئے اور اوسی امید پر

۴۷ لوقا باب ۳ درس ۱ و ۲
۴۸ متی کا باب ۴ درس ۱۲
۴۹ متی کا باب ۴ درس ۱۳ و ۱۴ ۱۵ ۱۶
۵۰ متی کا باب ۴ درس ۱۷
۵۱ متی کا باب ۱۵ درس ۲۴
۵۲ متی کا باب ۱۰ درس ۵ و ۶
۵۳ [illegible]
۵۴ [illegible]

یوحنا کی ماں نے مسیح سے یہہ درخواست کی تھی کہ جب تم اپنی بادشاہت میں داخل ہو تو میرے
دونوں بیٹے ہی تمہارے داہنے اور بائیں بیٹھیں اور اسی نیت سے پطرس نے حضرت مسیح سے
کہا تھا کہ ہم سب کچھ چھوڑ کے تیرے پیچھے ہو لئے ہیں کیا ملیگا اور اگر وہ بات سچی ہو جو مسیح کا
قول و قرار دیکھو تو مسیح نے بھی ایسا ہی کچھ کہا ہی کہ تم میری مخالفوں میں میرے ساتھ رہے
ہو اور جسطرح میرے باپ نے میرے لئے بادشاہت مقرر کی ہے میں تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں
تاکہ تم میری بادشاہت میں میرے میز پہ کھاؤ اور پیو اور تختوں پہ بیٹھکر اسرائیل کے بارہ
فرقوں کا انصاف کرو الغرض اسطرح ہوا اون لوگوں کے عقیدہ میں یہہ بات کہ مسیح دنیاوی
سلطنت قایم کریگا اور ہم بھی حکومتیں کرینگے ایسی جمی ہوئی تھی کہ جب حضرت مسیح دنیا سے
سدہارے تب وہ افسوس کرتے اور کہتے تھے کہ ہمیں امید تھی کہ یہہ وہی ہی جو اسرائیل کو آزاد
کریگا یہانتک کہ جب وہ حضرت عیسی سے پھر ملاقی ہوئے تب اونسے یہہ کہا کیا تو اسیوقت بادشاہت
ہی اسرائیل کی پھر بحال کریگا پس اس صورت میں لازم ہوا کہ اون پر دوبارہ روح القدس
نازل ہو تاکہ اونکی بے ایمانی اور سخت دلی دور ہو جاوے کیونکہ حضرت مسیح کا اونپر
روح القدس سے بھر دینا اور معجزونکی طاقت دینا کچھ کام نہ آیا لیکن جب یہہ روح القدس
اوترا تو عجب طرح سے اونپر اوترا کہ آواز جیسی آندھی کی سی آئی شاید ایسا ہوا ہوگا
جیسا اب بگولے آیا کرتے ہیں الحاصل جب وے روح القدس سے بھر گئے تو یہودیونکی ہدایت
کیلئے وہ متوجہ ہوئے پر شریعت موسوی کے موافق عمل کرتے رہے اور نماز پڑھنا اور
کلیسا میں جانا اور کھانا پینا سب توریت کے احکام کے موافق جاری رہا لیکن تھوڑے
دنوں بعد ساؤل نام ایک یہودی جو حضرت مسیح کا بڑا دشمن تھا راہ چلتے ہوئے عیسائی ہوا
اور عیسائی ہونے کے بعد پولوس مقدس بنا پر اسوقت تک غیر قوم میں سے کوئی شخص عیسائی
نہیں کیا گیا تھا کیونکہ حواریوں کے ذہن میں وہی بات جمی ہوئی تھی جو حضرت مسیح نے
کہی تھی کہ تم غیر قوموں کی طرف نہ جانا حتی کہ کرنیلیاس کے عیسائی کرنے کی بات جو غیر قوم

مین سو تنہا پطرس کو مشاہدہ دکہایا گیا اور اوسپر وہ شک مین پڑا کہ اسکی کیا معنی ہین کہ یکایک
کلیلیا کے آدمی آئے اور اوسکو قیصریہ کو لے گئے اور جب وہان کے لوگون نے عیسائی
ہونے کی درخواست کی اور پطرس اونسے باتین کرنے لگا کہ ہی اتنا مین روح القدس اونپر
اوتر پڑا تب مختونون کو تعجب ہوا کہ غیر قومون پر بہی روح القدس کی بخشش ہوئی یہہ دیکہکر
پطرس نے اون لوگون کے اصطباغ پانے کا حکم دیا غرض اس مشاہدہ کے سبب سے غیر قوم بہی
عیسائی ہونے لگی لیکن اب ایک دنگل ہلا کہ مختونون نے جو شریعت موسوی کے پابند تہے سعی
کی ہٹ کی کہ غیر قوم بہی احکام شریعت بجا لاوین اور غیر قومون کو یہہ بات نامنظور ہوئی
تب پاول اور برنباہ اور اون مختونون مین گفتگو ہوئی آخر کو یہہ تجویز ٹہری کہ یروشلم مین
رسولون اور مشایخ کے پاس جا کر اسکا فیصلہ کیا جاوے پہر وہ سب اکٹہے ہو کر یروشلم مین آئے اور
وہان کونسل کا جلسہ منعقد ہوا پطرس اور برنباہ اور پولوس مختونون کے خلاف بولے یعقوب نے
توسط اختیار کر کے یہہ صلاح دی کہ شریعت کا سارا بوجہہ انکی گردن پر ڈالنا اچہا نہین بہتر ہے
کہ بعضے بعضے احکام کا اتباع انپر لازم کیا جاوے تب تو ایک سرکلر لکہا تہا کہ روح القدس
جاری ہوا کہ روح القدس کو اور ہمکو یہی اچہا لگا کہ سوائے ان باتون کے جو ضروری ہین
تمپر زیادہ بوجہہ نہ ڈالین تم بتون کے لئے ذبح کی ہوئی چیز سے اور لہو اور گلا گہونٹا ہوا جانور
کہانے سے اور زناکاری سے پرہیز کرو اونسے اگر تم اپنے تئین دور کرو گے تو بہلا کرو گے
تم پر سلام سو اس سرکیولر کے مطابق غیر قومون کو تو شریعت کی پابندی نرہی پر مختون
لوگ اوس شریعت موسوی کے متبع رہے لیکن پولوس مقدس آپ ہی راضی نرہے اور
اونہون نے بالکل شریعت موسوی کو مٹایا اور کہا کہ اگلا حکم کمزور اور بے فائدہ ہونے کے
سبب منسوخ ہے اور پاکون کے لئے سب کچہہ پاک ہے سو جب تکلیفات شرعی بالکل اوٹہ گئین
اور لوگون نے اس دین مین ہر طرح کی آسایش و آرام پایا تب غیر قوم کے لوگ شوق و
رغبت سے عیسائی ہونے لگے کیونکہ یہہ بات بالبداہت واضح و آشکار ہے کہ انسان جبلت سے

گناہون کا مبتلا ہی اس قسم کی باتون کی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہی اور اچھی بات تھوڑی
کمتر دل لگاتا ہی لیکن اگرچہ پولس نے احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا حکم دے دیا تھا لیکن پھر
بھی مختون لوگ جو نئے عیسائی ہوئے تھے اونکو مانتے تھے یہانتک کہ جب پولس یروشلم
مین آیا تو مشایخ کو خوف ہوا کہ عیسائیان مختون جو انبوہ شریعت پر بڑے سرگرم ہین اور
پولس کا حال بھی سن چکی ہین بیشک اکٹھے ہو کر فساد کرینگے تب پولس کو سمجھایا کہ تو بھی منت
والے آدمیون کے ساتھ داخل ہو کر منت ادا کر تاکہ وے لوگ جانین کہ جو کچھہ اونھون نے
تیرے حق مین سنا ہی بے اصل اور بے بنیاد ہی اور پولس نے بھی انکی بات مانکر ایسا ہی کیا
الغرض ادریان کے وقت تک اسیطرح سب لوگ احکام توریت کی تعمیل مین سرگرم تھے پر
جب بادشاہ نے یہہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مارڈالا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیون
نے اس خیال میں کہ ہم بھی یہودیون مین گنے جاوین رسومات موسوی کو بالکل چھوڑ دیا
اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیا اور یہہ بات لوگون کو جو یہودیون کی رسوم کے ادا کرنے مین
بدل راغب اور بہت سرگرم تھے نہایت ناگوار گذری اسلیئے وہ جدا ہو گئے اور سیریا ملک فلسطین
مین اپنی جماعتین قایم کین اور ان مین رسوم موسوی کو اسی درجہ اور کروفر کے ساتھہ بحال
رکھا یہہ لوگ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو سند مین برابر سمجھتے تھے سو جب دو فرقہ ہو گئے
تو فرقہ اولین جو سچ مچ عیسائی تھا اور توریت کی حمایت مین مصروف رہتا تھا بدعتی قرار
دیا گیا اور آبیونیہ اونکا نام رکھا گیا اور دوسرا فرقہ جو توریت سے برگشتہ ہو گیا تھا اور
جسکی بنیاد پہلے ہی پولس جما چکی تھے دن بدن زیادہ ہوا یہانتک کہ دین عیسوی تمام
سے مفقود ہو چلا اور دین پولس کی ترقی ہونے لگی دوسری صدی مین ایک اور
ایجاد بات ہوئی کہ جسکے سبب دین پولس کے پہیلنے کے لئے ایک بڑی مدد ملی یعنی یہہ کہ
افلاطون اور فیثاغورس کے پیرو دن مین یہہ مقولہ تھا کہ سچائی اور خدا پرستی کی ترقی
کے لئے جہوٹہہ بولنا اور فریب دینا صرف جایز ہی نہین بلکہ قابل تحسین ہی اونسے یہودیون نے

باب ۲۱ ... ۶۵

حضرت عیسی کے آنے سے بیشتر یہہ مقولہ سیکہہ لیا اور ان دونون سے پہر عیسائیون کو
لگی چنانچہ بہت سی چہوٹی کتابون سے جو بڑے اور مشہور ناموں کے ساتہہ منسوب ہوکر
اس صدی اور اسکے بعد کی صدی مین دنیا مین پہیلائی گئین یہہ بات واضح و آشکار ہے اور یہہ
بات کچہہ تعجبات سے نہ تہی اور عیسائی لوگ کچہہ محتاج نہ تہے کہ انہین لوگون سے یہہ بات سیکہکر عمل
مین لاوین کیونکہ اس صدی کے حال مین ایک بڑا معتبر مورخ یون لکہتا ہے کہ اگر اخلاق کے
بدرہنا سے ایسا شخص مراد ہے جو ان کامون کی حد و خاصیت سے جو عیسائیون پر لازم تہے
واقف ہو اور نیکی اور بدی کی ہی صاف صاف تمیز نہ کرتا ہو اور کتب مقدسہ کے اصل
مطلب مین نہ غوض کرسکتا ہو اور جو اسی سبب سے اکثر بے تحقیق مین ڈاوان ڈول احکام
الہی کے بیان کرنے مین غلطی مین پڑجاتا ہو گویا اوقات اچہی بات ہی کہتا ہو اگر ہم کسی
ایسا شخص جسکی یہی تعریف ہوئی مراد ہو تو یقیناً مانا جاوے کہ یہہ لقب تو بلاشبہہ بہت سے
مرشدون سے علاقہ رکہتا ہے تیسری صدی مین دین یولوسی نے ایک بیمار نگ پیدا کیا
کہ اوس وقت کے علمانے اول تو کتب مقدسہ کی ساری عبارتون کو تمثیلی معنون کے ساتہہ تعبیر
کرنا شروع کیا دوسرے علماء عیسائی نے جنہون نے منطق اور علم فلاسفہ تحصیل کیا تہا
اپنے استادون کا اتباع کرکے بت پرستون اور یہودیون کے ساتہہ مباحثہ کا یہہ طریقہ اختیار
کیا کہ جسطرح ہو اگرچہ فریب ہی سے کیون نہو فتح حاصل ہو جاوے اس طریقہ یعنی مخالفین
کے مغلوب کرنے کے لئے فریبی تقریرین کرنے سے بہت قباحتین واقع ہوئین منجملہ
اونکے ایک تو یہہ ہوئی کہ بہت سی کتابین نامور آدمیون کی طرف منسوب ہوکر اس قدر
شائع ہوئین کہ اونکا اعتبار زیادہ ہوگیا چنانچہ کینس یعنی کتاب اصول ایمانیہ جو تصنیف
ہوکر حواریون کے نام سے مشہور ہوئی اور اپاسٹالیکل کنسٹی ٹیوشن یعنی حواریون کے
قواعد جسکی تالیف کلیمنس کیطرف منسوب ہے اور رکگنیشن اور کلیمنٹا جو کلیمنس کی تصنیف
قرار دیجاتی ہین اور سواے اسکے اور بہت سی کتابین جعلی ہوگئے اور مدت تک قدر و اعتبار

کرنے رہے شایع ہوئین اور یہہ کرنہ صرف مباحثین ہی مین تہا بلکہ منسک یعنے رہبان لوگون
نے بہی اپنے گروہ کی تائید کے لئے فریب کرنا اختیار کیا اور اپنے گروہ کو دیونشیس کیطرف جسکو
پولوس نے پہلی صدی مین عیسائی کیا تہا نسبت کرنے لگے سو اس جہوٹھ کے زیادہ ترویج پانے
کے لئے کئی کتابین علم اسرار اور مجاہدات کی اوسکی طرف منسوب کردین اس صدی مین اگرچہ
ہر درجہ کے آدمیون کے لئے شادی کرنا روا تہا لیکن جو لوگ بن بیاہے رہتے تہے عفت
اور پارسائی مین زیادہ تر نام پیدا کرتے تہے وجہ اسکی یہہ تہی کہ اس صدی مین یہہ بات
سب لوگون کے زبان زد ہو رہی تہی کہ جو لوگ جورو دار کرتے ہین اونہین پر شیطانو نکا
اثر رہتا ہے اور جو یہہ بات بڑے فایدہ کی معلوم ہوتی تہی کہ جو لوگ کلیسیا کے حاکم ہون
اون پر شیاطین کا اثر نہ ہونے پاوے لہذا یہہ تجویز ہوئی تہی کہ پادری لوگ اس مزہ سے محروم
رہین سو بہت سے کلیسیا کے بہت سے لوگ خاصکر آفریقہ مین لوگون کی خواہش پوری کرنے پر
راضی ہو گئے لیکن اس بات مین سعی کی کہ اپنے نفس و خواہش پر بہی جبر ہونے پاوے سو انہون
عورتون کے ساتہہ جو ہمیشہ کی عفت کے لئے منت کر بیٹہی تہین اونہون نے علاقہ رکہا اور
یہہ بات عجب عادت رائج ہو رہی تہی کہ پادری لوگ رات کو اپنے بچہونے مین اون عورتون مین سے
ایک عورت کو شریک کر لیتے تہے پر ظاہر مین بہی اظہار ہوتا تہا کہ اس معاملہ مین کوئی ایسا
امر نہین ہے جس سے عفت و پارسائی مین فتور آوے چوتہی صدی مین ہر بات کی
ترقی ہوئی اور اس صدی مین بہتیری واہیات اور مزخرفات کا شیوع رہا اور
دین عیسوی کی افزایش کی ایک بڑی وجہ یہہ ہوئی کہ جب قسطنطین بادشاہ نے اپنے
خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچہہ گہبراہٹ اور بےچینی ہوئی اور اوسکے کاہن نے اوسکا
قصور معاف نہ کیا تب ناچار ہو کر اوسنے عیسائی پادریون کو بلوایا اونہون نے کہا اگر
تم عیسائی ہو جاؤ تو ہم ابہی تمہارا قصور معاف کرے دیتے ہین سو وہ عیسائی ہو گیا اور
ایسا اعتقادمند عیسائی ہوا کہ پہلے ہی تو اوسی کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف کرنے سے

[illegible]

انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاستہ اور اپنی بیٹی کرسپوس اور دونون بہنوئیون
اور چہوٹے بہانجے اور بہتیرے دوستو آشناون کو قتل کیا اسی بادشاہ کے عہد مین ۳۲۵ء
مین کونسل نائیس منعقد ہوی اور اسمین مسیح کی الوہیت جسکی مدت سے گفتگو درپیش تہی تصفیہ ہوے
اس کونسل کی انعقاد کی وجہہ یہہ تہی جب اریس نے جو مسیح کی الوہیت کا منکر تہا اپنے مسئلہ کو
دو لوگون یوسی بیون اور اور علماء وغیرہ کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا اور اتہانیسس اسکا
مقابل ہوا تب قسطنطین نے اس نزاع کو دیکہکر اس کونسل کے انعقاد کا حکم دیا سو اس کونسل مین
تیرہ بشپ لوگون اور بہتیرے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض لوگ تثلیث کے تو قائل
ہوئے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تہے لیکن جب بادشاہ نے علانیہ
حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اوسکا مال ضبط ہوکر جلا وطن کیا جائیگا تب اکثرون نے
بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کردیے سو اوس وقت سے تثلیث قایم ہوی اور
اتہاناسیس کا عقیدہ مشہور ہوا قسطنطین کے مرنے کے بعد اسکے جانشینون نے دین عیسوی کے
رواج دینے مین بڑی کد و کاوش کی اور یہہ حکم دیدیا کہ جو شخص کوئی دوسری ملت کا
اتباع کریگا سزا پائیگا سو اس جہت سے دین عیسائی روز بروز ترقی پانے لگا لیکن جون جون
اس دین کی ترقی ہوی صورتین بہی نئی نئی پیدا ہوتی گئین یہانتک کہ پوپ لوگون کے
زمانہ مین جو جو باتین اور عجیب وارداتین وقوع مین آئین پروٹسٹنٹ کی تاریخ کی کتابین
اونسے مالامال ہین ہمکو وہ سارا حال لکہنے ایک تو شرم آتی ہے دوسرے خوف تطویل مانع
ہے غرض پندرہوین صدی تک پوپ لوگونکا خوب زور و شور رہا چنانچہ پروٹسٹنٹ لوگونکا
ایک بڑا مستند شخص لکہتا ہے کہ اصلاح کے شروع مین جب دجال اپنی سلطنت پر قابض اور
امن سے بیٹہا تہا تب لوتہر اوٹہا اور دوسرا پروٹسٹنٹ یون لکہتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ بہت
صدیون تک تمام روے زمین پر عموماً ارتداد پہیلا ہوا تہا اور اوس وقت ہمارا کلیسیا
ظاہر نہ تہا اور پروٹسٹنٹ لوگون کی ایک بڑی مستند کتاب مین یون مرقوم ہے

کہ اٹھہ سو برس سے زیادہ تک دنیادار اور پادری لوگ اور فاضل اور جاہل اور دین
عیسوی کے سارے قرن اور فرقے اور سب درجہ کے مرد اور عورت اور بچے بڑی بت
پرستی مین ڈوب گئے تھے اور ایک ور پروٹسٹنٹ یون لکھتا ہے کہ حضرت عیسی کے تین سو
۱۶ برس بعد دجالی اور پوپلی سلطنت شروع ہوئی اور ۱۲۶۰ برس تک بالتحقیق ذکر ار قائم
رہی الحاصل یہی سلطنت جسکو پروٹسٹنٹ لوگ دجالی قرار دیتے ہین پندرہوین صدی کے
آخر تک برقرار رہی اور معاملات دینی کے مسایل کا تصفیہ اور کونسلون وغیرہ کا انعقاد سب
کچھہ انہین پوپ لوگون کے زمانہ تسلط مین وقوع مین آیا کیا سولہوین صدی مین دین
پولوسی پر ایک عجیب انقلاب آیا یعنے جب لیو عاشر پوپ کی گدی پر بیٹھا تو اوسنے انڈلجنس کا
قدیمی دستور جاری کیا اور اپنے ایلچیون کو حکم دیا کہ گناہون کی معافی کی سندین بیچا کرین
سیکسنی مین اکثر اگسٹائن کے گروہ اسکام کے لئے مامور ہوا کرتے تھے اور اس اعتبار پر انکو
فائدہ بھی ہوتا تھا اور توقیر و منزلت بھی بڑہتی تھی لیکن آرکملڈی نے یہہ عہدہ ڈومنیکن
کے گروہ کو دیا تب مارٹین لوتہر نے جو گروہ اگسٹائن مین سے تھا اپنے گروہ کی خفت دیکھکر
انڈلجنس بیچنے کے قبایح بیان کرنے شروع کئے اور جب لوگون نے اوسکے ساتھہ مقابلہ
کیا تو وہ انڈلجنس ہی کی برائیان بیان کرنے لگا اسپر فساد ہونا شروع ہوا حتی کہ پوپ کو
اوسکی خبر پہنچی تب پوپنے اول تو چٹھیان وغیرہ بھیجکر اسکو فہمایش کی اور جب وہ انحراف سے
باز نہ آیا تب بل یعنے فرمان اس مضمون کا صادر کیا کہ اگر لوتہر اپنی خطاؤن سے تائب
نہو تو کلیسا سے خارج کر دیا جاوے پر لوتہر اسکو بھی خیال مین نہ لایا اور اوس بل کو جلا دیا
اور پوپ کی اطاعت سے خارج ہو کر معلم الملکوت کی صلاح اور مشورہ سے اپنے نئے
دین کی بنا ڈالی یہہ سارا قصہ خود مصلح دین عیسوی نے اپنی کتاب مسمی بہ ڈومیسا ڈیوا اتری مین
یون بیان کیا ہے کہ یکایک آدہی رات کو مین جاگ اوٹھا تب شیطان نے مجھسے یہہ گفتگو شروع
کی کہ سن اے فاضل شخص کہ تو نے پندرہ برس تک جو خلوت مین ماس کو ادا کیا ہے شاید یہہ

۳۶۵

بت پرستی ہو اور حضرت عیسی کا خون اور بدن آہین ہو اور صرف روٹی اور شراب ہی
کی عبادت خود توتے کی ہو اور اوزون سے کرائی ہو اور اوسپرین نے جواب دیا کہ مین
مسیح کا کیا ہوا پادری ہون اور مجکو بشپ نے مقرر کیا ہی اور مین جو کچھہ کرتا ہون اپنے بڑونکی
اطاعت اور حکم سے کرتا ہون شیطان نے جواب دیا یہہ سچ ہے مگر ترک اور غیر قوم بھی جو کچھہ
کرتے ہین اپنے بزرگون ہی کی اطاعت سے کیا کرتے ہین اور اسیطرح یورپ عام کے کاہن بھی
گرم جوشی سے اپنے کام کیا کرتے ہین کیا اگر تیری تقریر ایسی جھوٹی ہو جیسی ترک اور
سامریون کے کاہن اور اونکی عبادت جھوٹی ہے تو پھر کہتا ہو کہ یہہ باتین سنکر مجکو پسینا آگیا
اور دل کانپنے لگا اور شیطان میرے رد مین بہت معقول دلیلین اپنے موقع سے لاتا تھا الحق اس
مباحثہ مین اوسنے مجکو مغلوب کیا سو مین چپکا کھڑا ہو کر اوسکی اون دلیلون کو جو اوسنے میرے
تقریر اور پادری گری کے بطلان مین پیش کین سُنا کیا چنانچہ اوسنے پانچ دلیلین بیان کین
بعد اوسکے تو پھر کہتا ہو کہ اس ضرورت اور تنگی مین مین شیطان کو اپنی پرانی ڈہال لیکر ٹال
دیتا کہ ایمان اور ارادہ کلیسیا کا نیکی پر ہے لیکن شیطان نے کہا کہ بتلاؤ تو سہی یہہ کہان
لکھا ہے کہ بے ایمان اور شریر آدمی دوسرے شخص کو مسیح کر سکتا ہو تو پھر کہتا ہے کہ شیطان کی
دلیلون اور اعتراضون کا مین کچھہ جواب نہ دے سکا الا اسکرمنٹ مین مسیح کی حضوری کا مین قایل
رہا الغرض کچھہ تو اندلجنس کے نکلنے کے سبب اور کچھہ معلم الملکوت کی تعلیم کے باعث تو پھر صاحب
نے دین پو تھوڑی سی اصلاح کی لیکن افسوس اوسکی زندگی مین اوسکے شاگردون نے
اوس اصلاح مین ترمیم کی یعنے اودہر تو زونگلیس اور کارلاسٹاد لیتین سکرمنٹ مین مسیح
کی حضوری کا انکار کرکے الگ ہو گئے اور ادہر اسٹارک وغیرہ نے فرقہ انابٹسٹ کی بنیاد
ڈالی کالون اور بیزا نے اپنا کلیسیا الگ بنایا اور ناکس نے اپنی تعلیم الگ کی یہانتک
کہ ایک دوسرے کے در پے آزار ہوئے اور طرح طرح کے فساد برپا ہوئے حتی کہ کشت خون
کی نوبت پہونچی اور بہت لوگ مارے گئے ان لوگون کے یہ حالات ہم کو لکھتے شرم آتی

ہے اور کتاب بھی پڑہی جاتی ہے جسکو دیکھنا ہو کالون اور بیزا کا حال ڈاکٹر بولساک کی کتاب
مین جو بیزا کی زندگی مین لکھی گئی ہے دیکھ لے اور ناکس کا حال تاریخ اسکاٹلنڈ مصنفہ ٹیلر
مین ملاحظہ کرے اور انا بپٹسٹ کے بزرگون کا ماجرا فاکس صاحب کی کتاب الشہدا مین
دیکھ لے اسی صدی کے اوسط مین علمار کے غایت اختلاف اور تناقض کی جہت سے بہت
لوگون کا عقیدہ الحاد کیطرف آیا پہلے سب سے ایسے لوگ فرانس اور اطالیہ مین ظاہر ہوئے
وے ایک خدا کو مانتے تھے اور حضرت عیسی کا کچھہ لحاظ نہین رکھتے تھے اور حواریون اور
انجیل نویسون کے مسایل کو کہانیان اور خواب جانتے تھے سب دینون پر ہنستے تھے گو ظاہر
اون لوگون کے دین کو جنسے خوف رکھتے تھے کبھی برتتے تھے بعضے اونمین سے یہہ عقیدہ
رکھتے تھے کہ جسم کے ساتھہ روح نہین مرتی اور اورون کی رائے اس مسئلہ اور خدا کی ذات و
صفات کے باب مین اپی کیورین کی موافق تہی گویا خدا کو بندون کے معاملات مین بعد پیدا کرنیکے
کچھہ علاقہ نہین رہا ان مین سے بہت سے لوگ فلسفہ اور بہت علوم مین ماہر تھے اور تیز فہم تھے
اور اس الحاد کی بلا مین جو آپ مبتلا تھے اوسکو محنت اور کوشش سے اورون مین بھی پہیلاتے
تھے سترہوین صدی مین ایسے لوگون کی اور ترقی ہوئی اور جرمنی و انگلستان مین بھی
اسبات کا کچھہ چرچا ہوا چنانچہ لارڈ ہربرٹ اور مسٹر بلاونٹ اور ہوبس اور ارل شافٹسبری
اور ٹولینڈ جو بڑے بڑے درجون پر تھے ملحد ہو گئے چنانچہ اونہون نے بہت سی کتابین
اسمین تصنیف کین۔ اٹھارہوین صدی مین اس قسم کے عقاید روز بروز بڑی ترقی پر رہے
اور امریکہ اور اسپانیہ وغیرہ مین پہیل پڑے حتی کہ یہہ بلا عالمگیر ہوگئی اور اس زمانہ مین تو ان سب
مقامون مین الحاد کا بڑا ہی زور شور ہے۔ ڈوایٹ اپنی کتاب سفر جرمنی کے صفحہ ۴۰۶ و ۴۱۴
مین لکھتا ہے کہ علم کلام کے جھگڑے مین عہد عتیق کی سچائی اور صلبیت پر حملہ ہوا رفتہ رفتہ یہہ
نوبت پہونچی کہ اسکے الہامی ہونے کا یقین جرمنی مین سے نکل گیا بعد ازان عہد جدید
کے خطوط پر نزاع ہوئی اور یہہ حال ہوا کہ ایک مصنف کے غیر الہامی سمجھنے کے بعد دوسرے نے

ایسا ہی سمجھا جاتا تھا کہ بہت سے متکلمین انکو نالایق سمجھے اور ان کو دین عیسوی کے پھیلانیکا
آلہ اور تاریخ کی کتاب سمجھ لیا بعد اسکے انجیلون کی نسبت بھی ایسا ہی کچھ حملہ ہوا یہانتک کہ
پادریونکی نزدیک ارسطو اور افلاطون سے زیادہ حضرت عیسی کا لحاظ نرہا اس تمام الحاد کا اثر فرانسیسیون
کے فلسفیونسے بھی جو اٹھارہوین صدی کے اوسط اور اواخر مین ہوئے ہین سبقت لے گیا
جب لوگون نے دیکھا کہ پادری لوگ ہی ملحد ہوگئے تو انہون نے بھی وہ طریقہ اختیار
کیا جرمنی مین سے دین عیسوی کے لوٹ پوٹ ہو جانے کی وجہ قوی ہی ہوئی ہے مسٹر
ہوٹ اپنی کتاب مین جو ۱۸۴۲ عیسوی مین چھپی یون لکھتا ہی کہ قریب تمام جرمن کے مدرسون مین
الحاد غالب ہو گیا نٹ کے عقاید کو مجمل اور اور لوگون نے ترمیم کرکے دین عیسوی کو ایک کہانی
ٹھہرا دیا فلاسفہ نے جرمنی مین دین عیسوی کے بازو توڑ ڈالے عہد عتیق اور عہد جدید کی
اعجازی باتون کو کہانیان ٹھہرایا حضرت عیسی کے معجزات اور یہودیون کی قایم کرنے کی بابت
خدا کی تعجب انگیز باتون کو اور قومون کی سی گپ سمجھ لیا اس فلسفی عقیدے نے اکثر جرمنی
جوانون کو بطرح بگڑ رکھا ہے سب طرف کی فلسفی کرسیان الحاد سے بھری ہوئی ہین (یعنے
معلم بھی ویسے ہی ہین) جرمن مین گروہ طالب علمون مین سے جنکو مین جانتا ہون بارہ
آدمی چھانٹنے دشوار ہونگے جو پکے ملحد نہون جو لوگ اس وبا کے پھیلنے کا شبہ رکھتے ہون
آپ جاوین اور دیکھ لین لیکن اگر چاہے کہ لڑکے دانا اور ذی علم اور دین عیسوی کی بیخ
منکر ہو کر نہ آوین تو انکو جرمن مین پڑھنے کو نہ بھیجین مسٹر ردی اودن یون کہتا ہے کہ ہر
سیاح کو یہ بات معلوم ہے کہ زمانہ حال مین یہان ملحدونکے مقابلہ مین ایک پادری کا پانا فرانس
مین دشوار ہے پادری گلیگ صاحب جرمنی اور بوہیمیہ اور ہنگری کے حال مین لکھتا ہے
کہ اگر کوئی شخص اسی نوی برس گذشتہ کی بابت جرمنی کے دین پروٹسٹنٹ کے حالات کی
تاریخ دیکھے تو برا ہی آئین مشاہدہ کریگا کہ اوسمین عیسائی آنکھ کو غم و اندوہ کے سوا
کچھ منظر نہین آتا زمان مذکور کے پادری لوگون نے دین عیسوی کے خدا کی طرف سے ہونیکا

انکار کرکے اس بات مین بڑی سرگرمی سے محنت کی ہے کہ اپنے عقاید باطلہ لوگون کے
دلون مین بھی ڈالین علم کلام کے مدرسون کے اتالیقون اور مذہبی اور علمی جنرل کے
رہنماون مین سے ایک ایسے گروہ نے خروج کیا جو اپنے تئین رشنلسٹ کہتے ہین اور اون
لوگون پر جو الہام کے قایل ہین ٹھٹے مارتے ہین بلکہ وعظ کے سارے منبر اونکے اور اونکے مریدون کے
تحت مین آگئے اور یہہ گویا ایک ایسا چشمہ جاری ہوا کہ جدہر اسکے پانی کا گذر ہوا کنکر کر ڈالا
علاوہ اسکے اون لوگون کا علم جو اس ناپاک کام کی تائید مین اونہون نے ظاہر کیا بلا شبہ
ایسا بڑا تھا جیسی ونکی دلیلین ہر درجہ کے آدمیون کے فہم اور سمجھہ کی موافق تعجب انگیز تہین
پس اس صورت مین کچھہ مقام تعجب نہین کہ اسکا نتیجہ یہہ نکلی کہ ہر جگہہ کفر پہیل جاوے اور روشیہ
کے حال مین بھی گلیگ صاحب یون لکہتا ہے کہ روشیہ کی سلطنت مین سالہا سال سے ابتک
پہیل کا مذہب نہین ہے اور ہکسن نے بھی بہت تفصیل کے ساتھ جرمن مین الحاد کے پہیلنے کا
حال لکہا ہے اور ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۳ عیسوی کے اخبار موسومہ ٹابلٹ مین لکہا ہے کہ خاص انگلنڈ
مین انجاس خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے اور تین لاکہہ آدمی ایسے ہین جو کچھہ
مذہب نہین رکہتے اگر خوف تطویل مانع نہوتا تو ہم اور بہت سی باتین لکہتے مگر صاحبان عقل
کے سمجہانے کیلئے اسیقدر پر اکتفا کیجاتی ہے۔ پس اب اے علماء تہوڑا انصاف سے دیکھو کہ
جب کتب مقدسہ اسطرح پر تحریف و تبدیل ہوئی ہون جیسے ہمنے بیان کیا اور تمہارے علما کو
بھی بجز تسلیم کے اور کچھہ چارہ نہوا اور دین عیسوی بھی دنیا سے گم ہوکر دین پولوسی اوسکے
قایم مقام ہوا اور معہذا یہی دین پولوسی کئی سو برس تک تحت حکومت دجالون اور
بت پرستون کے رہا ہو اور یہہ کتابین بھی جنہین تم کتب مقدسہ کہتے ہو اوس مدت دراز تک
اونہین دجالون کے پاس رہتی ہون اور پہر پندرہ سو برس کے بعد جو اوس دین پولوسی
کی اصلاح کی گئی ہو تو ایسے شخص کے طفیل سے جسنے معلم الملکوت سے تعلیم پائی ہو تو بہلا اے
تم کس لئے ایسے دین اور ایسے کتب کے حامی بنے ہوئے ہو کیلئے تم نبی آخر الزمان پر ایمان

لاکر نجات ابدی حاصل نہین کرنے اے عیسائی بہائیو یہہ وہ نبی ہی جسکی شان مین آسمان
ہمیسا دشمن جسکو تم ہی عمدہ سمجہی جانتے ہو اور اوسنے از راہ شقاوت ازلی لکہنے کیسی درشت
اور نا ملایم الفاظ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکہے ہین صاف صاف گواہی دیتا ہی
کہ آنحضرت حسین اور زوہین تہے اور آپ کا چال وچلن پسندیدہ تہا مساکین کی خبر رسانی اونکا
شیوہ تہا ہر ایک کے ساتہہ خوش خلقی سے پیش آتے اور دشمنون پر شجاع تہے ان سب باتونکے
علاوہ خدا کے نام کا بڑا ادب کرتے تہے جعلسازون زانیون قاتلون تہمت لگانیوالون
بدفضولون اچہوت جہوٹے گواہون وغیرہ کے ساتہہ کمال سختگیری کرتے تہے صبر اور فیاضی
اور رحمدلی اور نیکی اور احسان اور والدین اور بزرگون کی تعظیم و توقیر کرنے اور آنکی عزت
بڑہانے کی نسبت بہت وعظ ونصیحت کرتے تہے اور بڑے عابد و مرتاض تہے آپ دیکہو ای پیارو
جسمین ایسے ایسے وصف ہون اور اون اوصاف کا ثبوت اوسکے دشمنون کے اقوال سے پایا جاوے
پہر اوسکی نسبت بے ادبی کرنا اور اپنی عاقبت کی خرابی سے نہ ڈرنا سراسر تعصب اور اپنے
باپ دادون کی رسوم کا اتباع ہی خداوند تعالی اپنے نبی آخر الزمان کے وسیلہ سی ہمکو اور تمکو
تعصب و طرفداری سی چہڑاوے اے پیارو یہہ وہ نبی ہی جسکی بہتری بشارتین با وصف اسقدر
تحریفات کے ابتک تمہاری کتابون مین موجود ہین اور محمدیون کیطرف سی اکثر کتابون مین
مرقوم ہوچکے ہین ثابت کیا کہ اون بشارات کا مصداق سوا اسی نبی آخر الزمان کوئی نہین ٹہرسکتا
تم ہی اگر تعصب ترک کرکے اونکی طرف متوجہ ہو تو یقین ہی کہ پہر ایسے وساوس و شکوک مین نہ
پڑو اے پیارے عیسائیو یہہ ہی وہ آخر الزمان ہی جسکی بابت کہلا کہلی حضرت عیسی نے اپنے مصلوب
ہونے کے واقعہ کے ذکر مین اقربیا یون فرمایا تہا کہ اے برنبا یقین جان کہ کیسا ہی چہوٹا
گناہ کیون نہو خدا اوسکی سزا دیتا ہی کیونکہ خدا تعالی گناہ سی ناراض ہی اور کسی گناہگار کو بے سزا
چہوڑتا نہین ہی اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سی میرے ساتہہ محبت کی خدا اس واقعہ سے
اونکو بمقتضائے عدالت یہہ چاہا کہ اونکی اس نامناسب عقیدت کی سزا اسی دنیا مین اونکو پہنچا ہے

دے دوزخ کے عذاب سے بچین اور وہان اونکو اذیت نہووے اور مین اگرچہ دنیا مین بے قصور تہا
پر اسلئے کہ بعضے آدمیون نے مجکو خدا اور ابن اللہ کہا خداوند متعال کو یہہ بات خوش نہ آئی اور
اوسکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شیاطین مجہپر نہ ہنسین اور مجہکو ٹہٹون مین
نہ اوڑاوین سو اوسنے اپنی مہربانی اور عنایت سے ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت
کے سبب سے میری تضحیک دنیا ہی مین ہو جاوے اور ہر شخص یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر کہنچا گیا ہے پر
ساری ہتک اور رسوائی محمد رسول اللہ کے آنے ہی تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک
ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ دہبہ کا لوگون کے دل سے اوٹہا دیگا پس اے بہائیو
جسکی نبوت کی خبر اس صراحت سے سند سچ ہووے بہلا پہر اوس سے منکر ہونا اپنی عاقبت خراب کرنا ہے
یا نہین اگر ذرا سا ہی انصاف تمہارے دل مین ہو تو ہرگز پہر شکوک و شبہات مین مبتلا نہو اگر شیطان
لعین جو کہ آدم کا دشمن ہے تمکو اس دہوکے مین ڈالے کہ برنباہ کی انجیل جعلی ہے اور اوسکو تمہاری
کونسل اور کمیٹی نے خدا کا کلام نہین مانا ہے تو تم لاحول پڑہو اور خدا سے دعا مانگو کہ تمکو شیطانی وساوس سے
بچا کے عقل سلیم عطا فرماوے اور یہہ شک جو صریح بے اصل ہے بیجا ہے تمہارے دل سے نکالی دیکہو
برنباہ کی انجیل ایک پرانی کتاب ہے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے سیکڑون برس پیشتر
کی ہے کیونکہ دوسری تیسری صدی عیسوی کی کتابون مین اسکا ذکر ہوا ہے تو بہلا پہر غور فرماؤ کہ اتنے دنون
پیشتر اوسمین جعل کیونکر ہو گیا اور جعل بہی ایسا ہو جو طاقت بشری سے باہر ہے اور بدون الہام الہی کے
جعل ہونا ہرگز خیال مین نہین آتا تو اس صورت مین ایسے جعل سے بہی کچہہ قباحت نہوئی اور اگر تم لوگ
یہہ کہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی محمدی نے اوسمین یہہ فقرات بڑہا دیے ہین تو اسکا
ثبوت گذرانو کہ کس شخص نے کس زمانہ مین یہہ تحریف کی اور برنباہ کی انجیل کا کوئی ایسا پرانا نسخہ جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر کا لکہا ہوا ہو اور جسمین یہہ فقرہ موجود نہو دکہا کر پیش کرتے ہین تو آپ بہی
شیطانی وہمون سے توبہ کرکے ایمان لاؤ اور نجات ابدی مفت مین لو اور جب تک تم اس امر کو ثابت
نکرو اور اپنے تعصب سے بلا دلیل دعوی کئے جاؤ تب تک محمدیون پر کچہہ واجب و لازم نہین ہے کہ تمہارے

ان واہی تباہی اعتراضون پر توجہ کرین کیونکہ حضرت مسیح کی گواہی تمہاری سب باتون سے افضل
ہے اور سارے اعتراضونکا ایک کافی و وافی جواب ہے آپ بین بلا تعصب و طرفداری سچے دل سے تمہارے لئیے دعا
مانگتا ہون خدا مجیب الدعوات اپنے نبی آخر الزمان کے وسیلے سے اسکو قبول فرماوے مناجات اے رب العالمین
تو جو ساری چیزون پر قادر ہے اور بنی آدم کے دلونکو شیطان کے وساوس سے چھڑانے کی طاقت رکھتا ہے اپنے
فضل و کرم سے عیسائیون کو جو سچے دل سے اپنی نجات کی خواہان ہین راہ راست پر لا اور انکو جو تعصب کی راہ
سے دین محمدی کے دشمن ہو رہے ہین تعصب سے چھڑا اور انکو توفیق عنایت فرما کہ سچے دل سے بہتری راہ تلاش کرین
اور تیرے نبی آخر الزمان پر ایمان لاکر نجات ابدی اور حیات سرمدی پاوین اے خداوند متعال انکو توفیق
دے کہ اس کتاب کو بے تعصب اور بلا طرفداری دیکھین اور ضلالت اور گمراہی کے ورطے سے نکلکر ساحل نجات
پہنچین اور اس کتاب کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرما اور اسمین جو کچھ سہو و نسیان ہوا ہو تو معاف کر اور ہمارا
اور سب ہمارے مسلمانونکا خاتمہ بخیر کر اور قیامت کے دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کر آمین
یا رب العالمین ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا
ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکفرین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ متبرکہ و کتاب لاجواب مسمی بہ اعجاز عیسوی ملقب بہ مصقلۃ التحریف تصنیف فخر متکلمین آیۂ
مباحثین دین پناہ حاجی حرمین شریفین جناب مولوی محمد رحمۃ اللہ صاحب کرانوی دام اللہ فیوضہ بماہ جمادی الاولی
سنہ ۱۲۹۳ ہجری قدسی در مطبع سید میر حسن رضوی واقع دہلی حلیہ انطباع پوشید

# فہرست مضمون کتاب

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|---|---|---|---|
| ۳۱۵ | نسبت مجموعہ کے پیش کرتے ہیں اونمیں سے ہی کئی محرف ہوگئے | ۲۳۵ | میزان الحق کے باب اول کے فصل سوم کا جواب |
| | حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حواریوں کی گواہی عہد عتیق کی | ۲۴۲ | علماء عیسائیہ کے اقوال - یہود کو تحریف کا الزام |
| ۳۱۸ | غیر محرف ہونیکی سند نہیں ہو سکتی۔ | // | لگانے کی بابت اور نسخہ عبرانیہ کی تحریف |
| ۳۲۷ | جواب اون عذروں کا جو دیباچہ کے صاحب استفسار نے کہے ہیں | | جواب الزامی اوس طعن کا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر |
| ۳۳۴ | ویریوس ریڈنگس یعنی اختلاف عبارت کے بابکا بیان | ۲۴۴ | بابت قرآن کے کیا گیا ہے۔ |
| ۳۳۵ | دینداروں کی قصدی تحریف اور اصلاح کا ذکر | ۲۵۰ | جواب تحقیقی |
| ۳۴۴ | جہاد کی بابت گفتگو | // | حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل کی تحقیق |
| ۳۴۵ | نسخ کا بیان | ۲۵۶ | کتب امامیہ سے صحابہ کی شان میں ائمہ اطہار کے ارشاد |
| ۳۵۶ | خاتمہ میں مجمل تاریخ دین عیسوی کے پہیلنے کی | | علماء امامیہ کے اقوال درباب اسکے کہ قرآن شریف میں |
| | دین کی بہبودی کے لیے جہوٹ بولنا۔ | ۲۶۱ | نقصان نہیں آیا۔ |
| ۳۶۱ | دوسری صدی میں پسندیدہ ہوگیا تہا | ۲۶۹ | اختلاف قرات کا ذکر |
| // | تیسری صدی کا حال | | عہد جدید میں صرف تین سو چھپن نسخوں کے ملانے سے ڈیڑہ |
| ۳۶۳ | پوپوں کا حال | | لاکہہ اختلاف عبارت نکلے اور اب بھی بہتیرے |
| ۳۶۴ | دین عیسوی کی اصلاح کا ذکر شیطان کے مشورہ سے | ۲۷۰ | باقی ہیں جو نہیں ملائے گئے۔ |
| ۳۶۶ | الحاد کا ذکر | ۲۷۱ | کتب مقدسہ کے چند پرانے نسخوں کا حال |
| ۳۶۹ | آنحضرت کے اخلاق کی گواہی عیسائیوں کے قول سے | ۲۷۲ | اون اختلافات عبارت کا ذکر جن سے مسائل میں نقصان آیا |
| // | حضرت عیسیٰ کی پیشین گوئی آنحضرت کی بابت | ۲۹۳ | نسخہ کوڈکس افریمی یعنی ماریس کے نسخہ کا حال |
| | | ۲۹۵ | کلیمنس کے خطوط اور اوسکے حوالوں کا ذکر |
| | | ۳۰۳ | اگناشیس کے خطوں کا ذکر |
| | | | [illegible] کا قول [illegible] بابت |
| | | | حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر طعن کا جواب بابت جلانے |
| | | ۳۰۷ | کتب خانہ اسکندریہ کے۔ |
| | | | بیان اسکا کہ عہد عتیق میں حضرت عیسیٰ کی نسبت |
| | | ۳۱۳ | کوئی پیشین گوئی صریح نہیں ہے۔ |
| | | | ذکر اسکا کہ پیشین گوئیوں کو یہود اور عیسائی حضرت مسیح کی |

## فہرست علماء یہود و عیسائیہ کی جنکا اس [illegible] نام آیا ہے مع [illegible]

| | |
|---|---|
| ابارنیل | اثناشیس |
| الی فی میس | اوریجن - آسمی اورنز |
| اثناشیس | آریس مینس |
| ارکارس | ارکولینس |
| | اسیا ہیئم یا اسپائن یلس |

سلبر جلبرٹ
سلبی شمس سوریس
سٹنا فیلس
سبل جالسی
سنیلس — شمر
سلیوکس — سکنس
سمیکس — سیسل
سیکر (آرچ بشپ)

## ش

شیوز — شلنگس
شکر — شیلی جبر
شیمڈ

## ط

طامس نیوٹن

## ف

فلو — فلکم
فیرنیشیں
فرڈیننڈی روس

## ک

کومڈول
کارڈنل نیوڈمنی
کارڈنل کرانا
کارکریج
کاسٹ
کاسٹیلیو
کالون
کاسابن
کارلائل

---

کگوٹن — کیرور
کیبس — کریٹجرہ
کوچر
کمی کاٹ ڈاکٹر
کیبل ڈاکٹر
کیلو ڈاکٹر
کیمپیس — کیڈر
کارڈ اسٹینڈیس
کریسٹم — کلیمینٹیس
کلیمنٹ یا کلیمس

## گ

گریٹ بیک یا گریس بیک
گلدل ڈاکٹر
گوڈ ڈاکٹر
گرے
گریگری — گوالیٹر
گریگری نازینزن
گریگری لیسنہ
گریٹ — گریٹن
گریفن — گرافٹن
۳۔ گلیڈسٹن

## ل

لارڈنر
لوتھر
لیسنفر — لوانرس
لیکلرک
لوڈ یا لوتھر بشپ
لائٹ فٹ

---

لیا فاں اور پوسوئیر
لیو جوفا
میتھیو — مارٹل بشپ
ماجی آرچ بشپ
مل ڈاکٹر

## م

مونٹ فاکن
میوشیو ڈروسی
منتر ۲۹ — میڈو
مولیڈنہوئز — موریس
مولینس — میڈ
میکانیس
میور صاحب
میکنائٹ — موشیم

## ن

نولس — نونیس
نیومن (آرچ بشپ)

## و

وانڈر سپوٹ
واسپیکر
وائیس تھیوڈورس
وارٹل — وڈرنگا
وال ڈاکٹر — واکن
وارڈ
ویسٹن
ولیم کار بیٹر
ویسٹیس
ولفینس — وڈیفر
ویمیس ڈاکٹر

---

وائٹسین
وائٹس بشپ
وایڈ ڈاکٹر
ونیتماہ ۱۰۵ ڈپٹی ڈاکٹر
وکلف — ولسٹی
اسکاٹ ڈیل

## ہ

ہارن — ہل
ہپ تولیاس
ہسٹنی نیئن
ہیری — ہیبیشیس
ہین لین
ہولڈن — ہیرلین
ہیزی ہر کاٹ
ہیلس
ہیوٹ
ہیٹرفورڈ — ہونگینٹ
ہارڈو — ہیمینڈ
ہنکلر
ہارسلی بشپ
ہال (بشپ)
ہیوٹ
[illegible]

## ی

یوسٹی بیس
یوسیکیئس
یونیپس
پوشیدہ نہ رہے کہ اس
میں اکثر انگریزی بولی کے